لطیفہ کی شاخ مصوری مین آپ کو بڑی دلچسپی ہے۔ صحیفۂ زرین مین مصوری کے متعلق
بہت سا کام آپ نے انجام دیا۔ سید **مصطفےٰ** عرف یعقوب مسیح آپ اصلاح سنگ
اور معکوس نویسی مین فرد ہین۔ آپنے اس کتاب کے پتھرون کی اصلاح نہایت محنت
اور لیاقت سے سرانجام کی ہے۔ مسیح آپ کا خاندانی لقب ہے۔

اب مجھے صرف اسقدر اور کہنا ہے کہ جس کاغذ پر صحیفۂ زرین طبع ہوا ہے وہ
اپر انڈیا (کوپر) پیپر مل کا بنا ہوا ہے جسکی بنیاد جناب منشی نولکشور مرحوم نے ڈالی تھی۔

عملہ دفتر

منشی عنایت حسین ـ منشی شمس الدین ـ شیخ وزیر علی ـ سید تصدق حسین ـ مولوی عبدالقدیر ـ شیخ فدا حسین ـ مسٹر سی ـ ٹی ـ انتھنی

عملۂ تالیف و ترتیب

چندی پرساد۔ مرزا محمد ہادی۔ بی۔ اے۔ منشی احمد علی کامل منشی کالیا پرشاد منشی اطہار علی بی۔ اے۔ اودھیان سنگھ منشی احسن علی بی اے
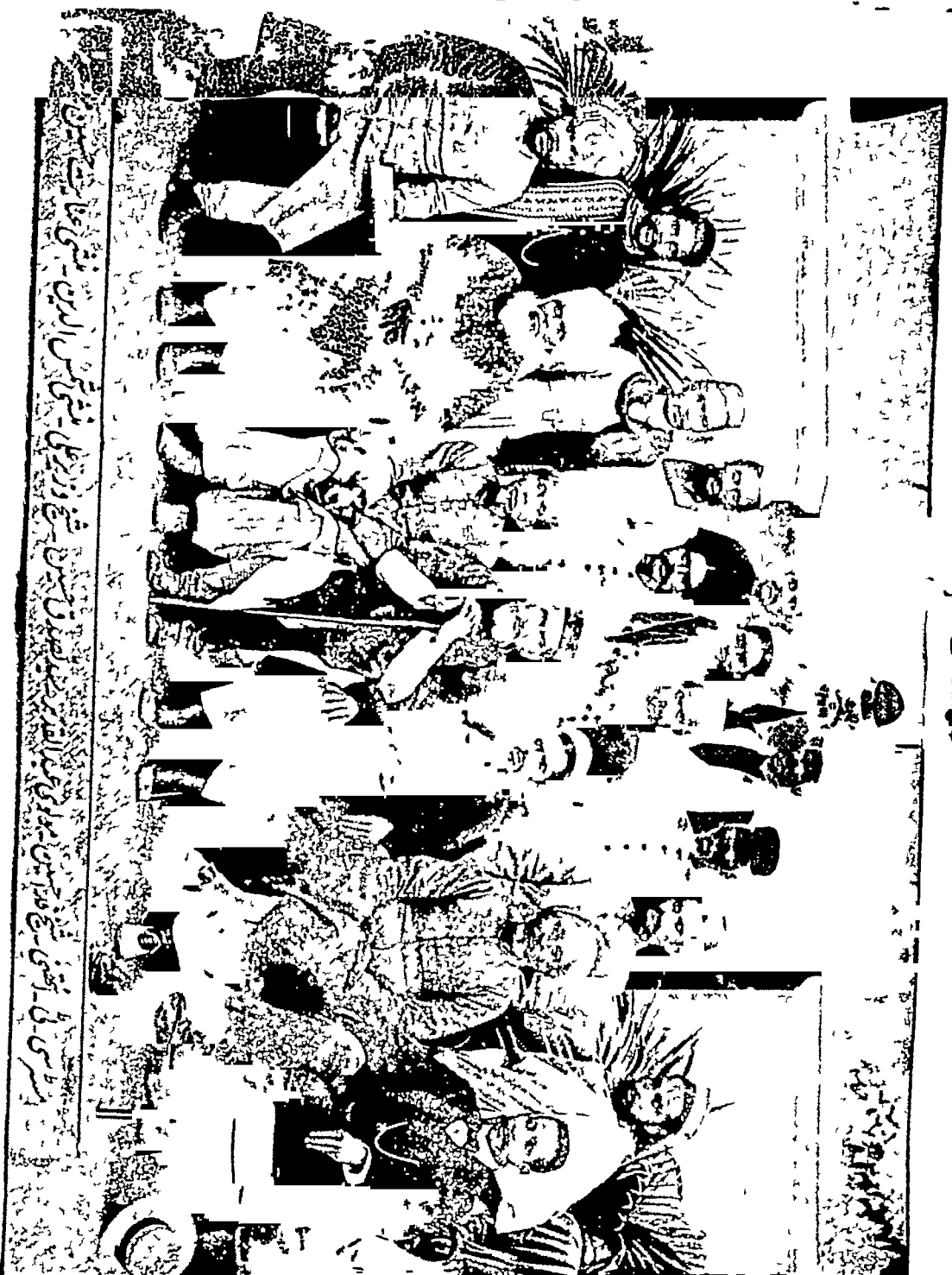
عملۂ تالیف و ترتیب

یہ کتاب اُس وقت تک نامکمل رہیگی جب تک مین مطبع کے اُن معاونون اور افسرون کا شکریہ ادا نہ کرلون جنھون نے مجکو اِس کتاب کی تالیف و ترتیب اور طبع اور تیاری مین بیش بہا مدد دی جنکے گروپ بھی اس کتاب مین شامل ہین سب سے اول مجکو **منشی جالپا پرشاد** سکرٹری واڈیٹر اودھ اخبار کا مشکور ہونا چاہیئے جنھون نے سوانح عمریون کی تہذیب و ترتیب اور صلاح مین بہت بڑا حصہ لیا اور اپنے قابلانہ مشورون سے نہایت قیمتی اعانت دی **منشی احمد علی** کامل جنکا تعلق اودھ اخبار سے ہے ابتدا سے سوانح عمریون کی تلخیص اور ترتیب کے کام مین شریک کیے گئے اور اُنھون نے اپنا فرض نہایت خوبی اور خوش اسلوبی سے ادا کیا۔ عرصہ ہوا آپ رسالۂ جام جم اور اخبار زندہ دل کے اڈیٹر تھے۔ ان کے علاوہ پروفیسر **مرزا محمد ہادی** بی۔ اے منشی **انتظار علی** بی۔ اے۔ اور **منشی احد علی** بی۔ اے۔ نے انگریزی سوانح عمریون کے ایک بہت بڑے حصہ کا ترجمہ اور اقتباس کیا۔

عملۂ طبع و صحت وغیرہ

انطباع صحیفۂ زرین کا کام **بابو رام کشور بھارگو**۔ بی۔ اے۔ جنرل منیجر مطبع کی عام نگرانی اور اہتمام مین ہوا۔ اس کتاب کی عاجلانہ اشاعت آپکی مساعی جمیلہ کا نتیجہ ہے۔ طبع تصاویر کا انتظام اُنکے اسسٹنٹ **بابو کدار ناتھ** نے کیا **بابو دھیان سنگھ** سپرنٹنڈنٹ اودھ اخبار کو دفتر کا انتظام سپرد تھا اور اس مشکل کام کو اُنھون نے نہایت محنت اور لیاقت سے انجام دیا **بابو امراؤ لال** منیجر بک ڈپو۔ ایک لائق افسر ہین آپ نے علاوہ دیگر فرائض کے اس کتاب کی جلدبندی کا انتظام کیا تصویرون

رام کشور بھارگو۔ بی۔ اے۔ سپرنٹنڈنٹ نولکشور پریس

سے ہے۔ اس مطبع میں بارہ سو آدمیوں سے کم نہیں ہیں"۔
اس کے بعد منشی صاحب نے اور بھی اصلاحیں کیں پہلے بہت سا کام دستی پریسوں سے ہوتا تھا اور اب بھی ہوتا ہے مگر اسکے علاوہ بیس بڑی بڑی مشینیں ہیں جو انجن سے چلتی ہیں۔ منشی صاحب نے مطبع جاری کرنے کے بعد اودھ اخبار جاری کیا جو ابتدا ہفتہ میں ایک اور دو اور تین بار شائع ہوتا تھا مگر کچھ دنوں بعد روزانہ شائع ہونے لگا۔ اس اخبار کو جاری ہوئے چالیس برس سے زیادہ ہوئے جو بفضلہ تعالیٰ اب تک اسیطرح جاری ہے۔ اس اخبار نے غدر کے نازک زمانہ کے بعد سے اہل ملک کی جو خدمت شروع کی ہے اُسکا گورنمنٹ عالیہ اور ملک نے وقتاً فوقتاً اعتراف کیا ہے۔ پرویٹ کارخانوں کے مالکوں میں منشی صاحب اُن طبیعتوں بزرگواروں میں سے تھے جو اپنے ملازموں کی خدمات کی داد دینے کے لیئے ہمیشہ تیار رہتے ہیں تقریباً پانسو روپیہ ماہوار بطور پنشن کے قدیم ملازمون اور اُنکی بیویوں کو دیا جاتا تھا جو اب بھی بدستور دیا جاتا ہے۔ منشی صاحب کو جسطرح اشاعت علوم کا خیال تھا اسیطرح ملکی خدمات میں بھی وہ ہمیشہ سرگرم رہتے تھے۔ آپ نے کئی مدرسون میں بیس بیس ہزار روپیہ یکمشت چندہ دیا ہے آپ نے بیدرہ مختلف انجمنوں میں اپنے کارخانہ کی کل مطبوعہ کتب کی ایک ایک جلد عطا کی ہے۔ ان کتب خانوں کی مجموعی قیمت چار چار ہزار روپیہ سے زیادہ ہے۔ منشی صاحب کو حرف دستکاری سے کمال دلچسپی تھی چنانچہ لکھنؤ پیپر مل کمپنی آپکی مساعی کی شاہد صادق ہے۔ منشی صاحب اعزازی مجسٹریٹ ممبر میونسپل کمیٹی۔ جیل کے اعزازی انسپکٹر اور الہ آباد یونیورسٹی کے فیلو تھے ۱۸۸۸ء میں منشی صاحب کو گورنمنٹ عالیہ نے انکی پبلک خدمات کے صلہ میں۔ سی۔ آئی۔ ای۔ کا خطاب عطا فرمایا تھا۔ منشی صاحب نے ۱۹۔ فروری ۱۸۹۵ء عیسوی کی شب کو دفعتہً واحدۃً انتقال فرمایا۔

منشی صاحب اپنے ملک کی دونون عظیم جماعتون کی خدمت مین اس سرگرمی اور بے تعصبی سے مصروف تھے کہ لوگ اُنھین یہ نہین کہہ سکتے تھے کہ وہ ہندو تھے یا مسلمان؟

"ہندوستان کے باشندے جلد جلد مغربی طریقے اختیار کرتے جاتے ہین اور قدیم مذاہب کے بیدار کرنے والون مین ایک منشی نولکشور کا چھاپہ خانہ ہے - اس مطبع سے تمام جزیرہ نمائے ہندوستان کو کتابین جاتی ہین منشی نولکشور ایک عالی دماغ اور بلند حوصلہ شخص اور پبلشر کی حیثیت سے بالکل بے تعصب ہین اور گو اُنکے* مطبع مین اسلامی مذہبی کتابین بہت کثرت سے طبع ہوتی ہین لیکن وہ برہمنون اور بودھ مت والونکی کتابین بھی ایسی مستعدی سے شائع کرتے ہین جس مستعدی سے اسلامی کتب اور رسالے چھاپتے اور کم قیمت پر فروخت کرتے ہین - مطبع منشی نولکشور حضرت گنج کے متعلق بیشمار عمارتین ہین جو ایک وسیع رقبہ کو گھیرے ہوے ہین اور صدہا آدمی ہر طرف اپنے اپنے کامونمین مصروف نظر آتے ہین - مطبع مین نہ صرف ہندوستان بلکہ ٹرکی - افغانستان - عرب اور یورپ سے فرمایشین آتی ہین - اِس مطبع کا رقبہ اسقدر بڑا ہے کہ یورپ مین اسکی قیمت پانچ لاکھ ڈالر† سے کم نہوگی - منشی نولکشور ایک ایسے ہوشیار شخص ہین کہ ولایت سے ٹائیپ تک نہین منگواتے بلکہ حروف ڈھالنے کا ایک ایسا کرتب سیکھ لیا ہے کہ خود تیار کرا لیتے ہین - اِس بڑے کارخانہ کا بہت بڑا کام پتھرون سے ہوتا ہے - پریسون کے چلنے کے متعدد کمرے ہین مین نے ایک کمرے مین آٹھ پریس شمار کیے جو ہاتھون سے چلائے جاتے تھے اور ہر شخص کو اپنے اپنے کام مین مصروف پایا - پتھرون کی تعداد بیشمار تھی جنکے چالان جرمن وغیرہ سے برابر چلے آتے ہین - الماپائن واقع پیرس کے کارخانہ کی طرح کارخانہ نولکشور مین تالیف و تصنیف کا بہت بڑا کام کارخانہ کے اندر ہی ہوتا ہے - اس کارخانہ کا گودام عجائبات

---

* صاحب موصوف منشی نولکشور مرحوم کو مسلمان سمجھتے تھے -

† ڈالر ڈھائی روپیہ کا ہوتا ہے -

اور آپکی اولوالعزمی سے ہندوستان کے ہر گھر میں آپکے مطبع کی چھپی ہوئی کتابیں پہونچ گئیں۔ منشی صاحب نے صدہا کتابیں جو قریب قریب معدوم ہو چلی تھیں بصرف کثیر چھپوائیں اور نہایت ارزاں قیمت پر فروخت کیں۔ رامائن اور قرآن مجید کے متعدد ایڈیشن بارہا طبع ہوے اور یہ کتابیں یہاں تک ارزاں کر دی گئیں کہ غریب سے غریب گھر میں ان متبرک صحائف کی کئی کئی جلدیں نظر آنے لگیں۔ ہندوؤں اور مسلمانوں کی مذہبی کتب کی اشاعت کو یہاں تک ترقی ہوئی کہ تمام ایشیائی ممالک حتی کہ یورپ میں بھی مطبع نولکشور کی کتابیں ملتی ہیں۔ منشی صاحب نے اپنی زندگی میں چار ہزار سے زیادہ مختلف کتابیں شائع کیں اور اہل ملک کے خیالات میں رفعت اور بلندی پیدا کرنے کے لیے منشی صاحب نے نادر احسان۔ سوانح عمری لارڈ لارنس۔ عہد ساحات ہند۔ تاریخ مصر اور اس قسم کی صدہا دیگر تاریخوں کے ترجمے اور علمی مذاق کی کتابیں شائع کیں۔ تاریخ روس مصنفہ سر ڈانلڈ میکنزی والس کو صرف اُردو ہی زبان میں شائع نہیں کیا بلکہ فارسی۔ ہندی۔ بنگلہ اور گورمکھی زبانوں میں بھی اس کتاب کو چھپوا کر اہل ملک کو معتد بہ فائدہ پہونچایا۔ اپنے اہل وطن کو فرمانرواؤں کے خیالات سے ماہر کرنے کے لیے منشی صاحب نے اکثر وائسرائوں اور لفٹنٹ گورنروں کی تقریروں کے ترجمے بھی شائع کیے اور ان ترجموں کے ذریعہ سے اُردو زبان میں ایک علمی روح پھونک دی۔ ان تراجم میں ایک قابل قدر ترجمہ علاج ترکحل ہے جو فن جراحی میں ایک لاثانی کتاب ہے اور بإجازت خاص اعلیحضرت قیصرۂ مرحومہ کے چھاپی گئی ہے۔ فن طب میں بوعلی سینا کا قانون عربی سے اُردو میں ترجمہ ہوا جسکی کئی جلدیں ہیں۔ فسانہ آزاد جو فسانہ نگاری کے فن کا ایک بے مثل نمونہ ہے منشی صاحب کی قدردانی اور سرپرستی میں طبع ہوا تھا۔ ۱۸۸۸ء میں نولکشور پریس میں ایک امریکن آئے تھے انھوں نے مطبع کے متعلق جو خیالات امریکہ کے ایک نامی اخبار میں ظاہر کیے تھے وہ ذیل میں قلمبند کیے جاتے ہیں۔ اس سے ظاہر ہوگا کہ

خاتمہ

منشی نول کشور سی-آئی-ای-مرحوم

آپ کا زاد بوم بستوئی ضلع علیگڈھ تھا-آپ ۱۸۳۶ء مین پیدا ہوے تھے-
جد والا تبار راے بالمکند آگرہ مین ضلع کے خزانچی تھے-منشی نولکشور اپنے والد منشی جمنا پرشاد
کے دوسرے بیٹے تھے-منشی صاحب نے ابتدائی تعلیم وطن مین پائی اور اُسکی تکمیل آگرہ
مین کی-اخبار اور کتب بینی کا آپکو ابتدا ہی سے شوق تھا-چنانچہ آپ نے سولھوین سال
کالج چھوڑ کر ایک اخبار نکالا-اُس زمانہ مین منشی ہرسکھ راے مالک کوہ نور کو مطبع کے کامون
کے لیئے ایک شخص کی ضرورت ہوئی-اُنھون نے اِس بارہ مین اپنے برادر مکرم راے
مکھن لال مرحوم سب جج کو جو اُسوقت آگرہ کے منصف تھے تحریر کیا اور راے صاحب نے
منشی صاحب کو لاہور بھیجدیا منشی صاحب نے کچھ عرصہ تک مطبع کوہ نور کی ملازمت
کی اور غدر ۱۸۵۷ء کے بعد لکھنؤ چلے آئے-منشی ہرسکھ راے کو منشی صاحب کی لائقانہ
خدمات بہت پسند آئین-منشی صاحب نے ۱۸۵۸ء مین اپنا ذاتی مطبع لکھنؤ مین جاری کیا-
کرنل ایبٹ صاحب کمشنر انکے حامی و مربی تھے-ابتداً آپکا مطبع مہاراجہ مان سنگھ کی کوٹھی
مین تھا-جسطرح منشی صاحب سرکاری خدمات کی انجام دہی مین مصروف و منہمک رہتے تھے
اسی طرح انکو اپنے ملک کی دیسی زبانون کی ترقی کا بہت بڑا خیال تھا-آپ نے سرکاری
کام کے ساتھ ساتھ سنسکرت-عربی-فارسی اُردو اور ہندی کی بہت سی کتابین طبع کین-

پراگ نراین بھارگو مالک مطبع نول کشور لکھنؤ
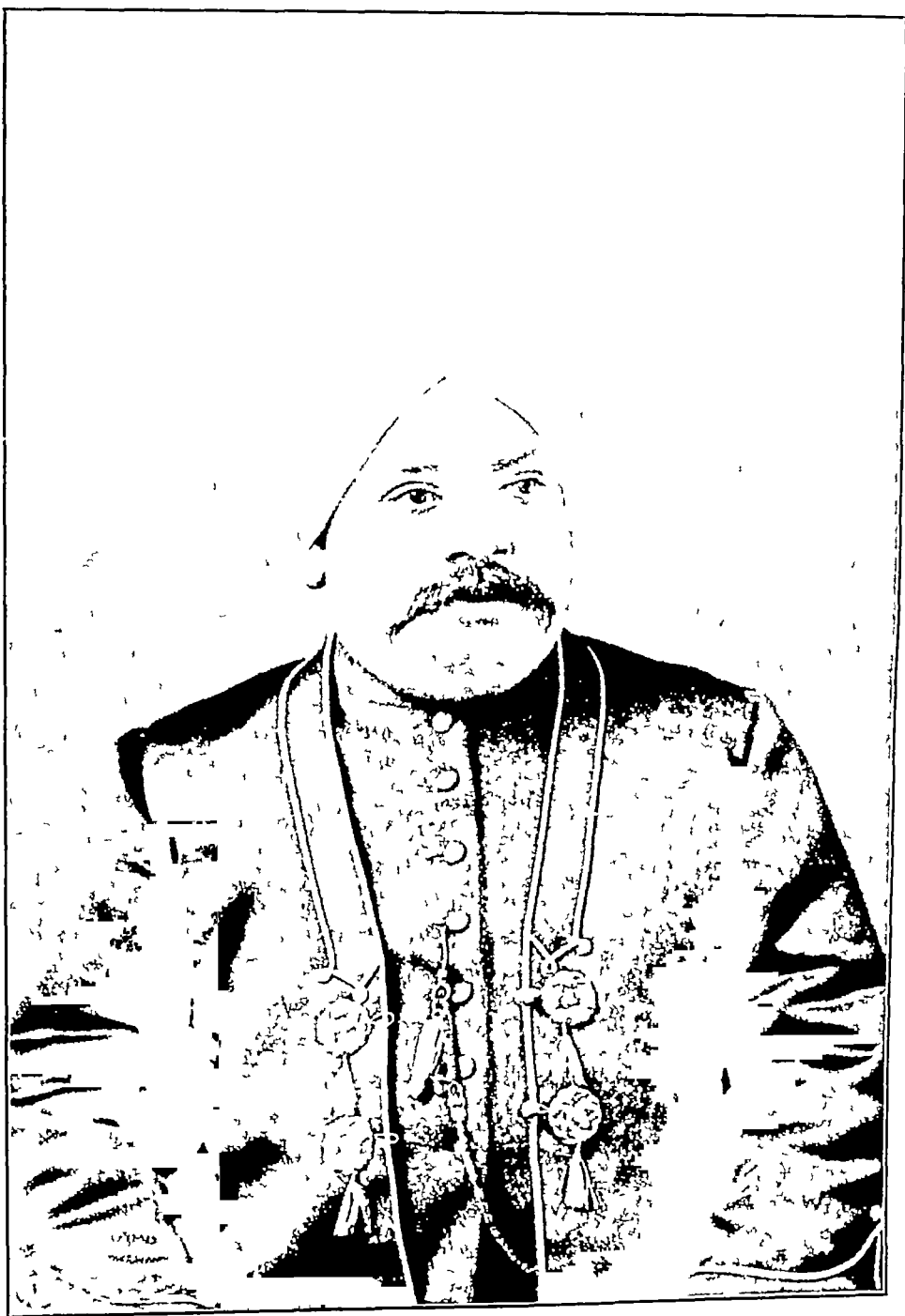
منشی نول کشور (سی۔ آئی۔ ای) مرحوم بانی مطبع اودھ اخبار لکھنؤ

آپ کو گورنمنٹ انڈیا نے یکم جنوری ۱۸۸۳ء کو بطور ذاتی اعزاز کے خان بہادر کے خطاب سے سرفراز فرمایا۔ سکونت پٹنہ۔

عبدالرحمان۔ اے۔ ایف۔ ایم۔ بیرسٹرایٹ لا۔ خان بہادر۔ آپ نے ۲۲ اکتوبر ۱۸۹۵ء کو ملازمت انگریزی اختیار کی۔ یکم جنوری ۱۸۹۷ء کو خفیفہ کی ججی پر ممتاز ہوئے آپ دارالمجانین کلکتہ کے معائن بھی ہین۔ آپ کی اعلی خدمات گورنمنٹ کے جلد وین سلطنت انگلشیہ نے آپ کو ۱۸۹۸ء مین خان بہادر کا خطاب مرحمت فرمایا۔ سکونت کلکتہ۔

ولایت حسین۔ مولوی شمس العلما۔ آپ مدرسہ کلکتہ کے سکنڈ مولوی ہین آپ کو عالمانہ فضیلت رکھنے کی وجہ سے گورنمنٹ نے ۱۸۹۸ء مین شمس العلما کا خطاب مرحمت فرمایا۔ سکونت کلکتہ۔
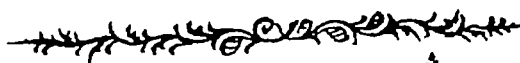
اشرف علی۔ مرزا شمس العلما۔ آپ ہگلی کالج کے پروفیسری کے منصب پر ممتاز ہین۔ گورنمنٹ ہند نے آپ کے علمی تبحر کے لحاظ سے آپ کو ۱۸۹۸ عیسوی مین شمس العلما کے خطاب سے مشرف کیا۔ سکونت کلکتہ و ہگلی۔
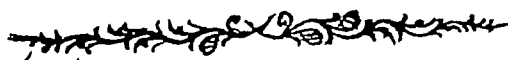
نولن بہاری سرکار۔ تمغہ یافتہ قیصر ہند۔ آپ کی ملکی خدمات کے جلدو ین گورنمنٹ ہند نے آپکو ۱۹۰۰ء مین قیصر ہند درجہ دوم کا تمغہ مرحمت فرمایا۔ سکونت کلکتہ۔

رام ناتھ گھوش۔ تمغہ یافتہ قیصر ہند۔ آپ کی خدمات ملکی کے جلدین گورنمنٹ نے آپ کو سنہ ۱۹۰۰ء مین تمغۂ قیصر ہند درجۂ دوم مرحمت فرمایا۔ سکونت کلکتہ۔

ابھے چرن ترکاب اکاسپتی کے پوتے ہیں۔آپ کا خاندان علم وفضل میں ہمیشہ ممتاز رہا ہے۔ آپ کے دادا نے ناددیا سے منتقل ہوکر موضع بریا ستھلی میں سکونت اختیار کی جو دریاے ہنگلی کے شمالی کنارہ پر واقع ہے آپ کے والد ماجد نے آپ کے بچپن ہی میں سفر آخرت اختیار کیا تھا۔آپ کی والدہ ماجدہ نے جو بہت راستباز دیندار اور ہوشیار تھیں آپکی تربیت کی۔آپ کو علوم ادب۔بیان۔نجوم۔تاریخ قدیم سمرتی۔ایوبیدا۔فلسفۂ ہندی کے چھ مختلف طریقوں اور دیگر مضامین میں مہارت کاملہ اور واقفیت تامہ حاصل ہے۔آپ نے سسکرت میں نظم ونثر کی متعدد کتابیں تصنیف کی ہیں۔آپ کے یہاں درس وتدریس کا سلسلہ برابر جاری رہتا ہے۔دور دراز کے طلبہ آپ کی تعلیم سے استفادہ حاصل کرتے ہیں۔۱۸۹۲ء میں گورنمنٹ نے آپ کو مہاموپادھیا کے علمی اور ذاتی خطاب سے مخاطب کیا۔فی الحال آپ کی عمر اٹھتر سال کی ہے۔سکونت بریا ستھلی بردوان۔

سید محمد۔مولوی آنریبل۔خان بہادر۔آپ ۱۷ دسمبر ۱۸۷۳ء کو انگریزی ملازمت میں داخل ہوے۔۱۲۔فروری ۱۸۸۰ء کو ڈپٹی کلکٹری کے عہدہ پر ترقی کی۔اسکے بعد ۳۰۔جون ۱۸۹۵ء کو درجۂ اول کے ڈپٹی مجسٹریٹ مقرر ہوے اور ۹۔مئی ۱۹۰۱ء کو بنگال لیجسلیٹو کونسل کی ممبری سے ممتاز ہوے۔آپ کی اعلیٰ خدمات کے صلہ میں آپ کو گورنمنٹ انڈیا نے ۱۹۰۲ء میں خان بہادر کا خطاب مرحمت فرمایا۔سکونت ہوڑا۔

خدابخش۔مولوی۔خان بہادر۔آپ نے عرصۂ دراز تک گورنمنٹ پلیڈری کے فرائض انجام دیے ہیں۔آپ کو خاص علمی ذوق ہے۔پٹنہ میں آپ کا کتبخانہ ہندوستان میں مشہور ہے۔اسمیں علوم مشرقیہ کی نادر ونایاب قلمی کتابیں بکثرت ہیں آپ کچھ زمانہ تک حیدرآباد دکن میں چیف جسٹس بھی رہ چکے ہیں۔آپ کی اعلیٰ خدمات سلطنت کے صلہ میں

ابھیشوری دیبی - رانی بجنی - یہ خطاب موروثی ہے - آپ ۱۴ - اگست ۱۸۶۸ء کو اِس سے فائز ہوئین - ریاست بجنی بھی مشرقی دوارون واقع آسام کے متعلق ہے - راجگان بجنی اپنے کو کوچ بہار کے شاہی خاندان سے منسوب کرتے ہین - سدلی کی طرح یہ حصۂ ملک بھی زیر انتظام سرکاری ہے - رانی بجنی علاوہ اسکے کہ وہ محاصل بجنی کی تحصیل وصول کرتی ہین دو پرگنون کی زمیندار بھی ہین - سکونت وجبنی، گوالپاڑہ آسام -
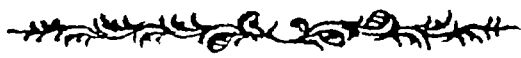
چلو پھرو - چودھری - بوہمنگ - آپ کی نمایان خدمات کے جلد وین گورنمنٹ انڈیا نے آپ کو ۱۹۰۲ء مین آپ کے آبائی اور موروثی خطاب بوہمنگ سے معزز و مفتخر کیا - سکونت بندابن چٹگانون -

نفر وسین - مونگ راجہ - آپ ایک پہاڑی برہمنی خاندان سے تعلق رکھتے ہین جو موگھریا ارکانی کے نام سے موسوم اور چٹگانون کے کوہستانی قطعات کے شمالی حصہ پر قابض تھا - اِس خاندان کا بانی کھیدو بہت سے مواضع کا سردار تھا - اُسکے بعد سے برابر نسلاً بعد نسلٍ یہ خاندان اِس جاگیر پر متصرف رہتا آیا - آپ کے والد مونگ راجہ نربدی ۱۸۶۹ء مین جانشین ریاست ہوے - اُنھون نے پہلی لوشائی کی مہم مین گورنمنٹ برطانیہ کو قلی اور کشتیان وغیرہ بہم پہونچاکر مدد دی - اسکے جلد وین گورنمنٹ نے مونگ راجہ کا خطاب موروثی قرار دیا - اپنے والد کے انتقال کے بعد آپ مالک ریاست ہوے - سکونت مانک چری چٹگانون -

کرشن ناتھ نیا پنچانن - مہا مہو پادھیا - ولادت ۱۸۳۵ء سالکھا - آپ مشہور عالم متبحر ارجن مسر کی اولاد مین ہین جو ملک متھلا یا بہار کے رہنے والے تھے اور جنھون نے بعد کو بنا دیپا مین بود و باش اختیار کی تھی - آپ کیشپ چندر دیدیہ رتنا کے فرزند اور

ایک مشہور کتاب ہے۔ آپ ہی نے کتاب المآثرہ کو مدون فرمایا ہے۔ آپ لال باغ میونسپلٹی کے سکرٹری اور وائس چیرمین رہے ہیں اور فی الحال کلکتہ کارپوریشن کے میونسپل کمشنر ہیں۔ پرنس اسکندر علی مرزا کے انتقال کے بعد آپ ہر ہائینس نواب بیگم صاحبہ کے مشیر خاص ہوئے ۱۸۹۳ء میں جب ہر ہائینس بیگم صاحبہ وارث ریاست ہوئیں تو کل امور ریاست آپکو مفوض ہوئے اور آپ اُنکے معتمد علیہ معین ہوئے۔ ہر ہائینس نے آپ کی رائے سے لیڈی ایلیٹ ہوسٹل وقف فنڈ۔ مدرسۂ نسواں اسلامیہ سعادت منزل علیگڈھ وغیرہ وغیرہ میں مختلف موقعوں پر چندے دیئے ہیں۔ مرزا صاحب کلکتہ کے امتحان انٹرنس کے اعلیٰ کامیاب طالب علم کو ہر سال ایک تمغہ دیتے ہیں۔ آپ مدرسۂ نسواں کے سکرٹیری۔ مدرسہ ہوسٹل کمیٹی کے ممبر۔ امام باڑہ ہگلی اور محسن فنڈ کے متولی۔ سورس محمڈن ایسوسی ایشن اور کلکتہ محمڈن یونین کے پریسیڈنٹ اور ہگلی محمڈن ایسوسی ایشن کے آنریری وائس پیٹرن۔ بنگال زمینداری ایسوسی ایشن کے وائس پریسیڈنٹ اور مختلف پبلک انسٹیٹیوشنوں کے ممبر ہیں آپ کی پبلک خدمات کے لحاظ سے گورنمنٹ نے آپ کو ۱۸۹۹ء میں خان بہادر کے خطاب سے سرفراز فرمایا اسی سال آپ نے نواب ناظم مرحوم اور نواب بیگم صاحبہ مرشدآباد کی دختر نواب شہربانو بیگم سے عقد کیا۔ سکونت مرشدآباد۔ یا کلکتہ۔
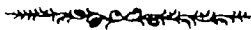
اسبھے نرائن دیب۔ راجۂ سدلی۔ راجہ کا خطاب موروثی ہے جو آپ کو ۲۹۔ جولائی ۱۹۰۱ء کو عطا ہوا۔ سدلی ضلع گوالپاڑہ واقع آسام کے مشرقی دواروں میں سے ہے جو بقیہ ملک دوار کی طرح بعد اختتام جنگ بھوٹان (۶۴-۱۸۶۵ء) برٹش گورنمنٹ کو تفویض ہوئی تھی ۱۸۸۰ء کے بعد سے اس حصۂ ملک کا انتظام کورٹ آف وارڈس کے سپرد ہے۔ جملہ محاصل کا بیس فی صدی راجہ اسبھے نرائن دیب کو دیا جاتا ہے جو راجہ گوری نرائن دیب کے جانشین ہیں۔ سکونت سدلی گوالپاڑہ۔

متھرا موہن مکرجی - راے صاحب - آپ پیشتر پرایویٹ سکرٹیری جناب نواب لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر ممالک مغربی وشمالی وا اودھ کے دفتر مین خزانچی اور محاسب (اکونٹینٹ) تھے - حسن خدمات کے جلد و مین ۱۸۹۵ء مین آپ راے صاحب کے خطاب سے مخاطب ہوے - سکونت دنتاپارا - سنتی پور - ندیا -

رحیم بخش - خان بہادر - آپ کو گورنمنٹ انڈیا نے آپ کی خدمات ملکی کے صلہ مین ۱۸۹۹ء مین خان بہادر کے خطاب سے ممتاز کیا - سکونت جلپا گوری -

بولی نراین - بورہ - مسٹر - تمغہ یافتہ قیصر ہند - آپکی ملکی خدمات کے جلدو مین گورنمنٹ انڈیا نے آپکو تمغۂ قیصر ہند درجۂ دوم عطا فرمایا - سکونت آسام -

سری سری دت دیو آنیت ادھکار گوسوامی - تمغہ یافتہ قیصر ہند - آپ کو گورنمنٹ ہند نے آپ کی پبلک خدمات کے صلہ مین قیصر ہند درجۂ دوم کا تمغہ مرحمت کیا - سکونت آسام -

سری سری نردیب دکھن پت ادھکار گوسوامی تمغہ یافتہ قیصر ہند - گورنمنٹ انگلشیہ نے آپ کو آپ کی خدمات ملکی کے لحاظ سے تمغۂ قیصر ہند سے سرفراز فرمایا - سکونت آسام -

نراین پرشاد - تمغہ یافتہ قیصر ہند - گورنمنٹ انڈیا نے آپ کی ملکی ہمدردی کے خدمات کے جلدو مین سنہ ۱۹۰۰ء مین آپ کو قیصر ہند کا تمغہ مرحمت کیا - سکونت پٹنہ -

آپ کا تعلق اُس راجپوت خاندان سے ہے جو زمانۂ سابق میں ریواں واقع وسط ہند میں
بہان وار د ہوا تھا۔ برھئی سنگھ کے بعد اُنکے بیٹے مہندر نرائن سنگھ جانشین ہوئے جو راجہ
حال کے والد تھے آپ نے ۷۳-۱۸۷۳ء کی قحط سالی مین عمدہ خدمات انجام دیں۔ آپکے
دو فرزند کمار سری نرائن سنگھ اور کار تک نرائن سنگھ ہین۔ سکونت کھیرا۔ مونگیر۔

بھبھنی پریا پروانی۔ رانی۔ آپ کی ذاتی وجاہت اور خیرخواہانہ خدمات کے
صلہ مین گورنمنٹ انگلشیہ نے آپ کو بطور ذاتی اعزاز کے یکم جنوری ۱۹۰۸ء کو رانی کے
معزز خطاب سے سرفراز و ممتاز کیا۔ سکونت گوری پور۔ گوال پاڑہ
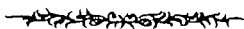
پربھت چندر بروا۔ راجہ۔ آپ کی خیرخواہانہ خدمات سلطنت کے صلہ مین
گورنمنٹ انڈیا نے آپ کو بطور ذاتی اعزاز کے ۹۔ نومبر ۱۹۱۰ء کو راجہ کے معزز خطاب سے
سرفراز و ممتاز کیا۔ سکونت گوری پور۔ گوال پاڑہ۔
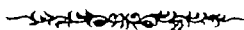
رامیشری پرشاد نرائن سنگھ۔ راجہ۔ آپ ۱۹۱۰ء مین راجہ کے ذاتی خطاب
سے فائز ہوئے۔ سکونت مقصود پور۔ گیا۔

ہیمنت کماری دیبی۔ رانی۔ آپ کو یہ خطاب بطور ذاتی اعزاز کے ۱۹۰۱ء
میں گورنمنٹ ہند سے عطا ہوا۔ سکونت پتھیا راج شاہی۔

ہر پرشاد شاستری۔ پنڈت۔ مہا موپادھیا۔ یکم جنوری ۱۸۹۸ء کو آپ کو
خطاب مذکور عطا ہوا۔ سکونت کلکتہ۔

شمس جہان بیگم - ہر ہائینس - نواب - کراؤن آف انڈیا - آپ ممتاز و مشہور خاندان نظامت مرشد آباد کی یادگار ہین - ۱۸۹۹ء کو خطاب کراؤن آف انڈیا سے بطور ذاتی اعزاز کے ممتاز و مفتخر فرمائی گئین - سکونت کلکتہ و مرشد آباد -

---

مہارانی ہتوا ضلع سارن - تمغہ یافتۂ قیصر ہند - آپ مہاراجہ کمار گار و مہادیو سرن پرشاد ساہی مہاراجہ کمار ہتوا کی والدۂ ماجدہ اور سابق مہاراجہ کرشن پرتاب ساہ کی بیوہ ہین - سابق مہاراجہ نے ۱۸۹۶ء مین انتقال کیا اُس وقت اُنکے بیٹے موجودہ مہاراجہ بحالت نابالغی جانشین ہوے اور آپ ریاست ہتوا کی منتظم قرار پائین - مہاراجگان ہتوا بھوچھیا برہمن خاندان سے تعلق رکھتے ہین اور ایک سو بیس پشتون سے ضلع سارن مین بحیثیت راجہ متوطن ہین - ۱۸۳۷ء مین بابو چھتر دھاری ساہی کو مہاراجہ بہادر کا خطاب عطا ہوا - سند مورخہ ۳۱ - اگست ۱۸۴۷ء کے ذریعہ سے خطاب مذکور سابق مہاراجہ کو عطا ہوا جو مہاراجہ راجندر پرتاب ساہی بہادر کے فرزند ارجمند تھے اور جنکو ۱۸۸۷ء مین اعزازی تمغہ اور ۱۸۸۹ء مین کے - سی - آئی - ای کا خطاب عطا ہوا تھا - سکونت ہتوا - ضلع سارن -

---
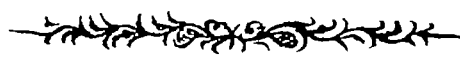
فیض النسا چودھرائن - نواب صاحبہ - آپ ہومن آباد کے خاندانکی یادگار ہین - آپ کو بطور ذاتی اعزاز کے گورنمنٹ ہند نے ۲۴ - مئی ۱۸۸۹ء کو نواب صاحبہ کا معزز خطاب مرحمت کیا - سکونت ٹپرا -

---
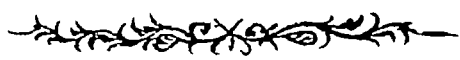
رام نرائن سنگھ - راجہ بہادر - ولادت ۱۸۴۲ء - جناب ملکہ معظمہ کے دربار قیصری دہلی کی تقریب مین بطور ذاتی اعزاز کے یکم جنوری ۱۸۷۷ء مین آپ کو یہ خطاب عطا ہوا -

کام بخش جیس مرزا بہادر۔ پرنس۔ آپ سابق شاہ اودھ کے دسویں فرزند ہیں آپکو گورنمنٹ نے آپ کے آبائی اعزاز کے لحاظ سے پرنس کے معزز لقب سے ملقب کیا۔ سکونت کلکتہ۔

عبد السبحان۔ چودھری۔ نواب۔ آپ کو آپ کے ذاتی اعزاز کے طور پر ۳۔ جنوری ۱۹۰۳ء کو گورنمنٹ انڈیا نے نواب کے معزز خطاب سے ممتاز فرمایا۔ سکونت نوگرا۔

رستم جی دھنجی بھائی مہتا۔ سی۔ آئی۔ ای۔ آپ ۲۲۔ جون ۱۸۹۷ء کو بحیثیت سابق شیرف کلکتہ خطاب مندرجہ بالا سے سرفراز فرمائے گئے۔ سکونت کلکتہ۔

جے گوبند لا۔ آنریبل۔ سی۔ آئی۔ ای۔ آپ بنگال لیجسلیٹو کونسل کے ممبر ہیں یکم جنوری ۱۸۹۹ء کو بصلہ حسن خدمات خطاب سی۔ آئی۔ ای سے مشرف و ممتاز ہوئے سکونت کلکتہ۔

کیلاش چندر بوس۔ رائے بہادر۔ سی۔ آئی۔ ای۔ آپ خطاب اول الذکر سے یکم جنوری ۱۸۹۵ء کو اور آخر الذکر سے ۱۹۰۱ء میں مشرف و مفتخر فرمائے گئے سکونت کلکتہ۔

کالی ناتھ متر۔ سی۔ آئی۔ ای۔ آپ خطاب مندرجہ سے ۱۹۰۱ء میں بطور اعزاز ذاتی مشرف و ممتاز ہوئے۔ سکونت کلکتہ۔

ملقب کیا۔ سکونت کلکتہ۔
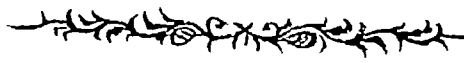
محمد رضا علی سلطان مرزا بہادر۔ پرنس۔ آپ سلطان عالم محمد واجد علی شاہ سابق بادشاہ اودھ کے تیرھوین فرزند ہین۔ آپ کو گورنمنٹ انڈیا نے ۱۸۸۸ء مین پرنس کے اعزازی خطاب سے مخاطب کیا۔ سکونت کلکتہ۔

محمد اصغر بہادر۔ مرزا ہمایون جاہ۔ پرنس۔ آپ سابق شاہ اودھ کے سولھوین فرزند ہین لہذا آپ کے آبائی اعزاز کے لحاظ سے آپ کو گورنمنٹ انڈیا نے ۱۸۸۸ء مین پرنس کے اعزازی خطاب سے مخاطب کیا۔ سکونت کلکتہ۔

محمد نقی علی بہادر۔ دلاور جاہ مرزا۔ پرنس۔ آپ سابق بادشاہ اودھ کے سترھوین فرزند ہین۔ آپ کی خاندانی وجاہت کے اعتبار سے گورنمنٹ برطانیہ نے آپکو ۱۸۸۸ء مین پرنس کے لقب سے ملقب کیا۔ سکونت کلکتہ۔
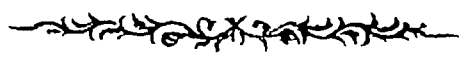
محمد حسین باقر۔ کامیاب مرزا بہادر۔ پرنس۔ آپ سابق شاہ اودھ کے اُنیسوین فرزند ہین۔ آپ کو گورنمنٹ انڈیا نے ۱۸۸۸ء مین پرنس کے خطاب سے معزز کیا۔ سکونت کلکتہ۔
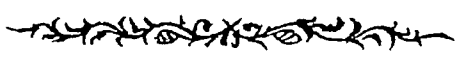
محمد اعجاز حسین بہادر۔ خادم الائمہ مرزا۔ پرنس۔ آپ سابق شاہ اودھ کے تیئیسوین فرزند ہین۔ آپ کو گورنمنٹ انڈیا نے ۱۸۸۸ء مین پرنس کا اعزازی خطاب مرحمت کیا۔ سکونت کلکتہ۔

اودھ کے فرزند اکبر ہونے کے لحاظ سے گورنمنٹ انڈیا نے ۱۸۹۹ء میں آپکو پرنس کے
اعزازی لقب سے ملقب کیا۔ سکونت کلکتہ۔

آسمان جاہ بہادر۔ مرزا۔ پرنس۔ آپ سابق بادشاہ اودھ کے دوسرے
فرزند ہیں۔ گورنمنٹ انڈیا نے ۱۸۹۹ء میں آپکو پرنس کے خطاب سے سرفراز کیا۔
سکونت کلکتہ۔

محمد جم جاہ علی بہادر۔ قمر احمد مرزا۔ پرنس۔ آپ سلطان عالم محمد واجد علی شاہ
سابق بادشاہ اودھ کے تیسرے فرزند ہیں ۱۸۹۹ء میں گورنمنٹ انڈیا نے آپکو
پرنس کے اعزازی خطاب سے مشرف کیا۔ سکونت کلکتہ۔

محمد جلال بہادر۔ مرزا۔ پرنس۔ آپکو سابق بادشاہ اودھ کے پانچویں فرزند
کی حیثیت سے گورنمنٹ نے ۱۸۹۹ء میں پرنس کا معزز لقب مرحمت فرمایا۔
سکونت کلکتہ۔

محمد عسکری بہادر۔ بلند جاہ۔ مرزا۔ پرنس۔ آپ سابق شاہ اودھ کے ساتویں
فرزند ہیں۔ آپکو گورنمنٹ انڈیا نے آپ کی خاندانی وجاہت کے اعتبار سے ۱۸۹۹ء
میں پرنس کے خطاب سے مخاطب کیا۔ سکونت کلکتہ۔

محمد ابراہیم علی بہادر۔ عالی مرتبت مرزا۔ پرنس۔ آپ سابق بادشاہ اودھ کے
آٹھویں فرزند ہیں لہٰذا آپکو گورنمنٹ ہند نے ۱۸۹۹ء میں پرنس کے معزز لقب سے

سرفراز فرمایا۔ سکونت ڈبرو گڈھ۔

جادب چندر برُوا۔ رائے بہادر۔ ولادت ۱۸۵۱ء۔ آپ ۷۔ نومبر ۱۸۷۶ء کو گورنمنٹ انگریزی کے سلسلۂ ملازمت مین داخل ہوے اور بتدریج ترقی کرتے کرتے یکم اپریل ۱۹۰۲ء کو ایک سو پچھتر روپیہ ماہوار کے مشاہرے پر درجۂ دوم کی سب ڈپٹی کلکٹری پر مامور ہوے۔ آپکی نمایان خدمات کے جلدو مین گورنمنٹ نے ۳۰۔ اگست ۱۹۱۲ء کو آپ کو بطور ذاتی اعزاز کے رائے بہادر کا خطاب مرحمت فرمایا۔ سکونت گولاگھاٹ۔

ہری چرن شرما۔ رائے بہادر۔ آپکی مُلکی نمایان خدمات کے جلدو مین گورنمنٹ انگلشیہ نے آپ کو بطور ذاتی اعزاز کے ۲۔ اکتوبر ۱۹۲۳ء کو رائے بہادر کے خطاب سے معزز و مفتخر فرمایا۔ سکونت کچھار۔

اظہر حسین۔ خان بہادر۔ آپ کی اعلیٰ خدمات سلطنت کے صلہ مین گورنمنٹ انڈیا نے آپ کو بطور ذاتی اعزاز کے ۲۵۔ مئی ۱۸۹۵ء کو خان بہادر کے معزز خطاب سے ممتاز و سرفراز فرمایا۔ سکونت گوہاٹی کامروپ۔

قاسم حسین۔ تاج الملوک مرزا بہادر۔ پرنس۔ آپ سلطان عالم محمد واجد علی شاہ سابق شاہ اودھ کے نوین فرزند ہین۔ آپکو گورنمنٹ برطانیہ نے آپ کی خاندانی وجاہت کے اعتبار سے پرنس کے لقب سے ملقب کیا۔ سکونت کلکتہ۔

عابد علی بہادر۔ مرزا قمر قدر۔ پرنس۔ سلطان عالم محمد واجد علی شاہ سابق بادشاہ

برج موہن لال۔ بی۔ اے۔ رائے بہادر۔ جون ۱۸۸۲ء سے آپ نے گورنمنٹ کی ملازمت شروع کی اور پبلک ورکس ڈپارٹمنٹ میں بھرتی ہوئے یکم جولائی ۱۹۱۰ء کو ایک ہزار روپیہ ماہوار پر درجۂ اول کے اگزیکیٹو انجینیر مقرر ہوئے۔ آپکی اعلیٰ خدمات کے صلہ میں گورنمنٹ انڈیا نے ۳۔ جون ۱۹۱۵ء کو آپ کو بطور ذاتی اعزاز کے رائے بہادر کے خطاب سے معزز و ممتاز کیا۔ سکونت بیر پور۔ دربھنگہ۔

مادھب چندر۔ بردلی۔ ایل ایم۔ رائے بہادر۔ ولادت ۱۸۵۱ء۔ ۲ مئی ۱۸۷۴ء کو آپ گورنمنٹ کی ملازمت میں داخل ہوئے۔ فی الحال یکم اپریل ۱۹۱۰ء سے آپ چھ سو روپیہ ماہوار کے مشاہرہ پر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر مقرر ہوئے جس پر ابتک آپ مقام گوہاٹی مین مامور ہین۔ آپ کی نمایاں خدمات کے صلہ میں گورنمنٹ انگلشیہ نے ۷۔ جنوری ۱۹۰۹ء کو آپ کو بطور ذاتی اعزاز کے رائے بہادر کے خطاب سے معزز و ممتاز فرمایا۔ سکونت گوہاٹی کامروپ۔

جگن ناتھ بروا۔ بی۔ اے۔ رائے بہادر۔ آپ کی ذاتی وجاہت کے اعتبار سے آپ کو ۴۔ جولائی ۱۸۸۰ء کو گورنمنٹ انگریزی نے مقام جورہاٹ کی آنریری مجسٹریٹی کے اختیارات عطا کیے اور علمی اعلیٰ لیاقت کی وجہ سے آپ کلکتہ یونیورسٹی کے فیلو مقرر کیے گئے۔ گورنمنٹ انڈیا نے آپکی ملکی خدمات کے صلہ مین ۲۲۔ جون ۱۸۹۷ء کو آپ کو بطور ذاتی اعزاز کے رائے بہادر کا معزز خطاب مرحمت فرمایا۔ سکونت جورہاٹ شساگر۔

بجنی لال سراوگی۔ رائے بہادر۔ گورنمنٹ انڈیا نے آپکی خدمات شائستہ کے صلہ میں ۲۲۔ جون ۱۸۹۷ء کو آپ کو بطور ذاتی اعزاز کے رائے بہادر کے معزز خطاب سے

گریش چندر رائے - رائے بہادر - راجہ - آپ کی اعلیٰ اور وفادارانہ خدمات کے صلہ میں گورنمنٹ انڈیا نے آپ کو بطور ذاتی اعزاز کے ۲۵ - مئی ۱۸۹۵ء کو رائے بہادر کا خطاب اور ۲ - مئی ۱۸۹۶ء کو راجہ کا معزز خطاب مرحمت فرمایا - آپ رینا گڈھ کے رئیس ہین - سکونت سلہٹ -

رام داس بھٹاچارجی - رائے بہادر - ۲ - جنوری ۱۸۹۳ء کو بطور اعزاز ذاتی کے آپ کو رائے بہادر کا خطاب مرحمت ہوا - آپ گورنمنٹ ہاؤس کلکتہ کے آنریری اسسٹنٹ انجینیر ہین - سکونت کلکتہ -
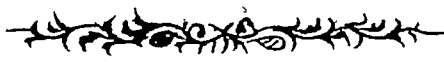
جادب چندر دیب - رائے بہادر - آپ کو ۲۲ - جون ۱۸۹۷ء کو رائے بہادر کا خطاب مرحمت ہوا - سکونت کلکتہ -

سرودا پرشاد چٹرجی - رائے بہادر - یکم جنوری ۱۸۹۴ء کو گورنمنٹ برطانیہ نے آپ کو رائے بہادر کا خطاب عطا فرمایا - سکونت بھاگلپور -

رادھا بلب چودھری - رائے بہادر - آپکو یہ ذاتی خطاب یکم جنوری ۱۸۹۴ء کو مرحمت ہوا ہے - سکونت راج بریا ضلع میمن سنگھ -

بینی مادھب بنرجی - رائے بہادر - یہ ذاتی خطاب یکم جنوری ۱۸۹۴ء کو بصلہ خدمات عامہ آپکو عطا ہوا - سکونت کلکتہ -

بنکم چندر مجومدار۔ راے صاحب آپ ڈسٹرکٹ انجنیر کے عہدہ پر مامور ہیں۔ انھیں خدمات کے صلہ میں آپ کو گورنمنٹ نے ۲۱۔ مئی ۱۸۹۸ء کو راے صاحب کے خطاب سے سرفراز کیا۔ سکونت انگول اور کھلنا۔

رتن منی گپت۔ راے صاحب۔ ۲ جنوری ۱۸۹۹ء کو آپکی قیمتی اور اعلیٰ خدمات کے صلہ میں جو آپ نے محکمۂ سررشتۂ تعلیم میں انجام دی تھیں گورنمنٹ نے آپکو اس خطاب سے ممتاز کیا۔ سکونت کھورپور۔ پولیس اسٹیشن لیک۔ فریدپور۔

کملیشری پرشاد سنگھ۔ راے بہادر ۲۔ مئی ۱۸۹۶ء کو خطاب راے بہادر اور ۱۸۹۶ء میں تمغہ قیصرہند درجہ اول عطا ہوا۔ سکونت مونگیر بنگال۔

منمتھا ناتھ متر۔ راے بہادر۔ ولادت ۱۸۶۹ء۔ آپ کو یکم جنوری ۱۸۹۶ء کو خطاب راے بہادر بطور اعزاز ذاتی مرحمت ہوا۔ سکونت کلکتہ۔

بھوبن موہن راہا۔ راے بہادر۔ یہ خطاب ذاتی یکم جنوری ۱۸۹۴ء کو گورنمنٹ انگلشیہ نے آپکو مرحمت فرمایا۔ سکونت بانگرا و جاریب پور واقع ڈھاکہ۔

سرنیدرو ناتھ متر۔ راے بہادر۔ ۲۲۔ جون ۱۸۹۷ء کو آپ راے بہادر کے خطاب سے مشرف ہوے۔ آپ بنگال سکریٹریٹ کے محکمہ میں ہیں۔ سکونت کلکتہ۔

اور کلکٹر اسٹامپ اور سپرنٹنڈنٹ آبکاری کلکتہ کی حیثیت سے عمدہ خدمات انجام دینے کی جلد وہین یکم جنوری ۱۸۹۵ء کو سی۔ آئی۔ ای کا خطاب عطا ہوا۔ سکونت کلکتہ۔

سید امیر حسین۔ نواب بہادر۔ سی۔ آئی۔ ای۔ کا خطاب آپکو یکم جنوری ۱۸۹۰ء کو اور نواب کا خطاب یکم جنوری ۱۸۹۲ء کو اور نواب بہادر کا خطاب ۲۱ مئی ۱۸۹۸ء کو مرحمت ہوا۔ سکونت کلکتہ۔

درگا چرن لاہا۔ مہاراجہ۔ سی۔ آئی۔ ای۔ ولادت ۲۳۔ نومبر ۱۸۲۲ء۔ مہاراجہ کا خطاب ۳۰ مئی ۱۸۹۱ء کو بطور ذاتی اعزاز کے عطا کیا گیا۔ آپ کا خاندانی لقب لاہا ہے۔ آپ بمقام چنسورا مین پیدا ہوے اور ہندو کالج کلکتہ مین تعلیم پائی آپ مسرس پران کشن لا اینڈ کمپنی کے اعلیٰ حصہ دار اور زمیندار بھی ہین۔ آپ جسٹس آف دی پیس آنریری پریسیڈنسی مجسٹریٹ۔ پورٹ کمیشن کے اول ہندوستانی ممبر۔ بنگال لیجس لٹیو کونسل کے ممبر (۱۸۷۴ء مین) اور سینٹ کلکتہ یونیورسٹی کے ممبر مقرر ہوے اور ۱۱ اپریل ۱۸۷۸ء کو میو ہاسپٹل کے گورنر ۱۸۸۲ء مین امپیریل لیجس لٹیو کونسل کے ممبر۔ فروری ۱۸۸۲ء مین ریڈیکشن آف پبلک ڈٹ (تخفیف قرضۂ سرکاری) کے کمشنر اور ۱۸۸۲ء مین شریف کلکتہ منتخب ہوے اور ۲۴ مئی ۱۸۸۴ء کو سی۔ آئی۔ ای کے خطاب سے ممتاز ہوے اور گورنمنٹ عالیہ سے ۱۸۸۷ء مین راجہ کا خطاب حاصل کیا۔ ۱۸۸۸ء مین امپیریل لیجس لٹیو کونسل کے دوبارہ ممبر منتخب ہوے اور ۱۸۹۱ء مین مہاراجہ کا خطاب ملا۔ ۲۷ جنوری ۱۸۹۲ء کو حاضری عدالتہاے دیوانی سے مستثنیٰ ہوے۔ آپکے دو صاحبزادہ (۱) مہاراج کمار کرشنو داس لا (ولادت ۴ ۲۔ فروری ۱۸۴۹ء) اور (۲) مہاراج کمار رشی کیش لا (ولادت ۴۔ مئی ۱۸۵۲ء) ہین اور دونون آنریری پریسیڈنسی مجسٹریٹ ہین۔ سکونت کلکتہ

ہیم چندر سرکار - رائے بہادر - آپ رائے گوپال موہن سرکار بہادر رئیس سی رام پور (بارکپور) کے فرزند ہیں - آپکی ولادت ۵ مئی ۱۸۵۳ء میں واقع ہوئی آپنے سینٹ زیویر کالج کلکتہ میں تعلیم پائی اور ۱۸۸۶ء میں ہز اکسلنسی وائسرائے و گورنر جنرل کے تو شہ خانہ کے خزانچی مقرر ہوئے اور یکم جنوری ۱۸۹۲ء کو رائے بہادر کا خطاب آپ کو عطا ہوا - سکونت کلکتہ -

بیکنٹھ ناتھ دے - راجہ بہادر - یکم جنوری ۱۸۸۹ء کو آپ کو یہ خطاب مرحمت ہوا - سکونت - بالاسور -

جگدیندر ناتھ رائے - مہاراجہ - یہ خطاب ذاتی ہے اور یکم جنوری ۱۸۷۷ء کو عطا کیا گیا ہے - آپ کا تعلق سر برہمن خاندان سے ہے جو بہت پشتوں تک مہاراجہ ناٹور کی حیثیت سے معروف و مشہور رہا ہے بلکہ ایک زمانہ میں ضلع راج شاہی کے بہت بڑے حصہ پر قابض ہو گیا تھا - بیان کیا جاتا ہے کہ شہنشاہ دہلی نے رام جیون رائے کو مہاراجہ بہادر کے خطاب سے معزز کیا تھا اور اُس کے پوتے مہاراجہ رام کرشن رائے بہادر رئیس ناٹور کو دربار دہلی سے ایک سند مرحمت ہوئی تھی - اُنکے بیٹے مہاراجہ وشوناتھ رائے بہادر نے برٹش گورنمنٹ سے ۱۸۰۶ء میں پولیٹیکل پنشن حاصل کی - ان کے پوتے مہاراجہ گوبند ناتھ رائے بہادر رئیس ناٹور تھے جنکے متبنی بیٹے مہاراجہ حال ہیں - سکونت - ناٹور - راج شاہی -

درگا گتی بنرجی - رائے بہادر - سی آئی ای - آپ غیر معاہد سول سروس کے ایک ممتاز ممبر ہیں آپکو کمشنر قسمت پٹنہ اور کمشنر پریسیڈنسی ڈویژن کے پرسنل اسسٹنٹ

کے پاس نیائے شاستر (منطق) شروع کیا۔ آپکو بنگالہ کے نذرروزگار نیایک اشورہلدھر ترک چوڑامنی سے نیائے شاستر مین بہت ہی مدد ملی ہے۔ آپ بڑے بڑے پنڈتون سے لڑکپن ہی مین مباحثہ کرتے تھے۔ انتیس ۲۹ برس کی عمر مین آپ نے تحصیل علم ختم کر کے درس تدریس کا کام شروع کیا۔ جب نیائے رتن نے اپنا پاٹ شالا قائم کیا تو اُن کے دوست پنڈت ایشورچندر ودیاساگر نے طالبعلمون کا کل خرچ اپنے ذمہ لے لیا اور نیائے رتن کو اُن کے اخراجات سے سبکدوش کر دیا۔ پانچ برس تک نیائے رتن نے بنگال کے نامی پنڈت ایشورچندر ودیاگر سے اون ودیا ارتھیون کے خرچ کے واسطے جو اُنکے پاٹ شالہ مین پڑھتے تھے امداد لی لیکن جسوقت وہ خود اُس مصارف کے برداشت کرنے کے لائق ہو گئے تو اُنھون نے پنڈت ودیاساگر سے مدد لینا غیر مناسب خیال کیا اس سے اُن کے دل مین نیائے رتن کی محبت اور توقیر اور زیادہ ہو گئی اور تا زیست قائم رہی آپ روپیہ لیکر تعلیم کا دینا گناہ سمجھتے ہین۔ مشہور پنڈت تاراچرن آپ کے حقیقی چھوٹے بھائی نیائے مین آپہی کے شاگرد رشید تھے۔ ۱۸۸۷ء مین جشن جوبلی قیصرہند مرحومہ کی تقریب مین آپ کو مہامہوپادھیا کا خطاب مرحمت ہوا۔ چونسٹھ سال کی عمر مین آپ نے ترک وطن کر کے بنارس مین اقامت اختیار کی۔ اسوقت آپ کی عمر چوہتر سال ہے آپ ابتک طلبہ کو نیائے اور دوسری شاستر پڑھایا کرتے ہین۔ عالم پیری مین آپ کی زوجہ کا انتقال ہو گیا۔ آپ کا مذہب اگرچہ شاکت ہے مگر شو اور بشنو اُپاشنا مین کبھی تفریق نہین کرتے ہین۔ وید پوران قرآن شریف انجیل وغیرہ کی عزت کرتے ہین اور تمام مذہب والون کو پاک سمجھتے ہین۔ آپ سنسکرت کے مشہور شاعر بھی ہین اور آپنے سنسکرت مین بہت سی کتابین تصنیف و تالیف کی ہین۔ سکونت بنارس۔

چندر سیکھر سنگھ۔ سامنت۔ سری۔ ہری چندن۔ مرداج۔ مہامہوپادھیا۔

حالت دستور سنبھل گئی پھر آپ نے ۱۸۷۶ء میں صوبہ اور ملک پر برٹش انڈین ایسوسی ایشن
کے قائم کرنے سے بہت بڑا احسان کیا۔ اس ایسوسی ایشن کی طرف سے آپ نے
دورہ کیا اور نہایت کامیابی کے ساتھ انڈین سول سروس کا مسئلہ پیش کر دیا آپ ہی کے
بدولت یہ بات نصیب ہوئی کہ مسٹر لالموہن گھوش انگلستان بھیجے گئے تاکہ ہندستانیوں
کے سول سروس کے معاملہ کی نسبت کوشش کریں جسکا انجام یہ ہوا کہ ہندوستانیوں کا
بھی انڈین سول سروس میں کچھ حصہ آگیا۔ اسکے بعد ایسوسی ایشن نے ورناکیولر پریس ایکٹ
کے برخلاف اعتراض کیا اور مسٹر گلیڈسٹون کو اپنا ہمدرد بنا کر اس ایکٹ کو منسوخ کرا دیا۔
لوکل سلف گورنمنٹ کے ظہور سے پہلے اس انجمن نے مسئلہ انتخاب کے متعلق بہت
کچھ واویلا مچائی تھی۔ ۱۸۸۳ء میں انجمن کی طرف سے کلکتہ میں نیشنل کانگرس کا پہلا جلسہ
ہوا جسمیں احاطۂ مدراس بمبئی اور ممالک مغربی وشمالی کے اکثر ڈیلیگیشون نے شرکت کی
یہ اول موقع تھا کہ ہندوستان میں مختلف مقامات سے ڈیلیگیٹ آکر شریک ہوئے یہ تمام
باتیں آپ ہی کی کوششوں کی بدولت ہوئیں۔ مسٹر بنرجی نیشنل کانگریس کے رہبر ہیں۔
آپ نے اسکے متعلق بہت سی بیش بہا اسپیچیں دی ہیں۔ سکونت کلکتہ۔
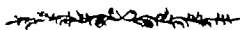
راکھال داس۔ نیائے رتن۔ مہامہوپادھیا۔ ولادت ۱۸۲۹ء جناب مہرشی
نسٹ دیو کی اولاد سے ہیں۔ آپکے والد ایشور ریتیا ناتھ ودیابھوشن دھرم شاستر کی تعلیم
دیا کرتے تھے۔ اُن کے تین لڑکے اور تھے جو علم سنسکرت کے عالم متبحر تھے۔ آپکے
خاندان کی علمی فضیلت اور مذہبی پابندی کی وجہ سے نہایت عزت ہوتی آئی ہے۔
آپ نے لڑکپن میں بھاٹ پارہ کے اُس زمانہ کے سب سے اعلیٰ صرف ونحو کے عالم
ایشور جی رام نیائے بھوشن سے سنسکرت کے صرف ونحو وصنائع وبدائع کی تعلیم پائی اور
اُنیس برس کے سن میں اُسی مقام کے مشہور نیایک ایشور چندر رام سرسبھومی

سر نیدر و ناتھ بنرجی - بابو - آپ ذات کے معزز راڑھی برہمن ہین - آپ کے والد بابو درگا چرن کلکتہ کے ایک نامی طبیب تھے سنہ ۱۸۴۸ء مین آپ نے ڈوٹن کالج مین تعلیم پائی سنہ ۱۸۶۳ء مین آپ نے کلکتہ یونیورسٹی کا امتحان انٹرنس اول درجہ مین پاس کیا اور سنہ ۱۸۶۸ء مین - بی - اے ہوے - مسٹر سائم صاحب پرنسپل ڈوٹن کالج نے جنکے دلپر اُن کی ذہانت کا سکہ پہلے ہی بیٹھ چکا تھا آپ کے والد ماجد کو آپکے ولایت بھیجنے اور امتحان سول سروس پاس کرنے کی صلاح دی - وہان جاکر آپ نے اگرچہ یہ امتحان بھی پاس کر لیا مگر کمشنرون نے آپ کو اس بنا پر نامنظور کیا کہ آپ کا سن زیادہ ہے - مسٹر بنرجی نے کورٹ آف کوئینس بنچ کو تحریک کی - قابل ججون نے کمشنرون سے بازپرس کی اور مسٹر بنرجی کا نام کامیاب امیدوارون کی فہرست مین درج ہوا - مسٹر بنرجی ہندوستان مین بہ مقام سلہٹ اسسٹنٹ مجسٹریٹی کے عہدہ پر مامور ہوے - دو سال تک آپ اپنا فرض منصبی انجام دیتے رہے - سنہ ۱۸۷۶ء مین آپ نے پنڈت ایشور چندر کی میٹروپولیٹن انسٹیٹیوشن مین دو سو روپیہ ماہوار کی نوکری منظور کی - سٹی اسکول قائم ہونے پر مسٹر بنرجی نے طلبا کو لیکچر دینا بھی شروع کر دیا سنہ ۱۸۸۱ء مین آپ نے میٹروپولیٹن انسٹیٹیوشن سے قطع تعلق کر لیا اور فری چرچ کالج مین آ گئے - سنہ ۱۸۸۲ء مین آپ نے بوبازار مین ایک چھوٹے سے اسکول کا انتظام اپنے ذمہ لے لیا - اسوقت اُس اسکول مین صرف سو طلبا سے کچھ زائد تھے - آپ کی محنت اور جانفشانی اور لیاقت کا ثبوت اس امر سے ہو سکتا ہے کہ صرف سات سال کے عرصہ مین یہ اسکول فرسٹ کلاس کالجیٹ انسٹیٹیوشن ہو گیا اور اُسکی شاخین ہوڑہ اور کدر پور مین بھی قائم ہو گئین اور طلبہ کی تعداد دو ہزار پانسو کے قریب ہو گئی - سنہ ۱۸۷۰ء مین آپکا تعلق اخبار بنگالی سے شروع ہوا - بابو بیچا رام کا منشا تھا کہ اگر کوئی شخص اسکا کام حسب دلخواہ چلا سکیگا تو مین یہ اخبار اسکو دیدالونگا - مسٹر بنرجی نے اس امر کی خواہش ظاہر کی اور اُنکو یہ اخبار دیدیا گیا - تھوڑے ہی عرصہ مین اخبار کی

رائے بہادر سنکر دیال سنگھ رئیس کیسٹھ شاہ آباد

ملاحظہ صفحہ [illegible]

مہامہوپادھیا رکھال داس نیارتن رئیس بنارس

مسٹر سریندرو ناتھ سرمی رئیس کلکتہ

رائے بہادر مدری داس مقیم رئیس کلکتہ

ملاحظہ صفحہ [illegible]

بھوبن رام داس - رائے صاحب - آپ میونسپلٹی گوہاٹی کے وائس چیرمین ہیں - آپ کی ملکی نمایاں خدمات کے صلہ میں گورنمنٹ انگلستیہ نے ۹ - نومبر ۱۹ء کو آپ کو بطور ذاتی اعزاز کے رائے صاحب کے خطاب سے سرفراز و ممتاز کیا - سکونت گوہاٹی - کامروپ -

پرکاش چندر دیب - رائے صاحب - آپ کی نمایاں خدمات کے صلہ میں گورنمنٹ نے ۲۲ - جون ۱۹۰۷ء کو آپ کو بطور ذاتی اعزاز کے رائے صاحب کے خطاب سے ممتاز کیا - سکونت سلہٹ -

نوکشور سین - رائے صاحب - آپ کی نمایاں خدمات کے صلہ میں آپکو گورنمنٹ انڈیا نے بطور ذاتی اعزاز کے ۲۲ - جون ۱۸۹۹ء کو رائے صاحب کا خطاب مرحمت فرمایا - سکونت ہبے گنج - سلہٹ -

رسک لال - کنڈو - رائے بہادر - آپ کی خدمات شائستہ کے صلہ میں گورنمنٹ انڈیا نے ۱۲ - مئی ۱۸۹۰ء کو آپ کو بطور ذاتی اعزاز کے رائے بہادر کا خطاب مرحمت فرمایا - سکونت مسی پور -

نتے چند چیٹرجی - رائے بہادر - یہ ذاتی خطاب یکم جنوری ۱۸۹۲ء کو آپ کو گورنمنٹ انگلستیہ نے مرحمت فرمایا - سکونت کلکتہ -

ماتادین سوکل - ایم - اے - راؤ صاحب - آپ مئی ۱۸۸۶ء کو پبلک ورکس ڈپارٹمنٹ مین ملازم ہوے - ۲۳ - فروری ۱۹۰۲ء سے آپ ساڑھے آٹھ سو روپیہ ماہوار کے اکزیکیٹو انجینیر درجۂ دوم ہین - آپ کی نمایان خدمات کے جلدو مین گورنمنٹ انڈیا نے ۶ - ستمبر ۱۸۸۶ء کو آپ کو بطور ذاتی اعزاز کے راؤ صاحب کے خطاب سے معزز و ممتاز کیا سکونت ڈبروگڈھ -

اُپیندر ناتھ کنجی لال - رائے صاحب - یکم اکتوبر ۱۸۸۶ء مین آپ آسام کے محکمۂ جنگلات مین گورنمنٹ کے ملازم ہوے - بالفعل ۱۸۹۲ء سے آپ کی خدمات ممالک متحدۂ آگرہ و اودھ کو منتقل ہوگئین جہان آپ امپیریل فارسٹ اسکول دیرہ دون کے مدرس ہین - اس محکمہ کی نمایان خدمات کے صلہ مین گورنمنٹ انڈیا نے ۲۶ - جون ۱۹۰۲ء کو آپ کو بطور ذاتی اعزاز کے رائے صاحب کے خطاب سے معزز و ممتاز فرمایا - سکونت دیرہ دون -

دُلال چندر دیب - بی - اے - بی - ایل - رائے بہادر - آپ سلہٹ کے گورنمنٹ پلیڈر ہین - آپ کی ملکی نمایان خدمات کے صلہ مین گورنمنٹ انڈیا نے ۳۱ - دسمبر ۱۸۹۰ء کو آپ کو بطور ذاتی اعزاز کے رائے بہادر کا خطاب مرحمت فرمایا - سکونت سلہٹ -

درگا کمار بسو - بی - اے - رائے صاحب - آپ گورنمنٹ ہائی اسکول سلہٹ کے ہیڈ ماسٹر ہین - آپ کی علمی خدمات کے جلدو مین ۲۶ - جون ۱۹۰۲ء کو گورنمنٹ انڈیا نے آپ کو بطور ذاتی اعزاز کے خطاب مذکور سے مفتخر کیا - سکونت سلہٹ -

دکھ موچن جھا۔ مہامہو پادھیا۔ آپ کو یکم جنوری ۱۸۹۷ء کو علوم مشرقی میں فاضل ہونے کے لحاظ سے یہ خطاب ہوا ہے۔ سکونت لکواری۔ دربھنگہ۔

چیتر دھر مسر۔ پنڈت۔ مہامہو پادھیا۔ ۳۔ جون ۱۸۹۹ء کو آپکو خطاب مذکور عطا ہوا۔ سکونت دربھنگہ۔

لچھمی نرائن سنگھ دیو۔ ٹھاکر۔ دربار قیصری دہلی کے موقع پر آپکو بطور ذاتی اعزاز کے یکم جنوری ۱۸۷۷ء کو خطاب ٹھاکر عطا ہوا۔ آپ ایک بہت بڑے پورا ہاٹ خاندان کے قائم مقام ہیں اور سری کلاسکھر ساوں اور چھوٹا ناگپور اضلاع سنگھ بھوم کے سردار بھی اسی نسل میں ہیں۔ سکونت کیرا سنگھ بھوم۔

شب چندر بنرجی۔ راجہ۔ ولادت ۱۸۴۰ء آپ کو بھاگلپور کی آنریری مجسٹریٹی کی اعلیٰ خدمات کے انجام دینے کے صلہ میں ۲۴ مئی ۱۸۸۳ء کو بطور ذاتی اعزاز کے رائے بہادر کا اور ۲۔ مئی ۱۸۹۶ء کو راجہ کا خطاب عطا ہوا۔ آپ نے کلکتہ یونیورسٹی کے پٹنہ کالج میں تعلیم حاصل کی۔ اور ۱۸۶۸ء میں بی۔ اے۔ اور ۱۸۶۹ء میں بی۔ ایل۔ کا درجہ پاس کیا۔ آپ کلکتہ بار کے ایک ممتاز ممبر ہیں۔ آپ کا تعلق ایک اعلیٰ درجہ کے کُلین برہمن خاندان سے ہے۔ سکونت بھاگلپور۔

سری ناتھ پال۔ رائے بہادر۔ یہ ذاتی خطاب یکم جنوری ۱۸۹۴ء کو آپ کو گورنمنٹ ہند نے عطا فرمایا۔ سکونت سیدآباد۔ مرشد آباد۔

وزراعت کی ترقی کے معاملہ مین نمایان خدمات انجام دینے اور ضلع راج شاہی کی زمینداری کی حیثیت سے ملکی ہمدردی ظاہر کرنے کے صلہ مین یکم جنوری ۱۸۸۹ء کو بطور ذاتی اعزاز کے راجہ کا خطاب اور یکم جنوری ۱۸۹۶ء کو راجہ بہادر کا خطاب مرحمت ہوا۔ سکونت طاہر پور۔ راج شاہی۔

مکند دیب۔ راجہ۔ مقام خردہ۔ خطاب مذکور ذاتی ہے اور ۲۹۔ مارچ ۱۸۸۴ء کو عطا کیا گیا۔ آپ راجہ اوڑیسہ کے قدیم خاندان کے قائم مقام اور جانشین ہین۔ سکونت پوری۔

جانکی بلبھہ سین۔ راجہ۔ آپ کی فیاضی اور ملکی ہمدردی کے صلہ مین پہلی جنوری ۱۸۹۱ء کو بطور ذاتی اعزاز کے راجہ کا خطاب مرحمت ہوا۔ سکونت مہی گنج۔ رنگ پور۔

راج راجیشوری پرشاد سنگھ۔ راجہ۔ یکم جنوری ۱۸۹۴ء کو آپ کو خطاب راجہ عطا ہوا۔ سکونت سورج پورہ۔ شاہ آباد۔

سرودا نرائن سنگھ۔ راجہ۔ آپ کو بطور ذاتی اعزاز کے پہلی جنوری ۱۸۹۴ء کو راجہ کا خطاب مرحمت ہوا۔ سکونت سیرام پور۔

نریندر لال۔ خان۔ راجہ۔ بطور ذاتی اعزاز کے ۲۵۔ مئی ۱۸۹۵ عیسوی کو راجہ کا خطاب آپ کو عطا کیا گیا۔ سکونت نرجول۔ مدنا پور۔

حال میں تین ہزار روپیہ ڈالٹن گنج میں ہسپیل وارڈ بنانے کے واسطے عطا کیا ہے۔ قحط ۱۹۷۰ء کی خدمات کے صلہ میں گورنمنٹ نے آپ کا شکریہ ادا کیا اور خطاب راجہ عطا فرمایا۔ سکونت پالامؤ۔

سری ناتھ رائے۔ راجہ۔ ولادت ۱۸۴۰ء۔ آپ کا تعلق بھگیاکل ضلع ڈھاکہ کے کھنڈوخاندان سے ہے۔ آپ کو بطور اعزاز ذاتی ۳۔ مئی ۱۹۰۸ء کو ملکی ہمدردی اور خیرخواہی کے صلہ میں راجہ کا خطاب ملا۔ سابق ازیں آپ ڈھاکہ کے میونسپل کمشنر اور انواب تعلیم وسٹرکٹ کی کمیٹیوں اور ڈھاکہ ڈسٹرکٹ بورڈ کے ممبر تھے۔ اور بالفعل آپ آنریری مجسٹریٹ اور انکالومیکل میوزیم کے ممبر اور ایسوسی ایشن زمینداران بنگال سترقی کے سکرٹری ہیں اور ان تمام معاملات میں آپ نہایت قابل سمجھے جاتے ہیں۔ ڈھاکہ سرسوتی سماج یا پنڈتوں کی انسٹیٹیوشن کے بانیوں میں آپ بھی ایک بانی ہیں۔ سکونت ڈھاکہ بنگال۔

سرینیدر نرائن سنگھ۔ راجہ۔ مقام سرواری۔ آپ کو آپ کی سیاسی اور ملکی ہمدردی کی صلہ میں ۶۔ جون ۱۸۸۸ء کو بطور ذاتی اعزاز کے خطاب راجہ عطا ہوا۔ آپ کے بزرگوں کو ابتدا میں اسلامی سلطنت سے راجہ کا خطاب ملا تھا اور مدت تک وہ ضلع بھاگلپور کے مالک اراضی رہ چکے ہیں۔ خاندانی کاغذات میں اسوقت تک وہ پروانہ موجود ہے جس میں شاہ عالم شہنشاہ دہلی نے راجہ کاکست سنگھ سابق زمیندار سرواری کو راجہ کے خطاب سے مخاطب کیا تھا۔ سکونت بھاگلپور۔

ششی شیکھر ایشور رائے۔ راجہ بہادر۔ آپ کو ہندوستانی طلاعت و

بلوکھا ضلع بنارس مین سکونت اختیار کی - وہان سے انھون نے پرگنہ سیسرام پر قبضہ کر کے دھنوند ضلع شاہ آباد مین رہنا شروع کیا - اُسوقت وہ یہان کے راجہ کہلاتے تھے اور اُنکی تعمیرات کے کھنڈر اور نشانات ابتک موجود ہین - جب راجہ جین بنس نے کمایون سے آکر آپ کے اجداد کے یہان پناہ لی تو اُسوقت کے راجہ دیو ساہی نے اپنے بیٹے پورن مل کو اُنکے ساتھ پالاموٗ کی تسخیر کے لیے روانہ کیا - پالاموٗ فتح ہوگیا اور راجہ جین بنس نے ٹھاکر پورن مل کو اُس مفتوحہ علاقہ کا سربراہ کار و منتظم قرار دیا - یہ عہدہ آپ کے خاندان مین عرصہ دراز تک رہا - سنہ ۱۸۴۰ء مین جب پالاموٗ شامل قلمرو برطانیہ ہوا تو آپ کے اجداد مین ایک شخص ٹھاکر رام بخش سنگھ نامے نے رام گڈھ پلٹن کو جو سرگوجا جا رہی تھی بہت قیمتی مدد دی جسکے صلہ مین اُنکو دیہات ہرنداکوچین جاگیر کے طور پر عطا ہوے - آپ کے پردادا ٹھکرائی جیتر دھاری سنگھ نے گورنمنٹ کو چھوٹا ناگپور کے لوگون کی بغاوت کے وقت بیش قیمت مدد دی جسکے صلہ مین اُنکی مالگزاری مین تاحین حیات دوسو دس روپیہ کی معافی ہوگئی - آپ کے دادا راے رگھبر دیال سنگھ نے غدر سنہ ۱۸۵۷ء مین نہایت نمایان خدمات انجام دین اور اُسکے معاوضہ مین اُنکو ۲۶ - مواضع کی جاگیر اور انعام عطا ہوا - اُسکے بعد وہ خطاب راے بہادر اور خلعت فاخرہ سے مخلع ہوے - جب پالاموٗ مین قحط پڑا تو آپ کے والد ٹھکرائی جگنا تھ دیال سنگھ نے بہت سے کارہاے نمایان انجام دیے جسکے صلہ مین اور نیز اُس دلچسپی کے صلہ مین جو اُن کو تعلیم کے ساتھ تھی کئی مواقع پر گورنمنٹ نے اُنکی تعریف کی اور دربار رانچی مین سند عطا کی - سنہ ۱۸۷۲ء مین جب مسٹر رابرٹس سابق اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پولس کروا کے ڈاکوؤن کی سرکوبی کے واسطے گئے تو آپ اُنکے ہمراہ تھے - اُسکے بعد آپ کئی اور موقعون پر بھی اپنے کل سپاہیون اور برقندازون کے ساتھ حکام سرکاری کے شریک رہے - آپ نے قحط سنہ ۱۸۹۹ء مین غربا و مساکین کی بہت بڑی مدد کی - آپ کے مزاج مین فیاضی و غربا پروری ہے جسکا ادنی ثبوت یہ ہے کہ

آپکے چھوٹے بھائی بینی نس حیدر نے انتقال کیا۔ اُسوقت سے آپ اپنے بھتیجے مانو کے سنگھ کے
ولی قرار پائے اور اُنکی جائداد کے منتظم رہے۔ آپ نے اپنے بھتیجے کو اعلیٰ تعلیم دلاکر
۲۲۔ دسمبر سنہ ۱۹ء کو اُنکی ریاست وجائداد کا انتظام اُنکے سپرد کیا۔ آپ اور آپکے
خاندان کے لوگوں میں اعلیٰ درجہ کی اخلاقی ایمانداری کی صفت موجود ہے جنھوں نے
کوہ آبو۔ پارسناتھ۔ ہزاری باغ دملٹی وغیرہ میں پاٹشالے تعمیر کرائے ہیں اور علاوہ
شفاخانون ومدرسوں کے بنگالی لڑکیوں کے لیے ایک زنانہ مدرسہ اور جینیوں کے
واسطے کئی پاٹشالے عظیم گنج وغیرہ میں بنوائے ہیں اور اُسکے مصارف کے متکفل ہیں
آپ کی دو شادیاں ہوئیں۔ پہلی بیوی سے مانوا در حیدر تھے جنھوں نے اعلیٰ تعلیم انگریزی
پائی تھی اور سنہ ۱۸۹ء میں نمائش پیرس کے دیکھنے کی غرض سے یورپ گئے تھے۔ اُنھوں نے
سنہ ۱۸۹ء میں دو بیٹے چھوڑکر انتقال کیا۔ ۸۔ ستمبر سنہ ۱۹۰ء کو آپ کے پوتے جگت سنگھ نے
رحلت کی۔ دوسری بیوی سے آپ کے دو بیٹے اور ہیں۔ اجیت سنگھ وکنور سنگھ یہ دونوں
ابھی تعلیم پارہے ہیں اور ہونہار معلوم ہوتے ہیں۔ آپ اپنی قوم میں نہایت ذی اثر
وہردلعزیز ہیں۔ مذہبی حیثیت سے بھی آپ اپنی قوم میں نہایت اعلیٰ اوصاف کے بزرگ
سمجھے جاتے ہیں۔ سکونت عظیم گنج ضلع مرشدآباد۔

بھگوت دیال سنگھ ٹھکرائی۔ راجہ جیں پور دہر بھنگا وغیرہ ٹھکرائی کا خطاب
موروثی ہے اور اُسوقت سے خاندان میں جاری ہے جبسے آپ کے آباواجداد نے ممالک
مغربی وشمالی کو چھوڑکر بالامؤمیں توطن اختیار کیا تھا۔ آپکے مورث اعلیٰ اصل میں سوارپور
کے جو دہلی کے جنوب میں واقع ہے رہنے والے اور شاہان دہلی کے بہت بڑے
جیر سگال تھے جنکی جانب سے اکثر جنگوں میں شریک ہوئے اور مختلف مہمون پر بھیجے
گئے۔ اسکے صلہ میں انھوں نے جاگیرات وانعامات حاصل کیے اور سوارپور سے موضع

بدھ سنگھ دُودھریا۔ راے بہادر۔ آپ خاندان دُودھریا کے سرغنہ ہین ۔ ۱۸۷۴ء مین جسکو اکیسو اٹھائیس سال کا عرصہ ہوا آپ کے مورث اعلیٰ ہرجی مل اور اُنکے دو بیٹے سوبہ سنگھ اور موج رام راجدیسر واقع بیکانیر کو جو اس خاندان کا اصلی مسکن تھا چھوڑکر عظیم گنج مرشدآباد بنگال مین سکونت گزین ہوے ۔ اُنھون نے کپڑون کی تجارت بہت چھوٹے پیمانہ پر شروع کی ۔ یہ تجارت اس خاندان مین روزافزون ترقی کرتی رہی یہان تک کہ بابو ہرک چند کے زمانہ مین اُسکو بہت بڑا فروغ ہوا۔ اُنھون نے دولت وثروت کثیر جمع کی اور دوسرون کے واسطے ایک نمایان مثال قائم کرگئے کہ چھوٹی حیثیت کے انسان اعلیٰ درجہ پر کیونکر پہونچ سکتے ہین ۔ ۱۸۶۲ء مین بابو ہرک چند نے رحلت کی اور دو بیٹے چھوڑے ۔ بابو بدھ سنگھ اور بشن چند ۔ اُسوقت یہ دونون صاحب نوجوان تھے ۔ یہ دونون صاحب عرصۂ دراز تک بالاشتراک کام کرتے رہے ۔ اُنھون نے مختلف مقامات ہندوستان مین بنک قائم کیے ۔ ارضی جائداد خریدکی ۔ اپنے ہم مذہبون (جینیون) کے واسطے عبادتخانہ اور اسکول بنوائے ۔ اُنکی ضروریات کے متکفل ہوے ۔ اپنے یہان کی لیڈیون کو ترغیب دی کہ وہ پاٹشالے تعمیر کرائین ۔ ان کارہاے نمایان سے چار دانگ ہند مین اُنکی شہرت اسقدر پھیلی کہ جب سر ایشلی ایڈن صاحب سابق لفٹنٹ گورنر بنگال گنگی پور تشریف لے گئے تو اُنھون نے ان صاحبون کی کوٹھی کو بذات خود ملاحظہ کیا اور اُنکی فیاضانہ ہمدردی انسانی اور اُن اعلیٰ خدمات سے جو اُنھون نے خلق اللہ کی بہبود کے لیے انجام دی تھین اسقدر خوش ہوے کہ اُنھون نے ان دونون صاحبونکو ۲۔ جنوری ۱۸۸۰ء کو خطاب راے بہادر عطا فرمایا ۔ علاوہ برین ضلع مرشدآباد مین لال باغ بینچ کے آنریری مجسٹریٹ کیے گئے جسکو اُنھون نے نہایت قابلیت مستعدی وہوشیاری سے انجام دیا۔ ۱۸۷۶ء مین اُن دونون بھائیون کے کاروبار اگرچہ جدا جدا ہوگئے مگر اُنکی برادرانہ محبت والفت و یکدلی مین شمہ برابر فرق نہین آیا۔ ۱۸۹۴ء مین
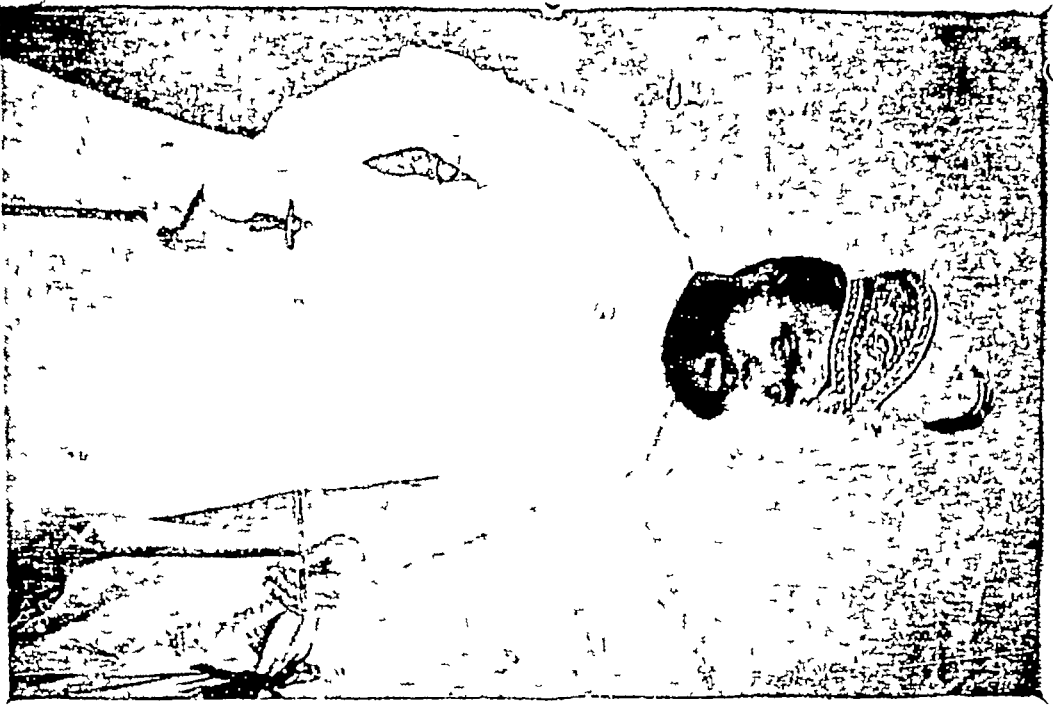
رائے بہادر بدھ سنگھ دودھریا رئیس عظیم گنج مرشدآباد

راجہ بھگوت دیال سنگھ رئیس چین پور پالاموں

آپ سرکار انگلشیہ کی خدمت میں کی ہیں ۱۸۹۹ء میں خطاب رائے بہادر سے شرف وامتیاز حاصل کیا۔ سکونت کلکتہ۔

تارنی پرشاد۔ رائے بہادر۔ آپ کو ۳۔ جون ۱۸۹۹ء کو خطاب رائے بہادر عطا ہوا۔ سکونت بھاگلپور۔

کرشن چندر۔ سندوپادھیا۔ رائے بہادر۔ آپ محکمہ تعمیرات میں حلقہ بردوان کے انسپکٹر ہیں۔ آپ کو ۳۔ جون ۱۸۹۹ء کو خطاب رائے بہادر بطور اعزاز ذاتی گورنمنٹ ہند سے عطا ہوا۔ سکونت بھوانی پور کلکتہ۔

راج موہن بنرجی۔ رائے بہادر۔ ۱۸۹۸ء میں آپ کو رائے بہادر کا خطاب مرحمت ہوا۔ سکونت کلکتہ۔

راش بہاری داس۔ رائے بہادر۔ آپ کو برٹش گورنمنٹ نے یکم جنوری ۱۸۹۸ء کو رائے بہادر کے خطاب سے مشرف وممتاز فرمایا۔ سکونت دلھوگ ڈھاکہ۔

مہندر ناتھ گپت۔ رائے بہادر۔ آپ کو ۱۸۹۸ء میں خطاب رائے بہادر مرحمت ہوا۔ آپ ۲۴۔ پرگنہ کے ڈپٹی مجسٹریٹ اور ڈپٹی کلکٹر ہیں۔ سکونت کلکتہ۔

رام ناتھ سنگھ۔ رائے بہادر۔ آپ ۱۸۹۸ء میں رائے بہادر کے خطاب سے مخاطب ہوئے۔ سکونت گیا۔

یکم دسمبر ۱۸۹۸ء کو خطاب راے بہادر آپ کو مرحمت ہوا - سکونت بھٹر امدیا ضلع فرید پور -

سورج کمار - سرب ادھکاری - راے بہادر - آپ کو ۲۱ - مئی ۱۸۹۸ء کو بطور اعزاز ذاتی خطاب راے بہادر عطا ہوا - سکونت کلکتہ -

درگج دیو - بھیا - راے بہادر - آپ کو ۱۸۹۸ء مین بطور اعزاز ذاتی خطاب راے بہادر عطا ہوا - سکونت انتری پالامئو -

رام برمھ سنیال - راے بہادر - آپ زوُلاجیکل گارڈن کلکتہ کے سپرنٹنڈنٹ ہین - یکم جنوری ۱۸۹۸ء کو خطاب راے بہادر سے سرفراز فرماے گئے - سکونت علی پور ۲۴ - پرگنہ -

بپن بہاری بوس - راے بہادر - آپ دسمبر ۱۸۹۸ء مین خطاب راے بہادر سے بطور اعزاز ذاتی ممتاز و سربلند فرمائے گئے - سکونت ہتواسارن -
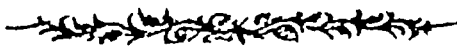
چنی لال بوس - راے بہادر - آپ گورنمنٹ ممتحن کیمیا اور اسسٹنٹ پروفیسر علم کیمیا طبی کالج کلکتہ ہین - دسمبر ۱۸۹۸ء مین آپ کو بجلدوے خدمات نمایان خطاب راے بہادر عنایت ہوا - سکونت کلکتہ -

بولی چند بین - راے بہادر - آپ علی پور مین سب اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ ٹیلیگراف اسٹور ہین - آپ نے اپنی اُن نمایان وقیمتی کارگزاریون کے صلہ مین جو

کے خطاب سے بطور اعزار ذاتی آپ کی اُن خدمات کے صلہ میں جو آپ نے محکمۂ ڈاکخانجات میں کی تھیں مشرف و ممتاز ہوے۔ سکونت کلکتہ۔

رام بندھو چٹرجی۔ رائے بہادر۔ آپ کو یکم جنوری ۱۹۰۸ء کو رائے بہادر کا خطاب مرحمت ہوا۔ آپ بانکوڑا کے زمیندار ہیں۔ سکونت بانکڑا۔

چندر کمار رائے۔ رائے بہادر۔ آپ کو برٹش گورمنٹ نے یکم جنوری ۱۹۰۸ء کو رائے بہادر کے خطاب سے سرفراز و ممتاز فرمایا۔ آپ دلال بازار کے زمیندار ہیں۔ سکونت دلال بازار نواکھالی۔

امرت لال چٹرجی۔ رائے بہادر۔ آپ کو ۲۱ مئی ۱۹۰۸ء کو خطاب رائے بہادر عطا ہوا۔ آپ مقام ترہت کی سب ججی کے عہدہ پر مامور تھے۔ سکونت کونہ سلکیا۔ ہوڑہ۔

دوارکا ناتھ دت۔ رائے بہادر۔ آپ کو خطاب رائے بہادر بطور اعزار ذاتی ۲۱ مئی ۱۹۰۸ء کو عطا ہوا۔ سکونت ٹھور ناقر گم۔

نند گوپال بنرجی۔ رائے بہادر۔ آپ کو ۱۹۰۸ء میں خطاب رائے بہادر عطا ہوا۔ آپ ضلع مان بھوم کے ڈسٹرکٹ انجیری کے عہدہ پر ممتاز ہیں۔ سکونت کلکتہ

دوارکا ناتھ سرکار۔ رائے بہادر۔ آپ ندیا میں ڈسٹرکٹ انجیر ہیں۔

آپ باقر گنج ایسے پُرشور مقام مین ۲۹ - برس تک بڑی نیکنامی سے رہے - باقر گنج سے آپ کا تبادلہ پورنیا مین بطور ایک اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس کے ہوا - سنہ ۱۸۸۸ع مین آپ ملازمت سرکاری سے کنارہ کش ہوے اور آپ کو اُسی سال دیہاتی رجسٹراری کی جگہ عطا کی گئی - آپ کی خدمات کے جلدو مین گورنمنٹ عالیہ نے آپکو خطاب "راے بہادر" سے ممتاز و سرفراز فرمایا - سکونت مدرالی نیہاٹی - چوبیس پرگنہ -

راش بہاری گھوش - سی - آئی - ای - آپکو یکم جنوری سنہ ۱۸۹۶ع کو سی - آئی - ای - کا خطاب مرحمت ہوا - سکونت کلکتہ -

جادو ناتھ مکرجی - راے بہادر - یہ ذاتی خطاب ۲ - جنوری سنہ ۱۸۹۳ع کو آپکو اُس فیاضی کے صلہ مین جو آپ نے مختلف معاملات متعلقۂ ترقی عامہ مین ظاہر کی تھی مرحمت ہوا ہے - سکونت سُبرنا پور - ندیا -

گگن چندر راے - راے بہادر - آپ نے بنارس کے محکمۂ افیون مین جو نمایان خدمات انجام دین تھین اُنکے صلہ مین ۲ - جنوری سنہ ۱۸۹۳ع کو خطاب راے بہادر آپ کو مرحمت ہوا - سکونت جگت ڈل - بارا ست ۲۴ پرگنہ -

کالی کمار دے - راے بہادر - سنہ ۱۸۹۳ع مین آپ کو یہ ذاتی خطاب بخدمات عامہ کے صلہ مین عطا ہوا ہے - سکونت کلکتہ -

مدن موہن بیساکھ - راے بہادر - ۲ - جنوری سنہ ۱۸۹۳ع کو آپ راے بہادر

شودھانند سوامی سے ویدانت پڑھنے کے لیے بنارس گئے اور ایک برس بعد آپ کشمیر میں طلب ہوئے جہاں مہاراجہ رنبیر سنگھ بہادر والی کشمیر نے ایک ہزار روپیہ اور ایک دوشالہ عنایت کیا۔ مہاراجہ صاحب نے آپ کو ایکسو بارہ روپیہ ماہوار پر مقرر کیا اور اپنے مصارف سے ایک مکتب قائم کیا جسمیں آپ طلبہ کو بیاسے شاستر کی تعلیم دیتے تھے۔ پندرہ برس کی ملازمت کے بعد آپ اپنے وطن مالوف کو واپس آئے اور دو سال ہوئے کہ گورنمنٹ ہند نے آپ کو مہامہوپادھیا کا خطاب عطا فرمایا۔ سکونت رسدی۔

کملاپتی گھوشال - رائے بہادر آپ مدرالی کے قدیمی خاندان گھوشال کے ایک رکن ہیں۔ آپ ۱۳۔ اگست ۱۸۶۳ء کو پیدا ہوئے۔ گیارہ برس کی عمر میں باپ کا سایۂ عاطفت سر سے اٹھ گیا اور آپ کے عم نامدار آپکو بریسال لے گئے۔ وہاں مدرسہ کے پانچویں درجہ میں داخل ہوئے اور انگریزی پڑھنا شروع کی۔ چودہ مہینہ کے عرصہ میں آپ ترقی کر کے دوسرے درجہ میں داخل ہو گئے اور ایک خاص انعام بھی آپ کو ملا۔ اسکے بعد ہگلی کالج میں پڑھنے لگے۔ یہاں بھی آپ کو درجۂ اول کا انعام ملا اور جونیر اسکالرشپ کے مقابلہ میں آپ کامیاب ہوئے اور اُسمیں بھی آپ نے اول درجہ کا انعام حاصل کیا اور آٹھ روپیہ ماہوار وظیفہ بھی ملنے لگا جس زمانہ میں آپ سینیر اسکالرشپ کے امتحان کے واسطے تیاری کر رہے تھے تو بعض حالات و اسباب نے آپکو مجبور کیا کہ طالب علمی کی زندگی ختم کریں۔ چنانچہ آپ صیغۂ ملازمت کی طرف متوجہ ہوئے۔ ۱۸۸۲ء میں آپ پولیس کے محرر مقرر ہوئے۔ ڈھائی تین برس مختلف عہدوں پر رہنے کے بعد آپ نے نائب داروغگی پولیس کا عہدہ حاصل کیا۔ پھر داروغگی اور انسپکٹری کے متعدد مدارج طے کر کے آپ اول درجہ کے انسپکٹر ہو گئے۔ چونکہ آپنے اپنے کل زمانۂ ملازمت میں انسداد و انکشاف جرائم سنگین قسم کی لیاقت ظاہر کی لہذا

مصیبت پیش آئی کہ تمام جائداد بعلت قرضہ نیلام ہوگئی - اب سوا اپنی محنت کے کوئی
وجہ معاش باقی نہ رہی - اسی اثنا مین قحط پڑا اُس زمانہ مین سخت تکلیفات اور مصائب
کا سامنا ہوا مگر آپ نے ہمت نہ ہاری - آخر جوہر لیاقت چمکا اور شہرت ہونے لگی -
جس زمانہ مین مہامہوپادھیا مہیش چندر نیاے رتن نے سنسکرت درسگاہون کی ترمیم
اور اصلاح شروع کی آپ اس کام مین اُنکے شریک اور معاون تھے - مہامہوپادھیا
بھوبن موہن بدیا رتن کی وفات کے بعد مہامہوپادھیا مہیش چندر آپ کو اُنکی جگہ سو روپیہ
ماہوار پر مقرر کرنا چاہتے تھے مگر آپ نے تعلیم کا معاوضہ لینا پسند نہ کرکے اُس سے انکار
کردیا - گورنمنٹ نے ازراہ جوہر شناسی آپ کو مہامہوپادھیا کا خطاب مرحمت کیا - آپ
منطق مین درجۂ کمال رکھتے ہین - آپکی وسعت نظر بہت بڑھی ہوئی ہے اور دیگر علوم
مثل ہیئت اور نجوم اور بلاغت اور شعر و شاعری وغیرہ مین بھی اچھی دستگاہ ہے طبیعت
مین نہایت شگفتگی اور ملنساری ہے - زوجۂ اولی کے مرنے کے بعد جب آپ کی مالی
حالت کسی قدر درست ہوئی تو آپ نے دوسری مرتبہ شادی کی - آپ اپنے احباب اور
اعزا مین نہایت ہردلعزیز ہین - سکونت چھم پار - پولیس اسٹیشن کوتوالی پاڑہ - فرید پور -

---
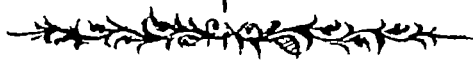
راش موہن سروبھوم - بابو - مہامہوپادھیا - آپ ۲۴ - دسمبر سنہ ۱۸۳۴ء کو
مقام رسدی ضلع ڈھاکہ مین پیدا ہوے - آپ کے والد بھیرو چندر واچس پتی نے
اپنی قلیل استطاعت کے موافق آپ کو دیسی مکتب مین تعلیم دلوائی - جب آپ دس برس
کے ہوے تو قریب کے ایک گانوُن مین مشہور و معروف پنڈت کاشی کانت نیاے
پنچانن سے نیاے شاستر کی تعلیم کے لیے بھیجے گئے جہان آپ نو برس تک زیر تعلیم رہے
اسکے بعد بردوان کو گئے اور وہان مشہور پنڈت برج کمار ویدانتی سے پڑھنا شروع کیا
اور نیاے شاستر کے نصاب کی تکمیل کی اور سروبھوم کا خطاب پایا - اسکے بعد آپ

اُس زمانہ سے اتنک دارالعلوم کلکتہ میں عربی اور فارسی کے ممتحن ہوا کیے۔ آپ ایشیاٹک سوسائٹی شعبۂ علم فیلالوجی (علم اللسان) میں ممبر ہیں۔ اب سرکار کی طرف سے عہدۂ آنریری مجسٹریٹی آپ کے لیے تجویز ہوا مگر آپ نے بنظر احتیاط اُس سے معذرت کی۔ اگرچہ شعرگوئی آپ کے مرتبہ اور شان کے خلاف ہے مگر احیاناً اس طرف بھی رغبت کرتے ہیں اور اکثر تاریخ گوئی کیطرف بھی میل فرماتے ہیں چنانچہ مادۂ تاریخ جلوس شاہنشاہی الفاظ "مالک تخت وتاج" آپکی طبع وقاد کا نتیجہ ہے۔ اسکے علاوہ آپ اکثر علوم میں صاحب تصنیف ہیں۔ سکونت کلکتہ

رام ناتھ۔ سدہانت۔ پنچانن۔ مہامہوپادھیا۔ ولادت ۱۲۷۱؁۔ آپکے والد کا نام پنڈت رام کمار ٹھاچاریہ تھا۔ اُسکے دو لڑکے اور دو لڑکیاں تھیں۔ آپ دوسرے بیٹے ہیں۔ صغرسن مین آپ مدرسہ بھیجے گئے اور قلیل مدت مین آپنے بنگالی زبان مین مہارت پیدا کرلی۔ اسکے بعد آپ نے اپنے والد سے سنسکرت پڑھنا شروع کی۔ حافظہ کی قوت سے ایک سال کے عرصہ میں لغات سنسکرت ازبر ہوگئے۔ اسکے بعد آپ کو وریرآباد اور وہاں سے چندر ورکے لیے فریدپور جانا پڑا۔ چودہ برس کی عمر میں علم صرف ونحو سے فراغت کر کے منطق شروع کی۔ بڑے بڑے کامل اور مشہور پنڈتون سے مستفید ہوے۔ اکیسویں برس فارغ التحصیل ہوگئے۔ آپ نے اپنا زمانہ طالبعلمی نہایت عسرت کے عالم میں بسر کیا اور تحصیل علم میں آپکو سخت مشکلیں پیش آئیں مگر اُن سخت مرحلوں کو آپ نے استقلال اور شوق سے طے کیا۔ اُنیسویں برس شادی کی۔ زمانہ طالب علمی کے ختم ہونے کے بعد آپ نے درس وتدریس کا سلسلہ جاری کیا۔ ہنوز اُسکو تھوڑا ہی زمانہ گزرا تھا کہ آپ کے شفیق باپ کا انتقال ہوگیا اور اُسکے چند ہی روز کے بعد آپ کی زوجہ نے وفات پائی۔ اُسی زمانہ مین ایک اور

شیخ محمود گیلانی شمس العلما - ولادت سنہ ۱۲۶۳ ہجری مطابق سنہ ۱۸۴۶ء

آپ کا مسقط الراس قریہ دو لیشل قریب لاہجان بلاد گیلان ہے جو آپ کا اور آپکے بزرگون کا اصلی وطن ہے - آپ شیخ محمد نصیر الدین گیلانی کے پانچوین فرزند ہین - آپ کے آبا و اجداد اکثر اہل علم و فضل اور مجتہدین سے گذرے ہین - چنانچہ آپ کے برادر معظم حاجی شیخ عبد اللہ الجیلانی نجف اشرف مین حجۃ الاسلام اور سر آمد علماے کرام سے ہین اور اُنکے مقلدین صوبۂ مازندران و گیلان و طہران اور اکثر بلاد و امصار ہین بکثرت موجود ہین - سلاطین صفویہ کو آپ کے بزرگون کے ساتھ خاص اعتقاد اور اخلاص تھا اور اکثر املاک و عقار بطور جاگیر سلاطین مزبور نے وقتاً فوقتاً آپ کے بزرگون کو نذر کیے - اگرچہ اُس جاگیر کا جز و اعظم بوجہ جور نادری اور بلاے طاعون عام جو سنہ ۱۲۴۶ھ مین سرزمین ایران پر نازل ہوئی تھی جس سے ملک کے ملک خالی ہو گئے قبضہ سے نکل گیا مگر اب بھی کچھ باقی اور اس خاندان کی وجہ معیشت ہے - آپ بعد تحصیل علم ادب عربی و فارسی اور منطق و علم کلام و ریاضی وغیرہ سترہ برس کی عمر مین تکمیل علوم دینی کی غرض سے عراق عرب مین تشریف لائے اور فارغ التحصیل ہونے کے بعد ہندوستان کا عزم کیا اور تین برس تک بمبئی مین رہے - یہان زبان انگریزی بقدر ضرورت تحصیل کی اور وہان سے سنہ ۱۲۸۹ھ مین کلکتہ مین آئے اور یہین متاہل ہوے اور فرقۂ امامیہ کی ہدایت وارشاد مین مصروف ہوے - عہد لارڈ رپن مین بعہدۂ مدرسی زبان فارسی سرداران سیف و قلم مین مامور ہوے اور لارڈ ڈفرن کے عہد حکومت مین لارڈ صاحب کو زبان فارسی پڑھانے کے لیے مقرر ہوے اور بتقریب جشن جوبلی پنجاہ سالہ قیصرۂ ہندوستان خطاب شمس العلما سے مخاطب ہوے - علماے اسلام مین سے یہ خطاب سب سے پہلے آپ کو اور علامہ مفتی میر عباس لکھنوی (اعلی اللہ مقامہ) کو دیا گیا تھا - اُسکے بعد آپ کلکتہ یونیورسٹی کے فیلو اور بورڈ آف اسٹدیز کے ممبر مقرر ہوے -

شمس العلما شیخ محمود گیلانی رئیس کلکتہ

مہامہو پادھیا رام ناتھ سدھانت رئیس فرید پور

مہامہو پادھیا راس موہن سروبھوم وکرم پور

رائے بہادر کملاپتی گھوشال رئیس ہی گر

پہاڑی ملک کے چکما خاندان کے سردار تھے اور جنھوں نے ۱۸۷۲-۷۳ء کی مہم لوشائی کے زمانہ میں قلی اور کشتیوں وغیرہ کے بہم پہونچانے میں عمدہ خدمات انجام دی تھیں۔ سکونت چینگاؤں ہل۔

ماکھن کماری۔ ٹھکرانی۔ رانی۔ یکم جنوری ۱۸۹۵ء کو رانی کا خطاب آپکو عطا ہوا۔ سکونت لکھی پور بھاگل پور۔

کالی پرسنو۔ مجموعہ دار۔ رائے بہادر۔ ۱۸۹۱ء میں آپکو بطور اعزاز ذاتی خطاب رائے بہادر عطا ہوا۔ سکونت سب پور۔ جوٹہ۔

رام رنجن چکرورتی۔ راجہ بہادر جناب ملکہ معظمہ کے دربار قیصری کے موقع پر یکم جنوری ۱۸۷۷ء کو آپکے ذاتی اعزاز کی حیثیت سے آپکو راجہ بہادر کا خطاب مرحمت کیا گیا۔ آپ ایک اعلیٰ درجہ کے رئیس خاندان سے ہیں جسکے مورث مرلی دھر چکرورتی ساکن حاتم پور ضلع بیربھوم واقع بنگال کے رہنے والے تھے۔ اُنکے بیٹے چیتن چرن چکرورتی اور پوتے بیرا چرن چکرورتی تھے جو موجودہ راجہ بہادر کے دادا تھے۔ آپکو قحط سالی ۱۸۷۳-۷۴ء کی خدمات اور ۱۸۶۶-۶۷ء کے قحط میں ملکی ہمدردی اور گرمجوشی سے قحط زدوں کی امداد کے صلہ میں ۱۸۷۵ء میں راجہ بہادر کا خطاب عطا ہوا۔ آپ کے تین بیٹے کمار رتیا رکس چکرورتی۔ سیتا رکس چکرورتی۔ مہیا رکس چکرورتی ہیں۔ سکونت حاتم پور۔ بیربھوم۔

کا ٹیکا لیا اور اپنے خاندان کے لوگون اور منیو سپلٹی کو بھی ٹیکا دلایا - اسکی پیروی اور لوگون نے بھی کی اور بہتیرے ہندوون نے ٹیکا لینا قبول کیا - راجہ صاحب کو لایق مصنفون کی ہمت افزائی اور سرپرستی کا بھی بڑا شوق رہتا ہے بنگال اکاڈمی آف لٹریچر کی بنیاد کے قائم ہونے مین آپ کی ذات سے بڑی مدد پہونچی - ایک اور انجمن سہتیا سبھا کے نام سے اپنے مکان پر قائم کی جسکی سرپرستی آنربل سر جان وڈبرن صاحب بہادر - کے - سی - یس - آئی - لفٹننٹ گورنر بنگال نے قبول فرمائی اور ہندوستان کی مالی اور اخلاقی ترقی کے بارہ مین اس سبھا کا ذکر پارلیمنٹ انگلستان مین بھی کیا گیا - کلکتہ مین بہرون اور گونگون کا جو اسکول قائم ہے ابتدا مین اُسکو بھی راجہ صاحب کی ذات سے خاص مدد پہونچی - آپ بڑی بڑی نامی پولیٹکل صحبتون اور دعوت مین شریک کیے جاتے ہین اور مختلف یوروپین اعلیٰ حکام اور مشاہیر کی آپ نے دعوت فرمائی - راجہ صاحب کے صرف خاص سے بہت سے اسکول مدارس اور خیراتی شفاخانے اور دیگر کار ہاے رفاہ عام آپکی زمینداری مین جاری ہین - راجہ صاحب ہر سال درگا پوجا جی کی تقریب مین یوروپین اور ہندوستانی مشاہیر کی ایک جماعت کثیر کی دعوت کرتے ہین اور آپکے خاندان مین مہاراجہ نب کرشن وہ بزرگوار تھے جنھون نے اول اول درگا پوجا مین یوروپین صاحبون کے مدعو کرنے کی بنیاد ڈالی تھی - سکونت کلکتہ -

کیشوبتی کماری - رانی - یکم جنوری ۱۸۹۸ء کو خطاب رانی مرحمت کیا گیا - سکونت ہنڈو ونیتھال پرگنہ - بنگال -

بھوبن موہن رائے - راجہ - ۲۲ - جون ۱۸۹۷ء کو آپ کو خطاب راجہ مرحمت ہوا - آپ راجہ ہریس چندر رے کے جانشین اور بیٹے ہین جو چٹگاون کے

دلچسپی ظاہر کرتے تھے۔ مسٹر ایں ایں سگھوس مارسٹرایٹ لاء کے دوامی پریسیڈنٹ
تھے اور اسکے کاموں میں ازحد مصروف و مشغول رہا کرتے تھے۔ ہندوؤں کے
بحری سفر کی تحریک کو اگر بالکل نہیں تو بہت بڑے درجہ تک آپکی مساعی جمیلہ سے تقویت
پہونچی۔ اسمیں بڑی بڑی مشکلیں لاحق تھیں اور سخت مخالفت کیجاتی تھی لیکن آپ نے
بابو مدرناتھ سین اور سرمدرناتھ سرجی وغیرہ کی صلاح و مشورت اور شرکت سے
اسکا راستہ بہت کچھ صاف کر دیا۔ پولیٹکل معاملات میں وہ بالکل اہل ملک کا خیال
رکھتے ہیں اور اپنی زندگی کا ماحصل یہی سمجھتے ہیں کہ ایمانداری کے ساتھ انکی خدمت
کریں۔ جب مسٹر ہوم نے نیشنل کانگریس کی بنیاد ڈالی تو راجہ اور آپ کے بھائی نے
اس کام میں بہت بڑی مدد دی اور اسکے متعلق ایک رسالہ بنگالی زبان میں شائع کیا
آپ نے ہر سال کانگریس فنڈ کے لیے ولایت کو معقول چندہ بھیجا ہے۔ ایک زمانہ میں
انڈین ایسوسی ایشن کلکتہ کو بھی آپ نے بہت فائدہ پہونچایا۔ انڈین ایسوسی ایشن
کے دہ سالہ جشن پر واجگ (دور جدید) کے نام سے ایک نیا ناٹک بنایا اور اسکا تماشہ کیا
گیا۔ بنگال کے مختلف مقامات میں رعایا کے بڑے بڑے عام جلسوں کا بندوبست کیا جب
کلکتہ کارپوریشن کی ہیئت ترکیبی میں لوکل سلف گورنمنٹ کا عنصر معدوم ہونے لگا تھا تو
راجہ سے کرشن نے ہندوستان اور انگلستان میں بھی مخالفت کا جوش قائم کرائے اور اسکا
اہتمام اور انتظام کرنے میں بڑی سرگرمی ظاہر کی۔ پہلے برٹش انڈین ایسوسی ایشن کو
بالکل بے پروائی تھی لیکن بعد کو وہ بھی شریک ہوئے اور اُسکے اعلیٰ ارکان نے
اس مسئلہ کو اپنے ہاتھ میں لے لیا اور یہ سب نتیجہ راجہ صاحب ہی کی کوششوں کا تھا۔
مسودہ قانون عمر ایجاب و قبول عقد کے بارہ میں راجہ صاحب ہندوؤں کے خاص قومی حیاتؔ
کا اظہار کرتے رہے۔ جب کلکتہ میں طاعون کا زور ہوا اور شہر بھر میں ہلچل مچگئی اور
لوگ شہر چھوڑ چھوڑ کر بھاگنے لگے تو راجہ صاحب نے بڑی بہادری سے خود طاعون

محمد یوسف - ایم - اے - خان بہادر - تمغہ یافتہ قیصر ہند درجۂ دوم -
آپ آنریری مجسٹریٹ اور کلکتہ ہائیکورٹ کے نہایت ممتاز وکلا مین ہین - ۶ - جون ۱۸۹۵ء کو
خطاب خان بہادر اور ۱۹۰۰ء مین تمغۂ قیصر ہند درجۂ دوم مرحمت ہوا - سکونت کلکتہ

رادھا کرشن - رائے بہادر - ۱۸۹۷ء مین برٹش گورنمنٹ نے
آپ کو بطور اعزاز ذاتی کے خطاب رائے بہادر عطا فرمایا - سکونت پٹنہ

نبے کرشن دیب - راجہ - قیصر ہند - ولادت ۱۸۶۶ء - خاندان سوبھا
بازار راج سے مہاراجہ کمل کرشن دیب کے دوسرے فرزند ہین - یہ خاندان
خیرخواہی سرکار برطانیہ اور رفاہ عام اور خلائق دوستی اور پولیٹکس اور علم وفضل
اور تحقیقات علمی کے مختلف کامون کے لیے مشہور رہتا آیا ہے - خاندان مذکور کے
بانی مہاراجہ نب کرشن بہادر ہندوستان مین اول اول برٹش حکومت قائم ہونے سے
ایک تعلق رکھتے ہین - لارڈ کلایو آنجہانی اور مہاراجہ نب کرشن برٹش حکومت ہند
کے بانی تصور کیے جاتے ہین - پس بنگال مین سب سے پہلے جو خاندان قائم ہوے
راجہ صاحب کا خاندان بھی اُنمین داخل ہے - آپ نے ابتدائی تربیت وتعلیم اپنے
مکان پر پائی جسکا عمدہ انتظام آپکے والد ماجد نے کیا تھا فن تاریخ وسیر وعلم فلاحت
مین خوب مہارت حاصل کی ہے اور بالکل اپنے آبا واجداد کے قدم بہ قدم ہین
بیس برس کی عمر مین اپنے بھائی کنور نیل کرشن بہادر کی شرکت سے سوبھا بازار
ڈبیٹنگ کلب قائم کیا جسمین وہ تقریرین اور مباحثے کرتے تھے - ان ایام مین اس
کلب مین بڑے بڑے کام ہوتے تھے - سر ولیم ہنٹر صاحب آنجہانی - پادری
ڈاکٹر کے - یم بنرجی - ڈبلیو بل سر الگزینڈر میکنزی وغیرہ اسکی کارروائیون سے بڑی

بیجناتھ سنگھ - رائے بہادر - یکم جنوری ۱۸۹۲ء کو گورنمنٹ نے آپ کو خطاب رائے بہادر بطور ذاتی اعزاز کے مرحمت فرمایا - سکونت گیا -

للت موہن سنگھ - رائے بہادر - ۲۵ - مئی ۱۸۹۳ء کو آپ کو خطاب رائے بہادر بطور اعزاز ذاتی عطا ہوا - آپ نے ہوگلی بنگال کی آنریری مجسٹریٹی اور وائس چیرمینی کے عہدہ کی حیثیت سے اعلیٰ خدمات انجام دی ہیں - سکونت سب پور - ہوگلی -

ایشور چندر سیل - رائے بہادر - یکم جنوری ۱۸۹۲ء کو دولت انگلشیہ نے آپ کو خطاب رائے بہادر بطور اعزاز ذاتی مرحمت فرمایا - سکونت ڈھاکہ -

قدرت اللہ - شیخ - خان بہادر - یہ خطاب ذاتی ہے اور ۱۲ - اکتوبر ۱۸۷۶ء میں عطا ہوا تھا - سکونت بیر بھوم -

راج کمار سرو ادھکاری - رائے بہادر - آپ پروفیسر سرو ادھکاری مشہور عالم و فاضل زبان سنسکرت کے فرزند اور ذات کے کلین برہمن ہیں - آپ نے برٹش انڈین ایسوسی ایشن کی آنریری سکرٹری کی حیثیت سے ملک اور رفاہ عام کے متعلق نمایاں خدمات انجام دی ہیں جسکے صلہ میں گورنمنٹ انگلشیہ نے آپکو بطور اعزاز ذاتی یکم جنوری ۱۸۹۱ء کو رائے بہادر کے خطاب سے مشرف و ممتاز فرمایا - سکونت - کلکتہ -

زمانہ مین اُن اسپتالون کی مڈیکل افسری کا چارج آپکو دیا گیا جو سیالدہ اور چیت پور مین قحط زدون کے لیے کھولے گئے تھے۔ گورنمنٹ بنگال نے آپکی عمدہ خدمات کا اعتراف کیا۔ آپ تیرہ برس تک کلکتہ آپتھلمک ہاسپٹل کے ہوس سرجن مقرر رہے اور تین برس تک کیمپل اسکول مین موتیا بند کے علم طب اور جراحی کے مدرس رہے۔ دنیا کے اعلیٰ درجہ کے نامور کحالون کی صف مین آپکی ایک مستقل جگہ تھی گورنمنٹ ہند نے آپکو ہز ہائینس مہاراجہ جے پور کی آنکھون کے معالجہ کو بھیجا تھا جنکا ضعف بصر نہایت کامیابی سے دفع ہوگیا۔ آپ نے ڈاکٹر مکینا مارا کی علاج چشم کی ٹکسٹ بک کا ترجمہ انگریزی سے بنگالی مین کیا جسکی بڑے بڑے اطبا نے تعریف و توصیف کی۔ سب سے پہلے ۱۸۷۹ء مین آپ کلکتہ کے مینوسپل ممبر منتخب ہوے اور اسکے بعد وقتاً بعد وقتِ اکثر منتخب ہوتے رہے اور کلکتہ کی ٹون کونسل مین بھی کئی مرتبہ آپکا انتخاب ہوا۔ ۱۸۸۱ء مین کلکتہ یونیورسٹی کے فیلو اور ۱۸۹۰ء مین سنڈیکیٹ کے ممبر مقرر ہوے۔ آپ کونسل کلکتہ ہیتھیون سوسائٹی۔ کلکتہ ہیلتھ (حفظان صحت) سوسائٹی اور انڈیا کلب کے ممبر ہین۔ آپ کلکتہ ٹون کے جسٹس آف دی پیس ہین۔ آپ پہلے ہندوستانی جنٹلمین ہین جنکو کلکتہ مڈیکل سوسائٹی کی پریسیڈنٹی کا اعزاز حاصل ہوا۔ آپ علم کحالی کے کلکتہ مڈیکل اسکول کے پریسیڈنٹ اور آنریری لکچرر ہین۔ آپکی ممتاز طبی خدمات کے جلدو مین گورنمنٹ ہند نے آپکو راے بہادر کا خطاب اور ایک خوبصورت تلوار مع زرکار ڈاب عنایت فرمائی۔ سکونت کلکتہ۔

نالینکشا بوس ۔ راے بہادر۔ مینوسپلٹی بردوان کی صدر نشینی اور آنریری مجسٹریٹی کی خدمات کے جلدو مین بطور ذاتی اعزاز کے ۲۰۔ مئی ۱۸۹۰ء کو آپکو خطاب راے بہادر عطا ہوا۔ سکونت بردوان۔

بیٹے سید اسد علی کے تین فرزندوں میں ایک سید امداد علی مغفور تھے۔ جو آپ کے والد ماجد تھے۔ آپ اضلاع بہار و بنگال میں منصفی۔ صدر امینی اعلیٰ صدر امینی۔ سب ججی اور اڈیشنل ججی کے عہدہ ہائے جلیلہ پر مامور رہے۔ اسکے بعد اضلاع ندیا و جسر کی عدالت حقیہ کی ججی کے فرائض انجام دیے۔ ۱۸۷۱ء میں آپنے کنارہ کشی اختیار کی اور پانچ ہزار روپیہ سالانہ کی پنشن گورنمنٹ سے حاصل کی۔ ۱۶۔ فروری ۱۸۷۷ء کو خان بہادر کے خطاب سے سرفراز کیے گئے۔ اسکے بعد آپ بعزم حج بیت اللہ روانہ مدینہ منورہ ہوے اور اکثر اولیا و مشائخ کرام کی زیارت سے مشرف اندوز ہوے۔ آپ صاحب تصانیف کثیرہ ہیں۔ شائستہ آباد میں آپ نے ایک نہایت خوشنما اور عالیشان مسجد تعمیر کی ہے جسکو رنگا رنگ آئینوں اور قندیلوں اور منقش مُصلّوں سے آراستہ کیا ہے۔ عشرۂ ذیحجہ ۱۳۰۹ھ کو پہلے پہل اسی مسجد میں نماز عید الضحیٰ ادا کی گئی۔ اسکی افتتاح کی تقریب میں آپ نے محتاجوں اور مسافروں کو خیرات تقسیم کی اور لوگوں کو کھانا کھلایا۔ آپ کسی وقت بیکار اور معطل نہیں رہتے۔ بلکہ ہر وقت دینی اور دنیوی کاموں میں مصروف و مشغوف رہتے ہیں۔ اس خاندان کے تمام ممبر رئیس اور فارغ البال ہیں۔ آپکو ان امور رفاہ خلایق کے اعتراف میں گورنمنٹ سے ۹۔ نومبر ۱۸۹۱ء کو نوابی کا خطاب عطا ہوا اور اسکی سند ہز اکسلنسی وائسرائے نے عطا فرمائی۔ سکونت شائستہ آباد ضلع باقر گنج۔ ریسال۔ بنگال۔

لال مادھو مکرجی۔ رائے بہادر۔ ولادت ۱۸۴۱ء۔ آپ ایک کلین برہمن خاندان سے ہیں اور رائے ایشور چندر مکرجی کے فرزند ہیں جو کلکتہ کے ایک پرانے اور نہایت معزز تاجر تھے۔ کلکتہ یونیورسٹی کے فری چرچ کالج میں آپ نے تعلیم حاصل کی اور کلکتہ میڈیکل کالج کا درجۂ اعلیٰ پاس کیا۔ ۱۸۶۶ء میں اڑیسہ کے سخت قحط کے

رنجیت سنگھ - راجہ بہادر - راجہ نشی پور - آپ کا خاندان بنگال مین مشہور اور نامور ہے - آپ کے مورث اعلی راے تارا چند سنگھ تھے جنکے نواسے اجیت سنگھ کو جہانگیر بادشاہ شہنشاہ دہلی کے دربار سے راے کا خطاب مرحمت ہوا تھا - اُنکے پوتے دیبی سنگھ کو جنگ پانی پت کے کارہاے نمایان کے جلدو مین گورنمنٹ برطانیہ نے راجہ بہادر کے معزز خطاب سے سرفراز کیا تھا - راجہ اُدمنت سنگھ بھی اسی خاندان مین تھے جنھون نے نشی پور مین ایک نہایت عالیشان مندر تعمیر کرایا اور بڑا بازار مین اُنکے نام سے ایک راستہ موسوم ہے - اُنکے پوتے راجہ کیرت سنگھ کے متبنی فرزند راجہ رنجیت سنگھ بہادر ہین جو فی الحال مسند نشین ریاست ہین - آپ مینوسپل بورڈ مرشد آباد کے چیرمین اور ڈسٹرکٹ بورڈ کے ممبر رہ چکے ہین - گورنمنٹ انڈیا سے آپکو مجسٹریٹ درجۂ اول کے معزز اختیارات بھی حاصل ہین - آپ نہایت خلیق - رحمدل فیاض اور راسخ الخیال رئیس ہین - امور رفاہ عام مین آپ اکثر سرگرمی ظاہر کرتے ہین - آپ بنگال کی بیوستھاپک سبھا کے رکن رکین ہین - اپنی ریاست کے کاروبار نہایت مستعدی اور بیدار مغزی سے انجام دیتے ہین - آپ برٹش گورنمنٹ کی وفاداری اور خیر خواہی مین نیکنام رہے ہین - آپکی قیمتی خدمات کے جلدو مین گورنمنٹ نے ۲۲ - جون ۱۸۹۷ء کو جناب ملکہ معظمہ کی ڈائمنڈ جوبلی کی تقریب مین راجہ بہادر کے خطاب سے سرفراز کیا - سکونت نشی پور - مرشد آباد -

---

معظم حسین - نواب - مولوی - سید - خان بہادر - آپ کے اجداد بغداد سے وارد بنگال ہوے اور زمینداری کی حیثیت سے پرگنہ مقیم پور واقع جہانگیر نگر ڈھاکہ مین اقامت اختیار کی - اسی خاندان کے ایک بزرگ سید سلیم الدین مرحوم نے علاقہ شایستہ آباد کی زمینداری حاصل کی اور وہین سکونت پذیر ہوے - اُنکے
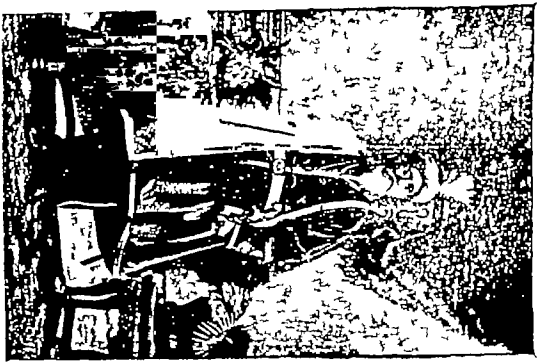
راجہ رنجیت سنگھ راجہ بہادر بشی پور

خان بہادر نواب مولوی سید معظم حسین رئیس ریال
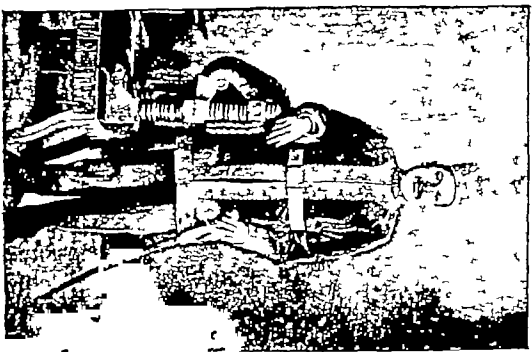
نتیانند رائے - رائے بہادر - آپکی قیمتی خدمات کے صلہ مین گورنمنٹ نے سنہ ۱۹ع مین آپکو بطور ذاتی اعزاز کے رائے بہادر کے خطاب سے معزز و ممتاز کیا - سکونت چنگاؤن - یا فرید پور - یا ہاٹ کھولا - کلکتہ -

---

غلام قاسم - مولوی - سید - خان بہادر - گورنمنٹ انڈیا نے آپکی حسن خدمات کے صلہ مین ۲۲ - جون سنہ ۹۷ع کو بطور ذاتی اعزاز کے آپکو خان بہادری کے خطاب سے سرفراز و ممتاز کیا - آپ بسیرہاٹ وغیرہ کے رجسٹرار شادی (قاضی) اور انڈپنڈنٹ بنچ کے آنریری مجسٹریٹ ہین - سکونت سیپالا - بسیرہاٹ - ۲۴ - پرگنہ -

---

رائے ہرن چندر چودھری - رائے بہادر - سنہ ۱۹ع مین گورنمنٹ ہند نے آپکی خدمات کے اعتراف مین آپکو بطور اعزاز ذاتی کے رائے بہادر کے خطاب سے معزز و ممتاز فرمایا - سکونت شیام نگر - کھلنا - یا نمبر ۱۰۱ - رسا روڈ بھوانی پور - کلکتہ -

---

جادو چندر چکرہتی - رائے بہادر - گورنمنٹ عالیہ ہند نے سنہ ۱۹ع مین آپکو آپکی خدمات کے لحاظ سے رائے بہادر کا خطاب بطور اعزاز ذاتی کے مرحمت فرمایا - سکونت کوچ بہار - یا تارا نگر - پبنا -

---

اُپندرو ناتھ سین - رائے بہادر - آپ نواکھالی مین سول میڈیکل افسری کے فرائض انجام دیتے ہین - آپکی عمدہ کارگزاریون کے صلہ مین گورنمنٹ ہند نے سنہ ۱۹ع مین رائے بہادر کے خطاب سے ممتاز فرمایا - سکونت نواکھالی - یا نمبر ۱۸ - سرکار لین - کلکتہ -

کلکتہ میں سکونت احتیار کی۔ سنہ ۱۸۶۲ع میں کلکتہ یونی ورسٹی کا امتحان بی۔ اے۔ پاس کیا اور سنہ ۱۸۶۳ع میں بی۔ ایل کے امتحان میں کامیابی حاصل کی سنہ ۱۸۶۴ع مین ہائی کورٹ کے وکلا میں آپکا نام لکھا گیا مگر آپ نے اس پیشہ کو اپنے مزاج کے موافق نہ پایا اور ایک سال بعد سنہ ۱۸۶۵ع میں پوندرا کے مصنف مقرر ہوئے سنہ ۱۸۹۵ع میں آپ نے پنشن حاصل کی۔ کنارہ کشی کے وقت آپ اول درجہ کے سب جج تھے۔ آپکی نمایاں خدمات کے صلہ مین آنربل ہائی کورٹ کی تحریک سے گورنمنٹ ہند نے آپکو رائے بہادر کا خطاب عطا فرمایا۔ سکونت کھوائی پور۔ کلکتہ۔

عبد المجید۔ مولوی۔ چودھری۔ خان بہادر۔ آپ کی حسن خدمات کے صلہ میں آپکو یکم جنوری سنہ ۱۸۹۰ع کو خان بہادر کا خطاب بطور ذاتی اعزاز کے گورنمنٹ ہند نے عطا کیا۔ آپکو مقام رنگ پور کی آنریری مجسٹریٹی کے اختیارات کامل حاصل ہیں۔ سکونت ماہی پور۔ رنگ پور۔

ہری رام گوئنکا۔ رائے بہادر۔ سنہ ۱۹۰۹ع مین گورنمنٹ ہند نے آپکو بطور ذاتی اعزاز کے رائے بہادر کے خطاب سے معزز و مفتخر کیا۔ سکونت نمبر ۳۱۔ بانس ٹولہ اسٹریٹ۔ کلکتہ۔

گریش چندر۔ چودھری۔ رائے بہادر۔ آپکو سنہ ۱۹ع میں گورنمنٹ ہند نے بطور اعزاز ذاتی کے رائے بہادر کے معزز خطاب سے سرفراز و ممتاز کیا۔ سکونت نمبر ۱۔ سنکاری ٹولہ لین۔ کلکتہ۔

اس کالج مین ہندو فلسفہ کے پروفیسر ہین - آپنے دبلوتھیکا انڈیکا" مین جو ایشیاٹک
سوسائٹی بنگال کی جانب سے شائع ہوتی تھی بہت سے مضامین لکھے ہین - آپ
اسمین تتو چنتامنی اور رچیترونک چنتامنی کی نظر ثانی کرتے اور شرح لکھتے تھے - آپکی
شرح کسیمنجلی جو وحدت وجود کے باب مین ایک مشہور رسالہ ہے طلبا اور معلمین کا ایک
ہادی ہے - آپ نے اُس رسالہ کے بہت سے حصے جو نہایت ہی ادق اور پیچیدہ
تھے اپنی قابلانہ شرح سے صاف اور حل کر دیے ہین - آپ ساہت سبھا کے وائس
پریسیڈنٹ بھی ہین - اس انجمن مین آپ نے فلسفہ ہنود پر بہت سے لکچر دیے ہین
اور اب بھی اُسکی خدمت مین مصروف ہین - آپکی اعلیٰ علم سنسکرت کی قدردانی اور صلہ
مین گورنمنٹ نے ۱۹۰۰ء مین آپکو مہامہو پادھیا کا خطاب عطا فرمایا - آپ کے
اکلوتے فرزند اکھیل چندر آپکے خاندان مین ایک ایسے شخص ہین جنھون نے
انگریزی زبان حاصل کی ہے - وہ کلکتہ یونی ورسٹی کے ایک ممتاز ایم - اے - بی -
ایل ہین - سکونت کلکتہ -
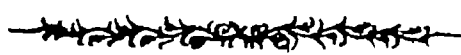
خیرات احمد - مولوی - سید - خان بہادر - ولادت شوال ۱۲۶۴ھ مطابق ستمبر
۱۸۴۸ء - آپ موضع پالی ضلع گیا کے سادات کرام سے ہین - آپکا سلسلۂ نسب
امام ہفتم موسیٰ ابن جعفر علیہما السلام سے ملتا ہے - آپ کے اسلاف شہنشاہان دہلی
کے دربار مین معزز خدمتون پر مامور تھے - آپ کے والد مرحوم حاجی سید اعظم علی ایک
عابد و مرتاض شخص تھے جنھون نے اپنی زندگی یاد خدا اور محبت رسول و ائمۂ اطہار مین
بسر کر دی - خان بہادر نے بدو عمر مین حسب معمول عربی و فارسی کی تعلیم پائی - ۱۸۶۶ء
مین انگریزی شروع کی اور اپنی ذہانت و ذکاوت کی وجہ سے ۱۸۷۰ء مین بی - اے
کی ڈگری حاصل کی - ۱۸۷۹ء مین ہائی کورٹ کا امتحان وکالت پاس کیا - آپ تھہر گیا

بزرگوں کی طرح مہامہوپادھیائے بڑے فاضل اور قابل پنڈت ہیں - آپ میں جودت اور ذہانت کے غیر معمولی آثار دیکھکر آپ کے والد نے آپکے لیے "نیائے" کی تعلیم تجویز کی جو فلسفہ ہنود کی ایک نہایت ہی خشک اور دقیق شاخ ہے - سنسکرت زبان اور نحو میں کامل دستگاہ حاصل کرنے کے بعد پنڈت صاحب پندرہ برس کی عمر میں پنڈت شیام پد نیائے بھوشن کے پاٹ شالہ میں جو وہاں سے چھ میل پر واقع تھا داخل ہوئے - مثل اور طلبہ کے آپکو وہاں رہنا نہیں پڑتا تھا - اس مدرسہ میں آپکی قابلیت میں اور ترقی ہوئی اور تئیس برس کی عمر میں نیا کریائی تعلیم کو ختم کیا - آپ کے اُستاد آپکی لیاقت سے نہایت درجہ خوش ہوئے اور آپ کو "ترکا لنکیش" کا لقب عطا کیا - آپ نے چھ برس میں نہ صرف "نیائے" کا نصاب ختم کیا بلکہ فرصت کے وقت ویدانت اور سمرتی میں بھی مہارت اور مہارت حاصل کی - والد کی وفات پر آپ نے میدان دنیا میں قدم رکھا اور کلکتہ میں آکر شام بازار میں ایک ٹول (پاٹ شالہ) کھولا - آپ اپنے شاگردوں کو مفت تعلیم دیتے تھے جمیں اکثر سنسکرت کے امتحانوں میں نمود کے ساتھ کامیاب ہوئے ہیں تھوڑے ہی عرصہ بعد کلکتہ کے روسا و امرا میں آپکی رسائی ہوگئی اور وہ بڑی گرمجوشی سے آپکی سرپرستی کرنے لگے - انمیں مہامہوپادھیا مہیش چندر نیائے رتن سی - آئی - ای - کو آپسے بڑی محبت و الفت تھی - پنڈت مہیش چندر نے آپکو ڈاکٹر راجندر لال متر - ایل - ایل - ڈی - سے معرفی کرایا جو آپکے ایک دوسرے معین اور سرپرست ثابت ہوئے - ڈاکٹر راجندر لال پنڈت صاحب کے بہت بڑے معترف اور مداح تھے اور جب وہ ایشیاٹک سوسائٹی کے لیے پاتنجلی جوگ کا ترجمہ کر رہے تھے تو اکثر مشکل مقامات کے سمجھنے میں آپ سے استصواب کرتے تھے - چونتیس برس کی عمر میں پنڈت صاحب سرکاری ملازمت میں داخل ہوئے اور سنسکرت کالج کلکتہ میں ہندو فلسفہ کے اسسٹنٹ پروفیسر مقرر ہوئے - اب آپ

ہری بلبھ بوس - راے بہادر - ولادت ۱۸۴۸ء - آپ شام بازار کلکتہ کے مشہور و معروف رئیس دیوان کرشنا رام بوس کے خاندان سے ہین - دیوان کرشنا رام ضلع ہوگلی کے باشندے تھے - اُنھون نے کلکتہ مین تجارت شروع کی اور بہت کچھ پیدا کیا - اسکے بعد ملازمت کا خیال ہوا اور ایسٹ انڈیا کمپنی کے زمانہ مین ہوگلی کے دیوان مقرر ہوے اور نہایت عزت کے ساتھ چند سال تک اس اعلیٰ عہدہ پر فائز رہے - اسکے بعد استعفا دیکر کلکتہ کو واپس آئے اور شام بازار مین سکونت اختیار کی - اُنکی آمدنی کا بہت بڑا حصہ خیرات مبرات مین صرف ہوتا تھا - اُنھون نے جابجا سڑکین اور مندر بنوائے ہین جو اب تک موجود ہین - راے ہری بلبھ بوس بہادر اُنکی چوتھی نسل مین سے ہین - آپکو بچپن ہی سے تحصیل علم کا شوق تھا - ۱۸۷۰ء مین آپ کلکتہ ہائی کورٹ کے وکیل ہوے اور اُسی زمانہ مین ایک امتحان پاس کرکے آپ مترجم بھی مقرر ہو گئے - ۱۸۷۱ء مین آپ کلکتہ سے کٹک گئے اور یہان آپکی وکالت کو خوب فروغ حاصل ہوا - ۱۸۷۴ء مین آپ وکیل سرکار مقرر ہوے - ۱۸۹۶ء مین آپکو راے بہادر کا خطاب مرحمت ہوا - اضلاع اُڑیسہ مین آپکی بہت بڑی جائداد ہے - سکونت پوری اُڑیسہ بنگال -

---

لکھیا ناتھ - پنڈت - مہامہو پادھیا - آپ ۱۸۴۷ء مین پرتاب پور ضلع ہوگلی مین پیدا ہوے جو کسی زمانہ مین علم و فضل کا ایک بہت بڑا معدن تھا - مہامہو پادھیا پنڈتون کے ایک قدیم اور معزز خاندان سے تعلق رکھتے ہین - آپ کے بزرگون مین رام گوپال ترکا پنچانن اپنے زمانہ کے نیاے (منطق) جاننے والون مین نہایت مشہور و معروف تھے - آپ کے والد پنڈت رام برھمو شرومنی پنڈت رام گوپال کی پانچوین پشت مین تھے اور اسمرتی یعنے فقہ ہنود مین بھی اُنکو کمال تبحر حاصل تھا - اپنے

راے بہادر ہری ولب بوس رئیس کٹک

مہامہوپادھیایڈت لکھاناتھ رئیس کلکتہ

خان بہادر مولوی سید خیرات احمد رئیس گیا

خان بہادر شیخ بہادر علیخان رئیس باڑھ پٹنہ

نواب خان - مولوی - خانصاحب - برٹش گورنمنٹ کے محکمۂ خارجہ کے اعلیٰ اور قیمتی خدمات کی انجام دہی کے صلہ میں گورنمنٹ نے آپکو ۶ - جولائی ۱۹۰۸ء کو بطور ذاتی اعزاز کے خانصاحب کے خطاب سے سرفراز و ممتاز کیا - سکونت کلکتہ -
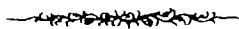
عجائب لال - رائے صاحب - سنہ ۱۹۱۰ء میں گورنمنٹ انڈیا نے بطور اعزاز ذاتی کے آپ کو رائے صاحب کا خطاب مرحمت فرمایا - سکونت گیا -

احسان حسین - منشی - خان بہادر - گورنمنٹ ہند نے آپ کو سنہ ۱۹۱۰ء میں بطور ذاتی اعزاز کے خان بہادر کا خطاب مرحمت کیا - سکونت بیر بھوم
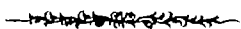
ہری داس پرودھان - رائے صاحب - آپ دارجیلنگ کی پولس انسپکٹری کے عہدہ پر ممتاز ہیں - آپکی قیمتی خدمات کے صلہ میں گورنمنٹ عالیہ ہند نے سنہ ۱۹۱۰ء میں آپکو بطور ذاتی اعزاز کے رائے صاحب کے خطاب سے معزز و ممتاز کیا - سکونت سکھیا پور - دارجیلنگ -
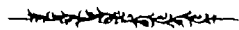
بدل الرحیم - خان بہادر - گورنمنٹ ہند نے سنہ ۱۹۱۰ء میں بطور ذاتی اعزاز کے خان بہادر کے خطاب سے آپکو سرفراز و ممتاز کیا - سکونت نواکھالی -
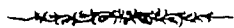
پیارے موہن سرجی - رائے صاحب - سنہ ۱۹۱۰ء میں گورنمنٹ ہند سے آپکو بطور ذاتی اعزاز کے رائے صاحب کا خطاب مرحمت ہوا - سکونت ٹری چھاٹی - اور اوترپاڑا - سیرام پور - ہگلی -
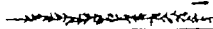
گورنمنٹ سے خان بہادر کا خطاب حاصل کیا۔مارچ ۱۸۹۵ء مین ساڑھے بارہ سو روپیہ ماہوار پر بنگالہ۔بہار اور اُڑیسہ کے محکمہ رجسٹری کے انسپکٹر جنرل مقرر ہوے۔پانچ برس تک اس عہدہ کے فرائض انجام دیکر اپریل سنہ ۱۹۰۰ء مین پنشن حاصل کی۔آپنے زیدپور ضلع بارہ بنکی صوبہ اودھ مین سادات رضویہ کے خاندان مین مناکحت کی۔اُردو اور انگریزی مین آپکی تصانیف موجود ہین جو اصول تمدن وطرز معاشرت۔قانون وشرع اخلاق وتہذیب پر لکھی گئی ہین۔آپکے پانچ فرزند ہین۔بڑے بیٹے سب رجسٹرار۔دوسرے ڈپٹی انسپکٹر مدارس۔تیسرے سب ڈپٹی کلکٹر ہین اور دو صاحبزادے ابھی کالج اور اسکول مین زیر تعلیم ہین۔سکونت ایلیٹ لین۔مہدی باغ۔کلکتہ۔بنگال۔

دوارکاناتھ داس۔راے صاحب۔سنہ ۱۹۰۱ء مین گورنمنٹ نے آپکو بطور ذاتی اعزاز کے راے صاحب کے خطاب سے سرفراز وممتاز کیا۔آپکو آنریری مجسٹریٹی کے اختیارات کامل بھی حاصل ہین۔سکونت کرجونا۔مانک گنج۔ڈھاکہ۔

امجد علی۔خان بہادر۔آپ یکم جون ۱۸۷۳ء کو گورنمنٹ انگریزی کے محکمۂ پولس مین ملازم ہوے اور ۹۔مارچ ۱۸۹۹ء کو اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پولس کے عہدہ پر ترقی کی اور ۲۔اپریل سنہ ۱۹۰۱ء کو قائم مقام ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولس درجہ ششم مقرر ہوے۔سکونت سنگھ بھوم ضلع چیباسہ۔

پریوناتھ بوس۔راے صاحب۔آپکو سنہ ۱۹۰۱ء مین گورنمنٹ ہند نے بطور ذاتی اعزاز کے راے صاحب کے خطاب سے مخاطب ومعزز کیا۔سکونت بورا۔سیرام پور۔ہنگلی۔یاواڑی۔ڈھاکہ۔

حالت بدلا چاہتے ہیں۔ آپ کو سنہ ۱۸۹۹ء میں ڈپٹی کلکٹری ملتی تھی مگر آپ نے تعلیم کو اس پر ترجیح دی اور ترک ملازمت تک تعلیم ہی کے کام میں پلٹے رہے۔ سکونت۔ گریڈیہ ضلع ہزاری باغ

دلاور حسین احمد۔ خاں بہادر۔ ولادت سنہ ۱۸۴۳ء آپ کے جد اعلیٰ کا نام شاہ سراج الدین ہے جو شاہ کمال الدین کے بیٹے اور حضرت عباس ابن علی مرتضے علیہما السلام کی نسل میں سے تھے۔ شاہ کمال الدین پیر نصیر الدین المقلب۔ چراغ دہلی کے ہمشیرہ زادہ اور خلیفہ تھے۔ انھوں نے سلطان فیروز تغلق کے زمانہ میں وفات پائی اسکے احفاد میں شاہ عابد علی نے شیر شاہ سوری کے عہد میں سید بہاء الدین بھاول قادری کی دختر سے عقد کیا اور دہلی کی بود و باش ترک کرکے بدایوں میں توطن اختیار کیا۔ انکی چوتھی نسل میں شاہ جلال الدین نواب مرشد علی خاں صوبہ دار بنگالہ کے زمانہ میں وارد مرشد آباد ہوئے۔ اسکے بیٹے شاہ کمال الدین کی کئی پشتیں مرشد آباد و ہوگلی میں مرتبہ گویا مرتبہ جوالہ رہیں۔ اسکے اعقاب میں عبد القادر قادری ابن غلام احمد پھلواری واقع مضافات پٹنہ میں اکتساب علوم کرکے داخل کلکتہ ہوئے جہاں بشپ کالج میں مدرس و مترجم ہوگئے۔ اسکے بعد سنہ ۱۸۴۶ء میں لا مارٹینیر کالج لکھنؤ میں مدرس مقرر ہوئے جس پر وہ چار برس تک قائم رہے۔ سنہ ۱۸۵۰ء میں جب عربی و فارسی کی تعلیم کا درجہ توڑ دیا گیا تو وہ لکھنؤ سے واپس آکر سنہ ۱۸۵۲ء میں مدرسہ کلکتہ کے مدرس اور معاون مقرر ہوئے۔ سنہ ۱۸۶۰ء میں پنشن حاصل کرکے حج حرمین شریفین کے عازم اور دوسرے سال راہی ملک بقا ہوئے۔ خاں بہادر دلاور حسین احمد اسکے فرزند ہیں اور مسلمانان ہند میں پہلے شخص ہیں جنھوں نے بی۔ اے کی ڈگری حاصل کی۔ آپ سنہ ۱۸۶۱ء میں بنگالہ۔ بہار اور اڑیسہ کی ڈپٹی مجسٹریٹی اور ڈپٹی کلکٹری کے معزز عہدہ پر سرفراز کیے گئے جس کارگزاری کی وجہ سے دو سو سے آٹھ سو روپیہ ماہوار کی تنخواہ تک ترقی کی اور سنہ ۱۸۹۴ء میں

سے زیادہ بائیس اسکول تھے (جسکی کشنر چھوٹا ناگپور بھی اپنے ایک خط مین تصدیق فرماتے
ہین) جو چھبیس ہزار مربع میل کے ایک ناہموار اور کوہستانی خطہ مین متفرق طور سے
پھیلے ہوے تھے لیکن پچیس برس بعد جب راے بہادر نے اپنے فرایض اپنے
جانشین کے سپرد کیے تو وہان مختلف قسم کے تین ہزار اسکول قائم ہو گئے تھے اور
اُسکے نیم وحشی باشندے سے جو تعلیم اور اصلاح سے کوسون دور بھاگتے تھے ذرائع تعلیم
سے بہ آزادی متمتع ہونے لگے۔ جو لوگ سیکڑون برس سے حد درجہ جہالت اور تعصب
مین ڈوبے ہوے ہون اُنمین تعلیم اور تہذیب پھیلانا حقیقت مین بڑا مشکل کام تھا
جسکو راے بہادر نے بہ احسن وجوہ انجام دیا جسکے صلہ مین گورنمنٹ نے ازراہ قدردانی اُنکو
راے بہادر کا خطاب عطا فرمایا۔ حضور ویسراے نے جناب قیصرہ مرحومہ کی جانب سے
آپ کو ایک سرٹیفکٹ بھی بہ صلہ اُن خدمات کے عطا فرمایا جو آپنے تعلیم کے متعلق انجام
دی تھین۔ ۱۸۹۶ء مین راے بہادر نے چھتیس سال کی صبر آزما محنت کے بعد
سرکاری ملازمت سے کنارہ کشی کی اور اب گرڈیہ ضلع ہزاری باغ مین خاموشانہ زندگی
بسر کرتے ہین۔ راے بہادر نہ صرف انگریزی زبان مین کامل دستگاہ رکھتے ہین بلکہ
سنسکرت۔ ہندی۔ بنگالی۔ اُڑیا۔ منڈن اور سنتھالی زبانین بھی اچھی طرح جانتے ہین۔
بنگلہ اور ہندی زبان مین آپکی انشاپردازی مسلمہ ہے۔ آپکی مصنفہ کئی کتابین کلکتہ یونیورسٹی کے
کورس مین بھی داخل ہین۔ ساہت سنگرہ۔ گنت گرو۔ سوستہ سادھن وغیرہ آپکی مشہور تصنیفین
ہین۔ آپ نے انگریزی نظم مین بھاگوت گیتا کا ترجمہ کیا ہے جو ابھی تک شائع نہین ہوا ہے۔
اکثر نامی اخبارات اور رسائل مین آپ کے انگریزی۔ بنگلہ اور ہندی نظمین اور مفید مضامین وقتاً فوقتاً
شائع ہوتے رہتے ہین۔ راے بہادر کے فراج مین ایک بڑی عمدہ صفت ریاضت
نفس کشی ہے جو آپکو ہمیشہ دوسرون کو نیک ہدایت کرنے کی ترغیب دلاتی رہتی ہے اور
جسکی وجہ سے آپ اپنے ہم جنسون کو ایک ادنیٰ درجہ سے اپنی سی دماغی اور اخلاقی

کے نام سے موسوم ہے۔ شادی بیاہوں اور سرادھوں میں یہاں کے دولتمند باشندے
اب بھی اس مدرسہ اور مدرسوں کے نام ندر چڑھاتے ہیں۔ یہ سرام کے بیٹے بیل کنٹھ ملقب
بہ سروبھوم بھی بڑے نامی پنڈت تھے۔ رائے بہادر کے والد آنند چندر چکرورتی
نہ صرف سنسکرت ہی کے عالم متبحر تھے بلکہ فارسی اور انگریزی میں بھی ید طولیٰ رکھتے تھے۔
تاہم ترک دنیا میں انکو بہت بڑا دخل تھا اور مذہبی خیالات میں نہایت بے تعصب تھے۔
رائے بہادر گاؤں کے ایک مکتب میں ابتدائی تعلیم حاصل کرکے دس برس کی عمر میں جیسورا
فری چرچ انسٹیٹیوشن میں داخل ہوے اور یہاں سے حسب معمول ترتیب سے بھی ایک مشکل امتحان
پاس کرکے ۱۸۵۵ء میں ہوگلی کالج میں پڑھنا شروع کیا۔ آپکے چودھویں برس میں
آپکے والد نے رحلت کی گر اپنے ماموں رامچندر چکرورتی کی مدد اور حوصلہ افزائی
سے آپکی مشکلات کا زمانہ نہایت آسانی سے بسر ہوگیا۔ ۱۸۵۹ء میں آپنے کالج ترک
کرکے ملازمت تلاش کی اور ضلع ہوگلی کے ایک امدادی اسکول میں معلم ہوگئے۔
۱۸۶۷ء میں آپ اول ڈپٹی انسپکٹر ہوکر چھوٹا ناگپور کو تشریف لے گئے جو آئندہ تیس سال
تک آپکی محنتوں کا منظر رہا۔ وہاں وہ بطور معائنہ مدارس کے گئے تھے لیکن انکو در اصل
چھبیس ہزار مربع میل کے ایک ایسے وسیع قطعہ میں تہذیب پھیلانے کا کام سپرد تھا
جسمیں علاوہ جاہل ہندو مسلمانوں کے لاکھوں اصلی باشندے اور نیم وحشی آباد تھے۔
رائے راجیشور بہادر جان و دل سے اس کام میں مصروف ہوے اور یہ انھیں کی
کوشش اور محنت کا نتیجہ ہے کہ چھوٹا ناگپور کے جنگلوں اور ناقابل گذر پہاڑوں میں
ہزاروں بندگان خدا جہالت اور ضعیف الاعتقادی کے تاریک غاروں سے نکل نکلکر
تہذیب کی روشنی میں آگئے۔ اس ملک کی تعلیمی مساعی کی تاریخ میں رائے بہادر کی
کوششیں ہمیشہ یاد رکھنے کے قابل ہیں۔ جس زمانہ میں رائے صاحب نے اس خطہ
میں پہلے پہلے قدم رکھا تھا تو وہاں کوئی ایسا اسکول نہ تھا جو معائنہ کے قابل ہو زیادہ

موجودہ انٹرنس کے امتحان کے برابر بلکہ اُس سے بھی مشکل تھا۔ سنہ ۱۸۴۹ عیسوی مین
سینیر اسکالرشپ کا امتحان پاس کیا اور تیس روپیہ ماہوار کا وظیفہ پایا۔ اسی طرح آپ
ہر سال تعلیم اور وظیفہ مین ترقی کرتے گئے۔ سنہ ۱۸۵۱ع مین بنگال کے کل کالجون مین
آپ سینیر اسکالرشپ کے درجہ حساب مین تمام امیدوارون پر سبقت لے گئے۔
کالج ترک کرنے کے بعد آپ نے قانونی امتحان پاس کیا اور سنہ ۱۸۶۲ع مین کلکتہ ہائی کورٹ
کے وکلا مین داخل ہوے۔ سنہ ۱۸۶۶ع مین وکالت شروع کی اور بہت جلد نمود حاصل
کی۔ سنہ ۱۸۷۰ع مین آپ نے جوڈیشل ملازمت اختیار کی اور تیسرے درجہ کے
منصف مقرر ہوے۔ ملازمت سے کنارہ کشی کے وقت آپ کلکتہ کی عدالت خفیفہ
کے جج تھے۔ گورنمنٹ نے ان خدمات کے صلہ مین آپکو راے بہادر کا خطاب عطا
فرمایا۔ پنشن لینے کے بعد آپکو وکالت کی بھی اجازت ملگئی۔ چنانچہ آپ پھر ہائی کورٹ
کلکتہ مین وکالت کرتے ہین۔ سکونت چنسورا متصل ہوگلی۔ کلکتہ۔

برنشیور چکرورتی۔ بابو۔ راے بہادر۔ تاریخ ولادت سنہ ۱۸۳۸ع۔ راے بہادر
کا خاندان علمی فضیلت کے لیے مشہور رہے۔ آپ بنگالی برہمنون کے ویدک طبقہ کے
دکشنی گروہ سے تعلق رکھتے ہین۔ اس خاندان کے ابتدائی مورثون مین ایک شخص گوپی جن
بلب مسر ہوے ہین جو سترھوین صدی مین جنوب و مغرب سے ترک وطن کرکے موضع
گوائی ضلع ہوگلی مین آباد ہوے تھے۔ اُنکی اولاد مین ایک صاحب پرسرام ملقب
بہ ودیا بھوشن گذرے ہین جنھون نے برٹش چندر نگر کے بعض دولتمند زمیندارون کی
تحریک سے ایک سنسکرت بورڈنگ کالج قائم کیا تھا جسکی وسیع عمارات کے آثار اب بھی
باقی ہین اس پاٹ شالہ مین بیشمار طلبا کو صرف تعلیم ہی نہین دیجاتی تھی بلکہ اُنکی پوشاک
اور خوراک کا بھی انتظام و اہتمام تھا۔ یہ نواح ودیا بھوشن ڈنگا یعنے احاطہ ودیا بھوشن

پر مختار تھے۔ آپکی ذات ویدیہ ہے۔ آپ نے گورنمنٹ اسکول کٹک سے
جونیر اسکالرشپ کا امتحان پاس کیا (کیونکہ اُن دنوں ہندوستان میں یونی ورسٹی سسٹم
جاری نہیں ہوا تھا) اور وہاں سے ہوگلی کالج میں بھرتی ہوئے جہاں دوسرے سال
سینیر اسکالرشپ کے امتحان میں کامیاب ہوئے۔ چونکہ آپ کو ڈاکٹری کا شوق تھا
لہذا آپ سنہ ۱۸۵۶ء میں میڈیکل کالج کلکتہ میں داخل ہوئے۔ لیکن چند خانگی وجوہ سے
آپ کو کالج ترک کرنا پڑا اور آپ نے ایسٹ انڈیا ریلوے کے دفتر میں ملازمت کرلی
کچھ دنوں بعد جب پولیس کا ازسرنو انتظام ہوا تو آپ ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس کے
دفتر میں ہیڈ کلرک مقرر ہوئے اور دو برس بعد انسپکٹر ہوگئے اور اس عہدہ سے
سنہ ۱۸۹۴ء میں کنارہ کشی کی۔ اسی میں آپنے مختلف سرکاری خدمات انجام دیے
جنکے صلہ میں گورنمنٹ نے آپ کو رائے صاحب کا خطاب عطا کیا۔ آپ کے چچازاد
بھائی ایشور چندر گپت ایک اخبار پربھاکر بنگالی کے ایڈیٹر اور اپنے زمانہ کے مشہور
شاعر تھے۔ سکونت رامجی۔ بنگال۔
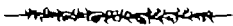
پورن چندر شوم۔ رائے بہادر۔ ولادت ۱۵۔ اکتوبر ۱۸۴۵ء۔ آپ اُس شوم
خاندان سے ہیں جو مقامی طور سے جیسور کے بابوؤں کے نام سے مشہور ہے۔
آپ بنگال کے معزز کایستھوں میں سے ہیں۔ رائے بہادر بابو اماں پرشاد شوم
کے دوسرے صاحبزادے ہیں۔ بیان ہوا ہے کہ بالولف آپ کے مورث
طوطا رام شوم اور اُنکے بھائی شیام رام شوم کو ہندوستان کے مسلمان فرمانرواؤں
نے بطور موروثی اعزاز کے عطا کیا تھا۔ آپنے ہوگلی کالج میں تعلیم پائی ہے اور
ہمیشہ نمود کے ساتھ امتحان پاس کرتے رہے۔ سنہ ۱۸۵۷ء میں آپ نے اپنے
بارھویں سال آٹھ روپیہ ماہوار کا جونیر وظیفہ حاصل کیا۔ یہ امتحان اُس زمانہ میں

کھیتر چندر بنرجی - راے بہادر - ولادت ۱۸۳۱ع - آپ برہمنون کے ایک
نہایت معزز اور ذی اثر خاندان سے ہین - آپ کے والد کی وفات کے بعد
آپ کے بڑے بھائی کھیتر موہن نے آپکی تعلیم و تربیت فرمائی - آپنے نہایت
نمود کے ساتھ اپنی طالبعلمی کا زمانہ بسر کیا اور اُنیس برس کی عمر مین اُس کارخانہ کے
خزانچی مقرر ہوے جہان آپ کے بھائی کھیتر موہن نیب تھے - چھبیسوین برس
آپکو تجارت کا خیال ہوا چنانچہ غدر ۱۸۵۷ع کے زمانہ مین راے گنج اور ہزاری باغ
مین جاکر کمسریٹ سے ٹھیکہ لیا اور اسمین بخوبی کامیاب ہوے - اپنے بھائی کی
وفات کے بعد وہ اپنے فرائض متعلقہ انجام دینے کے لیے کلکتہ مین آئے
جہان آپ نے ۱۸۶۳ع مین کاشی پور مین پتھر کی سڑک کا کام جاری کیا اور اُسکے بعد
ایک زبردست ٹھیکہ دار ہو گئے اور آپکو کلکتہ مین ہر قسم کے ٹھیکہ کا کام ملنے لگا -
۱۸۶۵ع مین آپکے ساعی جمیلہ سے سرکاری نمک کا گودام جسمین ساٹھ ہزار من نمک
تھا طوفانی بارش سے بچگیا حالانکہ آپکو محکمہ تعمیرات سے کسی قسم کی اعانت یا ہدایت
نہین ملی تھی - ۱۸۷۲ع مین آپ نے ستائیس دن مین لندن بلڈنگ کی مرمت کی جسمین
پبلک ورکس - ہوم اور زراعت کا دفتر تھا - ۱۸۸۴ع مین آپنے انٹرنیشنل نمائش
کی عمارتین تعمیر کرائین - اسی طرح آپ نے تعمیر کے اور بہت سے قابل تعریف کام
کیے جنکے صلہ مین گورنمنٹ نے بطور ذاتی اعزاز کے راے بہادر کا خطاب
عطا فرمایا - آپ کے صاحبزادے بابو ہری پدو بنرجی آنریری مجسٹریٹ ہین - سکونت
نمبر ۹ سرپنٹائین اسٹریٹ کلکتہ -
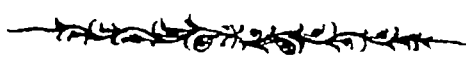
نب کرشن راے - راے صاحب - ولادت جون ۱۸۳۳ع - آپ کٹک
مین پیدا ہوے تھے جہان آپ کے والد گورنمنٹ کی ملازمت مین ایک معزز عہدہ

راے بہادر کھیتر چندر سرحی رئیس کلکتہ

رایصاحب کرش راے رئیس مدیا

راے بہادر پورن چندر ستوم رئیس کلکتہ

راے بہادر بابو بیرپتو چکرورتی رئیس کلکتہ

میونسپل کمشنر اور آنریری مجسٹریٹ ہیں۔سکونت۔آرہ۔

ولی محمد۔ مولوی۔پشاوری۔خان صاحب۔یکم جنوری ۱۸۹۴ء کو آپکو خانصاحب کا خطاب بطور ذاتی اعزاز کے گورنمنٹ نے مرحمت کیا۔سکونت کلکتہ

نجابت حسین۔مولوی۔سید۔خان صاحب۔آپکو گورنمنٹ نے ۲۱۔مئی ۱۸۹۹ء کو خانصاحب کا خطاب بطور ذاتی اعزاز کے عطا کیا۔سکونت دیوگڈھ بنگال

ہری موہن سانڈیل۔رائے صاحب۔آپ کو رائے صاحب کا خطاب بطور ذاتی اعزاز کے آپ کی حسن خدمات کے صلہ میں یکم جنوری ۱۸۹۴ء کو مع سند عطا ہوا۔سکونت ندیا۔

گرندرو ناتھ مکرجی۔رائے صاحب۔۲۲۔جون ۱۸۹۶ء کو گورنمنٹ نے آپکو بطور ذاتی اعزاز کے رائے صاحب کے خطاب سے سرفراز فرمایا۔سکونت نمبر ۶ میوگی یوکرایسٹ لین۔کلکتہ۔

بھگوتی چرن چٹرجی۔رائے صاحب۔آپ کو ۱۸۹۴ء میں رائے صاحب کا خطاب بصلدوے خدمات گورنمنٹ نے بطور ذاتی اعزاز کے مرحمت کیا۔سکونت اگرکڈہ۔کمارکھالی۔ضلع ندیا۔

رام داس رائے - چودھری - رائے بہادر - ولادت ۱۷ جنوری ۱۸۳۰ء

آپ بابو راجہ رام رائے چودھری کے فرزند اور برہمنون کے ایک معزز خاندان سے تعلق رکھتے ہین - آپنے ۱۸۴۶ء سے ۱۸۸۴ء تک گورنمنٹ کی ملازمت مین مختلف عہدون پر کام کیا - سکھون کی لڑائی کے وقت کمسریٹ کی شاخ سے آپکا تعلق تھا - ملتان کی جنگ مین ابتدا سے آخر تک اپنے عہدہ کے فرائض انجام دیے - غدر ۱۸۵۷ء مین آپ میرٹھ سرکل کے ڈپٹی سرجن جنرل کے دفتر کے ہیڈ کلرک تھے اور آپ ہی کے سامنے وہان بلوے کی ابتدا ہوئی تھی - آپنے یکم نومبر ۱۸۸۴ء کو گورنمنٹ کی ملازمت سے کنارہ کشی کی - گورنمنٹ نے آپ کی ان خدمات کے صلہ مین آپ کو رائے بہادر کا خطاب اور ایک طلائی گھڑی اور زنجیر عطا فرمائی - آپ تین برس تک دمدم میونسپلٹی کے چیرمین رہے اور آپ دمدم کے آنریری مجسٹریٹ ہین - آپ کے دو صاحبزادے ہین - جادو ناتھ اور اشنی کمار رائے چودھری - دونون گورنمنٹ کی ملازمت مین اعلی عہدون پر ممتاز ہین - بڑا صاحبزادہ شمالی دمدم میونسپلٹی کا چیرمین بھی ہے - سکونت دمدم کلکتہ -

---
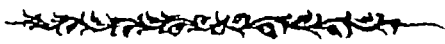
مہندرو ناتھ - چٹرجی - بابو رائے صاحب - تاریخ ولادت ۳۱ مارچ ۱۸۴۷ء

آپ بابو چندر کانت چٹرجی کے فرزند ہین آپ نے ۱۸۶۸ء مین بطور ایک اسکول ماسٹر کے گورنمنٹ کی ملازمت شروع کی - کچھ دنون تک کلکٹری شاہ آباد مین اکونٹنٹ رہے دو سال بعد سپرنٹنڈنگ انجنیر سول سرکل کے یہان کلرک کے خدمات انجام دیے اور رفتہ رفتہ ترقی کرکے اُس دفتر کے ہیڈ اسسٹنٹ مقرر ہوے اور ایکسو بیس روپیہ ماہوار کی پنشن پر اس عہدہ سے کنارہ کشی کی - ۲ جنوری ۱۸۹۹ء کو حسن خدمات کے صلہ مین آپ کو رائے صاحب کا خطاب عطا ہوا - اُسوقت سے آپ آرہ کے

ہوئے۔ بارہ برس بعد آپ نے یونیورسٹی کے امتحانات پاس کیے۔ آرٹس میں اعزاز حاصل کیا اور ایم اے۔ کی ڈگری پائی اور بعد کو بی۔ ایل۔ کا امتحان پاس کیا۔ ۱۸۶۹ء میں آپ جوڈیشیل ملازمت میں داخل ہوئے۔ اور دسمبر سنہ ۱۹۱۰ء میں پنشن لی۔ اسکے بعد آپ بعض زمینداریوں کے مینیجر رہے۔ سنہ ۱۹۱۴ء میں آپ کی جوڈیشیل خدمات کے صلہ میں گورنمنٹ نے ازراہ خوشنودی آپ کو رائے بہادر کا خطاب مرحمت فرمایا۔ رائے بہادر باوجود کام اٹھا جاری کچھ عرصہ تک نوادیپ میونسپلٹی کے چیرمین اور آنریری مجسٹریٹ رہے لیکن حال میں آپنے ان دونوں عہدوں سے کنارہ کشی کی۔ ڈسٹرکٹ بورڈ ندیا کے اب بھی ممبر ہیں۔ سکونت ضلع ندیا۔ بنگال۔
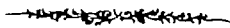
سری رام۔ سروسی۔ پنڈت۔ مہامہواپادھیا۔ ولادت سنہ ۱۸۲۷ء۔ آپ کا خاندان علمی فضیلت کے لیے ہمیشہ مشہور رہا ہے اس میں اکثر لوگ علم سنسکرت کے فاضل اور ادیب گذرے ہیں۔ پنڈت رام گوبند ترک گیش راجہ کھسی کے مشہور و معروف دربار میں ایک نامی پنڈت تھے پنڈت سری رام سروسی نے نوادیپ میں تعلیم پائی ہے جو سنسکرت کا قدیم مرکز ہے۔ پنڈت سری رام نے فراغ علم کے بعد سروسی کا لقب حاصل کیا۔ سنہ ۱۸۸۶ء میں پنڈت صاحب کو سر اسٹوارٹ بیلی کی ملاقات کا فخر حاصل ہوا۔ جو اس زمانہ میں بنگال کے لفٹنٹ گورنر تھے۔ اس زمانہ سے ہر آنر کو پنڈت صاحب سے ایک طرح کی خصوصیت ہوگئی تھی اور سنہ ۱۸۸۷ء میں لارڈ ڈفرن وائسرائے وگورنر جنرل نے بطور ذاتی اعزاز کے آپ کو مہامہواپادھیا کا خطاب عطا فرمایا اگرچہ اس وقت آپ کی عمر ۹۰ سال کے قریب ہے مگر آپ اب بھی رانی ارا کالی جو بلی ٹول (مدرسہ) کے پرنسپل ہیں سکونت برہام پور۔ بنگال۔
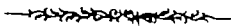
کی سند اور چارج عطا ہوا۔ سنہ ۱۹۰۰ء کی ابتدا مین برسا منڈا باغی کی گرفتاری مین گورنمنٹ کو آپ نے بہت مدد دی جس کے اعتراف مین لوکل گورنمنٹ نے آپکو شکریہ کا خط تحریر کیا۔ ۱۷- دسمبر سنہ ۱۹۰۱ء کو ہز آنر لفٹننٹ گورنر بنگال نے ایک عام دربار مین قیمتی ڈھال تلوار اور سرپیچ۔ چغہ اور چپکن وغیرہ اور راجۂ پوڑا ہاٹ کے آبائی خطاب کی سند عطا کی۔ آپ ایک متین۔ ذہین۔ علم دوست مردم شناس رئیس اور اپنی رعایا مین ہر دلعزیز ہین۔ آپ ضلع سنگھ بھوم کی اکثر کمیٹیون اور جلسون کے ممبر بھی ہین۔ اس ریاست کا رقبہ آٹھ سو مربع میل ہے اور سنہ ۱۹۰۰ء کے بندوبست مین کم وبیش ایک لاکھ روپیہ کی آمدنی ثابت ہوئی تھی علاوہ اور پیداوار کے اس ریاست مین کئی ندیون کی ریت سے سونا بھی نکلتا ہے۔ تین ریلوے اسٹیشن چکردھرپور۔ اسونوان اور گول کیرا اس ریاست مین واقع ہین۔ اس خاندان مین مے نوشی کی قطعاً ممانعت ہے۔ مناکحت بھی خاندانی چھتریون اور وہ بھی چند ریاستون مین محدود ہے۔ سکونت پوڑا ہاٹ اسٹیٹ سنگھ بھوم۔ ڈاکخانہ چکردھرپور۔ بنگال۔
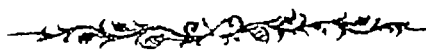
دوارکا ناتھ۔ بھٹا چارجی۔ رائے بہادر۔ تاریخ ولادت سنہ ۱۸۳۴ء۔ صوبہ بنگال مین نوادیپ علم سنسکرت کی ایک خاص تعلیم گاہ ہے۔ اور کسی زمانہ مین یہ مقام صوبہ کا پایۂ تخت تھا۔ آپ کے اجداد سنسکرت کے عالم تھے۔ رائے بہادر بابو سری ناتھ تارکا گیشن بھٹا چارجی کے بیٹے ہین۔ آپ کے والدین غریب آدمی تھے۔ آپ کرشنا گڈھ کالج مین بطور ایک خیراتی طالبعلم کے داخل ہوئے۔ مسٹر اے جی ٹربور جائنٹ مجسٹریٹ کرشنا گڈھ آپ کی تعلیم کی فیس دیا کرتے تھے۔ بعد کو ڈاکٹر آرچر آپکی امداد فرماتے رہے۔ سنہ ۱۸۵۳ء مین آپ ہندو کالج کلکتہ کو منتقل ہوئے جسکو آپنے سنہ ۱۸۵۴ء مین چھوڑا۔ اور اُترپارہ اسکول مین تیس روپیہ ماہوار کے مدرس سوم مقرر
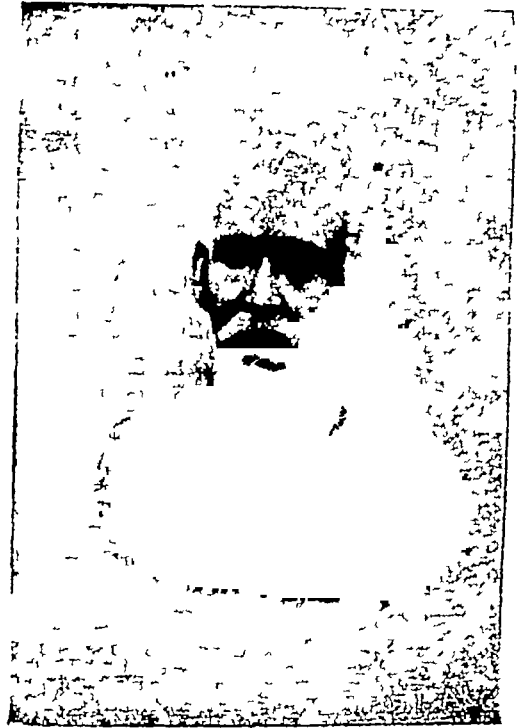
رائے بہادر دوارکاناتھ بھٹاچارجی رئیس نوادیپ

مہامہوپادھیاپنڈت سری رام شرومنی رئیس ہا...

رائے بہادر چودھری رام داس رائے رئیس دمدم

رائے صاحب بابو مہندر ناتھ چیٹرجی رئیس آر...

سری نگر ناتھ پوری کے درشن کے لیے گئے اور پوڑا ہاٹ میں آکر آباد ہوئے اور وہاں کی
کھوٹیاں اور کول اقوام کو مغلوب کر کے خود قابض ہو گئے اور اُس مقبوضہ پرگنہ کا نام
اپنے خاندانی خطاب سنگھ کے لحاظ سے سنگھ بھوم رکھا اور اسی نام سے یہ ضلع اسوقت تک
موسوم ہے۔ گو مقبوضات کی ترقی کی وجہ سے دار الصدر مختلف مقامات پر تبدیل ہوتا گیا
مگر اس خاندان کا سب سے قدیمی اور مشہور دار الصدر پوڑا ہاٹ ہی رہا اور کل راجہ راجہ پوڑا ہاٹ
کے لقب سے ملقب ہوتے رہے۔ سنہ ۱۸۵۷ء کے غدر میں ایک سو باغیوں کی جماعت
نے سنگھ بھوم کے دار الصدر چائیں باسا کے جیلخانہ سے قیدی رہا کر دیے اور رانچی
جانے کا ارادہ کیا مگر ندی پار نہ اتر سکے۔ راجہ ارجن سنگھ دیو اس خبر کو سنکر باغیوں کو ہاتھی
پر سوار کرا کے ندی پار اُتار کے اپنے راجدھانی چکردھر پور میں لے آئے اور جس حیل
سے اُنکے ہتیار رکھوا لیے۔ اسکے بعد اُنھوں نے ڈپٹی کمشنر چائیں باسا کو اطلاع دینے کا
مصمم ارادہ کیا تھا لیکن قبل اسکے اُنکے خاندانی حاسدوں نے موقع پا کے گورنمنٹ کو رپورٹ
کر دی جس سے انکا پورا منصوبہ برعکس ہو گیا اور راجہ ارجن سنگھ دیو باغیوں کے حامی
قرار دیکر ریاست سے علیحدہ اور وظیفہ دیکر بنارس روانہ کر دیے گئے جہاں راجہ نرپت سنگھ دیو
صاحب ۱۲ ستمبر سنہ ۱۸۷۴ء میں پیدا ہوئے۔ پندرہ برس کی عمر میں یکم جولائی سنہ ۱۸۸۹ء کو
اجمیر راج کمار کالج کے چھٹے درجہ میں آپ بھرتی ہوئے جہاں ہر سال سالانہ امتحان میں
انعام پاتے رہے آپ نے تین طلائی اور آٹھ نقرئی تمغے اور راجگان و مہاراجگان (ممبران
کالج) سے دس اور بیش قیمت چیزیں حاصل کیں۔ میو کالج اجمیر میں آپ نے مختلف علوم
و اشغال میں معقول مہارت اور مشق پیدا کی اور ایف اے تک انگریزی اور سنسکرت کی تحصیل
کی اور یکم اکتوبر سنہ ۱۸۹۵ء کو تعلیم سے فارغ ہو کر بنارس واپس آئے۔ ۸ جون سنہ ۱۸۹۵ء
کو مہاراجہ صاحب موربھنج اور اُنکے بھائی راجہ صاحب نیلگری کی چھوٹی ہمشیرہ کے ساتھ
آپ کی شادی ہوئی۔ یکم مارچ سنہ ۱۸۹۶ء کو گورنمنٹ سے آپ کی آبائی ریاست پوڑا ہاٹ

نادار اور محتاج غربا کی روزانہ تجہیز و تکفین کے علاوہ مصیبت زدگان طاعون کی رفع تکلیف کے فنڈ مین آپ نے دو ہزار روپیہ یکمشت عطا کیئے جسکے جلدو مین گورنمنٹ نے ۱۹۰۲ء مین قیصر ہند کا اعزازی تمغہ مرحمت کیا - سکونت بانکی پور - پٹنہ -

---
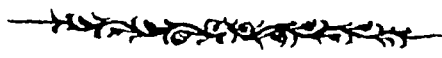
شتیش چندر - راے بہادر - مہاراجہ - والی ندیا - ولادت ۱۲ مئی ۱۸۶۸ء - آپ راجہ کرشن چندر راے راج راجندر بہادر کی ساتوین پشت اور راج کے بانی بھیانند مجموعہ دار کی سترھوین پشت مین ہین جنکو شہنشاہ جہانگیر نے فرمان عطا کیا تھا - ۱۱ مئی ۱۸۸۹ء کو آپ نے زمام ریاست اپنے ہاتھ مین لی یکم جنوری ۱۸۹۰ء کو گورنمنٹ نے آپ کو مہاراجگی کا خطاب عطا فرمایا - آپنے مسٹر جارج ڈی اسول صاحب ایم اے سے تعلیم پائی ہے اور انگریزی اور سائنس مین اعلیٰ درجہ کی دستگاہ رکھتے ہین - مہاراجہ صاحب کو سنسکرت زبان مین بھی معقول دستگاہ حاصل ہے اور نہایت ہی ذہین اور طباع شخص ہین - آپ علما کے بہت بڑے قدردان ہین - تعلیم - اسپتال - اور غربا و مساکین کی امداد مین آپ نے فیاضانہ چندے دیے ہین - آپ صرف علم دوست اور فیاض ہی نہین ہین بلکہ انتظامی معاملات مین بھی آپکو عمدہ قابلیت ہے - فی الحال آپ کا ایک صاحبزادہ ہے جسکی عمر ۱۱ برس اور ایک صاحبزادی ہے جسکی عمر ۱ برس ہے - سکونت ندیا بنگال -

---
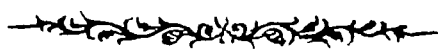
نرپت سنگھ دیو - راجہ ریاست پوڑاہاٹ - آپ کی ولادت ۱۲ استمبر ۱۸۷۴ء کو بنارس مین واقع ہوئی - آپ راجہ ارجن سنگھ دیو کے فرزند اور راجہ اچت سنگھ دیو کے پوتے ہین جو سورج بنسی راٹھور چھتری خاندان سے تھے - تقریباً ۱۵۶۰ء مین اس خاندان کے مورث اعلیٰ راجہ کاشی ناتھ سمر سنگھ دیو شہنشاہ اکبر کے عہد سلطنت مین جودھپور سے

مہاراجہ بہادر ستیش چندر رائے رئیس ندیا

راجہ نرپت سنگھ پوڑاہاٹ چھوٹا ناگپور

سکونت ۴۲ مسجد باری اسٹریٹ۔ کلکتہ۔

محی الدین احمد۔ سید۔ تمغہ یافتہ قیصر ہند۔ آپ کی ولادت ۵۔ جمادی الاول ۱۲۹۰ ہجری کو پٹنہ میں واقع ہوئی۔ آپ کا معروف نام سید شاہ محمد کمال ہے آپکے والد کا نام سید شاہ مبارک حسین تھا آپ پٹنہ اور ڈیانواں کے رئیس ہیں۔ آپ کا سلسلہ نسب امام چہارم حضرت زین العابدین علیہ السلام سے ملتا ہے۔ آپکے اسلاف ترویج و تبلیغ دین موسوی کی غرض سے وقتاً بعد وقت عرب سے ہجرت کر کے داخل ہندوستان ہوئے حکومت ہاے شاہی کی رو سے جاگیریں وغیرہ عطا ہوتی رہیں کاغذات حامدانی اور فرامین شاہی کے تلف ہو جانیکا سراغ شاہ محمد فرخ سیر کے فرمان مہریۂ آخر شہر رجب ۱۱۳۱ ہجری سے لگتا ہے جو انھوں نے اُن اراضی پر قبضہ رکھنے کے لیے از سر نو عطا کیا تھا جو آپ کے بزرگوں کے قبضہ میں چلی آتی تھیں۔ دستور سے عہد ساب تک آپ علوم مشرقیہ متعارفہ کی تحصیل میں مصروف رہے آپ کو امور رفاہ عام سے بہت بڑی دلچسپی تھی ۱۸۹۶ء میں جب آپ میونسپل کمشنری کے امیدوار ہوئے تو پبلک نے آپ کے واسطے نہایت کثرت سے ووٹ دیے جو آپ کی ہر دلعزیزی کا ایک بیّن ثبوت ہے ۱۸۹۶ء میں ہز اکسلنسی لارڈ ایلگن صاحب وائسرائے و گورنر جنرل ہند کے دربار لیوی میں شریک ہوئے اور ۱۸۹۹ء میں ہائی کی یورانڈ پٹنہ بینچ کے اعزازی مجسٹریٹ مقرر ہوئے۔ تین سال کے اندر اپنی مستعدی اور لیاقت کی وجہ سے آپ نے درجۂ دوم کے اختیارات حاصل کیے۔ ۱۸۹۹ء میں لوکل بورڈ کے ممبر اور ۱۹۰۱ء میں ہائی کی یورحیراتی شفاخانہ اور انجمن انسداد مظالم حیوانات کے ممبر مقرر ہوئے ۱۹۰۰-۱۹۰۱ء میں پٹنہ کے وبائی طاعون کی شدت کے پر آشوب زمانہ میں نہایت استقلال کے ساتھ آپنے انسداد مرض اور صفائی مکانات میں گورنمنٹ کی مدد کی۔ اور اپنے ذاتی مصارف سے

چسپ بحث کی ہے۔ آپکو باین ہمہ علم وفضل شہسواری اور صید افگنی کا بہت بڑا مذاق
ہے آپ کے دو صاحبزادہ سید علی امام اور سید حسن امام مشہور بیرسٹر ہین۔ سکونت
صبہ نیورہ۔ بہار۔

الیسر چندر متر۔ بابو۔ راے بہادر۔ ولادت ۲۵۔ اکتوبر سنہ ١٨٢٩ء۔ آپ کلکتہ
کے اُس معزز کلین کایستھ خاندان سے تعلق رکھتے ہین جو ابتدا گڈھ گوبندپور مین سکونت
پذیر تھا۔ جب یہ موضع قلعہ فورٹ ولیم بنانے کے لیے لیلیا گیا تو خاندان مذکور کو تھنٹھینا
مین نقل مکان کرنا پڑا جو کالج اسکوئر کے قریب ہے۔ آپ کے نانا راے ہردچند گھوش
بہادر آپ کے عمزاد بھائی کلکتہ کی عدالت خفیفہ کے ایک نامی جج تھے۔ آپ نے
ہیر اسکول مین تعلیم پائی اور سنہ ١٨٤٢ء مین فرسٹ سینیر اسکالرشپ کا امتحان پاس
کیا اور وہان سے ہندو کالج مین آپ نے کل امتحانات نہایت نمود کے ساتھ پاس
کیے اور مختلف مضامین مین انعام اور تمغے حاصل کیے۔ سنہ ١٨٤٤ء مین فورٹ ولیم کالج
مین قانونی لکچر سُنے اور اول ہی امتحان مین وہ طلائی تمغہ حاصل کیا جو ممتحنون نے مقرر
کیا تھا۔ اس پر سر سیسل بیڈن صاحب کی توجہ اُنپر مائل ہوئی اور جب مسٹر موصوف
بورڈ آف ریونیو کے جونیر سکرٹری مقرر ہوے تو اُنھون نے ڈھاکہ کے کمشنر آبکاری کی
ماتحتی مین آپ کو ایک اعلیٰ عہدہ عطا کیا۔ بابو صاحب نے سنہ ١٨٤٩ء سے سنہ ١٨٦٣ء
تک مختلف اعلیٰ سرکاری عہدون پر کام کیا۔ آخر مین آپ کلکتہ کے شمالی ڈویژن
کے قائم مقام پریسیڈنسی مجسٹریٹ تھے۔ راے بہادر سنہ ١٨٨٨ء سے سنہ ١٩٠٢ء تک
تین بار برٹش انڈین اسوسی ایشن کے وائس پریسیڈنٹ رہ چکے ہین۔ آپ البرٹ
وکٹر اسائلم فار لیپرس (جذام خانہ) کے انتظامی بورڈ کے ممبر ہین۔ آپ کی سرکاری
خدمات کے صلہ مین گورنمنٹ نے آپ کو راے بہادر کا خطاب عنایت کیا ہے۔

رائےصاحب بابو درگا چرن چکرورتی رئیس ہگلی

شمس العلما مولوی سید محمد امداد امام رئیس نیوڑہ

رائے بہادر بابو ایشر چندر متر رئیس کلکتہ

سید محی الدین احمد عرف شاہ محمد کمال رئیس گیہ

کارہائے نمایاں کیئے جنکی تعریف ولیم ٹیلر صاحب نے اپنی تصنیف موسومہ انڈین مِن ہندوستان میں کی ہے۔ اور اُسکے صلہ مین اُن کو ڈپٹی مجسٹریٹی کا عہدہ اور خطاب ملتا تھا مگر اُنھوں نے منظور نہیں کیا اور خلوت نشینی کو ترجیح دی آپکے خاندان کے موجودہ ممبر بھی اپنے اقران و امثال میں ممتاز درجہ رکھتے ہین۔ آپ خود شمس العلما ہین آپ کے منجھلے بھائی سید فضل امام خان خان بہادر کے خطاب سے ممتاز ہیں۔ مولوی سید نصیر الدین خان حاکم مال و فوجداری ہیں اور مولوی سید محی الدین خلف سید نجم الدین مذکور ڈپٹی کلکٹر اور مجسٹریٹ ہیں۔ مولوی سید شرف الدین ایک مشہور بیرسٹر اور مولوی محمد یحییٰ صاحب پٹنہ کے وکیل درجہ اول ہیں۔ آپ کے برادر اصغر سید یوسف امام انتظام زمینداری و تجارتی کاروبار مین مصروف ہین جسے اُنھوں نے بہت بڑی ترقی دی ہے۔ آپ کے بھانجے سید محمد سلیمان خلف مولوی سید محمد یحییٰ بھی بیرسٹر ہیں اور عدالت ہائی کورٹ حیدرآباد مین کام کرتے ہین۔ آپ کے خاندان کے اکثر نوجوان بی اے۔ اکثر بیرسٹر۔ اکثر وکیل ہیں اور کچھ ولایت میں تعلیم پارہے ہیں شمس العلما مولوی حکیم سید امداد امام صاحب نے حسب معمول عربی اور فارسی کی تعلیم حاصل کی اور علوم ریاضی و معدنیات و حیوانات۔ مناظرہ۔ فلسفہ جدیدہ و قدیمہ سے بخوبی ماہر ہین اور زبان انگریزی میں بھی کافی دستگاہ ہے۔ آپ اُردو کے جوش فکر اور خوشگو شاعر ہین۔ اثر تخلص ہے انگریزی اشعار بھی آپ نے نظم کیے ہیں۔ آپ کی تصنیفات میں اکثر کتابین موجود ہین۔ کتاب مرآۃ الحکما اور کتاب الاثمار مصنفہ شمس العلما زبان سوئیڈش میں ترجمہ ہوئی ہین۔ اور وہ سوئیڈن اور ناروے کی یونیورسٹیون مین جاری ہیں۔ آپ نے کاشف الحقائق معروف بہ بہارستان سخن نامے ایک کتاب تصنیف کی ہے جسمین آپ نے مصری۔ یونانی۔ لاطینی۔ اطالوی۔ جرمن۔ انگریزی۔ عربی۔ فارسی۔ اُردو۔ سنسکرت بھاشا۔ چینی۔ جاپانی۔ اور جملہ کی طرز شاعری پر ایک

جو صوبۂ ہذا مین مجاہدانہ تشریف لائے تھے بعد فتوحات موضع نیورہ مین توطن پذیر ہوے - یہ مشہور ومعروف سید حسن جنگ سوار کے چھوٹے بھائی تھے جنکا مزار اجمیر کی پہاڑی پر ہے اور جنکا ذکر مفتاح التواریخ مین ہے - اسی خاندان مین نواب حاجی سید احمد سعید خان بہادر ظفر جنگ امیر الوزرا اور نواب سید عتیق اللہ خان صوبہ دار اٹاوہ گزرے ہین جنکے تذکرے تاریخ سیر المتاخرین مین مندرج ہین اور رقعات عالمگیری مین شہنشاہ اورنگ زیب دہلی نے انھین اعزاز کے ساتھ یاد کیا ہے - سید محمد نجیب صوبۂ بہار کے ایک بڑے تعلقدار تھے - اُن کے صاحبزادے سید حسن عسکری افواج دہلی کے بخشی اور ایک ذی اختیار امیر تھے - اِن کے دو فرزند تھے میر امجد علی نے گورنمنٹ انگریزی کو کولون کی جنگ مین اپنے سوار و پیادون سے بہت بڑی اعانت دی تھی اور اسکے صلہ مین ضلع گیا مین ایک بہت بڑا تعلقہ حاصل کیا - دوسرے بیٹے میر مردان علی گورنمنٹ انگلشیہ کی جانب سے عامل ضلع شاہ آباد تھے اور اُنکو فوجداری ومال وبندوبست کے اختیارات حاصل تھے - مورث میر مردان علی آپکے پرداداسید امداد علی خان بہادر کے حقیقی نانا تھے - آپ کے آبا و اجداد ہمیشہ سے گورنمنٹ انگلشیہ کے معتمد اور ذمہ دار عہدون پر ممتاز رہتے آئے ہین آپ کے والد شمس العلما سید وحید الدین خان بہادر صدر الصدور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ - ڈسٹرکٹ رجسٹرار - جج خفیفہ - اور جسٹس آف دی پیس کے عہدون پر سرفراز تھے - اور آپ کے دادا سید امداد علیخان بہادر صدر الصدور اور حاکم فوجداری تھے اور آپ کے پردادا سید امام علی حاکم مال تھے اور اُن کے والد مرحوم سید بقیۃ اللہ بھی اس عہدہ پر ممتاز تھے آپ کے والد کے نانا سید سلامت علیخان اور ماموں سید راحت علیخان عدالتہاے دیوانی وفوجداری کے مناصب جلیلہ پر مامور تھے - اور آپکے حقیقی چچا سید فرید الدین خان بھی حاکم عدالت تھے - غدر ۱۸۵۷ء مین آپ کے ایک چچا سید نجم الدین نے

درگا چرن چکرورتی۔ بابو۔ رائے صاحب۔ ایل۔ سی۔ ای۔ رائے صاحب ایک
معزز برہمن خاندان سے تعلق رکھتے ہیں جو سومرا ضلع ہوگلی کے ودیابھوشن خاندان کے نام سے
مشہور ہے۔ بابو صاحب نے محض اپنی قوت بازو اور ذاتی کوشش سے یہ نمایاں اور ممتاز منصب
حاصل کیا ہے۔ سنہ ۱۸۷۲ء میں آپ نے یونیورسٹی میٹریکولیشن امتحان پاس کیا۔ سنہ ۱۸۷۶ء میں ایل
سی۔ ای۔ (سند یافتہ درجہ سول انجینئرنگ) کی ڈگری حاصل کی اور اسی سال کل امیدواران میں جو
کلکتہ پریسیڈنسی کالج کے صیغہ سول انجینئرنگ سے شریک ہوئے تھے اول رہے۔
سنہ ۱۸۷۹ء میں آپ بنگال کے محکمۂ تعمیرات میں بطور ایک کارآموز انجینئر کے مقرر ہوئے
سنہ ۱۸۸۲ء میں اسسٹنٹ انجینئر کے عہدہ پر فائز ہوئے۔ چونکہ آپ نے اس زمانہ میں امتحان
پاس کیا تھا جب اس کالج کے پاس شدہ طالبعلموں کو مستقل انجینئر مقرر کرنے کی کوئی
ذمہ داری نہ تھی لہذا وہ مستقل انجینئر مقرر ہو سکے۔ سنہ ۱۸۸۶ء میں گورنمنٹ نے آپ کو بطور
اپر سبارڈینیٹ کے مقرر فرمایا۔ سنہ ۱۸۹۵ء میں گورنمنٹ نے انکی اُن قابلانہ خدمات کے صلہ
میں جو انھوں نے انہارسوں کی تشخیص مالگزاری کے متعلق ایک جدید نظام جاری
کرنے میں انجام دیں انکو رائے صاحب کا خطاب بطور ایک ذاتی اعزاز کے عطا فرمایا
اس سسٹم کے اجرا سے آبپاشی کے محاصل میں ترقی ہوئی۔ سنہ ۱۹۰۰ء سے آپ اعزازی
اسسٹنٹ انجینئر ہیں۔ سکونت بردوان۔

محمد امداد امام۔ مولوی۔ حکیم۔ سید۔ شمس العلما۔ ولادت ۱۱ اگست سنہ ۱۸۴۹ء
آپ صوبہ بہار کے ایک ممتاز خاندان سادات میں ہیں۔ آپکا سلسلۂ نسب حضرت
زید شہید جگر گوشۂ امام چہارم حضرت امام زین العابدینؑ سے ملتا ہے۔ آپ کے
جد اعلیٰ سید فیروز جو سید ابوالفرح واسطی کی نسل سے تھے وارد ہندوستان ہوئے تھے
اور آپ کے والد خان بہادر سید وحید الدین مغفور کے اجداد مادری میں سید حسن جنگ سوار

نے سلطان غیاث الدین کے دور سلطنت مین پہلے مقام گوڑ واقع بنگال مین اور پھر وہان
سے پرگنۂ فتح سنگھ سرکار شریف آباد مین مستقل توطن اختیار کیا جہان سلاطین افغان ومغلیہ
کی جانب سے آپکے بزرگون کو لاخراج ائمہ عطا ہوا تھا چونکہ اس خاندان کے اسلاف ہدایت
وارشاد مین مصروف تھے لہذا سلاطین اسلام بنگالہ نے اس خاندان کو خوندکار کے
لقب سے ملقب کیا۔ خوندکار فضل ربی خان بہادر اٹھارہ برس کی عمر تک ضروری تعلیم
وتدریس مین مشغول رہے۔ اسکے بعد نواب ناظم بنگالہ کی سرکار نظامت مین ملازم ہوے
جہان آپ کے والد مرحوم خوندکار مولوی عبدالاکبر میر منشی تھے اور آپ کے اجداد بھی اس
سرکار مین مناصب جلیلہ پر ممتاز وسرفراز تھے۔ آپ اکیس سال کی عمر مین نومبر سنہ ۱۸۶۹ع
مین جناب عالی نواب ناظم بنگالہ کی خدمت مین انگلستان کو روانہ کیے گئے جو اُسوقت
لندن مین مقیم تھے۔ وہان خط وکتابت فارسی کا کام اور باورچیخانہ کا انتظام آپ کے
سپرد کیا گیا۔ مارچ سنہ ۱۸۷۰ع مین جب آپ بعد حصول رخصت لندن سے واپس آئے
تو بعد چندے علاقہ جات زمینداری نظامت کے آپ منیجر مقرر ہوے جس کے فرائض
آپ نے نہایت جانفشانی دیانت اور بیدار مغزی سے انجام دیے۔ سنہ ۱۸۸۱ع مین جب
نواب ناظم بہادر کے ولی عہد نواب عالیقدر بہادر الملقب بہ امیر الامرا نواب بہادر
رئیس حال وسادہ نشین مسند ریاست ہوے تو آپ عہدۂ جلیلہ دیوانی ریاست مرشدآباد
پر منصوب ہوے۔ آپ ضلع مرشد آباد کے انزیری مجسٹریٹ میونسپل کمشنر اور ممبر ڈسٹرکٹ بورڈ
بھی ہین۔ کتاب موسومہ "آریجن آف مسلمانان بنگالہ" کی تصنیف کے صلہ مین
سنہ ۱۸۹۶ع مین آپ کو گورنمنٹ سے خان بہادر کا خطاب مع شمشیر کے عطا ہوا اور سنہ ۱۸۹۷ع
مین جناب ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کے ڈائمنڈ جوبلی مین ایک اعزازی سند مرحمت ہوئی۔ سکونت
ابنۂ خانہ مرشد آباد۔ آبائی مکان۔ سالار پوسٹ آفس۔ طالب پور ضلع مرشد آباد۔ بنگال

خیر خواہی و وفاداری کیا گیا۔ ۲۶ جون ۱۹۱۲ع کی علالت کے بعد شاہ و شہنشاہ ہند کی صحت پر آپ نے سارکباد کا تار بھیجا آپ کا خاندان ضلع گیا میں ممتاز سمجھا جاتا ہے مولوی حاجی سید محبوب عالم اور مولوی حاجی سید صدیق عالم آپ کے حقیقی بھائی اور مولوی سید عبدالحفیظ مرحوم ہاشمی النسل اور زمیندار و رئیس گیا کے فرزند ہیں اس خاندان کو تاریخی شہرت حاصل ہے اسکے مورث اعلیٰ مخدوم سید شاہ محمد عمر ولد سید علی نبیرہ بغدادی ۱۰۸۰ع میں بغداد سے براہ خراسان وارد ہندوستان ہوئے اس خاندان کے ایک بزرگ مسمی سید محمد حبیب اللہ کو شاہ عالمگیر ثانی نے سپہ سالار مقرر کیا اور التمغہ اور جاگیر میں موضع بھورہ ضلع گیا مرحمت کیا تھا۔ ان صاحبزادوں کے والد موصوف نے ان کے زمانہ طفولیت میں انتقال کیا اور یہ قاضی صاحب ممدوح کے زیر تربیت رہے جس کا اثر یہ ہوا کہ امور زمینداری اور شہسواری وغیرہ میں مشاق ہیں۔ خیر خواہ گورنمنٹ ہیں۔ فارسی و انگریزی کی تعلیم پا رہے ہیں۔ آپ کے صاحبزادہ محمد عثمان عرف ابوالاحمد مولوی سید ابو سعید خان بہادر قادری ایک مشہور رئیس پٹنہ کے نواسے ہیں جکی انگریزی تعلیم کے لیے ایک یوروپین اور عربی و فارسی کے لیے ایک عالم متقرر ہے۔ سکونت گیا۔

فضل ربی۔ خوندکار۔ خان بہادر۔ آپ کی ولادت بمقام سالار ضلع مرشدآباد میں ۱۲ اگست ۱۸۵۱ع کو واقع ہوئی۔ آپ بنگالہ کے قدیم خوندکار خانوادہ سے ہیں جسکا سلسلۂ نسب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے۔ آپ کے مورث اعلیٰ خواجہ رستم خراسانی مظالم چنگیز خانی سے تنگ ہو کر مع اہل و عیال کے وارد ہندوستان ہوئے اور شیخ ضیاء الدین زاہد بن خواجہ رستم خراسانی کڑہ مانک پور ضلع الہ آباد میں سکونت پذیر ہوئے جو اپنے عصر میں ایک بڑے حدار سیدہ شخص تھے۔ ان کے بیٹے شیخ سراج الدین

مرحمت کیا جس پر آپ کے اعلیٰ انگریز دوستون نے آپ کو مبارکباد کے خطوط لکھے -
۱۸۹۷ء مین جناب ملکہ معظمہ کے ڈائمنڈ جوبلی کے موقع پر ضلع گیا کے یوروپین ہندو
اور مسلمان باشندون کی جانب سے ایڈرس پیش کرنے کے لیے جو ڈیپوٹیشن گیا تھا
اُس کمیٹی کے آپ سکرٹری تھے - اواخر ۱۹۰۰ء مین جب گیا مین طاعون کی شدت
تھی تو آپ نے مسٹر سی - اے - اولڈہیم صاحب مجسٹریٹ و کلکٹر گیا کو شہر کے
ڈس انفکٹ کرانے مرضیٰ کو تشفی و تسلی دینے اور غربا کے معالج حکیم - بید یا ڈاکٹر کو اُسکے
گھر پہونچانے مین بہت بڑی مدد دی - اسکے صلہ مین صاحب موصوف کو قیصر ہند کا طلائی
تمغہ اور آپ کو نقرئی تمغہ مرحمت ہوا سینہ پر تمغۂ قیصر ہند آویزان کرتے وقت نواب لفٹنٹ
گورنر بنگال نے بیان کیا کہ خان بہادر کی طاعونی خدمات کے صلہ مین جو اُنھون نے
شہر گیا مین انجام دین مین اُنھین حضور والیسرائے کی نیابت کی حیثیت سے یہ تمغۂ
نقرئی دے رہا ہون خان بہادر موصوف نے مجسٹریٹ ضلع کو ہر قسم کی مدد دی - بیمارون
کی تیمارداری مین ہر موقع پر شریک رہے - آپ نے اقامت گیا مین جس استقلال سے
کام لیا وہ تسکین بخش اور قابل تعریف تھا - مین آپ کو مبارکباد دیتا ہون اور مجھے اس
امر مین ذرا بھی شک نہین کہ آپ ہمیشہ گورنمنٹ کو خوش رکھکر عزت حاصل کیا کرینگے
اور علاوہ اور حکام انگریزی کے خود سر جان وُڈبرن لفٹنٹ گورنر بنگال نے خاص اپنے
قلم سے آپ کو شکریہ کے خطوط تحریر فرمائے - جناب ملکہ معظمہ آنجہانی کی خبر انتقال سنکر آپنے
مسلمانان گیا کو مسجد جامع اور اپنی خاص مسجد مین جمع کیا اور دعائے مغفرت مانگی -
شہنشاہ جرمن کی والدہ کے انتقال کے موقع پر آپ نے بذریعۂ والیسرائے کے ہمدردی
کا تار روانہ کیا جسپر شاہنشاہ جرمن کی جانب سے آپ کا شکریہ ادا کیا گیا - فتح پریٹوریا
اور صلح جنگ جنوبی افریقہ پر آپ نے اپنے اور سنی مسلمانان گیا کی جانب سے سکرٹری
اسٹیٹ ہند کو مبارکباد بھیجی جسکے جواب مین وہان سے بھی اظہار خوشنودی اور اعتراف

کیا۔ اُسوقت قاصی ورندا سمد خان بہادر کی عمر تقریباً دو سال کی تھی لہذا آپ کے نانا
منشی سید چراغ علی صاحب مدار المہام ریاست ٹیکاری ضلع گیا آپ کی تعلیم و تربیت
کی طرف متوجہ ہوے اور آپ شہر گیا مین اُنکے ساتھ رہنے لگے۔ اور چونکہ آپ کی
والدہ کے سوا اُنکے کوئی اولاد نہ تھی اس لیے اُنھون نے اپنی کل جائداد جو قاضی صاحب
کی آبائی جائداد کی بہ نسبت بہت زیادہ تھی قاضی صاحب اور آپ کی دو بہنوں کے
نام لکھدی۔ آپ کو فارسی انشا پردازی اور شاعری مین مہارت تامہ حاصل ہے۔ فن
شہسواری۔ تیر ماری اور قادر اندازی مین مشہور ہیں اور اکثر انعام حاصل کیا ہے آپ
حنفی المذہب مسلمانوں کے رہنما اور سرگروہ ہیں آپ ایک بے تعصب مخیر اور ہر دلعزیز
شخص ہیں۔ رفاہ عام کے کامون میں آپ دلچسپی ظاہر فرماتے ہیں گیا میں جب واٹر ورکس
جاری ہوا تو آپ نے بمکمت دس ہزار روپیہ بطور چندہ کے مرحمت کیے اور لیڈی ڈفرن
فنڈ کلکتہ کو سالانہ چندہ سے مدد دیتے ہیں۔ کوئین وکٹوریہ میموریل فنڈ میں اور ہز اکسلنسی
لیڈی کرزن کے مجوزہ ہندوستانی دائیوں کے تعلیمی فنڈ مین آپنے اپنے اور اپنے خاندان کی
طرف سے چندہ بھیجا۔ آپ خلقی رحمدلی کی وجہ سے وصول مالگزاری میں رعایا پر تشدد روا
نہیں رکھتے بلکہ عدمات واقعی پر خیال فرماکے بوجہ اُنکی ناداری کے اکثر مالگزاری معاف
کر دیا کرتے ہیں۔ گاؤ کشی کے جھگڑہ مین آپ نے فریقین کو رضامند رکھا اور ہندو
مسلمانوں سے صلح کرا دی اور جامع مسجد کی ترمیم کے لیے اپنی جیب سے تین ہزار
روپیہ چندہ دیا اور عام مسلمانوں کو بھی چندہ کی تحریص و ترغیب دلائی۔ شیعہ سنیوں کے
علم کے جھگڑے کے تصفیہ میں بھی گورنمنٹ کو آپ نے بہت مدد دی جس پر حکام وقت نے
آپ کا خاص شکریہ ادا کیا۔ ۱۸۹۲ء میں قاضی صاحب گیا کے آنریری مجسٹریٹ مقرر
ہوے۔ ۱۸۹۵ء میں ہز اکسلنسی لارڈ ایلجن کی تشریف آوری گیا کے وقت آپ استقبالی
کمیٹی کے آنریری سکرٹری تھے۔ ۱۸۹۶ء میں گورنمنٹ نے خان بہادری کا خطاب

فرزند احمد۔ قاضی۔ مولوی۔ خان بہادر۔ تمغہ یافتہ قیصر ہند۔ آپکی ولادت ۱۷۔ اپریل سنہ ۱۸۶۷ء کو بمقام دولت پور مین واقع ہوئی۔ آپ کا اصلی نام مولوی محمد سلطان اور عرف قاضی فرزند احمد صاحب خان بہادر ہے۔ آپ کا سلسلۂ نسب حضرت عمر فاروق ابن الخطاب رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے جنکی تینتیسوین پشت مین آپ واقع ہوے ہین۔ سنہ ... ع مین آپ کے بزرگون مین ابو ناصر بن شیخ عبداللہ بمصلحت وقت مدینہ منورہ سے تارک الوطن ہوکر شہر بلخ مین وارد ہوے اور طریقۂ مشائخ اور سلسلۂ بیعت جاری کیا۔ یہ سلسلہ اُنکی اولاد مین شیخ میران تک قائم رہا۔ انہین سے مخدوم سلطان ابراہیم ادہم جو سلطان بلخ کے نواسے تھے اور مولانا شاہ شمس الدین الحقانی صاحب کشف وکرامات اور مشہور اولیاء اللہ تھے۔ حضرت آخر الذکر اوائل عمر مین بلخ مین منصب قضا پر مامور تھے مگر آخر عمر مین آپ تارک الدنیا ہوکر کوہ بلوری پر عزلت گزین ہوگئے جہان اسوقت تک انکا مزار موجود ہے۔ آپ کے اجداد مین شیخ صدر جہان سنہ ۱۶۵۲ء یعنے شاہ جہان شہنشاہ دہلی کے عہد مین ہندوستان آئے اور دربار دہلی کی طرف سے باختیارات کامل پرگنہ اوکری ضلع بہار کے قاضی مقرر ہوے اور بمقام دولت پور پرگنۂ اوکری مین جو فی الحال ضلع گیا مین شامل ہے توطن اختیار کیا۔ یہ منصب قضا بادشاہان مغلیہ کی جانب سے یکے بعد دیگرے آپ کے پردادا قاضی رحمت اللہ عرف پیر علی مغفور تک جاری رہا اور وقتاً بعد وقتٍ جائداد اور جاگیرات بھی عطا ہوتی رہین۔ ایسٹ انڈیا کمپنی کے زمانہ تسلط مین ان جاگیرون پر خراج مقرر ہوا مگر آپ کے دادا قاضی اسد علی مرحوم کسی قدر ترمیم کے ساتھ عہدۂ موروثی قضا پر مامور رہے۔ سنہ ۱۸۵۷ء مین آپ کے دادا نے رحلت کی اور سنہ ۱۸۵۹ء مین آپ کے والد قاضی احمد بخش مرحوم کو زمانہ غدر کی خیر خواہی و وفاداری کے صلہ مین برٹش گورنمنٹ نے پرگنۂ اوکری وایکل ضلع بہار کا قاضی مقرر کیا۔ انھون نے سنہ ۱۸۶۹ء مین انتقال

قاضی مولوی فرید احمد خان بہادر رئیس گیا

خان بہادر خوندکار فضل ربی طالب پور مرشدآباد
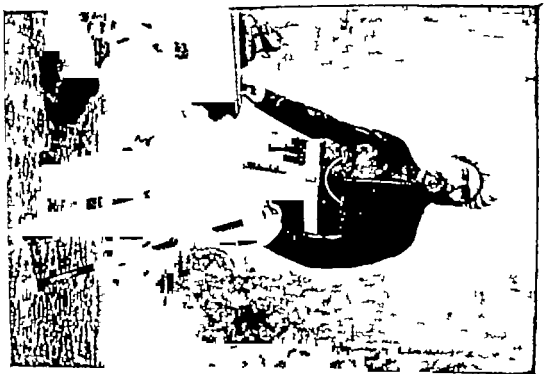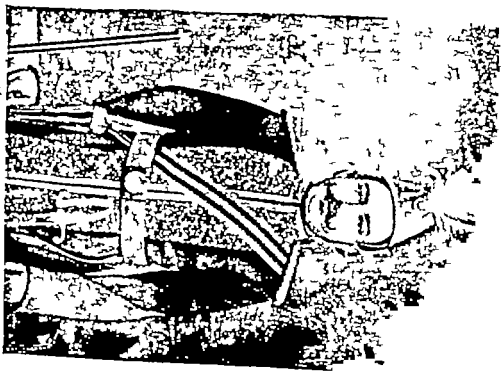
بحرالعلوم مولانا عبدالعلی سے فیض حاصل کیا۔ اور وہاں کی صدر عدالت دیوانی مین
میر منشی کے عہدہ پر مامور رہے۔ مگر اقتضاے حب الوطنی سے ترک ملازمت کر کے پھر
وطن کو چلے آئے۔ آپ کے والد ہائی کورٹ کلکتہ کے محافظ دفتر تھے اور بعض اضلاع
مصنفی اور کلکٹری کے عہدوں پر مامور رہے۔ آپنے مدو عمر مین موضع کے پاٹ شالہ
مین زبان بنگلہ سیکھی اُس کے بعد اپنے والد کے ہمراہ کلکتہ جاکر گیارہ برس کی عمر تک
فارسی اور اُردو حاصل کی۔ آپ کے والد انگریزی تعلیم سے سخت متنفر تھے۔ مگر آپ نے
محض اپنے قصد اور شوق سے انگریزی پڑھی کلکتہ یونیورسٹی کے انٹرنس کے بعد چار برس
تک آپ عربی کی تحصیل میں مصروف رہے۔ اُسکے بعد پھر انگریزی کی تکمیل کا خیال
پیدا ہوا اور ہگلی کالج سے بی اے اور عربی میں ایم اے پاس کیا اُسکے ساتھ ہی
سنہ ۱۸۷۲ع میں آپ ہوگلی کالج میں عربی و فارسی کے پروفیسر مقرر ہوے۔ سنہ ۱۸۷۹ع
میں مدرسۂ راجشاہی کے سپرنٹنڈنٹ ہو گئے۔ پھر سنہ ۱۸۸۲ع میں مدرسۂ کلکتہ مین عربی
و فارسی کے پروفیسر اور دوسرے سال مدرسہ ڈھاکہ کے سپرنٹنڈنٹ مقرر ہوے۔
وہان سے سنہ ۱۸۹۹ع میں اسسٹنٹ انسپکٹر ہوکر ہوگلی میں آئے مگر چند روز کے بعد
پریسیڈنسی کالج کے پروفیسر عربی و فارسی ہو گئے۔ سنہ ۱۸۸۴ع میں آپ کلکتہ یونیورسٹی
کے فیلو مقرر ہوے۔ اور جنوری سنہ ۱۸۹۷ع میں شمس العلما کے خطاب سے ممتاز ہوئے
آپ ڈسٹرکٹ بورڈ کے ممبر اور میونسپل کمشنر اور آنریری مجسٹریٹ ہیں۔ آپکے خلف اکبر
مولوی ابو نصر محمد علی جلپائی گوری مین ڈپٹی کلکٹر ہیں۔ سکونت کلکتہ۔ بنگال۔

سعادت حسین۔ مولوی۔ خان صاحب۔ آپکو خطاب خانصاحب ۲۱ مئی
سنہ ۱۸۹۲ع کو گورنمنٹ ہند سے عطا ہوا۔ سکونت نمبر ۱۳۔ کوچۂ رام شنکر رائے۔ کلکتہ

۱۸۸۷ء کو رحلت فرمائی اور یکم مئی ۱۸۸۸ء کو مدرسۂ سلطان اوده بند کر دیا گیا۔
مدرسۂ مذکورۂ بالا مین آپ نے چھ برس چھ مہینے گیارہ دن تعلیم حاصل کی اور اپنے
مدرّسون اور پرنسپلون کی نظر مین معزز و ممتاز رہے اسکے بعد آپ کلکتہ کے سینٹ زیویر
کالج کے انٹرنس کلاس مین داخل کیے گئے۔ پھر آپنے مدرسہ کلکتہ مین تحصیل علم کی
۷۔ جولائی ۱۸۹۱ء کو آپ کی والدہ نواب مبارک محل صاحبہ نے انتقال کیا۔ ۸۔ اکتوبر
۱۸۹۱ء کو ہاجرہ بیگم صاحبہ سے آپ نے عقد کیا یکم مئی ۱۸۹۵ء کو آپ نے ایک
انگریزی ہائی اسکول موسوم بہ مدرسۂ محمدی قائم اور جاری کیا جس مین مسلمانون کے بچے
مُفت تعلیم پاتے ہین۔ تواریخ انگلستان بزبان اُردو تصنیف کی جو قابل دید ہے۔ آپکو
کرکٹ فٹ بال وغیرہ اشغال سے خاص دلبستگی ہے فتح پرٹیوریا کی خوشی مین ایک پیالہ
اور ایک باسکٹ (ٹوکری) جونیر ریگبی فُٹ بال ٹیم کے اول لڑکے کو دیا تھا انجمن خاندان
اودھ جو ۳ فروری ۱۹۰۱ء کو قائم ہوئی اُسکے آپ سکرٹری ہین۔ آپ عربی و فارسی اور
انگریزی مین معقول مہارت رکھتے ہین۔ آپ علاوہ آبائی جائداد کے گورنمنٹ سے
پانچسو روپیہ کی پنشن پاتے ہین۔ آپ کی نو اولادون مین اسوقت صرف دو صاحبزادے
ہمایون جاہ مرزا محمد عابد علی اور کیوان جاہ مرزا محمد واحد علی اور ایک صاحبزادی کوہر بیگم
ہین۔ سکونت کلکتہ۔ بنگال۔

محمد صدیق - ابوالخیر شمس العلما - آپ کی ولادت ۱۸۴۸ء مین بموضع سلطہ
ضلع چوبیس پرگنہ صوبۂ بنگال مین واقع ہوئی۔ آپ کے اجداد مین منشی قمرالدین عہد شاہجہان
بادشاہ مین تحصیلدار ہوکر بنگالہ مین داخل ہوے۔ اُسوقت سے اس خاندان نے سرزمین
بنگال مین نشو و نما پائی۔ اس خاندان کی ایک شاخ ضلع میدنی پور واقع بنگال مین
بھی موجود ہے۔ آپکے جد مرحوم مولوی محمد واجد زمانہ تحصیل علوم مین مدراس گئے جہان
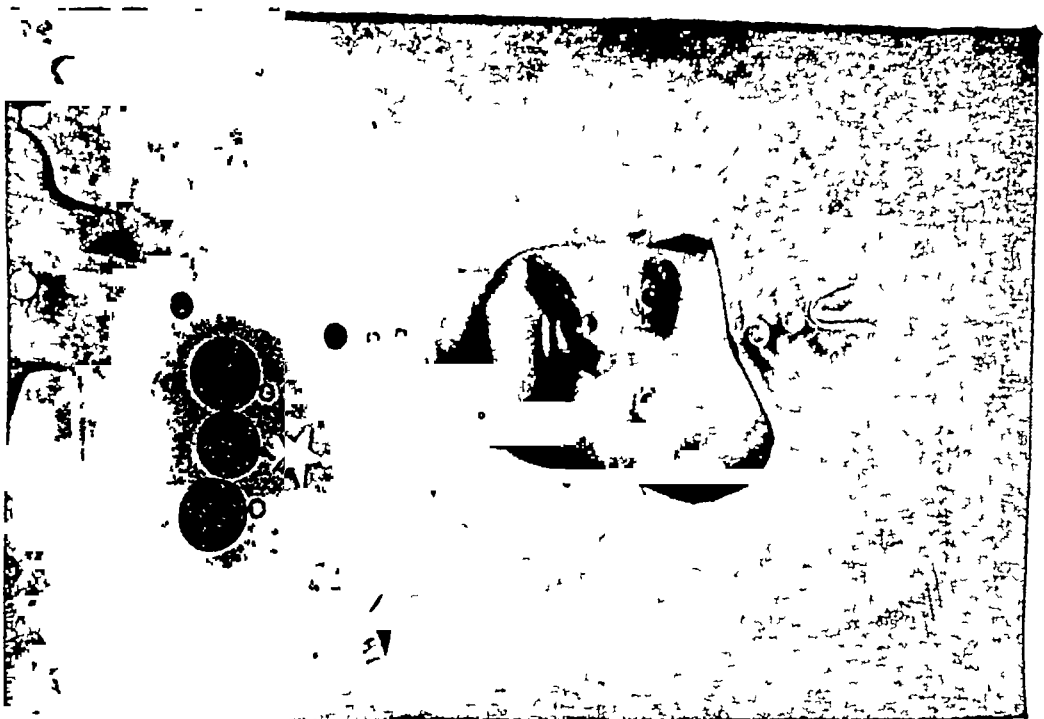
وسرگرم ہیں۔ دسمبر ۱۸۹۹ء میں لکھنؤ کے انڈین نیشنل کانگرس کے اجلاس میں آپ پریسیڈنٹ تھے۔ اسکے بعد آپ پھر ولایت تشریف لے گئے مگر وہاں سے واپس آکر اب آپ نے یہاں کی مستقل سکونت کا قصد کرلیا ہے۔ سکونت کلکتہ۔ بنگال۔

محمد بابر۔ مرزا۔ پرنس۔ آپ حضرت خلد آرامگاہ سلطان عالم سکندر جاہ مرزا محمد واجد علی شاہ سابق بادشاہ اودھ کے صاحبزادہ ہیں۔ آپ کی والدۂ مرحومہ بھی خاندان شاہی سے تھیں۔ آپ تئیس برس کی عمر تک عربی۔ فارسی۔ بنگلہ اور انگریزی وغیرہ زبانوں کی تعلیم میں مصروف ومشغوف رہے۔ حضرت شاہ اودھ کی وفات کے بعد آپ نے اپنے ذاتی شوق سے تعلیم ڈاکٹری کی طرف توجہ کی اور پانچ برس تک علمی اور عملی طریقوں سے اُسکو حاصل کرکے ڈپلومہ پایا اور مختلف مرضوں کے علاج میں کامیابی حاصل کی۔ تیس برس کی عمر میں آپنے عالیخاندان اور مشہور ایرانی تاجر کلکتہ میر محمد کاظم صاحب جوہری کی دختر نیک اختر سے شادی کی۔ اُسسے تین اولادیں عالم ظہور میں آئیں۔ ایک فرزند پرنس قیصر مرزا محمد رضا صاحب اور دو صاحبزادیاں حسن آرا بیگم علیہ خاتون اور حسین آرا بیگم فاطمہ خاتون ہیں۔ سکونت کلکتہ۔ بنگال۔

محمد ابو العلی۔ مہاداراجاہ بہادر۔ پرنس آپکی ولادت ۷۔ اپریل ۱۸۷۱ء عیسوی کو ایوان سلطانی واقع گارڈن ریچ مٹیابرج کلکتہ میں واقع ہوئی۔ آپ حضرت خلد آرامگاہ سلطان عالم سکندر جاہ مرزا محمد واجد علی شاہ سابق بادشاہ اودھ کے صاحبزادے ہیں۔ آپ اپنی عمر کے دس برس چھ مہینے چودہ دن کے بعد ۲۱۔ اکتوبر ۱۸۸۱ء کو مدرسہ سلطان اودھ میں داخل ہوئے جو محلہ ٹالی گنج کلکتہ میں خاص شاہزادگان و مرشدزادگان اودھ کی تعلیم وتربیت کے لیے قائم کیا گیا تھا۔ حضرت شاہ اودھ نے ۲۱۔ ستمبر

آپ نے اپنے بھائیون کے نام لکھے ہین وہ انگریزی اور بنگلہ مین مکتوبات کی حیثیت سے طبع ہوے ہین - بنگلہ کتابون پر تقریظین اور تبصرے لکھنے کا آپ کو بہت شوق تھا - زمانہ قیام بن گرام مین آپ کی توجہ ڈراما لکھنے کی طرف مائل ہوئی اِس خیال کے پیدا کرانیوالے آپ کے بچپن کے دوست بابو بنکم چندر چٹرجی تھے آپ کے اکثر ناٹک مطبوع اور مقبول ہو چکے ہین - فن شعر گوئی مین بھی آپ کو ملکہ حاصل ہے - بنگلہ اور انگریزی زبان مین آپکی نظمین مشہور ہین - مہابھارت اور رامائن کے ترجمے جس خوبی اور لیاقت سے آپنے کیے ہین ولایت کے نامور اخبارات بھی اُسکے معترف ہین - آپ ایک محنتی اور جفاکش شخص ہین - ۳۱ - اکتوبر ۱۸۷۶ء کو دریاے گنگا کے سیلاب عظیم (جس مین چالیس ہزار نفوس غرق آب ہو گئے) کے زمانہ مین ڈسٹرکٹ افسری کی حیثیت سے آپنے نہایت جفاکشی اور تندہی سے انتظام کیا - سنہ ۱۸۹۰ء مین بابو صاحب بردوان تبدیل کیے گئے سنہ ۱۸۹۱ء مین میدنی پور کے کلکٹر مقرر ہوے جہان آپ نے کورٹ آف وارڈس کے انتظام کی خرابیون کو درست کیا - سنہ ۱۸۹۲ء مین گورنمنٹ نے بابو صاحب کی نمایان خدمات کے جلدو مین سی - آئی - اِی کا خطاب عطا کیا - اکیس سال کی ملازمت کے بعد سنہ ۱۸۹۳ء مین رخصت رعایتی حاصل کر کے آپ ولایت کی سیاحت کو گئے - واپسی کے بعد بردوان ڈویژن کی کمشنری کے معزز عہدہ پر آپ مامور ہوے یہ ایک ایسا گران پایہ عہدہ ہے جس پر باستثناے بابو صاحب اسوقت تک کوئی ہندوستانی مامور نہین ہوا - سنہ ۱۸۹۵ء مین آپ بنگال لیجس لیٹو کونسل کے ممبر اور اوڑیسہ ڈویژن کے کمشنر اور باجگزار ریاستہاے اوڑیسہ کے سپرنٹنڈنٹ مقرر ہوے - سنہ ۱۸۹۷ء مین آپ ملازمت سے کنارہ کش ہوے - کچھ عرصہ کے بعد ولایت تشریف لے گئے جہان یونیورسٹی کالج مین ہندوستان کی تاریخ کی پروفیسری پر آپکا تقرر ہوا جو ایک بے نظیر بات ہے اسوقت اپنی پچاس برس کی عمر مین بھی آپ مثل نوجوانون کے ملکی خدمات انجام دینے مین چست

اُنیس برس کی عمر میں ۲-مارچ ۱۸۶۹ء کو آپ نے بابو بہاری لال اور بابو سریندر ناتھ بنرجی
کے ساتھ سول سروس کے امتحان کے لیے ولایت کا سفر کیا- ایک سال کی محنت کے بعد آپ
اس سخت امتحان میں کامیابی کے ساتھ پاس ہوئے اور تین سو انگریز طلبا میں آپ کا
تیسرا نمبر رہا اسی سال آپ نے بیرسٹری کا امتحان بھی پاس کر لیا- بعد ازاں آپ نے دو برس
تک مختلف مقامات یورپ اسکاٹلینڈ- آئرلینڈ- فرانس- بلجیم- سوئٹزرلینڈ- اٹلی وغیرہ
کی سیاحت کی اس کے بعد ہندوستان کو مراجعت کی- واپسی کے کچھ دنوں بعد ۲۸- ستمبر
۱۸۷۱ء کو چوبیس پرگنہ کے اسسٹنٹ مجسٹریٹ مقرر ہوئے- یکم نومبر ۱۸۷۱ء کو مرشدآباد
جیل خانہ کے افسر کیے گئے اور یکم فروری ۱۸۷۳ء کو جیل خانہ ندیا کو آپ کی خدمات منتقل ہوئے
آپ کے دوران انتظام میں مقام بن گرام کو بہت بڑی ترقی ہوئی- جدید سڑکیں بنائی گئیں
جا بجا اسکول قائم کیے گئے اور رفاہ عام کے کام بکثرت جاری ہوئے- آپ کو معاملات
تعلیمی میں ابتدا ہی سے بہت بڑی دلچسپی تھی جس میں آپ ہمیشہ عملی حصہ لیتے رہے-
طلبا و مدرسین کی حوصلہ افزائی کے لیے انعام و اکرام دیتے اور غریب طالب العلموں کو اپنی
جیب خاص کے خرچ سے پڑھواتے تھے- عقد ثانی بیوگان کے آپ بہت بڑے
حامی رہے ہیں چنانچہ اکثر بیواؤں کی شادی میں آپ نے چندہ سے مدد کی ہے سنہ ۱۸۷۴ء
کے زمانہ قحط میں آپ کے حسن انتظام سے رعایا اور گورنمنٹ کو بہت مدد ملی جس پر رعایا
نے احسانمندی کا اظہار اور گورنمنٹ نے آپ کی خدمات کا شکریہ ادا کیا- سر جارج کیمبل
سابق لفٹننٹ گورنر بنگال کے عہد میں ابتدائی تعلیم کو وسیع کرنے میں آپ نے جو کوشش کی
تھی وہ مشکور ہوئی اور بنگالہ میں اس تعلیم کو بہت ترقی ہوئی- آپ کو مضمون نگاری کی
جانب خاص میلان تھا جسے اوقات فرصت میں آپ انجام دیتے تھے- کلکتہ ریویو-
بنگال میگزین اور مکرجی میگزین میں آپ کے علمی اور اخلاقی مضامین وقتاً فوقتاً چھپتے رہے
ہیں جنمیں سے بعض کتابی حیثیت میں شائع ہوئے ہیں- قیام لندن کے زمانہ میں خطوط

نسوان کے حامی ہین - آپکا خیال ہے کہ ہندوستان کی ترقی عورتون کی دماغی تربیت پر
منحصر ہے - مسٹر جسٹس امیر علی انگلستان کے اعلیٰ طبقات سوسائٹی مین نہایت
ہر دلعزیز اور مسلمہ لیاقت کے ہندوستانی تصور کیے جاتے ہین - آپ کی مذکورہ قومی و ملکی
ہمدردی - گورنمنٹ کی خدمات کی بجا آوری - علمی - قانونی اور تاریخی اعلیٰ لیاقت کے
لحاظ سے ۱۸۸۷ء مین ہز اکسلنسی لارڈ ڈفرن وایسرائے ہند نے آپ کو سی - آئی - ای
کے خطاب سے سرفراز و ممتاز کیا - ۱۸۸۹ء مین مسٹر رومیش چندر متر کی کنارہ کشی پر آپکو
ہائی کورٹ کی ججی عطا ہوئی آپ کا یہ تقرر بنچ اور بار دونون کے لیے مفید ثابت ہوا خصوصاً
فقہ اور شریعت اسلام کے پیچیدہ مسائل بآسانی حل ہو گئے - مذہباً آپ فرقۂ معتزلہ کے
خیالات کو پسند فرماتے ہین - سکونت کلکتہ - بنگال -

رومیش چندر دت - مسٹر سی - آئی - ای - ولادت ۱۳ - اگست ۱۸۴۸ء

آپ کے والد ایسان چندر دت اُن دلیسی ڈپٹی کلکٹر ون مین تھے جنکو لارڈ ولیم بنٹنک
صاحب نے اول اول عہدۂ مذکور کے اختیارات عطا کیے تھے - بابو رومیش چندر دت
بدو طفولیت ہی مین یتیم ہو گئے تھے مگر آپ کے ایک لائق اور بزرگ عزیز نے آپ کی تعلیم مین
بہت بڑی دلچسپی ظاہر کی اور آپ کو سب سے پہلے بنگلہ پاٹ شالہ مین بھیجدیا جہان آپ
آٹھ برس کی عمر مین داخل ہوے - ۱۸۶۴ء مین انٹرنس کا امتحان اول ڈویژن مین
پاس کر کے آپ چودہ روپے ماہوار کا وظیفہ دو برس تک پاتے رہے - ۱۸۶۶ء مین
آپ نے پریسیڈنسی کالج کلکتہ سے اف - اے کا امتحان دیا اور کامیابی کے ساتھ
پاس ہوے جس پر آپ کو دو برس تک تینتیس روپیہ ماہوار کا وظیفہ ملتا رہا اور امتحان
بی اے مین آپ اور زیادہ نمود کے ساتھ کامیاب ہوے اور یونیورسٹی بھر مین اول
ڈویژن مین دوم رہے - ۱۸۶۴ء مین سولہ برس کی عمر مین آپ کی شادی ہوئی - اور

انگلش لیڈی سے شادی کرلی ہے جو ہندوستان کے دارالصدر کلکتہ کی سوسائٹی میں
ایک ممتاز اور معزز خاتون ہیں۔ آپکی تصانیف سے اسپرٹ آف اسلام کی اشاعت نے علمی
دنیا میں خاص قبولیت حاصل کی۔ ایتھکس آف اسلام ایک مشہور اور مختصر کتاب ہے
جس میں آپنے راسخ الاعتقاد مسلمانوں کی نظر سے مذہب اسلام کے عقائد پر بحث کی
ہے۔ شریعت اسلام پر آپکی "اسٹوڈنٹس ہینڈ بک" نصاب درس میں داخل ہے۔
آپ نے قانون شہادت کی ایک شرح مسٹر جے جی وڈراوف بیرسٹر کلکتہ کی شرکت سے
لکھی ہے جو باعتبار مطالب ایک اعلیٰ درجہ کی کتاب ہے۔ مسٹر جسٹس امیر علی کا پایۂ حیثیت
ایک مصنف کے بہت اعلیٰ و ارفع ہے۔ آپ کی تصانیف، اسپیچیں لکچر اور مضامین ملک
کی جماعت میں قدر و وقعت کی نظر سے دیکھے گئے۔ رسالہ نائنٹینتھ سینچوری میں آپ نے
علمی۔ اخلاقی اور تاریخی مضامین نہایت قابلیت اور تحقیقات سے لکھے ہیں۔ آپ نے
کونسل عالیہ ہند میں اکثر مباحث پر نہایت وسیع اور صحیح معلومات کے ساتھ تقریریں کیں
جس کا اعتراف ہز اکسلنسی لارڈ ڈفرن گورنر جنرل ہند نے آپ کی کنارہ کشی کونسل کے
وقت ممتاز طریقہ سے کیا۔ مسٹر جسٹس امیر علی سنٹرل نیشنل محمڈن ایسوسی ایشن کلکتہ کے
بانی مبانی ہیں۔ آپکی پانزدہ سالہ مدت سکرٹریٹ میں مسلمانان بنگال کی رفاہ و فلاح کو ایک
نمایاں ترقی حاصل ہوئی۔ سنہ ۱۸۸۱ء میں آپنے گورنمنٹ عالیہ کی خدمت میں اہل اسلام کے
مناسب اور واجبی شکایات و حاجات پیش کیے تھے جو بعد غور کامل منظور اور مقبول ہوے
آپنے اپنے زمانہ اڈیشنل ممبری کونسل میں جو ترمیمات و اصلاحات پیش کیں انکو اراکین کونسل
نے تسلیم اور قبول کیا اور وہ ملک کے اسٹیٹیوٹ لا (ہندوستان کے موضوعہ قانون)
میں داخل کیا گیا۔ آپ نے بارہ برس کی ہائی کورٹ کی ججی کے فرائض احکام دینے میں
اپنی بے تعصبی۔ منصف مزاجی اور روشن دماغی کا کامل ثبوت دیا ہے۔ محمڈن ایجوکیشنل
کانفرنس کے سنہ ۱۸۹۹ء کے اجلاس منعقدۂ کلکتہ کے آپ صدر نشین تھے۔ آپ تعلیم

ین آئے اور سوہان ضلع اناؤ مین توطن اختیار کیا - آپ نے ہگلی کالج مین تعلیم پائی
۱۸۶۷ء مین کلکتہ یونیورسٹی سے نمود کے ساتھ بی - اے کا امتحان اور ۱۸۶۸ء مین
تاریخ اور علم السیاست مین ایم - اے کا درجہ پاس کیا اسی سال عہدہ داران وارا کین
یونیورسٹی نے آپ کو شاہی طالبعلم کی حیثیت سے ولایت بھیجنے کے لیے انتخاب کیا
آپ نے انگلستان پہونچکر قانونی تعلیم پسند کی اور وہان کے علما و رؤسا کی صحبت سے
آپ نے اپنی علمی اور دماغی قابلیت کو ترقی دی - مسٹر جسٹس امیر علی نے امتحان
بیرسٹری کی تیاری کے زمانہ مین اپنی سب سے پہلی تصنیف "دو کریٹیکل اگزامنیشن آف
دی لائف اینڈ ٹیچنگس آف محمدؐ" (حضرت محمد صلعم کی سوانح عمری اور تعلیمات و تلقینات
پر نظر غائر) شائع کی جس سے کہ انگلستان مین آپ کی اعلیٰ انشا پردازی کی شہرت
ہوگئی اور اخبارات نے آپ کی لیاقت اور کتاب کی عمدگی کی توصیف کی ۱۸۷۳ء
مین آپ ہندوستان کو واپس آے اور تقریباً چار برس تک بیرسٹری کرنے کے بعد کلکتہ
کے مجسٹریٹ اور بعد ازان چیف مجسٹریٹ مقرر ہوے اور اس اہم عہدہ کے فرائض
نہایت لیاقت سے انجام دیے - دو مرتبہ آپ بنگال لیجسلیٹو کونسل کے ممبر ہو چکے
ہین اور چند سال تک پریسیڈنسی کالج مین شرع محمدی کے لکچرر رہ چکے ہین - ۱۸۸۱ء
مین آپ نے ملازمت سے دست کش ہو کر پھر بیرسٹری اختیار کی یہانتک کہ ہائی کورٹ
کی ججی پر فائز ہوے - زمانہ بیرسٹری مین فقہ اسلام کے متعلق کئی کتابین شائع کین جو
نہایت مستند اور معتبر خیال کیجاتی ہین پریوی کونسل کی جوڈیشل کمیٹی نے اپنے فیصلون
مین اسکا متواتر حوالہ دیا ہے - یہ تصانیف کلکتہ یونیورسٹی کے قانونی کورس مین بھی
داخل ہین - اسی سال یعنے ۱۸۸۱ء مین مسائل وصیت اور ہبہ اور ترکہ پر لکچر دینے
کے لیے ٹیگور لا کے پروفیسر منتخب ہوے زمانہ کی موجودہ رفتار کے لحاظ سے آپ نے
انگریزی اوضاع و عادات اختیار کر لیئے ہین اور ایک شریف خاندان کی اعلیٰ تربیت یافتہ

آنریبل مسٹر جسٹس سید امیر علی سی-آئی-ای کلکتہ

مسٹر رومیش چندر دت سی-آئی-ای کلکتہ
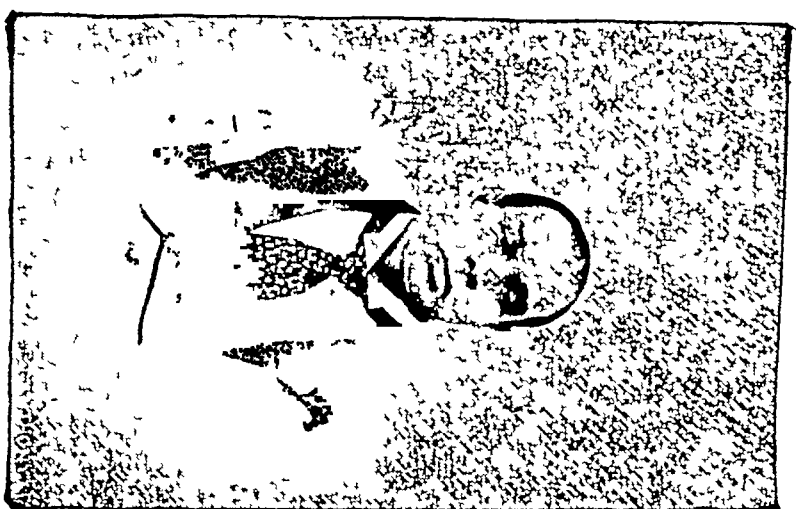
کیجاتی تھی اور شاہی مراسلات میں ہمیشہ القاب ذیل سے یاد کیے جاتے تھے ۔
"رفعت و عوالی مرتبت واہت معالی منزلت عزیزالقدر زمیندار" لالہ پولس بہاری لال سنگھ ۱۸۹۱ء میں اپنی آبائی ریاست پر متمکن ہوے - آپ نے اکھارا میں ایک اسکول قائم کیا ہے جس میں انٹرنس تک کی تعلیم ہوتی ہے - اس اسکول کے ساتھ ایک بورڈنگ ہوس اور لیبریری بھی ہے - تعلیم کے علاوہ آپ کو رفاہ عام کے کاموں میں خاص دلچسپی ہے - چنانچہ سڑکوں کی مرمت اور جدید سڑکوں کی تعمیر تالابوں کی کھدائی وغیرہ میں آپ ہر سال ہزار ہا روپیہ صرف کرتے ہیں اور اپنی زمینداری میں اپنے اسامیوں کو تجارتی کاموں میں شریک ہونے کے لیے ہر قسم کی مدد دیتے ہیں - گذشتہ چند سال کے اندر آپ نے پارچہ بافی کی ترقی دینے کے لیے جلاہوں کو معقول مدد دلایا ہے جس سے وہاں یہ صنعت اب زندہ ہوتی جاتی ہے - آپکی زمینداری میں کوئلہ کی ایک بہت بڑی کان ہے جو بنگال کی اکثر نامی گرامی کمپنیوں سے معاملہ کرتی ہے - زراعت - باغبانی - فنون نادرہ - موسیقی اور سیر و شکار ان سب میں رائے بہادر کو بہت دلچسپی ہے اور آپ شاعر بھی ہیں "پولس گیت" آپکی تصنیفات میں ایک مقبول کتاب ہے - رائے صاحب رانی گنج بینچ کے آنریری مجسٹریٹ ہیں - ان پبلک خدمات کے صلہ میں اور بہ حیثیت ایک منتظم اور قابل زمیندار کے آپ کو رائے بہادر کا خطاب عطا ہوا ہے - سکونت اکھارا - ضلع بردوان -

---
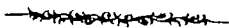
امیر علی - سید - آنریبل مسٹر جسٹس - سی - آئی - ای - آپ اصلاً اور نسلاً عرب نژاد ہیں اور آپکا سلسلۂ نسب آنحضرت صلعم سے ملتا ہے - اس خاندان کا قدیمی موطن سر زمین ایران تھی مگر ۱۷۳۹ء میں نادر شاہ کے ساتھ آپ کے بزرگ وارد ہندوستان ہوے جو انتزاع سلطنت نادر شاہی کے بعد نواب وزیر اودھ کے مہمان نوازی قلمرو

عطاء الرحمن - مولوی شمس العلما - ولادت ۹ - نومبر ۱۸۴۷ء - آپکا آبائی اور خاندانی مسکن موضع چوپالا ضلع ہگلی صوبہ بنگال ہے - فارسی و عربی کی ابتدائی تعلیم آپنے اپنے جد امجد منشی محمد معصوم مرحوم اور عم معظم مولوی حیدر علی مغفور اور والد ماجد مولوی قاسم علی مبرور سے پائی - اسکے بعد مدرسہ عالیہ کلکتہ مین انگریزی اور عربی اعلیٰ درجہ کے نصاب تک تحصیل کی - یکم جون ۱۸۶۹ء کو آپ جنرل رجسٹرار بنگال کے دفتر مین انڈکس ڈپارٹمنٹ کے انگریزی مقرر ہوے - تقریباً دو سال تک اس خدمت کے انجام دینے کے بعد ۱۸۷۱ء مین آپ کی خدمات کمشنر حفظان صحت ہند کے دفتر مین منتقل ہوئین مگر چند ہی ماہ کے بعد آپ ہڈ اسسٹنٹ مقرر ہوے اور بیس برس سے زیادہ عرصہ تک آپ اسی عہدہ پر مامور رہے - ۱۸۹۶ء مین ڈائرکٹر جنرل انڈین میڈیکل سروس کے دفتر مین سپرنٹنڈنٹ کے عہدہ پر مقرر ہوے - ۱۸۹۳ء مین آپ کی احسن خدمات کے صلہ مین گورنمنٹ سے شمس العلما کا خطاب عطا ہوا اور ۱۸۹۶ء مین گورنمنٹ ہند کی جانب سے کلکتہ یونیورسٹی کے فیلو مقرر ہوے - یکم نومبر ۱۹۰۱ء کو پنشن حاصل کر کے خانہ نشینی اختیار کی مگر اُسی مہینہ مین آنریری پریسیڈنسی مجسٹریٹ کلکتہ کے عہدہ پر مامور ہوے - سکونت نمبر ۱۱ - ولی اللہ لین - کلکتہ بنگال -

---

پولن بہاری لال سنگھ - لالہ - راے بہادر - آپ کے مورث لالہ رام چند ہنڈے کے دادا لاہور سے مقصود آباد مین آئے تھے - اس پنجابی جنٹلمین کے ترک وطن مالوف کی وجہ تجارت تھی - لالہ رام چند نے شاہجہان کے عہد مین شیر گڈھ کے نواح مین سکونت اختیار کی - یہ عظیم خان صوبہ دار بنگال کے کمسریٹ ایجنٹ تھے - اُنھون نے اپنی قوت بازو سے اُکھار ریاست کی بنیاد ڈالی جسکو بعد مین بہت بڑی ترقی اور سرسبزی حاصل ہوئی - اسلامی دربار مین اُنکی نہایت عزت اور توقیر

ملف اوراپنے مرتبہ پر قائم تھے اور کولوں اورراجہ ٹکاری کی لڑائیوں میں سرکاری فوج کے شریک ہوے اوراپنی فوج سے ضلع ہزاری باغ کومفتوح اورمتاصل کیا اسکے صلہ میں گورنمٹ انگریزی سے ضلع گیامیں ایک تعلقہ مرحمت ہواتھا۔مگر ۱۸۹۳ع میں جب وہ گدھی توڑدی گئی اور داناپورکیمپ قرارپایاتواُسکے عوض میں گورنمٹ نے تین سوساٹھ مواضع کادوامی بندوبست اُنکے نام کردیا۔اس صورت میں انکو اپنے آبائی مسکن کوچھوڑکرکراے پرسرائے کواپنامستقربناناپڑا۔اُنکے بیٹے میرسبحان علی کے دوفرزند تھے۔خلف اکبرسیدالطاف علی وکیل عدالت دیوانی تھے جنکی اکلوتی دختر کی شادی نواب میرمردان علیخاں کے نواسے اورسیدامدادعلی خاں کے بیٹے شمس العلما مولوی سیدوحیدالدین خاں بہادر کے ساتھ ہوئی ۔ان سے دوفرزند شمس العلما مولوی حکیم سیدامدادامام المتخلص بہ اثراورمولوی سیدیوسف امام متولد ہوے۔اورمیر صفدرعلی مرحوم آپ کے جدامجداوراُنکے بیٹے میرولایت حسین مغفورآپ کے والد ماجد تھے۔وزیرالسلطان نواب امیرعلی خاں بہادرآپ کی نانی کے حقیقی بھائی اور آپ کے خسر تھے۔آپ ۱۸۷۷ع کے دربارقیصری دہلی میں وزیرالسلطان وزیرشاہ اودھ کے ساتھ شریک ہوے اورآپ کواعزازی کرسی عطاہوئی ۱۸۸۰ع سے گورنمٹ انگلشیہ کی ملازمت اختیار کی اور ۱۸۹۰ع میں گورنمٹ نے سب ڈویزنل افسری جہان آبادضلع گیاسے آپ کی خدمات پٹنہ میونسپلٹی کودوسال کے لیے مستعار دیں اورآپ نے بحیثیت سکرٹری خدمات مفوضہ کواس خوبی سے انجام دیاکہ بعد اختتام مدت شہر کے میونسپل کمشنروں نے گورنمٹ سے اوردوسال کے لیے آپکی خدمات کی توسیع کی درخواست کی۔شدت طاعون کے زمانہ میں اہل شہر کے لیے آپنے نہایت جانبازانہ کوششیں کیں جسکے صلہ میں گورنمٹ نے قیصرہند کااعزازی تمغہ عطا کیا۔سکونت قصبۂ باڑہ۔ضلع پٹنہ۔

مرحمت کیئے۔ اور ۱۸۹۸ء مین زمانہ طاعون مین گورنمنٹ اور رعایا کی خدمات کے جلدو مین آپ کو خان بہادر کا خطاب عطا ہوا۔ آپ نے اپنے برادر خرد غضنفر علیخان کو تعلیم کی غرض سے انگلینڈ بھیجا جنھون نے نو سال کی محنت کے بعد پہلے کیمبرج یونیورسٹی کا بی۔ اے پاس کیا۔ پھر سول سروس کا امتحان دیا جس مین آپ اول رہے اور اب ملک متوسط مین اسسٹنٹ کمشنری کے عہدے پر مامور ہین۔ ان کے علاوہ ڈاکٹر صاحب نے اپنے خلف اکبر احمد علی خان کو سول سروس کے امتحان کے لیے انگلستان بھیجا ہے۔ انھون نے چودہ برس کی عمر مین فرسٹ ڈویزن مین انٹرنس پاس کیا اور وظیفہ حاصل کیا تھا۔ سکونت بانکے پور۔ پٹنہ۔ بنگال۔
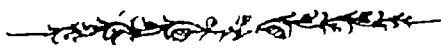
واجد حسین۔ سید۔ قیصر ہند۔ ولادت ۱۵۔ فروری ۱۸۵۴ء۔ آپکا سلسلہ نسب امام ہشتم حضرت علی موسی رضا علیہ السلام سے ملتا ہے۔ آپ کے مورث اعلی سید محمد نجیب صوبۂ بہار کے ایک معزز تعلقہ دار تھے۔ ان کے فرزند میر حسن عسکری مغفور بادشاہ فرخ سیر شہنشاہ دہلی کے عہد مین فوج کے بخشی تھے قصبۂ کراے پرسراے ضلع پٹنہ اُن کا خاندانی وطن تھا جہانسے وہ اپنے ہمراہ کثیر التعداد سیّدون کو دہلی لے گئے اور سب کو فوجی ملازمتین دلوائین۔ مگر سکھون کی ایک جنگ مین وہ سب یکے بعد دیگرے کام آئے اس واقعہ کے مشاہدہ سے میر صاحب کا دل نہایت متاثر ہوا۔ اور اسقدر سیدون کا خون بہنا اُن سے نہ دیکھا گیا۔ لہذا وہ فوجی ملازمت سے مستعفی ہوکر اپنے وطن کراے پرسراے کو واپس چلے آے۔ اُن کے چار بیٹے تھے فرزند اکبر نواب میر مردان علی گورنمنٹ انگلشیہ کی جانب سے ضلع شاہ آباد کے عامل تھے۔ فرزند دوم میر امجد علی کو ان کے ماموں میر دھوم ضلع دار کستارہ گڑھی نے لاولدی کی وجہ سے اپنا جانشین کیا۔ جو ۱۷۹۲ء مین سرکار انگریزی کے وقت تک ڈیڑھ ہزاری کے لقب سے

خان بہادر ڈاکٹر صدر علیخان رئیس بانکی پور

سید واجد حسین قیصر ہند۔ رئیس با

شمس العلما مولوی عطار الرحمان رئیس کلکتہ

رائے بہادر لالہ پولن بہاری لال سنگھ رئ

اور خوشنود رہی جون سنہ ۱۹۱۰ء کو آپ اس عہدۂ جلیلہ سے کنارہ کش ہوئے اور رئیسۂ
حال بھوپال نے آپکی پنشن مقرر کردی - زمانہ ملازمت سرکاری میں آپ مجلس اسلامیہ مذاکرۂ
علمیہ کلکتہ کے میر مجلس تھے اور بنگال لیجسلیٹو کونسل کے تین مرتبہ ممبر ہوئے اور مدت
تک خاص کلکتہ کی مجسٹریٹی اور اسٹامپ و اسٹیشنری کے قائم مقام سپرنٹنڈنٹ رہے
بمصداق المال والبنون زینۃ الحیاۃ الدنیا آپ کے چار فرزند ہیں - مولوی محمد عبد اللہ
مولوی محمد عبد المومن - محمد عبد الصمد - محمد عبد الحلیم دو ڈپٹی مجسٹریٹی اور ڈپٹی کلکٹری کے
عہدہ پر مامور ہیں اور دو تحصیل علوم میں مصروف ہیں سکونت نوادہ ضلع گیا - بنگال -

---

اصغر علی خان - ڈاکٹر - خان بہادر آپ بنگالہ کے ایک معزز خاندان سے
ہیں - آپ کے مورث اعلیٰ شیخ دولت کا موطن بخارا اور مسکن مدینہ منورہ تھا -
جب شاہ جلال مجرد یمنی ترویج و شیوع مذہب اسلام کی غرض سے مدینہ منورہ سے
وارد ہندوستان ہوئے تو اُنکے ساتھ آپ بھی یہاں آئے اور سلہٹ میں عرصۂ
دراز تک مقیم رہے اُسی زمانہ میں شیخ موصوف کو دربار دہلی سے کسی خیر خواہی کے صلہ میں
جاگیر وغیرہ عطا ہوئی اُمیں سے ایک موضع کا نام بی بی دولت ہے جس کا کچھ حصہ
ڈاکٹر صاحب کے قبضہ میں اب تک بھی ہے - آپ نے یہیں لیے وطن مالوف میں
انگریزی کی تعلیم پائی - اسکے بعد سنہ ۱۸۷۳ء میں کلکتہ میڈیکل کالج میں داخل ہوئے اور
سنہ ۱۸۷۹ء میں - ال - ایم - ایس - کا امتحان پاس کیا اور اسسٹنٹ سرجن کے عہدہ پر
مامور ہوئے سنہ ۱۸۸۶ء میں ٹمپل میڈیکل اسکول میں میٹریا میڈیکا (علم ادویہ) اور مڈوائفری
(فن قابلہ) کے مدرس مقرر ہوئے جس پر آپ اسوقت تک مامور ہیں - زمانہ ملازمت
میں تاریخ طب - سیلان خون اور طبی قانون عدالت وغیرہ کئی کتابیں تالیف و تصنیف
کیں جن میں سے آخر الذکر کتاب کے صلہ میں گورنمنٹ نے پانچسو روپیہ بطور انعام کے

اُنکے فرزند مخدوم شاہ فخر الدین زاہدی اشاعت دین اسلام کی غرض سے وارد ہندوستان ہوے اور میرٹھ مین استقامت اختیار کی۔ اُن کے پوتے اور اُنکے ہمنام مخدوم فخر الدین زاہدی کے پانچ فرزندون مین ایک فرزند حضرت مخدوم شاہ بدر الدین بدر العالم کو حضرت مخدوم جہانیان جہان گشت نے ولایت چاٹگام تفویض فرمائی۔ حضرت کا مزار بہار ضلع پٹنہ مین چھوٹی درگاہ کے نام سے مشہور ہے جو حاجتمندون کی فیض رسانی کی وجہ سے مرجع خلائق ہے۔ حضرت مخدوم کی اولاد مین شاہ حیات فرید زاہدی ضلع بردوان مین مولانا حمید دانشمند کے خاندان مین منسوب ہوے اور موضع کسیارہ مین توطن اختیار کیا۔ اُنکی چوتھی نسل مین شاہ غلام اصغر زاہدی تھے جنھون نے اکتالیس سال تک گورنمنٹ انگلشیہ کی ملازمت کی اور ۱۸۵۶ء عیسوی مین ضلع بیر بھوم کی اعلیٰ صدر امینی کے عہدہ سے پنشن یاب ہوے۔ لارڈ ڈلہوزی نے اُن کو خان بہادر کا خطاب مرحمت کیا تھا۔ اُنکے فرزند خان بہادر مولوی عبد الجبار صاحب ۱۸۵۹ء مین ڈپٹی مجسٹریٹی اور ڈپٹی کلکٹری کے عہدہ پر مامور ہوے۔ آپ نے گورنمنٹ اور رعایا دونون کے حقوق کے لحاظ سے اپنے منصبی فرائض نہایت دیانت سے انجام دیے جسکے صلہ مین پہلے خان بہادر اور پھر دوسرے سال ۱۸۹۵ء مین سی آئی۔ ای کا خطاب مرحمت ہوا۔ بعد فراغ حج وزیارت مکہ معظمہ ہی سے آپ نے پنشن کی درخواست کی اور سرکاری ملازمت سے کنارہ کش ہوے۔ ان قابل قدر خدمات کے جلد مین سکرٹری اسٹیٹ ہند نے آپ کے لیے اسپیشل پنشن تجویز کی۔ آپ کی خانہ نشینی کے زمانہ یعنے ۱۸۹۶ء مین خلد مکان شاہجہان بیگم صاحبہ رئیسۂ بھوپال نے آپ کو وزارت بھوپال پر مامور کیا۔ پانچ سال سے زیادہ عرصہ تک آپ نے اس عہدۂ جلیلہ کے خدمات نہایت عمدگی سے انجام دیے اور آپ نے رفاہ جوئی خلائق اور نگاہداشت انتظام ملکی مین سعی جلیلہ فرمائی جس سے رعایا و برایا اور رئیسۂ بھوپال اور سرکار انگریزی راضی

پریسیڈنٹ مقرر ہوئے - آپ ایشیاٹک سوسائٹی اور انڈسٹریل سوسائٹی اور انڈیا ایسوسی ایشن
کلب اور انجمن انسداد قحط وغیرہ کے بھی ممبر ہیں - اسکے علاوہ آپ کو شریف کلکتہ
کا اعزاز بھی حاصل ہے - مدرسۂ نسواں مسلمانان کلکتہ کے بانی اور منتظم ہیں - آپ ایسی
اوقات کے نہایت پابند اور مستعد رئیس ہیں - ہندو مسلمانوں میں یکساں ہر دلعزیز
ہیں - حکام انگریزی بھی عزت و وقعت کی نظر سے دیکھتے ہیں آپ کے برادر علاتی
شہزادہ محمد وہاج الدین بھی بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں - مگر انھوں نے علالت
دائمی کی وجہ سے عزلت نشینی اختیار کر لی ہے - سکونت - ٹالی گنج کلکتہ -

---

محمد عباس حسین - پرنس کسریٰ بخت مرزا بہادر - آپ کی ولادت ۲۲ -
جون سنہ ۱۸۸۰ء کو ایوان جواہر سرل مٹیابرج کلکتہ میں واقع ہوئی - آپ حضرت
سلطان عالم سکندر جاہ مرزا محمد واجد علی شاہ سابق بادشاہ اودھ کے صاحبزادہ
ہیں - آپ نے مدرسۂ عالیہ کلکتہ میں تعلیم پائی اور ۱۱ - جون سنہ ۱۸۹۸ء کو نواب سردار بیگم
صاحبہ کے ساتھ عقد کیا جس سے تین اولادیں ہوئیں - دو لڑکے سکندر بخت مرزا
محمد جعفر حسین اور فریدون بخت مرزا محمد عباد حسین اور ایک دختر بخت آرا صبیہ بیگم
اولاد ذکور میں کوئی باقی نہیں ہے - صرف صاحبزادی بقید حیات ہیں گورنمنٹ
آپ کو پانچسو روپیہ ماہوار پنشن دیتی ہے خطاب پرنس خاندانی اور مسلمہ گورنمنٹ
ہے - سکونت کلکتہ - مٹیابرج -

عبد الجبار - مولوی - خان بہادر - سی - آئی - ای - آپ کی ولادت سنہ ۱۸۳۷ء
میں موضع بہار ہٹی ضلع بردوان میں واقع ہوئی آپ قریشی النسب ہیں - خلیفہ ثالث حضرت
عثمانؓ کی اولاد میں حضرت شہاب الدین کبیر خانہ کعبہ کے مصلائے حنفیہ کے امام تھے

محمد بختیار شاہ - آنریبل - پرنس - سی - آئی - ای - آپ کی ولادت سنہ ۱۸۶۲ء مین
مقام ٹالی گنج کلکتہ مین واقع ہوئی جہان اب بھی آپ سکونت پذیر ہین آپ جنت آرام گاہ
ٹیپو سلطان کے پرپوتے اور شہزادہ محمد منیر الدین مرحوم و مغفور کے پوتے اور شہزادہ
محمد انور شاہ مغفور کے فرزند ہین - چار برس کی عمر مین رؤساے ہند کے دستور کے مطابق
آپکی بسم اللہ یعنی ابجد خوانی ہوئی اور مکان ہی پر عربی و فارسی اور انگریزی کی تعلیم پائی -
ستمبر سنہ ۱۸۷۹ء مین آپ کے والد ماجد شہزادہ محمد انور شاہ مرحوم مع متعلقین و متوسلین عازم
حج بیت اللہ ہوے - آپ کی تعلیم و تربیت کے لیے اس سفر مین ایک انگریزی مدرس
اور ایک عربی کے عالم کو بھی ہمراہ لیتے گئے - دسمبر سنہ ۱۸۸۰ء مین ہندوستان کو مراجعت
کی - اسی سال آپ کو ڈلھوزی انسٹیٹیوٹ کی ممبری کا اعزاز حاصل ہوا - اسکے بعد
آپ سیالدہ بنچ کے آنریری مجسٹریٹ مقرر ہوے اور سنہ ۱۸۸۶ء مین شمالی کلکتہ کے
میونسپل کمشنر منتخب ہوے - سنہ ۱۸۸۹ء مین آپ کے والد ماجد حاجی الحرمین الشریفین
شہزادہ محمد انور شاہ راہی جنت الفردوس ہوے اور آپ سردار خاندان قرار پائے
اور اُسی سال گورنمنٹ ہاؤس کے داخلہ کی آپ کو خاص عزت دی گئی - سنہ ۱۸۹۱ء
مین پولیس کورٹ کلکتہ کی پریسیڈنسی آنریری مجسٹریٹ مقرر ہوے سنہ ۱۸۹۳ء مین
لیڈی ڈفرن فنڈ کے اور اُسکے بعد شہزادہ غلام محمد شاہ مرحوم کے خیراتی شفاخانہ کے
اور پھر ڈسٹرکٹ خیراتی مجلس کے ممبر مقرر ہوے - سنہ ۱۸۹۶ء مین نواب لفٹنٹ گورنر بہادر
کی لیجسلیٹو کونسل کی ممبری کا اعزاز حاصل ہوا اور سنہ ۱۸۹۸ء مین - سی - آئی - ای -
کے خطاب سے سرفراز کیے گئے جنوری سنہ ۱۸۹۸ء کو کلکتہ یونیورسٹی کے فیلو اور اُسکے
بعد ڈسٹرکٹ بورڈ مقام چوبیس پرگنہ کے ممبر - پھر علی پورا اور سنٹرل قیدخانہ کے
وزیٹر اور علی پور ریفارمیٹری اسکول کے مجلس انتظامیہ اور میو شفاخانہ کے
ممبر اور برٹش انڈین ایسوسی ایشن اور انجمن حامی یتامیٰ و بیوگان کے وائس
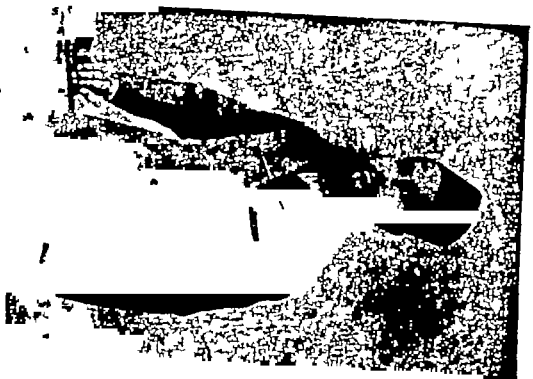
صاحبزادہ محمد بختیار شاہ رئیس کلکتہ

پرنس کسری بخت مرزا محمد عباس حسین کلکتہ

کرسٹو چندر گھوس - رائے بہادر - یکم جون ۱۸۸۹ء کو محکمۂ افیون میں عمدہ خدمات انجام دینے کے صلہ میں خطاب رائے بہادر مرحمت کیا گیا۔ سکونت بانکی پور پٹنہ

شنکر دیال سنگھ - رائے بہادر - ۶ - جولائی ۱۸۸۸ء کو بطور ذاتی اعزاز کے آپ کو خطاب رائے بہادر مرحمت ہوا۔ آپ شاہ آباد میں آنریری مجسٹریٹ ہیں۔ سکونت کیسٹھ شاہ آباد۔

گوپال چندر مکرجی - رائے بہادر آپ کو بطور ذاتی اعزاز کے یکم جنوری ۱۸۸۹ء کو خطاب رائے بہادر عطا ہوا۔ سکونت کلکتہ۔

اُمان کانت داس - رائے بہادر - پولیٹکل ڈپارٹمنٹ علی الخصوص پہاڑی ریاست ٹپیرا واقع بنگال کی اعلیٰ خدمات کے صلہ میں یکم جنوری ۱۸۸۹ء کو بطور ذاتی اعزاز کے رائے بہادر کا خطاب آپ کو عطا ہوا آپ ہل ٹپیرا کے اسسٹنٹ پولیٹکل ایجنٹ کے عہدہ پر سرفراز تھے اور اب ریاست ٹپیرا کے دیوان ہیں۔ سکونت ڈھاکہ۔

گریش چندر رائے - رائے بہادر - ۲۴ مئی ۱۸۸۹ء کو خدمات ملکی کے صلہ میں رائے بہادر کا خطاب آپ کو عطا کیا گیا۔ سکونت - ملتھوما۔

بنمالی چکرتی - رائے صاحب - آپکو گورنمنٹ انڈیا کے توشہ خانہ کی سپرنٹنڈنٹی کا کام سپرد ہے - یکم جنوری ۱۸۹۰ء کو گورنمنٹ نے آپکی خدمات کے صلہ میں رائے صاحب کا معزز خطاب مرحمت فرمایا۔ سکونت ۱۴ - سیڈن اسٹریٹ کلکتہ۔

امبکا چرن رائے - رائے بہادر - آپکی ولادت ۱۸۴۲ء مین بمقام بیہالا متصل کلکتہ واقع ہوئی - آپ بابو درگا پرشاد رائے کے فرزند ہین - آپ راجہ گجندر اناتھ رائے کی بارھوین پشت مین ہین جو شہنشاہ جہانگیر کے عہد مین دربار دہلی مین وزیر تھے - اس خاندان نے دمدم کے قریب انارپور مین توطن اختیار کیا تھا مگر مرہٹون کے شور وشر کے زمانے مین اس خاندان کے لوگون نے بیہالا مین نقل وطن کیا - آپ نے مینوسپلٹی کے معاملات خصوصاً جنوبی حوالی مینوسپلٹی مین عالمانہ اور عاملانہ کوششین کین جس مین مسئلہ قوت مقناطیس کے پیش ہونے کے وقت سے آپ صدر نشین ہین - آپ کے چار فرزند ہین - نریندر ناتھ بی اے - بی ایل وکیل ہائی کورٹ کلکتہ - ستیندر ناتھ رائے - امرندر ناتھ رائے - وہیندر ناتھ رائے - سکونت بیہالا -

انباش چندر بنرجی - رائے بہادر - ولادت ۱۸۴۶ء - آپ بابو نوین چندر بنرجی رئیس بالی واقع ہوڑا کے فرزند ہین آپ کو ۱۶ - فروری ۱۸۸۷ء کو خطاب رائے بہادر عطا ہوا - بالی مینوسپلٹی کے آپ چیرمین ہین - سکونت ہوڑا -

پران کرشن گھوس - رائے بہادر - ۲ - جنوری ۱۸۸۸ء کو محکمۂ مال مین عمدہ خدمات انجام دینے کے صلہ مین آپکو خطاب رائے بہادر عطا ہوا - سکونت چندرنگر -

راجکمار سین - رائے بہادر - ۲ جنوری ۱۸۸۸ عیسوی کو محکمۂ مال مین گورنمنٹ کی خدمات انجام دینے کے صلہ مین آپ کو بطور ذاتی اعزاز کے خطاب رائے بہادر عطا کیا گیا - سکونت شب پور ہوڑا -
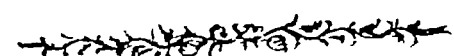
ظاہر کی تھی عطا فرمایا ہے۔ سکونت سارن۔

پرسنّو کمار بنرجی۔ رائے بہادر۔ ۲۴ مئی ۱۸۸۲ء کو آپ کو خطاب رائے بہادر عطا ہوا۔ سکونت اریاڈاہا۔

بھگوت مہنتی۔ رائے بہادر۔ ولادت ۲۔ مارچ ۱۸۲۱ء۔ آپ گوکل مہنتی کے فرزند ہیں جو کرن یا اوتکل کایستھ ہیں۔ آپ ۱۸۳۹ء میں گورنمنٹ کی ملازمت میں داخل ہوئے اور مختلف دفاتر و محکمہ جات میں نصف صدی (پچاس برس) سے زیادہ عرصہ تک نہایت قابلیت اور خیر خواہی سے خدمات متعلقہ انجام دیں اور ۱۸۹۱ء میں پنشن حاصل کر کے کنارہ کش ہوئے۔ ۱۸۷۰ء میں آپ کی وسیع اور قابل قدر ملازمت کے صلہ میں اور ۱۸۶۶ء کی قحط سالی کے زمانہ میں آپ کی کامیاب جانفشانیوں کے صلہ میں گورنمنٹ بنگالہ نے ایک طلائی گھڑی اور زر خیر عطا کی اور ۱۸۸۶ء میں بطور ذاتی اعزاز کے رائے بہادر کا خطاب عطا فرمایا۔ آپ کے سات فرزند ہیں۔ رام کرشنا۔ ہے کرشنا۔ کھومیشور۔ سدکشور۔ گومکھ چرن۔ پرماسد۔ اور سداسد۔ سکونت پایپالو۔ کوٹھدیس۔ پوری اوڑیسہ۔

کدارناتھ کندو چودھری۔ رائے بہادر۔ آپ کو ۲۴ مئی ۱۸۸۴ء کو رائے بہادر کا خطاب عطا ہوا۔ سکونت ہوڑا۔

گنگا پرشاد سنگھ۔ رائے بہادر۔ ۶ جولائی ۱۸۸۸ء کو بطور ذاتی اعزاز کے آپ کو خطاب رائے بہادر عطا کیا گیا۔ سکونت دربھنگہ۔

گریش چندر داس ۔ راے بہادر ۔ ۲ ۔ اپریل ۱۸۷۴ء کو آپ کی نامور خدمات ملکی کے جلدو مین خطاب راے بہادر عطا ہوا ۔ سکونت کلکتہ ۔

مان سنگھ ٹھاکر ۔ راے بہادر ۔ یہ خطاب ذاتی ہے ۱۸۷۳-۷۴ء کی قحط سالی کی اعلی خدمات کے جلدو مین آپ کو ۱۲ ۔ مارچ ۱۸۷۵ء کو راے بہادر کا خطاب بطور ذاتی اعزاز کے مرحمت ہوا ۔ سکھ پور ۔ بھاگل پور ۔

شب چندر نندی ۔ راے بہادر ۔ ولادت جون ۱۸۲۴ء ۔ محکمہ تار برقی کی اشاعت اور ترقی دینے کے متعلق آپ کی ملکی نمایان خدمات کے صلہ مین ۲۸ ۔ فروری ۱۸۸۳ء کو بطور ذاتی اعزاز کے خطاب مذکور عطا ہوا ۔ آپ ۱۸۴۶ء مین محکمۂ دار الضرب مین گورنمنٹ کے ملازم ہوے اور جب محکمۂ تار برقی قائم ہوا تو آپ اُس محکمہ مین بھرتی ہوے اور اول اول کلکتہ اور ڈائمنڈ ہاربر کے مابین تار برقی لائن جاری کی ۔ زمانہ غدر ۱۸۵۷ء مین بارہا محکمۂ تار برقی کے ہڈکوارٹر کے افسر کی حیثیت سے نہایت بیش بہا خدمات سرانجام دیے اور کلکتہ اور بمبئی کے مابین نامہ و پیام اور رسل و رسائل قائم رکھنے کے لیے براہ جبل پور مرزا پور سے سیونی تک سلسلۂ تار برقی جاری کیا ۔ آپ ۱۸۶۶ء مین ہندوستانی تار برقی کے اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ مقرر ہوے اور ۱۸۸۴ء مین خاص پنشن حاصل کر کے کنارہ کش ہو گئے جسکے بعد اُسی سال آنریری مجسٹریٹی کے اختیارات آپ کو عطا کیے گئے ۔ سکونت کلکتہ ۔

مہابیر پرشاد سنگھ ۔ راے بہادر گورنمنٹ نے ۱۸۷۵ء مین راے بہادر کا ذاتی خطاب آپ کو اُس فیاضی کے صلہ مین جو زمانہ قحط سالی ۱۸۷۳ء مین آپنے

آپ کا تعلق ہِتپ پور ضلع ہوڑا واقع بنگال کے ایک رئیس خاندان سے ہے اور آپ نے کلکتہ یونیورسٹی میں ایم اے ۔ بی ۔ ایل کا امتحان امتیاز کے ساتھ پاس کیا ہے سکونت ہتپ پور ۔ ہوڑا ۔

دکھنیشور مالیا ۔ کمار ۔ ۳ ۔ جون ۱۸۹۳ء کو آپ کو خطاب کمار مرحمت ہوا ۔ سکونت سیرسول ۔ بردوان ۔

دولت چندر رائے ۔ کمار ۔ ۳ ۔ جون ۱۸۹۳ء کو آپ کمار کے خطاب سے مخاطب ہوئے ۔ سکونت چوبیس پرگنہ ۔

شتاب چندر ناہر ۔ رائے بہادر ۔ ولادت ۱۷ ۔ اپریل ۱۸۴۷ء ۔ بنگال کے قحط ۷۴-۱۸۷۳ء میں آپ کی خدمات اور قومی حرارت کے صلہ میں ۱۲ ۔ مارچ ۱۸۷۵ء کو خطاب رائے بہادر مرحمت ہوا ۔ آپ اُن جین زمینداروں اور ساہوکاروں کے خاندان سے ہیں جو دیناج پور مرشدآباد کے اضلاع اور پرگنہ جات سنتھال میں مالکان اراضی ہیں ۔ یکم جنوری ۱۸۷۷ء کو دربار قیصری دہلی کی تقریب کے موقع پر آپکو ایک اعزازی سند عطا ہوئی اور جناب ملکہ معظمہ کی جوبلی کی یادگار میں آپنے ایک اینگلو اسکول تعمیر کرایا ۔ آپنے جین مذہب پر کئی مختلف کتابیں تحریر کی ہیں ۔ آپ مقام عظیم گنج واقع مرشدآباد کے آنریری مجسٹریٹ ہیں جو اس خاندان کا مستقر ہے اور جہاں اس خاندان نے ایک جین استھان قائم کیا ہے ۔ آپ کے چار بیٹے ہیں مسی لال ولادت ۷ اپریل ۱۸۶۵ء ۔ پورن چند ولادت ۱۵ مئی ۱۸۷۵ء ۔ گلاب چند ولادت ۱ ۔ اکتوبر ۱۸۸۱ء اور کنور سنگھ ولادت ۸ ۔ اکتوبر ۱۸۸۳ء ۔ سکونت عظیم گنج مرشدآباد ۔

سرفراز ہوے۔ فی الحال آپ ضلع مونگیر مین متعین ہین۔ دربار دہلی آئیندہ مین آپ بھی مثل دیگر معززین کے مدعو ہوے ہین۔ آپ کے ایک حقیقی بھائی مولوی یاور حسین خان بدولے بی ایل گیا مین وکالت کرتے ہین اور چار فرزند ہین محمد حسین خان۔ عبدالرحمن خان عبدالعزیز خان۔ عبدالرحیم خان۔ سکونت کرمولی ضلع گیا۔

اودے کرشن دیب۔ کمار۔ آپ راجہ کالی کرشنا دیب بہادر کے دوسرے بیٹے ہین جو سوبھا بازار راج کلکتہ کے رئیس ہین آپ کو ۱۸ جولائی ۱۸۶۱ء کو کمار کا خطاب عطا ہوا۔ راجہ کرشنا دیب بہادر راجہ راج کرشنا دیب بہادر کے فرزند اور مہاراجہ نب کرشنا دیب بہادر کے پوتے تھے اُنکے بڑے بیٹے راجہ نرندر کرشنا دیب بہادر تھے مگر اُنھون نے ۱۸۸۶ء مین رحلت کی اور دوسرے بیٹے کمار اودے کرشنا دیب ہین سکونت کلکتہ۔
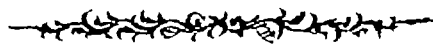
دنیندر نرائن رائے۔ کمار۔ آپ کلکتہ کے آنریری مجسٹریٹ اور منیوسپل کمشنر ہین۔ ۲ جنوری ۱۸۹۳ء کو آپ کو بطور اعزاز ذاتی کے کمار کا خطاب عطا کیا گیا۔ سکونت کلکتہ۔
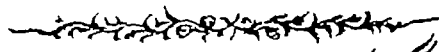
ٹورل نرائن سنگھ۔ ٹکیٹ۔ ۳ جون ۱۸۹۳ء کو آپ کو خطاب ٹکیٹ مرحمت ہوا۔ سکونت ہزاری باغ۔

سرت چندر بنرجی۔ راے بہادر۔ جناب ملکہ وکٹوریہ کے جشن جوبلی کے موقع پر ۱۶ فروری ۱۸۸۷ء کو بطور ذاتی اعزاز کے آپ کو راے بہادر کا خطاب عطا ہوا

میں گورنمنٹ نے آپ کو رائے بہادر کا خطاب عطا فرمایا۔ جنوری ۱۹۰۲ء میں آپ صوبہ برار میں اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر مقرر ہوئے ہیں۔ سکونت ہری رائن پور۔ سوا کھالی۔
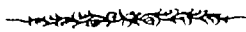
پرمیشر نرائن بابو مہتہ۔ رائے بہادر۔ آنریری مجسٹریٹ۔ ولادت ۲۴ ستمبر ۱۸۶۲ء۔ آپ کے دادا رائے بدی پت مہتہ بہادر مظفر پور کے زمیندار تھے۔ اُنکو غدر ۱۸۵۷ء کی حسن خدمات کے صلہ میں رائے بہادر کا خطاب عطا ہوا تھا۔ چونکہ آپ کے والد بابو لتیشر نرائن کا آپ کی کم سنی میں انتقال ہوگیا لہذا آپ کی تعلیم ایف۔ اے سے زیادہ ہو سکی۔ ۱۸۸۸ء میں آپ میونسپل کمشنر مقرر ہوئے اور دوبارہ میونسپلٹی مظفر پور کے وائس چیرمین ہوگئے۔ ۱۸۸۹ء میں اپنی حسن لیاقت و رفقات کے سبب سے آنریری مجسٹریٹ مقرر ہوئے۔ گیارہ برس تک آپ نے وائس چیرمین کا کام نہایت خوبی اور خوش اسلوبی سے انجام دیا۔ یکم جنوری ۱۹۰۰ء کو گورنمنٹ سے آپ کو رائے بہادر کا خطاب عطا ہوا۔ سکونت۔ مظفر پور۔
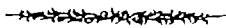
جنت حسین خان۔ خان بہادر۔ ولادت ۱۸۵۰ء۔ آپ کے والد کا نام اقبال علی خاں ہے آپ کے اسلاف کرام کا اصلی وطن پنجاب تھا۔ وہاں سے موضع جیتا میں سکونت پذیر ہوئے اور زمینداری حاصل کی پھر بعض خانداںی قضایا کے سبب سے دوکھائی موضع کرمولی میں آکر آباد ہوئے۔ آپ کے والد نے زمانہ غدر میں خیرخواہانہ خدمات انجام دیے۔ اسکے صلہ میں اُنکو سرکاری ملازمت ملی۔ آپ ابتداءً عہدہ سپرنٹنڈنٹ ڈاک زمینداری مقرر ہوئے پھر پولس میں بھرتی ہوئے۔ شہر گیا میں کئی سال کوتوال رہے۔ سر چارلس ایلیٹ صاحب لفٹنٹ گورنر بنگال کے عہد حکومت میں اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولس کا عہدہ ملا۔ ۱۸۹۹ء میں خطاب خان بہادر سے

راج کمار دت - راے بہادر - آپ کی ولادت سمت ۱۷۷۸ ساکھے مین بمقام ہری نرائن پور واقع ہوئی - آپ بابو کرشن دت زمیندار و ڈپٹی مجسٹریٹ بنگال کے چھوٹے فرزند ہین - آپ کی صغر سنی مین آپ کے والد ماجد کا انتقال ہو گیا تھا - زمینداری کا انتظام آپ کی والدۂ گرامی نے اپنے ہاتھ مین لیا جب آپ سن تمیز کو پہونچے تو آپنے اپنی جائداد کا اہتمام شروع کیا اور نہایت خوبی اور عقلمندی سے ساتھ انجام دینے لگے مجسٹریٹ ضلع نے ہز آنر سر ریچرڈ ٹیمپل لفٹنٹ گورنر بنگال سے آپ کی تعریف کی اگرچہ آپ ابھی بہت کم عمر تھے تاہم ہز آنر موصوف نے آپ کو آنریری مجسٹریٹ مقرر کر دیا - ملکہ وکٹوریہ کی جوبلی مین آپ نے نواکھالی مین ایک انگلش جوبلی ہائی اسکول قائم کیا جسمین وہان کے شریف زادے تعلیم پاتے ہین جون ۱۸۹۷ء مین آپ کو گورنمنٹ نے راے بہادر کا خطاب عطا فرمایا - آپ عرصہ سے ڈسٹرکٹ بورڈ کے ممبر ہین - آپ نے بڑے بڑے اور مشہور مقامون کی کئی مرتبہ زیارت کی ہے اور ہر مقام پر قابل قدر کام بھی کیے ہین - آپ کی شادی دس سال کی عمر مین راجہ صاحب فرخ آباد ضلع ٹیپرہ کے خاندان مین ہوئی تھی - اُنکے انتقال کے بعد وکرم پور کی ایک معزز لیڈی کے ساتھ آپ منسوب ہوے - زوجۂ اولی سے آپ کے دو صاحبزادے ہین اور دوسری سے دو صاحبزادے اور پانچ لڑکیان ہین - سکونت نواکھالی -

---

نب گوپال سرکار - راے بہادر - ولادت فروری ۱۸۵۹ء - آپ نے کلکتہ کے مختلف کالجون مین تعلیم پائی اور ۱۸۸۲ء مین بی - اے کا امتحان پاس کیا - مارچ ۱۸۸۳ء مین آپ گورنمنٹ ہند کے محکمۂ نظارت خارجہ مین مقرر ہوے جہان آپنے اپنے فرائض بڑی لیاقت کے ساتھ انجام دیے اور لارڈ لینسڈون نے آپکی تعریف کی - ۱۸۹۳ء مین آپ سر مارٹیمر ڈیورنیڈ صاحب کے ہمراہ کابل گئے - اور جنوری ۱۸۹۴ء

راے بہادر راج کمار دت رئیس نواکھالی

راے بہادر بٹ گوپال سرکار رئیس کلکتہ

خان بہادر مولوی حشمت حسین خان رئیس مونگیر

راے بہادر بابو بیشیشر رائے مہتہ رئیس مظفرپور

کے خطاب سے ممتاز ومشرف ہوے - آپ کاشی پور اسپتال میں اسسٹنٹ سرجن مقرر ہیں - سکونت کلیا جسر -

گنپت سنگھ - راے بہادر - آپ کو یکم جنوری ۱۸۹۸ء کو خطاب راے بہادر عطا ہوا - آپ مقام ہروٹ کے زمیندار ہیں - سکونت گپت گنج بھاگلپور -

کدار پرسن - لہری - راے بہادر - آپ کو یکم جنوری ۱۸۹۸ء کو بطور اعزاز ذاتی کے خطاب راے بہادر عطا ہوا - آپ قاسم پور کے زمیندار ہیں - سکونت قاسم پور راجشاہی -

اصغر رضا - سید خان بہادر - آپکو یہ ذاتی خطاب ۱۶ - فروری ۱۸۸۷ء کو بتقریب جشن جوبلی جناب ملکۂ معظمہ قیصرۂ ہند عطا ہوا تھا - آپ کرش گنج واقع پُرنیاں بنگال کے ایک نامور زمیندار ہیں - سکونت پُرنیاں -

بدرالدین حیدر - مولوی - خان بہادر - گورمنٹ انڈیا نے آپکو آپکی نمایان خدمات ملکی کے جلدو میں ۲۰ مئی ۱۸۹۶ء کو بطور ذاتی اعزاز کے خان بہادر کے خطاب سے ممتاز کیا - آپ کو کلکتہ کی پریسیڈنسی مجسٹریٹی کے اختیارات بھی حاصل ہیں - سکونت سیالدہ -

اکھے کمار سین - راے بہادر - ۱۸۹۶ء مین آپ راے بہادر کے خطاب سے بطور اعزاز ذاتی معزز وممتاز ہوے - سکونت بلچر منشی گنج ڈاکہ -

راج کرشن سنگھ جانشین ہوے جنکو یکم جنوری ۱۸۷۷ء کو جناب ملکۂ معظمہ کے دربار قیصری دہلی مین مہاراجہ کا اعلیٰ خطاب عطا ہوا جو ۱۸۸۷ء مین موروثی تسلیم کیا گیا۔ انھون نے اُنسٹھ برس کی عمر مین چار فرزند چھوڑ کر ۱۸۹۰ء مین رحلت کی جنمین سے خلف اکبر مہاراج کمود چندر سنگھ اُنکے جانشین ہوے۔ آپ نے پریسیڈنسی کالج کلکتہ مین تعلیم پائی اور ۱۸۹۹ء مین بی۔اے۔ کا امتحان پاس کیا۔ سکونت سوسانگ درگاپور۔ میمن سنگھ۔

راد ھاگوبند راے۔ راے بہادر۔ آپ کی اعلیٰ خدمات کے صلہ مین ایکو ۱۸۷۵ء مین بطور اعزاز ذاتی کے خطاب راے بہادر کا مرحمت ہوا۔ سکونت دیناج پور۔

بدری داس مقیم۔ راے بہادر۔ ولادت ۱۸۳۳ء۔ جناب ملکۂ معظمہ کے دربار قیصری دہلی کے موقع پر یکم جنوری ۱۸۷۷ء کو آپ کو خطاب راے بہادر عطا ہوا۔ آپ حضور وایسراے کے مقیم اور جوہری بھی ہین۔ سکونت کلکتہ۔

بگلانند مکرجی۔ راے بہادر۔ آپ کو ۱۸۹۰ء مین بطور ذاتی اعزاز کے خطاب راے بہادر کا عطا ہوا۔ سکونت میناپور۔ بانکڑا۔

بہاری لال بارک۔ گیا وال۔ راے بہادر۔ آپ کو شیخپورہ کی آنریری مجسٹریٹی کے اختیارات کامل حاصل ہین۔ آپ ۱۸۹۸ء مین خطاب راے بہادر سے معزز و ممتاز ہوے۔ سکونت گیا۔

گورچرن داس گپت۔ راے بہادر۔ آپ ۲۲ جون ۱۸۹۷ء کو راے بہادر

خطاب مذکور موروثی ہے جو سرکاری طور پر ۱۸۷۵ء میں تسلیم کیا گیا تھا۔ آپ کا تعلق اس خاندان سے ہے جو قدیم الایام میں پرگنہ سوسانگ واقع میمن سنگھ اور اُسکے ملحقہ سیانا بی مضافات پر حکمراں رہے ہیں۔ شہنشاہ جہانگیر کے عہد کے قبل یہ خاندان بالکل خودمختار اور مسلمان فاتحان بنگالہ سے بہت کم یا بالکل تعلقات نہ رکھتا تھا۔ اِن قدیم سرداروں کا خطاب یا لقب ملک تھا اور اِن خودمختار سرداروں میں آخری سردار ملک جانکی ناتھ کے بعد اُسکے بیٹے رگھوناتھ جانشین ہوئے تو دربار دہلی سے اگر کی خوشبودار لکڑی کی فرمائش کی گئی جو گاروکی پہاڑیوں میں کثرت ہوتی ہے چنانچہ رگھوناتھ نے بطور خراج سالانہ کے ایک خاص مقدار پر اگر کی لکڑی بھیجنا منظور کیا اور اُسکے عوض میں شہنشاہی فوج کی امداد جو اُنکی سرکش گارو رعایا کے مطیع کرنے کے لیے کافی ہو اور مہاراجہ کا خطاب حاصل کیا۔ اسکے علاوہ شہنشاہ نے انکو پنجہزاری منصب سے بھی ممتاز کیا۔
اسکے بعد اسکے بیٹے رام ناتھ سنگھ جانشین ہوئے اور مقررہ خراج برابر دہلی بھیجتے رہے رام ناتھ سنگھ لاولد مرگئے لہذا اسکے بھتیجے رام جیون سنگھ وارث ہوئے۔ انکو شہنشاہ دہلی سے زمینداری سوسانگ اور اپنے چچا کی جانشینی کی سند عطا ہوئی۔ اُسوقت سے اسکا اصر خاندان برابر راجہ کے لقب سے ملقب ہوتا آیا۔ عہد شہنشاہ اورنگزیب میں اگر کے بدلے نقد مالگزاری کردی گئی اور اِس خاندان کے آخری راجگان سوسانگ ایک مزید مقررہ نذرانہ بھی دیتے تھے۔ راجہ راج سنگھ جو ۱۷۷۰ء میں اپنے بھائی راجہ کشور سنگھ کے جانشین اور زمیندار سوسانگ ہوئے اِنکے ساتھ دوسالہ بندوبست مالگزاری عمل میں آیا۔ یہ ۱۸۲۰ء میں فوت ہوگئے اور اسکے فرزند دوم راجہ بسوا سنگھ اسکے وارث قرار پائے کیونکہ اسکے فرزند اول مدیا ناتھ اپنے والد کی حیات میں مرچکے تھے۔ ۵۔ دسمبر ۱۸۶۲ء کو بسوا سنگھ کے بیٹے پران کرشن سنگھ نے بطور ذاتی اعزاز کے راجہ بہادر کا خطاب حاصل کیا۔ اسکے انتقال کے بعد ۱۸۶۳ء میں اسکے بیٹے راجہ

نے انتقال کیا اور ریاست کا انتظام آپ کی سپردگی مین آیا۔ آپ کو ابتدائے عمر سے شکار کا شوق ہے اور اسی شوق کی وجہ سے اکثر حکام اور معززین اہل یورپ سے مراسم پیدا ہوے۔ آپ نے بوجہ مرطوب ہونے کے اپنے قدیم وطن تاراس کو ترک کر کے فرید پور مین سکونت اختیار کی۔ جس مقام پر آپ کا مسکن ہے وہ اب بنواری نگر کے نام سے مشہور ہے۔ ریاست کا انتظام قرار واقعی کرنے اور تاحدِ امکان محاصل بڑھانے کے بعد آپ ۱۸۹۳ء سے مقام رادھا کنڈ ضلع متھرا مین مقیم ہین اور ایک عالیشان محل مذہبی اغراض سے تعمیر کیا ہے۔ آپ نے چالیس ہزار روپیہ سالانہ کی اراضی مذہبی اغراض کے لیے علیحدہ کر دی ہے۔ بوجہ آپکے اخلاق اور اوصاف کے ندیہ کے پنڈتون نے آپ کو راج رشی کا خطاب دیا ہے اور گورنمنٹ انگریزی کی جانب سے ۱۸۹۳ء مین آپکو خطاب راے بہادر اعزاز ذاتی کے طور پر مرحمت ہوا ہے۔ آپکے دو فرزند ہین (۱) کمار ستیش بھوشن راے (۲) رادھکا بھوشن راے جنکو اعلیٰ درجہ کی تعلیم دنیاوی اور مذہبی دیگئی ہے۔ سکونت رادھا کنڈ ضلع متھرا۔
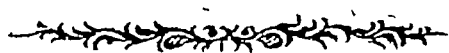
پرتاب اودے ناتھ سہاے دیو۔ مہاراجہ۔ ولادت ۲۶۔ مارچ ۱۸۶۶ء یہ خطاب موروثی ہے جو ۲۳۔ دسمبر ۱۸۷۲ء مین مشتہر کیا گیا۔ آپ کا تعلق ایک قدیمی خاندان سے ہے جسکے ارکان مدت مدید اور عرصۂ بعید گزرا کہ چھوٹا ناگپور کے مہاراجہ رہے ہین۔ اِنکا دار الصدر چتیا ضلع لوہردگا تھا۔ خاندانی روایات کی بنا پر یہ خاندان پنڈرنگ ناگ (مقدس سانپ) کی اولاد مین ہے۔ آپ اپنے والد کے انتقال پر ۱۸۷۲ء مین ریاست اور خطاب کے وارث ہوے۔ سکونت لوہردگا چھوٹا ناگپور۔

کمود چندر سنگھ۔ مہاراجہ۔ مقام سوسانگ۔ ولادت جون ۱۸۶۶ عیسوی

بنمالی رائے۔ رائے بہادر۔ ولادت ۱۸۶۲ء۔ آپکے پدر حقیقی کا نام گنگا پرشاد رائے تھا۔ آپ بابو بنواری لال رائے کے متبنی ہیں اور اِس تبنیت کے اعتبار سے خاندان تاراس کی بڑی شاخ کے رئیس ہیں۔ بنواری لال رائے گور سندر رائے کے متبنی اور وہ کرشن سندر رائے کے متبنی تھے۔ خاندان کے مورث اعلیٰ نارائن دیو چودھری تھے جن کی سکونت گوپی ناتھ پور میں تھی۔ انھوں نے ایک جھیل کے ٹاپو پر ایک مندر تعمیر کیا تھا جسکی تاریخ ۱۸۵۵ ساکا (۱۶۳۵ء) اُس مندر کی دیوار پر کندہ ہے۔ یہ مندر اُنھوں نے اپنی والدہ کی وفات کی یادگار میں تعمیر کیا تھا جو اب تک موجود ہے۔ نارائن دیو چودھری کے لڑکے باسدیو چودھری نے حسب وصیت اپنے باپ کے گوپی ناتھ پور سے جلاے وطن کرکے اُسی ٹاپو میں جہاں مندر تعمیر ہوا تھا توطن اختیار کیا۔ جنگل کو کٹوا کر گانوں آباد کیا جو موضع تاراس کے نام سے مشہور ہے اور بہت سی زمینداری خرید کی۔ اُسیوقت سے تاراس چودھرایت کی بنیاد مستحکم ہوئی۔ اُنکے بیٹے ہے کرشن چودھری تھے۔ اُنکے دو لڑکے ہوے پہلے بلرام رائے اور دوسرے رام رام رائے۔ اوّل الذکر صوبۂ دار السلطنت مغلیہ کی ملازمت میں رہے اور مؤخر الذکر مہاراجہ ناٹور کے دیوان ہوے۔ بلرام رائے کے بیٹے راگھو رام رائے سے تین پشت کے بعد رام سندر رائے ہوے۔ راج ناٹور کی دیوانی ابتک چلی آتی تھی مگر اُنکے بیٹے کرشن سندر رائے نے اُس عہدہ کو نہیں اختیار کیا بلکہ اپنی موروثی جائداد کے انتظام میں جسکی مقدار اب بہت زیادہ ہوگئی تھی مصروف رہے انھوں نے ایک خوبصورت مندر تعمیر کیا۔ بوجہ لاولد ہونے کے انھون نے گور سندر رائے کو متبنی کیا اور ابتدائی عمر میں فوت ہوگئے۔ یہان سے تبنیت کا سلسلہ شروع ہوا جسکا مختصر ذکر ہو چکا ہے اور اِس سلسلے کے آخری قائم مقام آپ ہیں۔ آپنے حسب رواج اُس زمانہ کے فارسی زبان اور علم ادب کی تعلیم پائی اور انٹرنس کلاس تک انگریزی بھی پڑھی۔ ابھی آپ اسکول ہی میں تھے کہ آپکے والد بنواری لال رائے

انتقال ہو گیا تو آپ کرنل مارٹن صاحب کی سفارش پر تحصیلدار مقرر ہوئے۔ اس زمانہ
مین آپکو منجانب سرکار یہ کام سپرد ہوا کہ آپ سرحد نیپال پر سڑکین بنوائین اور مناسب
مقامات سے ڈاک بنگلہ تعمیر کرائین۔ آپ نے اس خدمت کو ایسی خوش اسلوبی سے سرانجام
دیا کہ حضور وایسرائے کے حکم سے آپکو ایک سرٹیفکٹ عطا کیا گیا جسمین آپکی خدمات
سابقہ وحالیہ کا اعتراف کیا گیا۔ اُسی سرٹیفکٹ کے ساتھ آپکو ایک فوٹوگرافی کا البم
بھی صاحب ڈپٹی کمشنر دارجیلنگ نے مرحمت فرمایا۔ اور آپکو اپنا دست و بازو تسلیم کیا۔
پھر سنہ [illegible]ء مین بنگال گورنمنٹ نے ایک نقرئی کٹورا بجلدوے حسن خدمات عطا فرمایا۔
سنہ ۱۸۸۸ء مین سکم مین جب جنگ چھڑی تو اُسوقت پھر برٹش گورنمنٹ نے آپ سے
خدمت لینا چاہی چنانچہ آپ مسٹر پال کی ماتحتی مین پولیٹکل اسسٹنٹ مقرر ہوئے۔
اس مہم مین آپ نے ایسی کارگزاری دکھائی کہ حضور وایسرائے بہادر کشور ہند نے آپکو
خطاب راجگی سے ممتاز و سرفراز فرمایا جسوقت آپکو خطاب راجگی کی سند حضور سر چارلس
ایلیٹ صاحب لفٹننٹ گورنر بنگال نے عطا فرمائی تو اُسوقت محتشم الیہ نے ایک طول
طویل تقریر مین سر دربار آپکی خدمات جلیلہ کا اعتراف فرمایا اور اس سند کے حاصل کرنے
پر اپنی طرف سے دلی مبارکباد بھی دی۔ خطاب راجگی پانے کے بعد آپ چند مدت تک بحیثیت
منیجر علاقہ جات سرکاری کے کام کرتے رہے۔ سنہ ۱۹۰۰ء مین آپ کو بوجہ کبرسنی ملازمت
سرکاری سے دستکش ہونا پڑا لیکن آپ گورنمنٹ کی خیرطلبی مین کوتاہی نہین کرتے اور
گورنمنٹ بھی اپنے الطاف و مراحم خسروانہ مبذول فرماتی رہتی ہے۔ چنانچہ لفٹننٹ گورنر
بنگال سر جان وڈبرن صاحب نے آپکو ایک چٹھی کے ذریعہ سے یہ اطلاع دی ہے کہ
جو دو خاص محال آپکے قبضہ مین ہین انکی بابت گورنمنٹ ہند نے یہ منظور کر لیا ہے کہ
بعض شرائط کے ساتھ اُنپر ایک نسل اور آپکی قابض رہیگی۔ آپکے پانچ صاحبزادے
ہین۔ سکونت دارجیلنگ۔

بہت قابل۔ فرزانہ منصف مزاج۔ کشادہ دل اور دیندار ہیں۔ آپ مین بہت سے عمدہ صفات جمع ہین اور آپ نہایت پسندیدہ خصلت ہیں۔ آپ نے متعدد مدرسہ اور شوالے تعمیر کرائے ہیں اور اپنے مستقر حکومت اور زیر مضافات میں آپ نے کئی بڑے بڑے تالاب کھدوائے ہیں جسکے سبب سے عمدہ اور صاف و شیرین پانی لوگونکو بے زحمت میسر آتا ہے۔ آپ نے اپنی ریاست کے اطراف مین ایک حفاظتی سد بنوایا ہے جسمیں بہت کچھ صرف کرنا پڑا ہے اور جسکے بعد رامیوں کی کاشت (اور یہی ایک چیز اس ریاست میں بہت ہوتی ہے) پر اکثر اوقات جلکا تھیل کی طغیانی آیا کرتی تھی۔ ابھی حال میں دو برس متواتر جوامیون کی کاشت پر تباہی نازل ہوئی تو آپ نے اپنی رعایا کو زر نقد اور غلہ دیکر اُنکی دستگیری کی اور مزدورون کے واسطے مزدوری کا سامان کیا۔ گورنمنٹ عالیہ نے آپکی رعایا پروری اور بیدار مغزی پر لحاظ فرماکر ۲۳- دسمبر ۱۸۹۸ء کو آپکو راجہ بہادر کے خطاب سے سرفراز فرمایا اور خطاب راجگی نسلاً بعد نسلٍ عطا کیا۔ آپ زبان اُڑیا مین کامل ہیں اور سنسکرت اور بنگالی میں بھی استعداد کافی رکھتے ہیں۔ چونکہ آپ کے کوئی اولاد نرینہ موجود نہین ہے اسلیے آپنے ایک لڑکے کو متبنٰی کیا ہے اور اُسے انگریزی۔ سنسکرت۔ اُڑیا اور بنگالی زبانون میں تعلیم دلا رہے ہیں۔ سکونت پر کنڈ۔ اُڑیسہ۔
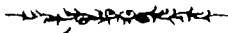
ٹنڈوک بلگر راجہ۔ آپ ۱۸۳۲ء مقام شکم پیدا ہوے۔ جب آپ بیس برس کے تھے تو آپکے والد بزرگوار نے انتقال کیا اور آپ اپنے عم نامدار چیبولاا وزیر اعظم شکم کے زیر سایۂ عاطفت رہنے لگے۔ چونکہ وزیر کے کوئی اولاد نہ تھی اسلیے اُنھون نے آپ ہی کو اپنا متبنٰی کیا اور آپ مہمات سلطنت میں اُنکی مدد کرنے لگے اور ۱۸۶۴ء میں آپ اپنے عم نامدار کے ساتھ بھوٹان کی سفارت پر گئے۔ وہاں آپکی ملاقات اکثر ممتاز صاحبان یوروپین سے ہوئی۔ سفارت بھوٹان کے دو برس بعد جب آپکے عم نامدار کا

گورچندر مان سنگھ ہری چندن مرد راج بھر مربر راے - راجہ بہادر

آپ کی ولادت نومبر ۱۸۵۰ء مین ہوئی ہے - آپ پرگنہ مضافات پوری (اڑیسہ بنگال) کے راجاؤن کے خاندان سے ہین - یہ خاندان بہت قدیم ہے جسکی بنیاد راجہ جادو راج گرگبس گوتر راٹھور چھتری نے ڈالی تھی - آغاز سلطنت مغلیہ مین اس خاندان کے بانی کے قبضہ مین ضلع بانپور قلعۂ نیلادری - خردا - چلکا جھیل - قلعۂ پرگنہ اور پرگنہ جات بڈگر کوٹ اور ستھپارا تھے - یہ ریاست چودھوین پشت تک اُنکی آل و اولاد کے قبضہ مین رہی لیکن حکومت مرہٹہ کے اخیر زمانے مین مہاراجہ پوری نے راجہ ہری سیوک سے جنگ کی اور باستثنا قلعۂ پرگنہ آخرالذکر کو تمام ریاست سے بیدخل کر دیا اور دو مضبوط قلعونکو بھی مسمار کر ڈالا جنکو راجہ ہری سیوک کے بزرگون نے ضلع بانپور مین تعمیر کیا تھا جس زمانہ مین اس صوبہ پر آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی کا تسلط ہو رہا تھا اور گورنمنٹ کی فوج ظفر موج اسطرف آ رہی تھی تو اُنکی سربراہی فتح محمد جمعدار مالود نے مانک پٹن کے گھاٹ سے عبور کرنے مین کی - اس خدمت کے صلہ مین فتح محمد کو کمپنی نے پرگنہ جات مالود - پرگنہ - اندھاری - بڈگر کوٹ اور مانک پٹن بطور جاگیر مرحمت فرمائے - بعد چندے جب بمقام کٹک راجہ نے انگریزی حکام کے حضور مین حاضر ہو کر داد بیداد مچائی تو یہ ریاست محالات جاگیر سے خارج ہو گئی اور راجہ کو یہ حکم ہو گیا کہ محاصل لگان جاگیردار کو دیا کرے جب ۱۸۶۶ء مین بمقام اڑیسہ قحط عظیم برپا ہوا تو راجہ چندر سیکھر مان سنگھ نے اپنی رعایا کو قحط کی مصیبتون سے بچانے کی بہت کوشش کی اور ہزارہا مخلوق خدا کی جانین اُنکے سبب سے سلامت رہین - اس حسن خدمت کے صلہ مین گورنمنٹ عالیہ نے اُنکو خطاب سی - ایس - ای - سے ممتاز و سرفراز فرمایا - راجہ چندر سیکھر مان سنگھ سی - ایس - آئی - نے ۲۷ جون ۱۸۷۰ء کو وفات پائی - چونکہ اُنکے کوئی اولاد نہ تھی اسلیے اُنھون نے راجہ حال گورچندر مانسنگھ ہری چندن مرد راج بھر مربر راے کو اپنا متبنّی اور جانشین کیا تھا - یہ راجہ صاحب

راجہ گوجیدرماں سنگھ بری جیتی مردراج رئیس کیڈ

راجہ ٹنڈوک پگر رئیس کرمی - دارجلیگ

ترلوک ناتھ بنرجی - رائے بہادر - آپ کو ۱۸۹۷ء میں رائے بہادر کا خطاب عطا ہوا - سکونت کلکتہ -

پیاری موہن بنرجی - رائے بہادر - ۲۲ - جون ۱۸۹۷ء کو رائے بہادر کا خطاب آپکو عطا ہوا سکونت باراست ۲۴ پرگنہ -

رادھاناتھ رائے - رائے بہادر - آپ ۱۸۹۷ء میں بطور اعزاز داتی ایسی خدمات اعلیٰ کے صلہ میں خطاب رائے بہادر سے مشرف و ممتاز ہوئے - آپ ڈویژن کے مدارس کے انسپکٹر ہیں - سکونت مالاسور ہوگلی -

نرت گوپال بوس - رائے بہادر - آپ کو ۲۲ جون ۱۸۹۷ء کو آپکی خدمات کے صلہ میں رائے بہادر کا خطاب مرحمت ہوا - آپ اسسٹنٹ کمپٹرولر جنرل کے عہدہ پر مامور ہیں - سکونت کلکتہ -

مادھب چندر رائے - رائے بہادر - ۲۵ مئی ۱۸۹۵ء کو آپ خطاب رائے بہادر سے ممتاز و مفتخر ہوئے - سکونت کلکتہ -

امرت ناتھ متر - رائے بہادر - آپ کو ۲۵ مئی ۱۸۹۵ء کو گورنمنٹ ہند سے خطاب رائے بہادر عطا ہوا سکونت کلکتہ -

کا ذاتی طور پر عطا ہوا۔ سکونت ہوڑہ۔

رام اکھے چٹرجی۔ رائے بہادر۔ آپ ۱۸۹۶ء مین رائے بہادر کے خطاب سے مشرف و ممتاز ہوے۔ سکونت کلکتہ۔

سرودا پرشاد رائے۔ رائے بہادر۔ ۲۰ مئی ۱۸۹۶ء کو برٹش گورنمنٹ نے خطاب رائے بہادر کا آپکو مرحمت فرمایا۔ سکونت جمنا ہگلی۔

گوبند پرشاد سنگھ ٹھکرائی۔ رائے بہادر ۱۸۹۶ء مین آپ کو بطور اعزاز ذاتی کے گورنمنٹ ہند نے آپکو خطاب رائے بہادر عطا فرمایا۔ سکونت رنگپا پالاسئو۔

انند چندر سین۔ رائے بہادر۔ ۲۰ مئی ۱۸۹۶ء کو خطاب رائے بہادر بطور اعزاز ذاتی مرحمت ہوا۔ سکونت سونارنگ منشی گنج۔ ڈھاکہ۔

جگیشور چندر چندر۔ رائے بہادر۔ آپ کو بطور اعزاز ذاتی گورنمنٹ عالیہ ہند نے ۱۸۹۷ء مین رائے بہادر کے خطاب سے مشرف فرمایا۔ آپ راونشا کالج کٹک کے لالیکچر رہین سکونت چندر نگر۔

کالی پرسن گھوش۔ رائے بہادر۔ ۲۲ جون ۱۸۹۷ء کو رائے بہادر کے خطاب سے ممتاز ہوے۔ سکونت بھراکیر منشی گنج۔ ڈھاکہ۔

گورنمنٹ نے اُنکا شکریہ ادا کیا - اُنھوں نے نہایت ضروری سڑکیں تیار کرائیں اور مختلف ملکی کام جاری کیے اور ۱۸۶۶ء کے قحط میں امدادی کام کھولدیے - اُنھوں نے ۱۸۶۷ء میں انتقال کیا اور اُنکے بعد اُنکے وریدر راجہ حال سرمانہ تا بالغی وارث ریاست ہوے ۱۸۷۵ء میں گدی نشین اور راجہ بہادر کے خطاب سے مخاطب ہوے آپ نے ۱۸۷۳ء اور پھر ۱۸۹۰ء کے قحط میں عمدہ خدمات کیں - آپ کے چچا دیو سدن سنگھ کو ۱۸۹۲ء میں راجہ کا خطاب عطا ہوا آپکے ایک بھائی راجکمار ردراج سدن سنگھ اور دو بھتیجے لچھمی سدن سنگھ اور کالکا سدن سنگھ ہیں - سکونت مظفر پور -

---
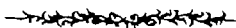
سرجا کانت اچارجی - مہاراجہ - ولادت ۱۸۴۹ء آپ کو راجہ بہادر کا خطاب بطور ذاتی اعزاز کے جناب ملکہ معظمہ کی جوبلی کی تقریب میں ۱۶ فروری ۱۸۸۷ء کو اور مہاراجہ کا خطاب جناب ملکہ معظمہ کی ڈائمنڈ جوبلی کے مبارک موقع پر ۲۲ جون ۱۸۹۷ء کو اور رائے بہادر کا خطاب دربار قیصری دہلی میں یکم جنوری ۱۸۷۷ء کو عطا ہوا - اس خاندان کا سلسلہ سری کرشنا اچارجی سے ملتا ہے جنکے مورث اعلیٰ ایک مشہور موحد ہندو اودے رائن اچارجی تھے جو بیا یا درشن کی جلد آخر سمیلی کے مصنف ہیں - سری کرشنا مکتا گاچی کے زمیندار تھے اور نواب ناظم بنگالہ کی سرکار مرشد آباد میں عہدہ ہاے جلیلہ پر ممتاز و مامور تھے - خاندانی ماٹو (مقولہ) یہ ہے "دنیا میں صرف نیکی ہی دولت ہے" ڈھاکہ کالج میں وظائف قائم کرنے کی بنا پر ۱۸۷۲ء میں گورنمنٹ نے آپکا شکریہ ادا کیا اُسوقت سے اکثر اہم ضروریات ملکی میں آپ نے معتدبہ چندہ دیا ہے - سکونت - مکتا گاچی میمن سنگھ -

---

نرسنگھ دت - رائے بہادر - ۲۶ مئی ۱۸۹۴ء کو آپ کو خطاب رائے بہادر

گورنمنٹ بنگال نے آپکو ہگلی جیل کا آنریری وزیٹر مقرر کیا اور ۱۹۰۱ء مین لنڈن آرٹ سوسائٹی کے آپ ممبر مقرر ہوے جسکے صدر نشین اعلیٰ حضرت ملک معظم قیصر ہند ہین۔ زبان فارسی اور اُردو مین آپ صاحب تصانیف کثیرہ ہین جو ملک مین مقبول ومشہور ہین۔ آپ کے ایک فرزند اور ایک دختر ہین۔ آپ کے دو بھائی یعنے وزیر سلطان اودھ کے دو فرزند اور ہین تفضل الدولہ مولوی سید افضل الدّین احمد (ولادت ۱۸۵۷ء) انسپکٹر رجسٹریشن صوبۂ بہار ہین اور مسٹر احسن الدین احمد ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ وکلکٹر بیربھوم ہین آپ کے فرزند سید وصی الدین احمد عرف سید علی نواب ہین جو ابھی زیر تعلیم ہین۔ سکونت۔ ہگلی۔

شیوراج نندن سنگھ۔ راجہ بہادر۔ ولادت ۱۸۵۵ء۔ اپنے والد راجہ شیونندن سنگھ بہادر کے انتقال پر ۱۸۶۷ء مین بزمانۂ نابالغی وارث ریاست ہوے آپ کو بطور اعزاز ذاتی ۳۔ مارچ ۱۸۷۵ء کو راجہ بہادر کا خطاب مرحمت ہوا۔ راجگان سیوہر کا خاندان مہاراجگان بتیا کی شاخ ادنیٰ مین ہے، راجہ دھنپت سنگھ راجہ بتیا وسیوہر کے انتقال کے بعد جوگل کشور سنگھ (متوفی کے نواسہ) اور سری کرشنا سنگھ (برادر عمزاد متوفی) مین جانشینی کے متعلق جھگڑا پیدا ہوا جسکا تصفیہ آخر کار کونسل پٹنہ نے یہ کیا کہ بتیا کا راج اول الذکر اور سیوہر کا راج آخر الذکر فریق کو دیا جاے۔ سری کرشنا سنگھ اول راجہ سیوہر کے بیٹے راجہ دُشٹ دمن سنگھ نے جانشینی کے بعد ۱۸۱۶ء مین لارڈ مائرا سے راجہ بہادر کا خطاب حاصل کیا اُن کے بعد اُن کے خلف اکبر راجہ رگھونندن سنگھ بہادر ۱۸۲۰ء مین جانشین ہوے۔ یہ چونکہ لاولد تھے لہذا انھون نے اپنے بھتیجے شیونندن سنگھ کو متبنیٰ کیا جو ۱۸۵۲ء مین وارث ریاست ہوے۔ غدر ۱۸۵۷ء مین انھون نے خدمات جلیلہ سرانجام دین جس پر

تسلط گورنمنٹ انگلیشیہ میں ضلع مرادآباد میں تحصیلدار تھے اُنھوں نے لارڈ لیک صاحب
کی ماتحتی میں راجپوتانہ اور مالوہ میں کارہائے نمایاں انجام دیے تھے۔ آپ کے والد
ماجد وزیر السلطان فخر الملک نواب سید محمد امیر علیخاں سر ورعرصہ تک حضرت
محمد واجد علی شاہ شاہ اودھ کی سرکار میں عہدۂ وزارت و مدار المہامی پر ممتاز رہے
آپ نے سنہ ۱۸۶۳ء سے مدرسۂ عالیہ کلکتہ سے اپنی تعلیم علوم عربی و فارسی وانگریزی
کو شروع اور سنہ ۱۸۷۰ عیسوی میں ڈورن کالج میں ختم کیا۔ اسکے بعد ایک سال تک حضرت
شاہ اودھ کے زمرۂ مصاحبین میں داخل رہے چنانچہ شاہ اودھ کی بارگاہ سے
شرافت الدولہ بہادر کے خطاب اور کلاہ عالم پسند سے سرفراز کیے گئے اور سو روپیہ
ماہوار مشاہرہ مقرر ہوا۔ ۲۵ جون سنہ ۱۸۷۵ء کو گورنمنٹ انگلیشیہ نے امام باڑہ محسنیہ
ہگلی کی تولیت آپکے سپرد کی سنہ ۱۸۷۷ء میں گورنمنٹ کے حکم سے ہیڈ ضلع بردوان
کے دربار قیصری میں آپ کو حکام و رؤسائے موجودین کے سامنے وہاں قیصری
پڑھنے کی عزت عطا ہوئی۔ سنہ ۱۸۷۹ء میں ہگلی کے میونسپل کمشنر مقرر ہوئے۔
سنہ ۱۸۸۹ء میں آپکے والد ماجد غریق رحمت ہوئے۔ سنہ ۱۸۸۱ء میں گورنمنٹ
بنگال کی اجازت سے ہگلی کے آنریری مجسٹریٹ ہوئے جس کے فرائض آپ آج تک
انجام دے رہے ہیں۔ سنہ ۱۸۸۵ء میں ہگلی میں آپ نے ایک انجمن اسلامیہ کی بنا ڈالی
جسکے پرشوکت جلسوں میں حکام و رؤسائے کلکتہ و ہگلی و بردوان بارہا شریک
ہوتے رہے ہیں۔ سنہ ۱۸۹۰ء میں آپ کلکتہ یونیورسٹی کے فیلو مقرر ہوئے اور سنہ ۱۸۹۳ء
میں آپ کو خان بہادر کا خطاب اور شمشیر و خلعت فاخرہ مرحمت ہوا۔ خان بہادر
صاحب کو سرسید احمد خان بہادر کے سی۔ ایس۔ آئی سکرٹری محمڈن کالج علیگڈھ
نے کالج مذکور کا ٹرسٹی قرار دیا اور نواب شمس جہاں بیگم صاحبہ کردن آف انڈیا
رئیسۂ مرشدآباد نے بھی آپکو اپنی جائداد وقف کا متولی مقرر کیا۔ سنہ ۱۸۹۷ء میں

آپ ممبر اور سکرٹری مقرر ہوے تھے آپ کی خدمات کے صلہ مین گورنمنٹ نے بارہا شکریہ ادا کیا ہے۔ آپ بتھیون اسکول کمیٹی کے ممبر اور ایڈن ہندو ہوسٹل کلکتہ کے بورڈ آف ٹرسٹینیر کے ممبر اور سکرٹری۔ یوزفل لٹریچر سوسائٹی کے ممبر گورنمنٹ انجنیرنگ کالج شب پور کے بورڈ آف وزیٹرس کے ممبر اور ترقی علوم وفنون کے متعلق انڈین السوسی ایشن کی کمیٹی انصرام کے ممبر ہین۔ آپ ۱۸۵۹ء سے اپنے وطن کے ایک ہائی انگلش اسکول اور ایک گرلس اسکول کے معاون اور حامی ہین۔ سکونت درگا پور۔

سورج بھان سنگھ۔ راجہ۔ ولادت سمت ۱۸۹۱ بکرمی آپ راجہ سالباہن کی اولاد مین ہین۔ آپ ہندی۔ فارسی اور انگریزی علوم سے ماہر ہین۔ آپ کی پہلی شادی ریاست ڈمراؤن مین ہوئی۔ آپ گورنمنٹ انگریزی کے ہمیشہ خیرخواہ رہے اور باغیون کے ساتھ جنگ کرنے کے صلہ مین ۱۸۵۹ء مین راجہ بہادر کا خطاب مع سند کے عطا ہوا۔ بنارس کے دربار عام مین ہز اکسلنسی ویسراے وگورنر جنرل ہند نے آپ کو نو پارچہ کا خلعت مرحمت کیا اور مہاراجہ کنور سنگھ کے علاقہ مین پانچہزار کی جاگیر عطا کی گئی۔ راجہ مہیشر بخش سنگھ رئیس ڈمراؤن آپ کے پھوپھا تھے آپ کے علاقہ مین چونکہ شیر کا شکار بکثرت ہے لہذا اکثر انگلش حکام اور راجگان والا مقام آپکے یہان مہمان ہوتے ہین۔ اب آپکا زمانۂ شیب ہے فی الحال آپ یاد خدا مین اپنی حیات مستعار بسر کر رہے ہین۔ سکونت بھگوانپور۔ پرگنہ چین پور ضلع آرہ۔
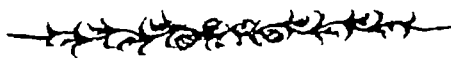
اشرف الدین احمد۔ شرافت الدولہ۔ مولوی۔ سید۔ خان بہادر۔ ولادت ۶۔ جنوری ۱۸۵۵ء آپ کے جد امجد سید اسد الدین احمد عرف احمد علی مغفور اوائل

رادھکا پرسنو مکرجی رائے بہادر سی آئی ای - ولادت ۱۸۳۹ء بعہد ملکہ معظمہ کی جوبلی پنجاہ سالہ کے موقع پر رائے بہادر کا اور ۱۹۱۱ء میں سی آئی ای کا خطاب آپکو مرحمت ہوا آپکا تعلق ایک اعلیٰ درجہ کے کولین برہمن خاندان سے ہے آپ سداچند مکرجی رئیس گوستائیں درگاپور ضلع ہگلی کے فرزند ہیں اور آپ زمیندار اور پریسیڈنسی حلقہ کے انسپکٹر مدارس ہیں۔ آپنے کرشنا گڈھ میں اور پریسیڈنسی کالج میں تعلیم پائی ہے۔ ۱۸۵۵ء میں ادنیٰ وظیفہ اور ۱۸۵۵ء مین بنگال کے کالجوں کے تمام طلبا پر فوقیت حاصل کرکے اعلیٰ وظیفہ پایا اور ۱۸۵۹ء میں گورنمنٹ کی ملازمت میں ڈپٹی انسپکٹر مدارس کے عہدہ پر مقرر ہوئے اور ۱۸۶۳ء میں حفظان صحت کے متعلق بنگالی زبان میں ایک کتاب شائع کی اور ۱۸۶۹ء میں طبیعی جغرافیہ لکھا اور اسی سال بنگال میں تعلیم نسوان کو ترقی دینے کی تحریک کی جسکو گورنمنٹ نے منظور کیا - آپ ہی نے ۱۸۷۲ء میں اول اول بنگال کے پراویڈنٹ انسٹیٹیوشن کی تحریک کی جو اب ہندو فیملی اینوئٹی فنڈ کے نام سے موسوم ہے - اور اُسکے آپ ڈائرکٹر بھی تھے - ۱۸۷۶ء میں ہگلی نارمل اسکول کے ہڈماسٹر اور ۱۸۷۷ء عیسوی میں اسسٹنٹ انسپکٹر مدارس قسمت بھاگلپور مقرر ہوئے اور ۱۸۸۲ء میں صوبہ بہار میں بجائے اُردو تحریر کے کیتھی جاری ہونے کی سفارش میں ایک مضمون شائع کیا اسی سال پریسیڈنسی ڈویژن کے اسسٹنٹ انسپکٹر مدارس اور ۱۸۸۴ء میں پریسیڈنسی سرکل کے انسپکٹر اسکولات (درجہ چہارم بنگال ایجوکیشنل سروس) اور سنٹرل ٹکسٹ بک کمیٹی بنگال کے سکرٹری اور ۱۸۸۵ء مین کلکتہ یونیورسٹی کے فیلو مقرر ہوئے اور اُسوقت سے یونیورسٹی کی مختلف کمیٹیوں اور بورڈس آف اسٹڈیز میں آپ عملی کام کرتے رہے - ۱۸۸۶ء میں اُس کمیٹی کے ممبر مقرر ہوئے جس نے گورنمنٹ اسکولوں کے متعلق دارجلنگ میں نشست کی تھی - اور ۱۸۸۹ء میں تعلیم نسواں کی توسیع اور اسکولوں کو امداد کے قواعد پر غور کرنے کے لیے جو کانفرنس قائم ہوئی تھی اُسکے

محمد اکرم حسین - افسر الملوک - مرزا بہادر - پرنس - آپ حضرت خلد آرامگاہ سلطان عالم سکندر جاہ مرزا محمد واجد علیشاہ سابق شاہ اودھ کے بائیسوین فرزند ہین آپ کو سنہ ۱۸۸۸ع مین گورنمنٹ ہند نے پرنس کا خطاب عنایت فرمایا۔ سکونت کلکتہ۔

محمد کاظم حسین - خورشید مرزا بہادر - پرنس - آپ حضرت خلد آرامگاہ سلطان عالم سکندر جاہ مرزا محمد واجد علی شاہ سابق بادشاہ اودھ کے صاحبزادے ہین سنہ ۱۸۸۸ع مین گورنمنٹ انگلشیہ نے آپکے آبائی اعزاز و مرتبہ کے لحاظ سے پرنس کا خطاب عطا کیا سکونت مٹیابرج - کلکتہ -

کالکا داس دت - رائے بہادر - سی - آئی - ای - ولادت ۳ - جولائی سنہ ۱۸۴۱ع - آپ رائے گوکل ناتھ دت کے فرزند ہین - آپ نے کرشنا گڈھ کالج اور پریسیڈنسی کالج مین تعلیم پائی سنہ ۱۸۶۰ع مین بی - اے اور سنہ ۱۸۶۱ع مین بی - ایل کا امتحان پاس کیا اور سنہ ۱۸۶۱ع مین جوڈیشل ملازمت مین داخل ہوے - اگست سنہ ۱۸۶۹ع مین ریاست کوچ بہار کے دیوان مقرر ہوے اور سنہ ۱۸۷۰ع مین کونسل ریاست کوچ بہار کے ممبر کیے گئے - آپ نے نہایت قابلیت اور لیاقت سے ریاست کوچ بہار کی وزارت کے فرائض مدت تک انجام دیے - اسکے صلہ مین آپ کو یکم جنوری سنہ ۱۸۹۱ع کو رائے بہادر کا اور سنہ ۱۹۰۰ع مین سی - آئی - ای - کا خطاب مرحمت ہوا - آپکے تین فرزند ہین - (۱) چارو چندر دت - ولادت ۱۶ - جون سنہ ۱۸۶۷ع (۲) اٹل چندر دت - ولادت ۵ - جون سنہ ۱۸۷۰ع - (۳) نرمل چندر دت ولادت ۲۳ - جنوری سنہ ۱۸۸۱ عیسوی - سکونت دیوانخانہ - کوچ بہار -

پرنس خورشید مرزا محمد کاظم حسین بہادر رئیس کلکتہ

پرنس امیر الملوک مرزا محمد اکرم حسین بہادر رئیس کلکتہ

اسی خانوادہ سے آسام کے بجنی اور دارنگ بیکنٹھ پور کے رائے کاٹ اور رنگپور کے
پنگا خاندان نکلے ہیں۔ مہاراجہ صاحب اگست ۱۸۶۳ء میں اپنے والد نرپندر نرائن بھوپ
بہادر کے جانشین ہوئے۔ شادی کے بعد مہاراجہ صاحب تکمیل تعلیم کے لیے
انگلستان کو روانہ ہوئے اور ۱۸۸۰ء میں وہاں سے واپس ہو کر باضابطہ مسند ریاست
پر جلوس فرمایا اور آپ کو مختلف خطابات مرحمت ہوئے۔ ۱۸۸۷ء میں قیصر ہند کی جوبلی
کے موقع پر آپ مع مہارانی صاحبہ اور اپنے بچوں کے لندن تشریف لے گئے۔ وہاں
جناب ملکہ معظمہ قیصرۂ ہند مرحومہ نے آپکو گرانڈ کمانڈر آف دی موسٹ ایمینٹ آرڈر آف
دی انڈین امپائر کا خطاب اور مہارانی صاحبہ کو کرون آف انڈیا کا خطاب عطا
فرمایا۔ آپ کے چار صاحبزادے اور دو صاحبزادیاں ہیں۔ سکونت کوچ بہار۔

مہندر و لال سرکار۔ ڈاکٹر سی۔ آئی۔ ای۔ یکم جنوری ۱۸۸۳ء کو۔ سی۔ آئی
ای کے خطاب سے آپ ممتاز و مشرف ہوئے۔ سکونت کلکتہ۔

سرت چندر داس۔ سی۔ آئی۔ ای۔ رائے بہادر۔ یکم جنوری ۱۸۸۷ء کو
خطاب مقدم الذکر اور اُس سے قبل خطاب موخر الذکر آپ کو مرحمت ہوا۔
سکونت کلکتہ۔

محمد علی نواب۔ چودھری۔ خان بہادر۔ ولادت ۱۸۵۹ء آپ کی
عمدہ خدمات کے صلہ میں گورنمنٹ ہند نے آپکو ۲۔ جنوری ۱۸۹۷ء کو بطور ذاتی
اعزاز کے خطاب مذکور سے ممتاز فرمایا۔ سکونت یکم گاؤں پرگنہ موس آباد۔ ٹپرا۔

رام گوتی مکرجی - رائے بہادر - آپ پبلک ورکس ڈیپارٹمنٹ مین ریلوے برانچ کے ایک معزز افسر تھے۔ آپ نے نلہٹی اسٹیٹ ریلوے کی منیجری کے عہدہ کے زمانے مین قحط اور دیگر امور کے متعلق کارہائے نمایان انجام دیے ہین آپ کو بطور ذاتی اعزاز کے یکم جنوری ۱۸۹۱ء کو خطاب رائے بہادر عطا ہوا۔ سکونت کلدبہ - بردوان -
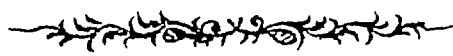
سنتی دیوی - ہر ہائنس - مہارانی - کرون آف انڈیا - ولادت ۱۸۶۳ء

آپ بنگال کے مشہور و معروف رفارمر بابو کیشب چندر سین کی بڑی صاحبزادی ہین آپ کی قوم ویدیہ ہے - آپ کے پردادا کا نام رام کمل سین تھا جو اپنی فیاضانہ طبیعت اور انگریزی و بنگالی لغت کی تالیف کی وجہ سے نہایت ممتاز و مشہور تھے پیارے موہن سین آپ کے دادا کا نام تھا جنھون نے آپ کے والد بزرگوار کی صغرسنی ہی مین انتقال کیا - آپ کے والد برہمو سماج کے بانی اور اُسکے سرغنہ تھے - اُنھون نے صرف مذہبی ہی اصلاح نہین کی بلکہ بنگالی سوسائٹی بالخصوص اور ہندو سوسائٹی کی بالعموم اصلاح مین کوشش بلیغ کی - وہ اپنے ملک کے بہت بڑے خیرخواہ تھے اُنھون نے قومی اصلاح کے واسطے مختلف تدابیر اختیار کی تھین - بعض سوسائٹیان اُن کی قائم کی ہوئی ابتک موجود ہین جنسے لوگون کو بہت بڑا فائدہ پہونچ رہا ہے - ۶ - مارچ ۱۸۷۸ء کو چودہ برس کی عمر مین آپ کے والد نے نوجوان مہاراجہ کوچ بہار کے ساتھ آپ کی شادی کردی - آپ کی شادی کے وقت آپکے شوہر عالی تبار مہاراجہ سر نرپیندر نرائن بھوپ بہادر - جی - سی - آئی - ای - سی - بی - بھی نہایت کمسن تھے - مہاراجہ کوچ بہار کا تعلق کوچی خاندان سے ہے جن کے آبا و اجداد تقریباً چار سو برس سے کوچ بہار مین حکمرانی کرتے آئے ہین -

کلام آپ کا بعض ناگہانی اتفاقات کی وجہ سے ضائع ہوگیا تاہم اب بھی بہت کچھ موجود ہے۔ آپ کی شاعری کی شہرت نہ صرف ہندوستان بلکہ ممالک جرمن اور امریکا تک پہونچی ہوئی ہے۔ علاوہ دیگر اصناف نظم کے آپ مرثیہ بھی کہتے ہیں اور بہت اچھا کہتے ہیں۔ حضور قیصرۂ آنجہانی کے جشن جوبلی شصت سالہ کی تقریب میں آپ نے ایک مبارکباد نظم کرکے نہایت عمدہ مخملی بڑے پردہ میں جواہرات اور موتیوں سے زردوزی کے عمدہ کاریگروں سے کڑھوائی یہ بیش قیمت تحفہ حضور قیصرۂ آنجہانی کی خدمت میں باریاب اور حضور آنجہانی کا مورد تحسین ہوا۔ آپ کو ۱۸۹۰ء میں خطاب خان بہادر عطا ہوا۔ آپ مشاہیر اور کملاے ہندوستان سے ہیں اور صدہا شاگرد آپ سے مستفید ہوتے ہیں۔ آپ کی زوجۂ اولیٰ سے ایک لڑکا اور زوجۂ ثانیہ سے ایک لڑکی موجود ہے۔ سکونت عظیم آباد عرف پٹنہ۔

اکھے چرن متر۔ راے بہادر۔ ولادت ۱۲ مئی ۱۸۳۹ء۔ آپ مقام وکرمپور کے متر خاندان سے ہیں۔ آپ کو مقام لیشائی کے مختلف مختاریوں کی نمایاں خدمات کے صلہ میں خطاب راے بہادر یکم جنوری ۱۸۹۱ء کو مرحمت ہوا ہے۔ سکونت راجہ باڑی منشی گنج ڈھاکہ اور چٹگاؤں۔
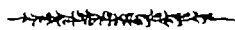
نصیر الدین احمد۔ مولوی سید۔ خان بہادر۔ آپ کو خدمات ملکی کے صلہ میں گورنمنٹ انڈیا نے یکم جنوری ۱۸۹۵ عیسوی کو بطور ذاتی اعزاز کے خان بہادر کے خطاب سے سرفراز فرمایا۔ آپ قصبہ بہار واقع پٹنہ کے آنریری مجسٹریٹ بھی ہیں۔ سکونت بہار پٹنہ۔

تعمیر کرایا ہے جسکے مصارف انتظام خود ادا کرتے ہین - آپ ڈسٹرکٹ بورڈ جسر اور برٹش انڈین ایسوسی ایشن کے ممبر بھی ہین - آپ کے دو فرزند ہین پننگ بھوشن دیب رائے - ولادت ۱۸۸۲ء - مرگنگ بھوشن دیب رائے - ولادت ۱۸۸۹ء - سکونت نلڈنگہ - جسر -

---

پدمانند سنگھ - راجہ بہادر - راجۂ بنیلی - آپ کو آپ کے والد راجہ لیلانند سنگھ بہادر کی جانشینی پر بطور ذاتی اعزاز کے ۲ - جنوری ۱۸۸۷ء کو خطاب مذکور عطا ہوا - آپ کے پردادا راجہ دولار سنگھ نے جنگ نیپال مین برٹش گورنمنٹ کی خدمات انجام دین جس کے جلدو مین راجہ بہادر کا خطاب اُن کو مرحمت ہوا تھا مگر اُنھون نے ۱۸۲۱ء مین انتقال کیا - اُن کے بعد اُنکے بیٹے راجہ پدمانند سنگھ کے نام یہ خطاب جاری رہا جنھون نے ۱۸۵۱ء مین رحلت کی - اور اُسی طریقہ سے اُن کے فرزند راجہ لیلانند سنگھ یعنے راجۂ حال کے والد کے نام پر بطور اعزاز ذاتی کے خطاب مذکور برقرار رہا - سکونت بنیلی - پورنیہ -

---

علی محمد - سید - شاد تخلص - خان بہادر - ولادت ۱۸۴۶ء - آپ کا پدری سلسلۂ نسب حضرت رسالتمآب صلعم سے اور مادری خاندان ازوک اشنخلو سے ملتا ہے - آپ نے قدیم طریقہ سے علوم عربی اور فارسی حاصل کیے - ابتدائے عمر مین آپ کو مستند اہل زبان اُردو اور فارسی سے صحبت رہی - پندرہ برس کی عمر سے شعرگوئی کا مستقل مذاق ہے اور اس فن کو آپ نے درجۂ کمال پر پہونچا دیا ہے - آپ صاحب تصانیف کثیرہ ہین - آپ نے اپنی شاعری مین ایک خاص رنگ پیدا کیا ہے جو ابتدا مین سخت مخالفت اور انتہا مین عام مقبولیت کا باعث ہوا - اگرچہ ابتدائی

نسبتی اور ہز ہائنس مہاراجہ مہتاب چند بہادر آنجہانی والی بردوان کے حقیقی سالے ہیں سکونت بردوان۔

پرموتھو بھوشن دیب رائے۔ راجہ مقام ملڈنگہ۔ ولادت ۲۲ دسمبر ۱۸۵۵ء

آپ ۱۸۷۱ء میں اپنے والد اور ملڈنگہ کے نویں راجہ راجہ اندو بھوشن دیب رائے کے انتقال کے بعد بزمانۂ نابالغی وارث ریاست ہوئے۔ آپ کا تعلق اس خاندان سے ہے جو اپنے تئیں وشنو داس ہزرا کی نسل میں بتاتا ہے جو سولھویں صدی کے آغاز میں ضلع جسر واقع بنگال میں آکر آباد ہوئے تھے۔ ان کے بیٹے سری مت رائے نے ایک باغی پٹھان سردار کو قتل کر کے ناموری حاصل کی تھی اور اس کارگزاری کے صلہ میں صوبہ دار بنگالہ نے ان کو جاگیر اور "زمیندار" کا خطاب عطا کیا۔ ان کی تین پشتوں کے بعد چندی چرن دیب رائے نے جو ۱۶۵۶ء میں فوت ہوئے راجہ کدار ایشور کو قتل کیا اور شاہ عالم شہنشاہ دہلی کی سرکار سے راجہ کا خطاب حاصل کیا۔ اس کے جانشین اور دوسرے راجہ اندر نرائن نے بہت سے ہندو مندر تعمیر کیے جو اس وقت تک موجود ہیں۔ تیسرے راجہ سوریہ نرائن دیب رائے ۱۶۹۸ء میں اور چوتھے راجہ رن دیب رائے ۱۷۴۶ء میں اور پانچویں راجہ کرشنا دیب رائے ۱۸۰۸ء میں راہی عدم ہوئے۔ اور اندو بھوشن رائے ۱۸۳۶ء میں پیدا ہوئے جو نویں راجہ تھے انھوں نے ۱۸۵۴ء سے ۱۸۷۱ء تک حکمرانی کی راجہ حال دسمبر ۱۸۷۹ء میں سن بلوغ کو پہونچے اور ۲۹۔ جون ۱۸۸۵ء کو بطور ذاتی اعزاز کے راجہ کے خطاب سے مخاطب ہوئے۔ آپ نے تعلیم سنسکرت کے وظائف اور تعلیم نسواں کے لیے جمعہ مقرر کیے جس کی بابت گورنمنٹ نے آپ کا شکریہ ادا کیا۔ آپ نے ایک "ہائی کلاس انگلش اسکول" اعلیٰ درجہ کا انگریزی اسکول اور ایک ڈسپنسری (شفاخانہ)

جو ابتک جاری ہین - چونکہ وہ خود بھی نہایت تعلیم یافتہ رئیس تھے اسلیے اہل علم کی قدر کرتے تھے اور لٹریچر (علم ادب) وغیرہ کی ترقی مین زر کثیر صرف کیا تھا - اُنھون نے رامائن - مہابھارت و دیگر مذہبی کتابون کا بنگالی زبان مین ترجمہ کرایا ہے جنسے لوگ بہت کچھ مستفید ہو رہے ہین - گورنر جنرل ہند نے اُن کی عمدہ پبلک خدمات کے صلہ مین اُنکو ۱۸۶۴ء مین مجلس واضع آئین و قوانین کا ممبر مقرر کیا تھا جہان اُنھون نے نہایت قابلیت سے اپنے فرائض انجام دیے - مہاراجہ صاحب نے بھاگلپور مین - ۲۶ - اکتوبر ۱۸۷۹ء کو انتقال کیا - آپ اپنے مورث اعلیٰ کے لائق جانشین ہین اور اگرچہ ہنوز نوعمر ہین مگر قابل و ہونہار معلوم ہوتے ہین - سکونت بردوان -
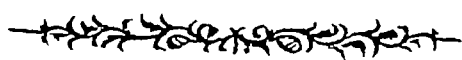
بن بہاری کپور - راجہ - ولادت - ۱۱ - نومبر ۱۸۵۳ء - آپ کو بطور ذاتی اعزاز کے ۲ - جنوری ۱۸۹۳ء کو راجہ کا خطاب عطا ہوا اور آپکو مہاراجہ دھیراج مہتاب چند بہادر رئیس بردوان کے تیسرے بھائی نے - ۳۱ - اگست ۱۸۵۶ء کو متبنیٰ کیا تھا اور ۱۸۷۷ء مین آپ راج بردوان کے دیوان اور ۱۸۷۹ء مین بردوان راج کونسل کے وائس پریسیڈنٹ مقرر ہوے اور یکم جنوری ۱۸۷۷ء کو جناب ملکہ معظمہ کے دربار قیصری دہلی کی تقریب مین آپ کو ایک اعزازی سرٹیفکیٹ (سند) عطا ہوئی اور آنریری مجسٹریٹ اور ڈسٹرکٹ بورڈ بردوان کے ممبر مقرر ہوے اور ۲۳ - جنوری ۱۸۸۵ء کو بنگال لیجس لیٹیو کونسل کے ممبر منتخب ہوے اور ۱۸۸۵ء مین بردوان راج کے جوائنٹ منیجر اور ۱۸۹۱ء مین منیجر کیے گئے اور ایک مدت مدید تک ریاست بردوان اور ملک کی قابل تحسین خدمات انجام دین آپ موجودہ مہاراج کمار بردوان (ولادت ۱۹ - اکتوبر ۱۸۸۱ء) کے والد ماجد اور مہاراجہ آفتاب چند بہادر کے برادر

آپ فی الحقیقت راجہ بن بہاری کے صاحبزادہ ہیں جو خود بھی کپور خاندان کے ایک رکن ہیں اور آپ کی نابالغی کی وجہ سے آپ کے ولی اور آپ کی وسیع ریاست کے منتظم ہیں۔ مہاراجہ مہتاب چند رائے مہاراجہ تیج چند رائے کے متبنی بیٹے اور جانشین تھے۔ مہاراجہ تیج چند رائے کو ۱۸۱۸ء میں شاہ عالم شہنشاہ دہلی نے بذریعہ ایک سند کے خطاب مہاراجدھراج اور دیگر اعزاز عطا فرمائے تھے۔ مہاراجہ مہتاب چند رائے ۲۱ اگست ۱۸۳۲ء کو مہاراجہ تیج چند رائے کے جانشین ہوئے اور ۳۔ اگست ۱۸۳۳ء کو گورنر جنرل لارڈ ولیم بنٹنک نے بذریعہ فرمان اُنکے واسطے خطاب مہاراجہ دھراج بہادر قائم و برقرار رکھا۔ ۱۸۶۸ء میں انھوں نے اپنے اور اپنے وارثین کے واسطے ہر مجسٹی ملکہ معظمہ مرحومہ سے موجودہ خاندانی اسلحہ وغیرہ کے رکھنے کی اجازت حاصل کی۔ ۱۸۷۷ء میں دربار دہلی کے موقع پر اُن کو بطور ذاتی اعزاز کے تیرہ توپوں کی سلامی کا اعزاز حاصل ہوتھا۔ انھوں نے اپنی ریاست و رعایا کو اپنی خوش انتظامی سے نہایت سرسبز و خوش وخرم رکھا تھا سنتھال بغاوت ۱۸۵۵ء میں اور غدر ۱۸۵۷ء میں انھوں نے گورنمنٹ انگلشیہ کو نہایت قیمتی مدد دی تھی۔ اُن کی خیر خواہی اور وفاداری کا ایک بین ثبوت یہ ہے کہ انھوں نے ہندستانی عجائب خانہ کلکتہ کو ملکہ معظمہ مرحومہ کا ایک سنگ مرمر کا اسٹیچیو نذر کیا تھا۔ مہاراجہ صاحب نے اپنے کو ہمیشہ پولٹیکل تحریکات سے علحدہ رکھا اور یہی سبب تھا کہ انھوں نے برٹش انڈین ایسوسی ایشن کے ساتھ کبھی کوئی ہمدردی نہیں ظاہر کی۔ انھوں نے بردوان میں ہر مذہب و ملت کے لڑکوں کے لیے اینگلو ورنیکیولر اسکول قائم کیا تھا جو اب کالج ہو گیا ہے اور انگریزی بنگالی سنسکرت اور فارسی کی مفت تعلیم دیتا ہے۔ اس کالج میں تعلیم نسواں کے لیے بھی ایک صیغہ علحدہ ہے۔ انھوں نے بردوان اور کلنا کے مریضوں کے واسطے کئی شفاخانے بھی کھولے تھے

بعد امتحان مین کامیابی حاصل کرے اور ایک اور طلائی تمغہ کے لیے جو علم طبعیات
کے عمدہ طالب علم کو ملا کریگا فنڈ علیحدہ کر دیے ہین۔ آپ کلکتہ کے جسٹس آف دی پیس
اور کلکتہ یونیورسٹی کے فیلو اور انڈین میوزیم کے متولی (سنہ ۱۸۸۲ء مین اس کے
پریسیڈنٹ بھی منتخب ہوے تھے) میو اسپتال کے گورنر اور ایشیاٹک سوسائٹی کے
ممبر ہین۔ سنہ ۱۸۸۹ء مین پرنس البرٹ وکٹر کی تشریف آوری کلکتہ کے موقع پر استقبالی
کمیٹی کے پریسیڈنٹ منتخب ہونے کا فخر بھی آپ کو حاصل ہو چکا ہے۔ آپ سنہ ۱۸۸۱ء
مین کلکتہ یونیورسٹی کے سنڈیکیٹ کے وائس پریسیڈنٹ اور سنہ ۱۸۸۱-۸۲ عیسوی مین
فیکلٹی آف آرٹس کے پریسیڈنٹ رہ چکے ہین۔ آپ نے کلکتہ یونیورسٹی کو اپنے چچا آنریبل پرسنو کمار
کی سنگ مرمر کی مجسم شبیہ نذر کی تھی جو سینیٹ ہوس کے برامدہ مین نصب ہے۔
آپ نے اور آپ کے بھائی راجہ سر سندرو موہن ٹگور نے مشترکہ طور سے میونسپلٹی کلکتہ
کو ایک سڑک جاری کرنے کے لیے ایک قطعۂ اراضی دیا ہے جسکا نام اُنکے والد کے نام پر
رکھا جائیگا اور جسمین نصب کرنے کے لیے آپ اپنے ذاتی مصارف سے اپنے والد کے نصف
قد کی سنگ مرمر کی شبیہ عطا کرینگے۔ آپ نے ہندو بیواؤن کی پرورش کے لیے ایک
لاکھ روپے کا ایک فنڈ "مہاراج ماتا شب سندری دیبی کا ہندو بیواؤن کا فنڈ" کے
نام سے قائم کیا ہے۔ آپکے بیٹے اور وارث مہاراج کمار پرودت کمار ٹگور ہین۔ سکونت کلکتہ
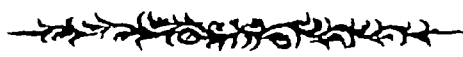
بجے چند مہتاب - مہاراج کمار بردوان - ولادت ۱۹ - اکتوبر سنہ ۱۸۸۱ء
آپ کوٹلی ضلع لاہور ملک پنجاب کے کپور کھتری خاندان سے تعلق رکھتے ہین
جو وسط سترھوین صدی مین پنجاب سے وارد بردوان ہوا تھا۔ آپ کو سابق مہاراجہ
آفتاب چند مہتاب نے متبنٰی کیا تھا جو مہاراجہ مہتاب چند راے کے متبنٰی بیٹے تھے
اور جنھون نے سنہ ۱۸۸۱ء مین گدی نشین ہو کر سنہ ۱۸۸۵ء مین قبل از وقت انتقال کیا۔

مدناپور کے قحط زدہ لوگوں کو امداد پہونچانے میں ۱۸۶۶ء میں گورنمنٹ کی نہایت مدد کی۔ بہت عرصہ تک آپ برٹش انڈین ایسوسی ایشن کے آنریری سکرٹری رہے اور ۱۸۷۹ء میں اور دوبارہ ۱۸۹۱ء میں اسکے پریسیڈنٹ منتخب ہوے جسکا کام اسوقت تک بدستور انجام دے رہے ہیں۔ اور ۱۸۷۰ء مین بنگال لجس لیٹو کونسل کے ممبر مقرر ہوے اور ۱۸۷۲ء مین اسی کونسل کے دوبارہ ممبر ہوے۔ اور ۱۸۷۷ء مین آپ مہاراجہ کے خطاب سے ممتاز اور اسی سال اپریل میں حاضری عدالت دیوانی سے مستثنیٰ ہوے اور جنوری ۱۸۷۷ء میں جناب ملکہ معظمہ کے دربار قیصری کے موقع پر آپ کو مہاراجہ کا خطاب عطا ہوا۔ اور اسی سال ماہ فروری میں گورنر جنرل کی لیجس لیٹو کونسل کے ممبر مقرر ہوے اور ضابطۂ دیوانی کے مسودۂ قانون کی بحث و مباحثہ کے متعلق گورنمنٹ کو نہایت قیمتی مدد دی جس کے صلہ مین ۱۸۷۹ء مین پھر ممبر کونسل مقرر ہوے اسی سال آپ کو سی۔ ایس۔ آئی۔ کا خطاب مرحمت ہوا اور فروری ۱۸۸۱ء میں تیسری مرتبہ وائسرائے کی کونسل کے ممبر مقرر ہوے۔ مئی ۱۸۸۲ء میں کے۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ اور جنوری ۱۸۹۰ء مین مہاراجہ بہادر کے خطاب سے سرفراز ہوے۔ اور دوسرے سال ماہ جنوری مین آخرالذکر خطاب ان کے خاندان کے لیے موروثی قرار دیا گیا۔ آپ نے وہ وسیع قطعۂ اراضی عطا کیا جہاں میو ہاسپٹل کی عمارت تعمیر ہوئی ہے اور اس کی امداد کے لیے دس ہزار کا عطیہ اضافہ کیا۔ آپ کی فیاضی کے اظہار کے طور پر میو ہاسپٹل کا ایک وارڈ آپ ہی کے نام نامی سے موسوم ہوا ہے۔ اور آپ نے چند نہایت بیش قیمت وظائف اپنے والد اور اپنے چچا آنریبل پرسنو کمار ٹیگور سی۔ ایس۔ آئی۔ کے نام سے مقرر کیے ہیں۔ اور آپ نے ایک طلائی تمغہ کے لیے جو کلکتہ یونیورسٹی کی زبان سنسکرت کے عمدہ طالب علم کو سالانہ دیا جائیگا اور ایک طلائی تمغہ کے لیے جو اُس طالب علم کو سالانہ ملیگا جو ٹیگور لا کلاس میں لکچر سننے کے

پوپ نے روم مین طلب کیا تھا مگر بوجوہات خانگی آپکا جانا ملتوی رہا۔ ۱۸۸۰ء مین
آپ کو موسٹ امینینٹ آرڈر آف دی انڈین ایمپائر اور خطاب راجگی مرحمت ہوا ۱۸۸۴ء
مین حضور قیصرہ آنجہانی نے آپ کو نائٹ بیچلر آف دی یونائیٹڈ کنگڈم مقرر فرمایا۔
گورنمنٹ ہوس مین داخل ہونے کی اجازت عام آپ کو حاصل ہے۔ آپ حاضری عدالت
سے مستثنیٰ ہین۔ کلکتہ کے جسٹس آف دی پیس ہین اور کلکتہ یونیورسٹی کے فیلو ہین۔ فیلاڈلفیا
یونیورسٹی سے آپ کو ڈاکٹر آف میوزک کی ڈگری عطا ہوئی جسکو گورنمنٹ ہند نے بھی
تسلیم کیا۔ یونیورسٹی اکسفورڈ نے بھی آپ کو ڈاکٹر آف میوزک کی ڈگری آپکی عدم
حاضری مین مرحمت کی جو بہت بڑی عزت خیال کیجاتی ہے اسکے علاوہ آپکو مختلف
ممالک سے خطاب نائٹ ہڈ۔ اور تحفہ تحائف از قسم فوٹوگراف و دستخط ہاے و خطوط
وغیرہ موصول ہوے ہین۔ سکونت کلکتہ۔

جوتندر و موہن ٹگور مہاراجہ سر کے سی۔ ایس۔ آئی۔ ولادت ۱۸۳۱ء
آپ کلکتہ کے مشہور خاندان ٹگور کے رکن اعلیٰ اور بابو ہر کمار ٹگور کے خلف اکبر ہین
آپ کے برادر اصغر کا نام سر ندر و موہن ٹگور ہے جنکی سوانح عمری مین اس خاندان کے
مفصل حالات درج ہوے ہین۔ ہر کمار ٹگور برادر اکبر آنریبل پرسنو کمار موصوف
۱۸۵۸ء مین راہی عدم اور مہاراجہ سر جوتندر و موہن ٹگور اُنکے جانشین اور افسر خاندان
ہوے۔ آپ کی ولادت ۱۸۳۱ء مین واقع ہوئی۔ آپ نے ہندو کالج کلکتہ مین تعلیم حاصل
کی اور اسکے بعد کپتان ڈی۔ ایل رچارڈسن اور اور معلمون سے پڑھا۔ آپکی طبیعت
مین بدو شعور ہی سے انگریزی اور بنگالی علم ادب خصوصاً نظم کی طرف سے ایک خاص
ذوق پایا جاتا تھا۔ دیسی زبان مین اکثر بنگالی ڈراما اور نقلین آپ کی تصانیف سے
مشہور ہین جن مین غالباً "بدیا سندر ناٹک" سب سے زیادہ عمدہ اور مقبول ہے آپ نے

سہین ہے جو ایسی مصر امیں بنایا جسے ہندو راگ کی بارہ سرتیان بحائی جاسکیں یا اُنکی صحت اور عدم صحت کو جانچ سکے۔ آپ نے ہندو موسیقی کو بذریعہ رموز تعبیر کرنے کا جدید طریقہ ایجاد کیا جو بذریعہ آپ کی تصانیف اور تعلیم گاہ کے ملک میں شائع ہونے لگا۔ آپ نے علم موسیقی اور اُسکے متعلقات مثل ڈراما ڈھیٹر وغیرہ مین ایسی نمایان ترقیاں اور ایسے مفید ایجادات کیے ہین جو مدتہاے دراز تک آپ کے نام کے ساتھ یادگار رہینگے۔ علاوہ علم موسیقی کے آپ کا مذاق اور فنون لطیفہ میں بھی اعلیٰ درجہ کا ہے چنانچہ آپ جواہرات کے بڑے مبصر ہیں اور اس فن خاص مین آپ کی ایک تصنیف منی مالا کے نام سے مشہور ہے۔ آپ کے اعزار ذاتی اور خاندانی کی وجہ سے اکثر اوقات فرماںروایان ملک اور شہزادگان اور رؤسا رعظام آپکے مکان پر تشریف لائے اور مہمان ہوے اور آپ کے حسن اخلاق بخوبی انتظامی بالتخصیص اظہار کمال موسیقی سے محظوظ اور ممنون ہوکے واپس تشریف لے گئے۔ دربار قیصری ۱۸۷۷ء عیسوی کے چندروز کے بعد آپ نے ایک ڈرائنگ روم کی مائش مین حضور قیصر کلاہ جہانی کی مختلف الاقوام رعایا کو معین کے لباس مین اپنے اپنے ملکون کا راگ گاتے ہوے دکھایا جوبلی ۱۸۸۷ء کے موقع پر انٹرنیشنل جوبلی پارٹی کے مہمانوں مین حسین ممالک عالم کے جنرل کانسل اور وائس کانسل مقیم کلکتہ تجار و مہاجن شریک ہوے ہز اکسلنسی گورنر جنرل مع مقبوضہ وائس گورنمنٹ بھی شریک تھے۔ معزز سیاح جو اور ملکوں سے ہندوستان کی سیر و سیاحت کے لیے آتے ہین وہ ہندوستانی راگ کے سننے کی غرض سے آپ سے ملاقات کرتے ہیں۔ مثلاً جنرل گرینٹ پریسیڈنٹ سابق امریکہ مع لیڈی صاحبہ ہز رائل ہائیس آرچ ڈیوک لیوپولڈ ہز رائل ہائیس ڈیوک آف مکلنبرگ شیورن۔ لارڈ جارج ہملٹن۔ لارڈ ایمٹہل۔ سر مونیر ولیمز سفیر جین۔ دربیپال وغیرہ وغیرہ۔ آپ کو طلائی تمغہ پہنانے کی غرض سے حضرت

مین آپ نے پہلے لچھمی پرشاد اور پھر شیتر امو ہن گوسائین سے جو اس علم کے کامل اُستاد تھے تعلیم پائی بعدہٗ اہل یورپ کی موسیقی کو ایک جرمن پروفیسر سے حاصل کیا۔ اس علم و فن مین تبحر حاصل کرنے کی غرض سے آپ نے انگلستان سے اس علم کی اعلےٰ درجہ کی تصانیف منگائین اور قدیم سنسکرت نسخہ بنارس کشمیر نیپال اور دیارہ بھار سے فراہم کیے۔ اب آپ کا کتب خانہ اس علم کا اس ملک مین لاثانی ہے۔ سنہ ۱۸۷۱ع مین آپ نے ایک تعلیم گاہ موسیقی سکھانے کے لیے قائم کی۔ اور پھر سنہ ۱۸۸۱ع مین ایک اکیڈیمی (افدسیہ یعنی بڑا مدرسہ) قائم کی۔ یہ دونون تعلیم گاہین تاحال آپ کے ذاتی مصارف اور صدارت سے قائم ہین۔ مدت سے یہ فن شریف ہندوستان مین تنزل کی حالت مین تھا حتیٰ کہ اعلیٰ درجہ کے لوگ اسکو معیوب جانتے تھے آپکی متواتر و متصل کوششون اور متعدد تصانیف کے ذریعہ سے اسکی تحصیل مہتم بالشان امور مین داخل ہوئی اور اعلیٰ درجہ کے مذاق کی اشاعت ہونے لگی آپ نے نہ صرف ہندوستانی موسیقی کو ترقی دی بلکہ علی العموم اس فن سے آپ کو خاص محبت ہے چنانچہ رائل کالج آف میوزک کو ایک معتد بہ رقم عنایت کی تاکہ ایک طلائی تمغہ سالانہ سب سے لائق اور مستعد طالب علم کو دیا جائے۔ آپ نے لندن کمیٹی کی درخواست پر نیشنل انتھم (سلامتی بادشاہ) کے لیے بارہ دھنین ایجاد کین اور لطف یہ کہ سب ہندوستانی راگنیون مین ہین جن کو کمیٹی نے نہایت پسند کیا اور اُنھین کو جاری کیا۔ آپ نے ہندو موسیقی کی سرتیون کے بجانے کے لیے تیئیس مضرابین ایجاد کرکے انکو نمائش گاہ مین روانہ کیا۔ اور ایک کتاب تصنیف کی جس کا نام "ہندوستان کی بائیس سرتیان" ہے یہ مضرابین گورنمنٹ آف انڈیا کی فرمائش سے آپ نے ایجاد کی ہین اسوجہ سے کہ مسٹر الگزنڈر ایلیس جو میوزک کمیٹی نمائش سنہ ۱۸۸۶ع واقعہ لندن کے ممبر تھے اُنھون نے آپ کی نسبت یہ راے ظاہر کی کہ ہندوستان مین آپ سے زیادہ لائق کوئی شخص

کے چھوٹے لڑکے دیندار رئیس تھے زبان انگریزی مین کامل مہارت رکھتے تھے۔ اُسکے لڑکے اماسدن جو نندلال کے نام سے مشہور تھے موسیقی کے حامیون میں تھے اور خود بھی ستار خوب بجاتے تھے۔ اُن کے تین لڑکون میں سے اُپیندرو موہن اب تک بقید حیات ہین۔ پرسنو کمار گوپی موہن کے چھوٹے لڑکے علم قانون کے مشہور عالم تھے جنکی اکثر قانونی کتابین مشہور و معروف ہیں۔ انکا کتب خانہ قانونی ملک کے عمدہ کتب خانون مین شمار کیا جاتا ہے۔ وہ پہلے بنگال لیجسلیٹو کونسل بنگال اور پھر گورنمنٹ آف انڈیا کے ممبر مقرر ہوے۔ اُنکے نام سے کلکتہ یونیورسٹی میں لا پروفیسر شپ قائم ہوئی جسکے لیے انھوں نے تین لاکھ روپیہ اپنے وصیت نامہ میں علحدہ کیے تھے۔ اور چار لاکھ کے قریب اور امور خیر کے لیے مقرر کیے تھے۔ ہرکمار گوپی موہن کے پانچویں لڑکے نے سنسکرت طلبہ کے وظیفوں میں زر خطیر صرف کیا۔ چار مذہبی کتابین تصنیف کین۔ ایک کتب خانہ سنسکرت قلمی کتابوں کا قائم کیا۔ علم موسیقی کے جاننے والوں کی کمال قدردانی کی اور خود بھی اس فن مین درجۂ کمال رکھتے تھے۔ انھوں نے ۱۸۵۸ء میں انتقال کیا اور دو لڑکے چھوڑے۔ جوتندر موہن۔ شریندرو موہن ساکنان ہندوستان مین آپ اول شخص ہیں جنکو خطاب ڈاکٹر آف میوزک حاصل ہوا اور سکنائے بنگالہ میں اول آپہی کو امتیاز نائٹ بیچلر نیز یوناٹیڈ کنگڈم گریٹ برٹن و آئرلینڈ کا عطا ہوا۔ آپ نے ہندو کالج کلکتہ میں تعلیم پائی اور چودہ برس کی عمر مین ایک کتاب علم جغرافیہ میں تالیف کی اور اُسکے ایک سال کے بعد ایک جدید ڈراما بنگالی زبان میں تصنیف کیا جسکا نام مکتاولی ہے اور اُسکے چند ہی روز کے بعد کالیداس کے مشہور ڈراما مالاوکاگنی مترا کو بنگالی زبان میں ترجمہ کیا ہے آپ علم تاریخ طبعی کے عالم ہین۔ اور وحوش و طیور کے ساخت و حال خوص میں کمال حاصل کیا۔ اور ایک باغ میں ایک نہایت عمدہ زندہ عجائب خانہ آپ نے بذات خود قائم کیا تھا۔ جانورون کی آواز کے پہچاننے میں آپکو کمال ہے علم موسیقی ہند

وہان اُنکا اعزاز و احترام ہوا - حضرت پوپ روم کے بادشاہ لوئی فلپ اور ملکہ
بادشاہ اور ملکہ بلجیم (بمقام پیرس) کی حضوری حاصل کی پھر دوبارہ انگلستان واپس
جانے پر حضور قیصرہ کی خدمت سے شرفیاب ہوے دوسرے سال وہین انگلستان
مین انتقال کیا - نہایت احترام سے جنازہ اُٹھا شاہی خاندان کی چار گاڑیان تھین اور
اُمرا شریک مشایعت تھے - اخبار ٹائمس نے اس خبر کو ان الفاظ سے مشتہر کیا کہ
متوفی کا نام کلکتہ کے رفاہ خیر مین نہایت فخر کے ساتھ وابستہ رہیگا" دیبندر اناتھ جو
دوارکا ناتھ کے بیٹون مین تھے تارک الدنیا ہونے اور دھیان گیان مین
زندگی بسر کرنے کی وجہ سے مہارشی کے لقب سے ملقب ہوے - اُنھون نے
برہمو سماج چرچ کی ترقی مین نہایت کوشش کی برہمو سماج کے بانی راجہ رام
موہن رائے تھے - دیبندرا ناتھ نے عقاید برہمو سماج کے متعلق بہت سی تصانیف شایع
کین اِنکے دوسرے بیٹے ستندرا ناتھ نے باشندگان ہندوستان مین سب سے پہلے
امتحان مقابلہ سول سروس مین کامیابی حاصل کی اور اُنکے لڑکے علمی تحقیقات کے
لیے مشہور ہین اُنکی ایک لڑکی ایک علمی مخزن کی اڈیٹرہ اور اکثر کتب کی مصنفہ ہین -
رما ناتھ دوارکا ناتھ کے بھائی راجہ ہوے اور بعد مہاراجہ ہوے - یہ لیجسلیٹو
کونسل بنگال اور بعدہ لیجسلیٹو کونسل ہند کے ممبر رہے درپن نارائن کے دوسرے
بیٹے گوپی موہن سنسکرت - فرانسیسی - پرتگالی - انگریزی - فارسی اور اُردو
کے عالم تھے - اور بہت سے قطعات اراضی اور زمینداریان خریدکین - ہندو
کالج کلکتہ کے سرآمد بانیون مین تھے لہذا اُسی مدرسہ کے موروثی گورنر مقرر ہوے -
چنانچہ اُنکا نام کالج کی یادگاری لوح مین کندہ ہے - اُنھون نے کالی دیوی
کا ایک مندر بنایا اور مقام ملاجور مین دریاے ہگلی کے کنارے خیرات خانہ
جاری کیا جسمین غربا و محتاجین کو آج تک کھانا تقسیم ہوتا ہے - ہری موہن درپن نارائن

تصرف میں آیا اور ایک جدید قلعہ کی تعمیر تجویز ہوئی تو اتفاق سے وہی مقام جہاں پچاس برس سے گوالہ اور مکان بنایا تھا اس قلعہ کی تعمیر کے لیے پسند کیا گیا۔ کمپنی نے وہ اراضی جے رام سے خرید کر کے علاوہ معاوضہ زر نقد کے ایک قطعۂ اراضی مقام پتھریا گھاٹ کلکتہ عنایت کی اس مقام پر جے رام نے ایک مکان اور گھاٹ بنایا جو اب تک اس خاندان کے قبضہ میں ہے۔ جے رام کے چار لڑکوں میں دو کا نام درپ نارائن اور نیلمنی تھا۔ یہاں سے اس خاندان کی دو شاخیں ہوگئیں اور یہی دونوں ان کے مورث اعلیٰ ہیں۔ درپ نارائن زبان انگریزی اور فرانسیسی کے عالم تھے۔ انھوں نے بہت سی اراضی مول لی اور اپنے حسن خدمات کے صلہ میں سرکار کمپنی سے ایک بازار کی سند معافی جو کلکتہ میں واقع ہے عطا ہوئی جو اب تک اس خاندان کے قبضہ میں ہے۔ نیلمنی گورنمنٹ انگریزی کے ملازم تھے۔ ان کے تین لڑکے تھے۔ دوسرے لڑکے کا نام رام منی تھا جو دوارکا ناتھ اور رما ناتھ کے والد تھے۔ دوارکا ناتھ کو ان کے چچا رام لوچن نے متبنیٰ کیا تھا۔ دوارکا ناتھ نے ۱۸۴۲ء میں یورپ کا سفر کیا۔ باشندگان ہندوستان میں یہ اول شخص ہیں جنھوں نے شرف حضوری حضور قیصرہ انجہانی کا حاصل کیا۔ اس واقعہ کے ایک ہفتہ کے بعد بحکم قیصری ایوان بکنگھم کے ڈنر میں شریک ہونے کی عزت حاصل ہوئی۔ اس موقعہ پر ڈیوک آف کیمبرج کے ساتھ بہٹ کی باری کھیلے اور حضور قیصرہ نے اُن کو تین طلائی سکہ جو اسی دن مضروب ہوئے تھے مرحمت فرمائے۔ بعدہ وہ شاہی نرسری (پرورش گاہ اطفال) میں بلائے گئے اور پھر شاہزادی دختر ملکۃ الکبریٰ اور فرزند دلبند کے دیدار سے جو اس زمانہ میں پرنس آف ویلز تھے مشرف ہوئے۔ انکی التماس پر حضور قیصرہ اور پرنس کانسرٹ نے اپنے پورے قد کی تصویریں ایک ساتھ کھنچوائیں یہ دونوں تصویریں کلکتہ کے ٹون ہال کی باعث زینت ہیں۔ اثنائے دورۂ یورپ میں جہاں جہاں گئے

سُرندرو موہن ٹگور - مہاراجہ سر نائٹ - سی - آئی - ای - ولادت ۱۸۴۰ء -

آپ کے مورث اعلیٰ بھٹ نارائن اُن پانچ برہمنون کے سرآمد تھے جنکو راجہ قنوج نے ادیسور راجۂ بنگال کے پاس بعض مذہبی رسوم کے ادا کرنے کے واسطے روانہ کیا تھا - بھٹ نارائن سنسکرت کے عالم اور چار مشہور کتابون کے مصنف تھے - انہین سے ایک بنام بنیی سمہارنک اب تک موجود ہے - کہتے ہین کہ یہ کتاب مصنف موصوف نے راجہ بنگال کو نذر کی تھی بھٹ نارائن کی نوین پشت مین دھرنی دھر ہوے اُنھون نے منوسمرتی مشہور کتاب فقہ کی شرح لکھی - اِن کے بھائی باناملی بھی دو کتابون کے مصنف تھے - دھرنی دھر کے پوتے دھنن جی فرہنگ موسومہ نگھنٹ کے مولف تھے جو وید مقدس کی اصطلاحات کی فرہنگ ہے - راجہ بلال سین بنگال کے عہد مین جج تھے - دھنن جی کے بیٹے ہلاجودھ سات کتابون کے مصنف اور راجہ لکشمن سین راجہ بنگال کے عہد دولت مین وزیر تھے اور یہی تمدنی اعزاز کی وجہ سے اُن کے دونون پوتون مہندرا اور گنندرا کا خطاب بڑا کمارا اور چھوٹا کمار تھا - ٹگور خاندان بڑے کمار کی نسل سے ہے - مہندرا کی چوتھی پشت مین راجہ رام اور چھٹی پشت مین مہندرا ہوے یہ دونون مشہور مصنف گذرے ہین - جگناتھ کا خطاب پنڈت راجہ یعنی ملک العلما تھا جگناتھ کے بیٹے پرشوتم اور پوتے بلرام بھی متعدد عالمانہ تصانیف کے مصنف ہوے ہین - بلرام کی پانچوین پشت مین پنچانن پہلے شخص اس نسل سے تھے جنکو ٹھاکر کا خطاب ملا - یہی خطاب ٹھاکر کثرت استعمال سے ٹگور ہو گیا پنچانن نے جیسور سے نقل وطن کر کے گوبند پور مین جو دریاے ہگلی کے کنارے واقع ہے ایک قطعۂ اراضی مول لیا اور اُس مین ایک شوالہ اور مکان تعمیر کر کے توطن اختیار کیا - اس موضع مین اُنکو پہلے پہل انگریزون سے سابقہ پڑا اور اسی زمانہ سے اسوقت تک سلسلۂ اتحاد قائم ہے پنچائن کے بیٹے جے رام چوبیس پرگنہ کے امین تھے - جب کلکتہ سراج الدولہ کے قبضہ سے نکل کر انگریزی
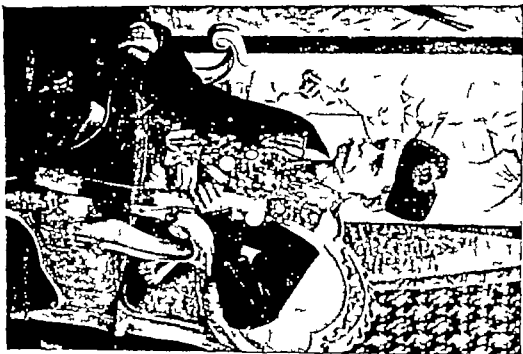
آنریبل مہاراجہ منندرا چندر ندی رئیس قاسم بازار مرشدآباد

راجہ سر شوریندرو موہن ٹیگور رئیس کلکتہ
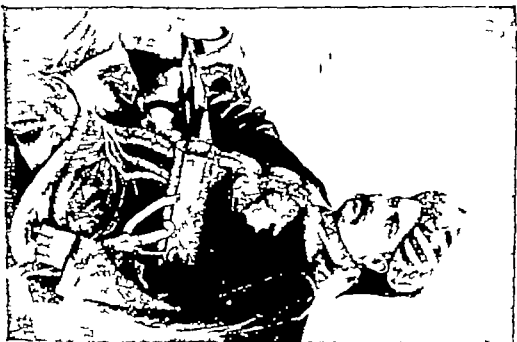
سنہ ۱۸۷۴ء میں سکونت راج باڑی گلیا رنگپور۔

سراج الاسلام مولوی خان بہادر گورنمنٹ انڈیا نے آپکی نمایاں خدمات کے صلہ میں ۱۶۔ فروری ۱۸۸۷ء کو بتقریب جوبلی پچاہ سالہ ہر مجسٹی ملکۂ معظمۂ قیصرۂ ہندخان بہادر کا خطاب عطا فرمایا۔ خان بہادر کلکتہ یونیورسٹی کے ایک ممتاز ڈگری یافتہ۔ بی۔ ای بی ایل اور کلکتہ کے پریسیڈنسی مجسٹریٹ ہیں سکونت ٹیرا۔

چندر کمار دت رائے بہادر۔ آپ کو ۳۔ جون ۱۸۹۹ء کو گورنمنٹ ہند سے خطاب رائے بہادر بطور ذاتی اعزاز کے عطا ہوا سکونت ڈھاکہ۔

مدھوسودن گھوس۔ رائے بہادر ۱۸۸۱ء میں آپ کو خطاب رائے بہادر عطا ہوا ہے سکونت رجب پور باراست۔ ۲۴۔ پرگنہ۔

سورج نرائن سنگھ۔ رائے بہادر۔ آپکو ۱۸۹۸ء میں بطور اعزاز ذاتی خطاب رائے بہادر عطا ہوا سکونت ہتولہ سارن۔

مدھوسودن چودھری۔ رائے بہادر۔ آپ ضلع ندیا میں ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولس ہیں اور بحیثیت عہدہ دار محکمۂ مذکور آپ نے جو نمایاں خدمات انجام دیں اُن کے صلہ میں دسمبر ۱۸۹۸ء کو خطاب مندرجۂ بالا عطا ہوا۔ سکونت کرشنا گرھ۔ ضلع ندیا۔

مہیما رنجن رائے۔ چودھری۔ راجہ۔ ولادت ۳۔ فروری ۱۸۵۳ء۔ آپکو جناب ملکۂ معظمہ کی جوبلی کے موقع پر بطور ذاتی اعزاز کے ۱۶۔ فروری ۱۸۸۷ء کو خطاب مذکور مرحمت ہوا۔ آپ بابو شمبھو چندر رائے چودھری کے فرزند ہین اور آپکا تعلق ککینا رنگ پور کے چودھری خاندان سے ہے جسکے بزرگ چارلس اول کے عہد مین اس ضلع مین آکر آباد ہوے تھے۔ اُس زمانہ مین راما ناتھ چودھری راجۂ کوچ بہار کے ملازم تھے اُنکے بیٹے راگھو رام افواج کوچ بہار کے سیناپتی (کمانڈر انچیف) یا سپہ سالار کر دیے گئے اور اُنکے بیٹے رام نرائن سلطنت مغلیہ کی ماتحتی مین ککینا کے اول زمیندار مقرر ہوے اور چودھری کا خطاب حاصل کیا۔ اُنھون نے ۱۷۰۰ء مین انتقال کیا اور اُنکے بیٹے راجہ رائے چودھری اور اُنکے پوتے رودرا رائے چودھری یکے بعد دیگرے وارث ہوے۔ آخر الذکر نے برٹش تسلط رنگ پور کے تھوڑے ہی زمانہ کے بعد ۱۷۶۸ء مین رحلت کی اُنکے بیٹے رنگ رائے چودھری ۱۷۷۰ء مین ایک نابالغ لڑکے کو جانشین چھوڑ کر مر گئے اُنکی بیوہ الک نندا چودھرانی نے ۱۷۸۴ء تک (جب اُنکے بیٹے رام رودرا چودھری مسند نشین ہوے) زمینداری کا نہایت عمدہ انتظام کیا۔ آخر الذکر ایک مشہور فیاض اور علم دوست شخص تھے۔ یہ ۱۸۲۰ء مین فوت ہوے اور اُنکے بعد اُنکے بڑے بیٹے اور پوتے یکے بعد دیگرے جانشین ہوے مگر مؤخر الذکر ۱۸۵۰ء مین لاولد فوت ہوے اور اُنکے چچازاد بھائی شمبھو چندر رائے چودھری موصوف (جو رام رودرا چودھری کے چھوٹے بیٹے کے فرزند تھے) گدی نشین ہوے۔ یہ سنسکرت کے حامی اور ویدانت کے عالم تھے۔ اُنھون نے ایک بنگالی مطبع کی بنیاد ڈالی اور بہت سے پنڈت سنسکرت سے فارسی مین اور فارسی سے سنسکرت مین ترجمہ کرنے کے لیے مقرر کیے۔ اُنکے فرزند یعنی راجہ حال نے رنگ پور اسکول مین تعلیم پائی اور عالم نابالغی مین وارث ریاست اور ۱۸۷۱ء مین گدی نشین ہوے۔ آپ نے اکثر اسکول اور خیرات خانہ قائم کیے ہین۔ آپ شاعر مصنف اور مذہبی اور تمدنی معاملات کے مقرر اور اکثر قومی منظومات کے مؤلف ہین۔ آپ نے ۱۸۶۸ء مین من موہنی رائے چودھرانی کے ساتھ شادی کی۔ آپ کے ایک صاحبزادہ کمار مہندر رنجن رائے چودھری (ولادت ۱۹ ستمبر

پرمدا ناتھ رائے۔ راجہ ولادت ۲۹ جنوری ۱۸۷۳ء آپ یکم جنوری ۱۸۹۷ء کو بطور ذاتی اعزاز کے خطاب راجہ سے مفتخر ہوئے آپکا تعلق اُس خاندان سے ہے جسنے بہت عرصہ ہوا راج شاہی میں زمیندارانہ حیثیت سے توطن اختیار کیا تھا اور جو اپنے تئیں دیارام رائے کی نسل سے بتاتا ہے جنھیں ۱۷۵۰ء میں رائے رایاں کا خطاب عطا ہوا تھا۔ انکے بیٹے مشکناتھ رائے تھے جنکے بعد اُنکے بیٹے پراں ناتھ رائے جانشین ہوئے۔ آخرالذکر کے فرزند اور جانشین راجہ پرسنا ناتھ رائے بہادر تھے جنکو لارڈ ڈلہوسی کی وایسرائی کے زمانہ میں بطور ذاتی اعزاز کے راجہ بہادر کا خطاب عطا ہوا تھا۔ اُنکے بیٹے راجہ پرمدا ناتھ رائے بہادر تھے جو ۱۸۶۶ء کی قحط سالی میں اپنی فیاضی کی وجہ سے نہایت نیکنام رہے۔ اُنھوں نے رامپور بوٹیلیا کے راج شاہی کالج کے قائم کرنے میں ڈیڑھ لاکھ روپیہ بطور چندہ کے دیا تھا وہ بنگال لیجس لیٹیو کونسل کے ممبر تھے۔ اُنکے تین بیٹے ہیں (۱) راجۂ حال یعنی پرمدا ناتھ رائے (۲) میاں بست کمار رائے (۳) میاں سُرت کمار رائے۔ سکونت دیگھا پٹیا۔ راج شاہی۔
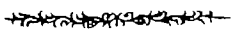
ستیو بخش باگلہ راجہ ولادت ۱۸۴۹ء شریف کلکتہ کی حیثیت سے ڈائمنڈ جوبلی میں ۲۲ جون ۱۸۹۷ء کو خطاب راجہ آپ کو عطا کیا گیا سکونت کلکتہ۔
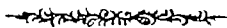
چندر کانت۔ ترکالنکار۔ مہامہو پادھیا۔ آپکو بطور ذاتی اعزاز کے یہ خطاب ۱۶ فروری ۱۸۸۷ء کو مرحمت ہوا ہے۔ سکونت میمن سنگھ۔
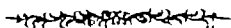
پنڈت کرشنا سنگھ ٹھاکر۔ مہامہو پادھیا۔ آپکو یکم جنوری ۱۸۹۰ء کو مہامہو پادھیا کا خطاب عطا ہوا سکونت بھور مدھو بنی۔ دربھنگہ۔

شام موہنی-مہارانی-ولادت اگست ۱۸۳۳ء ۱۸۷۳-۱۸۷۴ء کے زمانۂ قحط سالی کی نمایان خدمات کے جلدو مین بطور ذاتی اعزاز کے آپکو ۲۶ جولائی ۱۸۷۵ء کو مہارانی کا خطاب عطا ہوا- اسی بنا پر آپکے متبنیٰ فرزند مہاراجہ گرجا ناتھ رائے رئیس دیناج پور کو مہاراجہ کا خطاب دیا گیا جنکے تذکرہ مین اس خاندان کے مفصل حالات درج ہین- آپکے شوہر متوفی راجہ تارک ناتھ مقام دیناج پور ۱۸۴۰ء سے ۱۸۶۵ء تک خطاب اور ریاست پر قابض و متصرف رہے اسکے بعد اُنھون نے انتقال کیا اور اُنکی بیوہ مہارانی حال اُنکی جانشین ہوئین سکونت دیناج پور-

---

پیارے موہن مکرجی-راجہ سی-ایس-آئی- ولادت ۱۷ ستمبر ۱۸۴۰ء- آپکو ۱۶ فروری ۱۸۸۷ء کو جناب ملکۂ معظمہ وکٹوریہ قیصرۂ ہند کی جوبلی کی تقریب مین راجہ کا خطاب بطور ذاتی اعزاز کے مرحمت ہوا اور اُسی زمانہ مین آپ اپنے خاندان یعنی زمینداران اُترپاڑا کی حالت کی درستی اور ریاست کی اہم خدمات اور اپنے بہت بڑے ملکی فرائض کی انجام دہی کے صلہ مین سی-ایس-آئی- کے خطاب سے ممتاز و مشرف ہوے- آپ راجہ جے کشن مکرجی زمیندار اُترپاڑا کے خلف الصدق اور جانشین ہین جو تمام اقطاع ہند مین اپنی تابناک ملکی سرگرمی- اپنی اعلیٰ فیاضی اور تعلیم کی آزادانہ گرمجوشی کے لیے مشہور و نامور تھے- آپکا تعلق اعلیٰ درجہ کے کلین برہمن خاندان سے ہے- آپ نے کلکتہ یونیورسٹی مین تعلیم پائی ہے جہان ۱۸۶۲ء مین ایم-اے اور بی-ایل کی ڈگریان حاصل کین- آپ ۱۸۶۵ء سے ۱۸۷۹ء تک کمیٹیونکے کام انجام دیتے رہے یہانتک کہ ۱۸۷۹ء مین بنگال لیجس لیٹیو کونسل کے ممبر اور ۱۸۸۴ء مین پہلی مرتبہ اور پھر ۱۸۸۶ء مین دوسری مرتبہ وائسرائے کی لیجس لیٹیو کونسل کے ممبر مقرر ہوے جسمین اپنی قابلیت کی وجہ سے آپ نے مسودۂ قانون مزارعین بنگالہ کے مباحثہ مین ایک مستقل حصہ لیا- آپ اعلیٰ درجہ کے زمینداران بنگال مین ایک ممتاز مالک اراضی ہین- سکونت اُترپاڑا ہُگلی-

---

مہاراجہ گوبند ناتھ کو متبنیٰ کیا انکی نابالغی کی وجہ سے انکی تعلیم اور بیشا مدہ جائداد کا انتظام کورٹ آف وارڈس نے اپنے ذمہ لے لیا جب وہ بالغ ہوئے تو انھوں نے فسخ بیع کے مقدمات دائر کیے اور لڑتے بھڑتے ایک حصہ جائداد خاندانی کا حاصل کرلیا۔ گورنمنٹ انکی مستعدی اور خدمات سے نہایت خوش تھی انھوں نے ۱۸۵۴ء میں وفات پائی۔ انکے بیٹے تارک ناتھ رائے جانشین ہوئے جنھوں نے ہاتھ سے نکلی ہوئی جائداد خاندانی کا ایک جزو تو خرید کرلیا اور جو جائداد قبضہ میں تھی اُسکے محاصل میں اضافہ کرلیا۔ انھوں نے جنگ بھوٹان اور دارجیلنگ کے مہمات سرحدی اور غدر ۱۸۵۷ء میں گورنمنٹ کی خدمات انجام دیں ۱۸۶۵ء میں انھوں نے قضا کی۔ انکی مہارانی نے مہاراجہ بہادر کو متبنیٰ کیا۔ آپکی ولادت ۱۸۶۱ء کی ہے آپ کے زمانہ نابالغی میں مہارانی نے اپنے داماد کھتر موہن سنگھ کی صلاح سے ایسا عمدہ انتظام کیا جس سے لارڈ نارتھ بروک صاحب اور لارڈ لٹن صاحب کی گورنمنٹوں نے اظہار خوشنودی کیا اور اول الذکر نے انکو خطاب مہارانی اور آپ کو خطاب مہاراجہ سے سرفراز کیا اور آخرالذکر نے راجہ بہادر کا خطاب کھتر موہن سنگھ کو مرحمت کیا۔ آپ نے سارس کے کوئنس کالج میں تعلیم پائی ہے ۱۸۸۲ء میں آپ سن بلوغ کو پہونچے اور ریاست کا کاروبار سرانجام دینے لگے آپکو ہمیشہ فلاح و بہبود ملک کا خیال پیش نظر رہتا ہے اور اسپر گورنمنٹ ہمیشہ آپ سے شکر گزاری ظاہر کیا کرتی ہے آپ نے پچھتر ہزار روپیہ کے صرف سے شہر کے پانی کی نکاس کے لیے ایک نہر تعمیر کی ہے اور اسی کے ساتھ قصبہ کے حفظان صحت کو بھی ترقی دینے کی کوشش کی ہے۔ ایک اور نہر آپ نے نکالی ہے جو سر ریورس ٹامس صاحب سابق لفٹنٹ گورنر بہادر کے نام سے منسوب ہے آپ نے لیڈی ڈفرن شفاخانہ بھی جاری کیا ہے۔ آپ خیرات مبرات میں نمود و نمائش نہیں چاہتے اور اسی سبب سے اخبارات میں آپکی فیاضی کا چرچا بہت کم ہوتا ہے۔ ورنہ مدرسوں کتب خانوں اور علمی و دیگر قسم کے کلبوں کے چندے میں آپ زر خطیر صرف فرمایا کرتے ہیں۔ سکونت دیناج پور۔

سکھ دیو رائے گدی نشین ہوے ۱۶۸۷ء مین مہاراج پران ناتھ رائے کو گدی ملی اُنکے وقت مین
ایک شاہی فرمان کے ذریعہ سے چکلہ گوراگھاٹ بھی ریاست مین شامل ہوگیا جس زمانہ مین شاہجہان کی
اولاد خانہ جنگی مین مصروف اور دورافتادہ حصص سلطنت سے محض بیخبر تھی اِنھین مہاراج نے موقع
غنیمت سمجھ کے قرب وجوار کی چھوٹی چھوٹی زمینداریونکو راج مین شامل کرلیا ۱۷۲۳ء مین جب
اُنھون نے وفات پائی تو مہاراجہ رام ناتھ رائے اُنکے جانشین ہوے اور چار لاکھ کئیس ہزار چارسو
پچاس روپیہ نذرانہ جانشینی مرشد قلیخان صوبہ دار کو دیکر مسند ریاست پر متمکن ہوگئے چونکہ وہ بڑے
جاہ وجلال والے راجہ تھے اُنھون نے اپنے راج کو بہت بڑی ترقی دی اُنھون نے وہ عظیم الشان مندر
کنتور اکوڑ کا تعمیر کرایا جو اپنی صنعت اور ندرت کے لحاظ سے مشہور عمارات مین سمجھا جاتا ہے مہاراجہ موصوف
خود دہلی گئے اور وہان دربار مین اُنکی بڑی عزت کیگئی جب پلاسی کی جنگ ہوئی اُسوقت مہاراجہ زندہ تھے
۱۷۶۰ء مین اُنھون نے وفات پائی اور چار بیٹے چھوڑے جنمین سے فرزند اکبر بیدناتھ مسند نشین ہوے
اُنھون نے عبادت اور ریاضت نظم ونسق ریاست۔ دادودہش اور ترقی علم موسیقی کے مشاغل مین عمر بسر
کی اور ۱۷۸۰ء مین وفات پائی۔ مہاراجہ رادھا ناتھ اُنکے جانشین ہوے۔ یہ مہاراجہ دھیان گیان مین
اتنا مصروف ہوے کہ کاروبار ریاست سے بیخبر ہوگئے اور اُنکے ماموں جانکی رام سنگھ مالک راج بن بیٹھے
چونکہ اس عرصہ مین بنگال زیر انتظام ایسٹ انڈیا کمپنی آچکا تھا اسلیے جانکی رام سنگھ نے اپنے رسوخ اور عروج
کے بھروسہ پر ٹھیکہ کی درخواست کی اور بارہ لاکھ چھپن ہزار نوسو اسٹھ روپیہ سالانہ پر ٹھیکہ ملگیا جب ۱۷۹۰ء
مین اُنھون نے وفات پائی تو گورنر جنرل وارن ہسٹنگز صاحب نے مہاراجہ رادھا ناتھ سے سات سو
تیس اشرفیونکی نذر لیکر اُنھین مہاراجہ تسلیم کرلیا۔ بندوبست استمراری ۱۷۹۰ء مین اس ریاست
کی مالگذاری چودہ لاکھ چوراسی ہزار اکیسو سات روپیہ سالانہ تشخیص کیگئی تھی مگر اس درمیان مین
بعض عمال وحکام سرکاری سے ایسی اَن بَن ہوگئی کہ وہ لوگ راج کی تباہی کے درپے ہوگئے
حتی کہ ۱۷۹۸ء مین راج کوڑیون کے مول بیچ ڈالا گیا اور مہاراجہ نے نہایت شکستہ دلی اور
صدمات سے چور ہوکر چوبیس ہی برس کے سن مین ۱۸۰۱ء مین وفات پائی۔ مہارانی نے

تیسرے سنہ جلوس (۱۷۶۵ء) میں فرمان راجگی و زمینداری نرسنگھ پور واقع سرکار ترہت صوبۂ بہار عطا ہوا یہ فرمان قدیم حقوق کے قائم اور ثابت کرنیکے لیے جاری ہوا تھا۔ راجہ کیسری سنگھ سے والی ریاست حال تک نو پشتیں گذری ہیں۔ راجہ امر سنگھ سے دس سات پشتیں گذری ہیں، پرگنہ اترکھنڈ میں ایک قلعہ بنایا تھا جسکا نشان آجتک باقی ہے اور ضلع بھاگلپور کے شمال میں امرپور گڑھی کا قلعہ کے نام سے نقشوں میں ثبت ہے آپ سے چار پشت قبل راجہ فتح سنگھ جنگ اودھوا نالہ میں جو میر قاسم اور سلطنت انگریزی میں ہوئی تھی انگریزوں کی طرف سے شریک تھے۔ لارڈ کارنوالس صاحب کے عہد کی سند مورخہ ۱۵ اگست ۱۷۹۳ء موجود ہے۔ راجہ بیجا ناتھ رائے سنگھ والد رئیس حال مع اپنی فوج پیادگان اور سواران کے ہمراہی میجر ایجرس کمانڈنگ آفیسر رسالۂ انگریزی کمشنر سر اشلی یول صاحب ترائی نیپال کے قریب ۱۸۵۷ء میں باغیوں کے دفع کے واسطے موجود تھے اس واقعہ کے چند روز بعد آپکے والد نے انتقال کیا۔ آپ نابالغ تھے اسلیے علاقہ کورٹ ہوگیا۔ سرکار انگریزی سے آپکو خطابات راجہ بہادر مہاراجہ سی۔ آئی۔ ای۔ مہاراجہ بہادر۔ یکے بعد دیگرے مرحمت ہوئے۔ بلحاظ اعزاز ذاتی آپ حاضری عدالت سے مستثنیٰ ہیں۔ آپ امپیریل انسٹیٹیوٹ لندن کے فیلو اور لائف ممبر ہیں۔ آپ رفاہ عام کے کاموں میں خاص دلچسپی رکھتے ہیں اور فیاضانہ امداد فرماتے ہیں۔ آپ نے جسقدر عطیات (دوسو روپیہ سے زائد) فرمائے ہیں اُسکی رقم دو لاکھ سے کچھ اوپر ہے سکونت سونبرسا۔
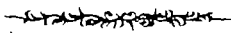
گرجا ناتھ رائے۔ مہاراجۂ دیناج پور۔ دیناج پور راج کو ابتدا چودھویں صدی میں راجہ گنیش نے شاہان گوڑ کے وقت میں قائم کیا تھا۔ یہ راجہ اسقدر زبردست تھا کہ اُسنے جلال الدین شاہ گوڑ کو تخت سلطنت سے اُتار کر چار برس تک قید میں رکھا تھا آخرکار نوبت یہانتک پہونچی کہ اس رقیب سلطنت کے زور توڑنے کی فکر کیگئی چنانچہ سلطان ابراہیم صوبہ دار راج محل نے اُسپر حملہ کیا اور شکست فاش دی۔ پندرھویں صدی کے آخر زمانہ میں یہ راج سری منت دت کے قبضہ میں گیا جسے صوبہ دار راج محل کے دربار میں بہت بڑا رسوخ تھا جب وہ لاولد مرے تو اُنکے نواسہ مہاراجہ

ہربلبھ نرائن سنگھ - مہاراجہ بہادر سونبرسا- سی - آئی - ای - ولادت ۱۲۵۳ف (۱۸۴۶ء) - آپ کے مورث اگنی بنس ہین - اس خاندان کے راجہ چکرورتی تھے - قدیم راج دھانی اس خاندان کے راجاؤنکی اربودہ اچل مین قائم ہوئی تھی - اُس عہد مین ملک کی وسعت بہت زیادہ تھی - ایک زمانہ مین اس خاندان کے ایک راجہ نے پانڈو کی اولاد پر منصور ہوکر اوجین مین راج دھانی قائم کی - یہ فاتح راجہ بکرمادت تھے جنکا سمبت آجتک جاری ہے - بکرمادت سے قبل چھیاسٹھ راجاؤنکا شمار ہوا ہے - اس خاندان کے راجہ مذہب ہنود کے بڑے حامی تھے - چنانچہ جس زمانہ مین بودھ مذہب پھیلا اُسکو انھین راجاؤنکی مخالفت نے نیست ونابود کیا - مقتضاے وقت کے لحاظ سے اس خاندان کی راج دھانیان مختلف مقامات مین بدلتی رہین سا ہیش وتی - پانڈوسا - اوجین - چندر بھاگا - چتور - آبو - چندر اوتی - سیجیان - پر اوتی - امرکوٹ - یکے بعد دیگرے مقامات حکومت مقرر ہوے - راجہ بکرمادت نے اوجین اور دہارانگر کو زینت بخشی - اکثر تانبے کے پترون اور پتھرون کے نقش ونگار سے اس خاندان کی تاریخی عظمت کے پتے ملتے ہین - اس بنس مین راجہ بھوج دیب بڑے نامی اور نامور اور علم دوست مشہور ہین - اگنی بنس سے چار راجپوت پیدا ہوے تھے جنکے نام یہ ہین - پربھار - پرمرا - سولنکی - چوہان - انسے اور شاخین بھی متفرع ہوئین اور ہندوستان کے مختلف مقامات پر اُنکی حکومتین قائم ہوگئین - راجہ جگدیب کی شجاعت - فیاضی اور دولتمندی تاریخ کے صفحات مین یادگار ہے - اس خاندان کا سلسلہ براہ راست پرمرا خاندان سے ملتا ہے جنھون نے دکن اور مالوہ سے اپنے تعلقات کو علیحدہ کرکے متھلادیس مین راجدھانی قائم کی اور راجپوتانہ سے راہ ورسم کو تازہ کیا - مہاراجہ نیل دیب متھلادیس کی راجدھانی کے بانی تھے - مہاراجہ نیل دیب کے والد مہاراجہ چندردیپ دھار مین حکمران تھے - مہاراجہ ہربلبھ نرائن سنگھ راجہ نیل دیب کی بائیسوین پشت مین ہین - دارالریاست حال سونبرسا تقریباً دوسو برس سے قائم ہوئی ہے - اکبر اعظم کے عہد شاہنشاہی مین راجہ مادھو سنگھ کو جو اس خاندان کے بزرگو نمین تھے منصب ہزاری مرحمت ہوا تھا - اورنگ زیب کے زمانہ مین راجہ کیسری سنگھ کو

مہاراجہ گرجاناتھ رائے رئیس باج پور

مہاراجہ ہربلبھ رائن سنگھ بہادر رئیس سوہرسا بھاگل پور
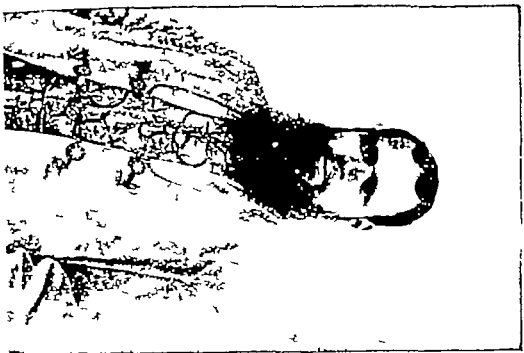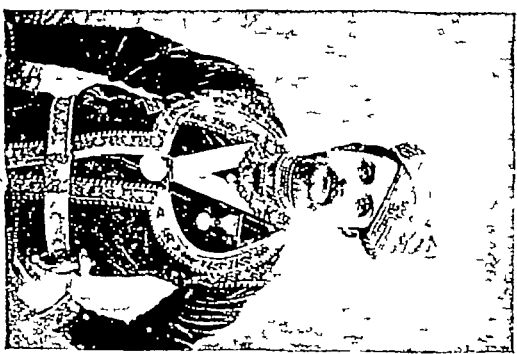
برہما موہن ملک - رائے بہادر - آپ کو ۱۸۹۵ء میں بطور اعزاز ذاتی خطاب رائے بہادر مرحمت ہوا - سکونت ہُگلی -

کالی بھوشن گھوش - رائے بہادر - آپ کو یکم جنوری ۱۸۹۷ء کو خطاب رائے بہادر مرحمت ہوا ہے - سکونت رجب پور بارا سات ۲۴ - پرگنہ -

بیکنٹھ ناتھ باسو - رائے بہادر - یکم جنوری ۱۸۹۴ء کو خطاب رائے بہادر مرحمت ہوا - سکونت کلکتہ -

کرشن چندر چٹرجی - رائے بہادر - آپ کو ۲۱ - مئی ۱۸۹۸ء کو خطاب رائے بہادر عطا ہوا - سکونت دیواشائیں ضلع بردواں -

منی لال ناہر - رائے بہادر - آپ کو ۲۱ - مئی ۱۸۹۸ء کو خطاب رائے بہادر بطور اعزار ذاتی عطا ہوا - سکونت عظیم گنج - مرشد آباد -

منی لال بنرجی - رائے بہادر - آپ کو ۲۱ - مئی ۱۸۹۸ء کو خطاب رائے بہادر بطور اعزار ذاتی کے عطا ہوا - سکونت کدار پور - ۲۴ پرگنہ -

کرشن بخش رائے - رائے بہادر - یکم جنوری ۱۸۹۸ء کو آپ رائے بہادر کے خطاب سے مخاطب ہوے - آپ دیوگانوں کے زمیندار ہیں - سکونت پالاٹو -

رعایا نے نہایت گرمجوشی سے آپ کا استقبال کیا - عظیم گنج سے برہام پور تک دریاے
بھاگیرتی کے کنارے سے آپ کی سواری کے اسٹیمر کو دیکھنے کی غرض سے دورویہ آدمیون
کا ہجوم تھا اور نعرہ ہاے خوشی بلند تھے - برہام پور گھاٹ کی سجاوٹ قابل دید تھی جب آپ کا
اسٹیمر یہان پہونچا آپ کو ولکم ایڈریس دیا گیا دوسرے دن سٹریونگ مجسٹریٹ مرشد آباد کے
ہمراہ آپ راجباری مین تشریف لے گئے اور خزانون کی کُنجیان آپ کو تفویض کی گئین
مسند نشینی کے اداے رسم کے بعد آپ نے برہام پور واٹر ورکس کی تکمیل کی جسکو مہارانی
سابق نے ادھورا چھوڑا تھا اس کار خیر مین ریاست کے ڈھائی لاکھ روپیہ صرف ہوے -
آپ کو تعلیم کی طرف بڑی توجہ ہے چنانچہ تعلیمی مقاصد سے جو کچھ آپ نے تاحال صرف
کیا ہے اُسکی مقدار ڈیڑھ لاکھ سے زائد ہے - اسکے علاوہ اور امور خیر مین بھی آپ
بہت کچھ صرف کرتے ہین جسکی رقم کا تخمینہ پانچ لاکھ سے زائد ہے - ان مصارف کے
علاوہ تکمیل دستاویز ۱۸۹۷ع سے لیکر تاحال تقریباً پونے چھ لاکھ روپیہ کے قریب رانی
ہری سندری کو روانہ کیے گئے ہین - آپ کو رفاہ عام کے کامون سے خاص دلچسپی
ہے چنانچہ آپ مینوسپل بورڈ برہام پور کے چیرمین ہین - آپ دربنولالیجس لیٹیو کونسل بنگال
کے ممبر منتخب ہوے ہین - آپ وکٹوریہ میموریل فنڈ کمیٹی کے وایس پریسیڈنٹ بھی ہین -
اولاد کی طرف سے بھی آپ خوش نصیب ہین چنانچہ آپ کے تین لڑکے اور دو لڑکیان
ہین - بڑے بیٹے موہن راج کمار پریسیڈنسی کالج کلکتہ مین ڈگری کے امتحان کے لیے
تعلیم پاتے ہین - سکونت برہام پور -

جگندر و کشور راے - چودھری - راے بہادر - آپ کو ۲۵ - مئی ۱۸۹۵ع
مین راے بہادر کا خطاب مرحمت ہوا - سکونت رام گوپال پور میمن سنگھ -

اور نیک خصلت تھے اور آپ کی والدہ اوصاف ظاہری و باطنی سے آراستہ تھیں آپکے والد کے تین لڑکے اور پانچ لڑکیاں تھیں۔ یہ خاندان نہایت آسودہ حالی سے بسر کر رہا تھا کہ قضائے ناگہانی سے آپ کی والدہ نے انتقال کیا۔ آپ اپنے بھائیوں میں سب سے چھوٹے ہیں اور اس زمانہ میں جبکہ آپ کی والدہ نے انتقال کیا آپکا سن صرف دو برس کا تھا۔ آپکے والد کو اپنی اولاد کی تعلیم و تربیت کی طرف خاص توجہ تھی مگر انکی زندگی نے بھی وفا نہ کی۔ انکے انتقال کے بعد خاندان کی سرپرستی آپ کے بڑے بھائی اوپیندر چندر کے متعلق ہوئی۔ اوپیندر چندر کا علمی مذاق اعلیٰ درجہ کا تھا اور کتب بینی سے کمال شوق تھا مگر انکی زندگی نے وفا نہ کی۔ آپ پہلے شیام بازار ورنیکیولر اسکول میں تعلیم پاتے تھے اور اسکے بعد ہندو اسکول میں بھرتی ہوئے تھے۔ بڑے بھائی کے مرنے کے بعد آپ عین کمسنی کے زمانہ میں مطلق العنان ہوگئے اور ذاتی ذمہ داریوں کا بار آپ کے سر آن پڑا۔ اسی زمانہ میں گورنمنٹ نوٹ کا سود کم ہوگیا اور جو نوٹ آپ کے ماتا راجہ ہری ناتھ بہادر نے خاندان کی پرورش کے لیے چھوڑے تھے اسکی آمدنی کم ہوجانے سے آپ کی مالی حالت کو سخت نقصان پہونچا۔ اس زمانہ میں بنظر کفایت مصارف آپ نے کلکتہ کی سکونت ترک کر کے اپنے موروثی موضع میں رہنا اختیار کیا۔ یہاں آپ نے ایک ورنیکیولر اسکول اطفال موضع کی تعلیم کے لیے قائم کیا اور اسمیں آپ کے بچے بھی پڑھتے تھے۔ بعدہٗ مصالح خانگی کے لحاظ سے آپ نے برہام پور میں سکونت اختیار کی اور وہاں سے چند سال سکونت کرنے کے بعد کلکتہ واپس آئے۔ اسی اثنا میں آپ کی خالہ کا انتقال ہوگیا اور آپ کو بضرورت سرادہ برہام پور واپس آنا پڑا۔ اسکے بعد دستاویز انتقال ریاست کی تکمیل کے لیے بنارس تشریف لے گئے۔ اس دستاویز کی تکمیل کے وقت ریاست مہارانی ہری سندری کو دیا گیا اور دس ہزار روپیہ ماہوار انکا گزارہ قرار پایا۔ اس دستاویز کی تکمیل کے بعد آپ اپنی ریاست میں آئے

واقع ریوان مین آباد ہوے تھے - اُنکی نوین پشت مین قلعۂ بدیاناتھ کی بنیاد پڑی - اس خاندان کے چودھوین راجہ راجہ دولار سنگھ کی نسبت کہا جاتا ہے کہ اُنھون نے سنہ ۱۶۵۱ع مین شہنشاہ شاہجہان سے ایک فرمان حاصل کیا تھا - راجہ گوپال سنگھ کو برٹش گورنمنٹ نے راجہ تسلیم کیا اور اُنکے پوتے مشہور سر جے منگل سنگھ بہادر - کے - سی - ایس - آئی - تھے جنکو غدر سنہ ۱۸۵۷ع اور بغاوت سنتھال کی نامور خدمات کے جلدو مین مہاراجہ بہادر کا خطاب عطا ہوا تھا - یکم جنوری سنہ ۱۸۷۷ع کو جناب ملکۂ معظمہ کے دربار قیصری کے موقع پر خطاب مذکور موروثی قرار دیا گیا - اُنکے بعد اُنکے بیٹے مہاراجہ شیوپرشاد سنگھ اور اُنکے بعد اُنکے بیٹے مہاراجہ بہادر حال وارث ہوے جو اپنی خیرخواہی اور وفاداری کے لیے مشہور ہین - آپ نے سنسکرت - فارسی - ہندی اور انگریزی زبان حاصل کی اور سنہ ۱۸۸۵ع مین شادی کی اور سنہ ۱۸۹۰ع مین فرزند وارث ریاست متولد ہوا - لفٹنٹ گورنر بنگال نے آپ کی وراثت وجانشینی کے موقع پر خلعت عطا کیا اور آپ حاضری عدالتہاے دیوانی سے بھی مستثنی ہین - ۲۵ - مئی سنہ ۱۸۹۵ع کو - کے - سی - آئی - ای - کے خطاب سے سرفراز کیے گئے - آپ کی خاندانی علامت شیو کا ترسول مقرر ہے - سکونت گدھور -

---

منندر چندر - نندی - مہاراجہ - آنریبل - ولادت سنہ ۱۸۶۰ع - مہارانی سرنومائی کی وفات کے بعد ریاست رانی ہری سندری کی طرف منتقل ہوئی جو ہری ناتھ کی بیوہ تھین مگر اُنھون نے تارک الدنیا ہوکر مقدس شہر بنارس مین سکونت اختیار کی اور اپنے حقوق آپ کے نام منتقل کردیے - آپ رانی موصوفہ کے نواسے ہین - آپ کا مسقط الراس شہر کلکتہ مقام شام بازار ہے جہان آپ کے والد متوفی نے ایک مکان تعمیر کر کے سکونت اختیار کی تھی - آپ کے بزرگ موضع متھرون کے باشندے تھے اور یہی مقام آپ کے والد نبین چندر کی جاے ولادت رہے - آپ کے والد نہایت سادہ مزاج

اپنے حسن انتظام سے اپنی زمینداری کو ترقی دی - وہ اپنے ہم مذہبوں پر بھی بہت بڑا اثر رکھتے تھے اور ۱۸۶۹ء میں ڈھاکہ کے شیعہ سنیوں کا جھگڑا اُنھیں کی دوراندیشی اور مساعی جمیلہ سے رفع ہوا تھا - وہ نہایت ہی منصف مزاج اور بے تعصب شخص تھے اور خاص و عام اُنکا نہایت ادب اور احترام کرتے تھے - ۱۸۵۷ء کے غدر میں اُنکی خیرخواہانہ خدمات سے گورنمنٹ کو بہت بڑی مدد ملی - اسی طرح اُنھوں نے مہمات لوشائی اور ناگا میں اور قحط اور سیلابوں میں گورنمنٹ کو قابل قدر اعانت پہونچائی - اُنکی پبلک اور پرائیوٹ خیرات نہایت فیاضانہ ہوتی تھی - اسکولوں - کالجوں - اسپتالوں - شفاخانوں - کلب گھروں - سوسائٹیوں - مسجدوں - مقبروں - بیماروں اور غریبوں کی امداد میں وہ لاکھوں روپیہ صرف کرتے تھے - ڈھاکہ واٹر ورکس (کارخانہ بہم رسانی آب) خواجہ صاحب ہی کی سخاوت کا نتیجہ تھا - اس واٹر ورکس کا میادی پتھر ۶ - اگست ۱۸۷۴ء کو لارڈ نارتھ بروک صاحب نے نصب کیا تھا - گورنمنٹ نے خواجہ عبدالغنی کی اُن خدمات کی معقول قدردانی کی - اُنھوں نے ۱۸۹۶ء میں قضا کی اور اُنکے فرزند اکبر نواب سر خواجہ احسن اللہ خاں اُنکے جانشین ہوئے - اپنے والد ماجد کیطرح آپ بھی نہایت فیاض اور سیر چشم تھے جس طرح نواب سر خواجہ عبدالغنی میاں نے ڈھاکہ میں بہم رسانی آب کا انتظام کیا اُسی طرح خواجہ سر احسن اللہ نے اپنی فیاضی اور مصارف سے تمام ڈھاکہ میں برقی روشنی بہم پہونچائی - خواجہ سر احسن اللہ خاں کے انتقال کے بعد اُن کے فرزند اکبر خواجہ سلیم اللہ خاں جانشین ہوئے ہیں - سکونت ڈھاکہ -
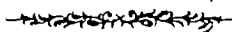
---

رونیشور پرشاد سنگھ - مہاراجہ سر - آنریبل - کے - سی - آئی - ای - مہاراجہ بہادر مقام گدھور - ولادت ۱۸۵۹ء - آپ کا تعلق چندر بنسی چھتری خاندان سے ہے جسکے بانی بیر وکرم سنگھ تھے - اُنکے آبا و اجداد مہوبہ واقع بندیلکھنڈ سے آکر بہار

ذمہ لی اور راجہ صاحب کی تعلیم کے لیے ایک قابل معلم مقرر کیا - ۲۹ جنوری ۱۸۹۳ء کو راجہ آشوتوش ناتھ کی شادی جسٹس انکول چندر مکرجی کی دختر سے ہوئی - آپ کی دو صاحبزادیاں ہین راجکماری اننددموہنی ولادت ۱۷ ستمبر ۱۸۹۴ء اور راجکماری جوتیرمئی ولادت ۱۷ - فروری ۱۸۹۶ء - ۱۸۹۷ء مین آپ کا علاقہ واگذار ہوا اور اُسوقت سے راجہ صاحب ایک قابل منیجر کی مدد سے بہ نفس نفیس ریاست کا انتظام کرتے ہین - سر الگزنڈر مکنزی صاحب مرحوم سابق لفٹنٹ گورنر بنگال نے ۱۸۹۸ء مین راجہ صاحب کو کلکتہ کے لیڈی ڈفرن زنانہ اسپتال کے متعلق کمی چندہ کے بارے مین تحریر کیا تھا جسکے جواب مین آپ نے ایک لاکھ روپیہ اس کار خیر مین عطا کیا - مئی ۱۸۹۸ء مین آپ کو راجہ کا خطاب عطا ہوا - فی الحال آپ کے مصارف سے چار شفاخانے جاری ہین - سکونت قاسم بازار واقع مرشد آباد -

سلیم اللہ خان - نواب ڈھاکہ - نوابان ڈھاکہ ایک عرصۂ دراز سے مشرقی بنگال مین اپنی دولت و ثروت اور فیاضی اور سخاوت کے لیے مشہور رہین - کئی پشتین گذرین اس خاندان کے بانی خواجہ عبد الحکیم کشمیر سے ہندوستان مین وارد ہوے اور دہلی کے مغلیہ دربار مین بہت بڑا رسوخ حاصل کیا - زوال سلطنت مغلیہ کے بعد وہ دہلی سے سلہٹ پہونچے جہان اُنھون نے تجارت شروع کی - جس مقام پر فی الحال کلکٹری کی کچہری بنی ہوئی ہے یہان اُنھون نے اپنا مکان تعمیر کرایا اور اپنے والدین اور بھائیون کو کشمیر سے اپنے پاس بُلالیا - خواجہ عبد الحکیم کے جانشین ڈھاکہ مین متوطن ہوے اور خواجہ حفیظ اللہ نے تجارت ترک کر کے ڈھاکہ - بریسال - ٹپرہ اور میمن سنگھ مین ارضی جائداد پیدا کی اور بطور ایک دولتمند زمیندار کے بسر کرنے لگے - لیکن نواب عبد الغنی مرحوم کے زمانہ مین اس خاندان کو بہت بڑا اوج و عروج حاصل ہوا - اُنھون نے

دالیسراے اور دیر اخبارات نے تعریف کی ہے۔ آپ کے خلف اکبر آصف جاہ سید وارث علی میرزا ہیں جو ۱۴ نومبر ۱۹۰۱ء کو پیدا ہوے ہیں۔ سکونت مرشدآباد۔

آشوتوش ناتھ راے۔ راجہ۔ ولادت ۷ ستمبر ۱۸۷۱ء۔ آپ دکش کی اولاد میں ہیں جو اُن پانچ عالم برہمنوں میں تھے جنکو راجہ قنوج نے راجہ ادیسور کے حسب الطلب بنگال روانہ کیا تھا۔ بنگال میں مسلمانوں کے زوال سلطنت کے وقت آپ کے آباواجداد اُس گورنمنٹ میں بہت بڑے ذی وجاہت اور ذمہ داری کے مناصب پر مامور تھے۔ اواخر سترھویں صدی میں آپ کے خاندان کو راے کا موروثی خطاب و دیگر حقوق ومراعات اُسوقت حاصل ہوے جب بابو دین بندھو راے سرکار ایسٹ انڈیا کمپنی کے یہاں قاسم بازار کے کارخانۂ ریشم کے منتظم و مہتمم تھے۔ اُنکے بیٹے جگ بندھو راے کو اُن یوروپین افسران کمپنی کی خدمت میں جو قاسم بازار میں متعین تھے بہت بڑا رسوخ حاصل تھا۔ بابو جگ بندھو راے وہاں سے تبدیل ہوکر میمن سنگھ کی کلکٹری کے سررشتہ دار ہوگئے اور ٹپرہ کے ضلع میں کچھ اراضی خریدکی۔ اُنکے چار بیٹے اور ایک لڑکی تھی۔ چار بیٹوں میں صرف ایک بیٹے رنگھو پرشاد راے کے دو بیٹے تھے بابو کرشن اور راج کرشن۔ بڑے بھائی نے لاولد قضا کی اور بابو راج کرشن کی وفات پر اُنکا ترکہ اُنکے نابالغ بیٹے انودا پرشاد کو ملا اور وہ اور اُنکی جائداد کورٹ آف وارڈز کی حفاظت اور انتظام میں آئی۔ بابو انودا پرشاد کو اعلیٰ درجہ کی انگریزی تعلیم دی گئی۔ اُنکو راے بہادر کا خطاب بھی حاصل تھا۔ راے انودا پرشاد نے ۲۔ فروری ۱۸۸۰ء کو قضا کی۔ راجہ آشوتوش ناتھ راے بابو انودا پرشاد کے صاحبزادے ہیں۔ آپ کی والدہ سریمتی اُرنا کلی بڑی مدبر اور فیاض خاتون تھیں۔ راے انودا پرشاد کے مرنے کے بعد کورٹ آف وارڈز نے پھر اُنکی جائداد اور نابالغ راجہ کی حفاظت اسپنے

واصف علی - میرزا - بہادر - مرشدزادہ - آصف قدر - آنریبل - سید - ولادت ۷ - جنوری ۱۸۷۵ء - آپ احتشام الملک رئیس الدولہ امیرالامرا نواب سر سید حسن علیخان بہادر مہابت جنگ - جی - سی - آئی - ای - نواب بہادر مرشد آباد کے فرزند اکبر اور ولیعہد ریاست اور نواب امیر بہو کلثوم النسا بیگم صاحبہ کے بطن سے ہین - یکم جولائی ۱۸۸۷ء کو تعلیم و تربیت کی غرض سے آپ مسٹر گوبس صاحب سابق پرنسپل ڈفلنڈ کالج کلکتہ کی زیر اتالیقی انگلستان روانہ ہوے جہان ابتدا ئے شربرن اسکول مین اور پھر رگبی اسکول مین کئی برس تک تعلیم پاتے رہے - اسکے بعد آکسفرڈ یونیورسٹی کے ٹرینٹی کالج مین داخل ہوے - بعد انفراغ تحصیل علوم مغربیہ آپنے اسکاٹلینڈ - آئرلینڈ - انگلینڈ - فرانس - جرمنی - اٹلی - آسٹریا - قسطنطنیہ اور مصر وغیرہ مشہور بلاد و امصار کی سیاحت کی اور وہان کے امور تمدن و معاشرت اور نظم و نسق ممالک کو بنظر غائر ملاحظہ کیا اور ۲۷ - اکتوبر ۱۸۹۵ء کو اپنے وطن مالوف مرشد آباد کو واپس آئے - اس مدت مدید کے بعد ریاست مین مع الخیر واپسی کی خوشی مین باشندگان مرشد آباد نے عظیم گنج سے مرشد آباد تک سڑک کو دو رویہ نشانون پھر ہرون - خوشنما پھاٹکون - نوبتخانون - ٹٹیون اور پھولون سے آراستہ و پیراستہ کیا تھا - ریاست مرشد آباد اور اُسکے قرب و جوار کے رؤسا و عمائد اسٹیشن اور در دولت پر آپ کے استقبال کے لیے موجود تھے - اس سے قبل اس جوش و خروش اور تزک و احتشام کے ساتھ کسی کا استقبال نہین ہوا - نومبر ۱۸۹۵ء سے آپ اپنے والد کے قائم مقام کی حیثیت سے امور ریاست انجام دیتے ہین - سنہ ۱۹۰۱ء مین ہز آنر لفٹنٹ گورنر صوبۂ بنگالہ نے آپ کو بنگال لیجس لیٹو کونسل کا ممبر مقرر کیا - سنہ ۱۹۰۲ء مین ہز امپیریل مجسٹی ملک معظم ایڈورڈ ہفتم قیصر ہند کے جشن تاجپوشی مین بطور قائم مقام اہل بنگال آپ مدعو ہوے - ہز اکسلنسی لارڈ کرزن گورنر جنرل ہند کی تشریف آوری مرشد آباد اور اُنکے جلسۂ دعوت کے موقع پر آپ نے جو اسپیچ دی اُسکی فصاحت و بلاغت کی نسبت خود

آنریبل سید واصف علی میرزا بہادر رئیس مرشدآباد

راجہ آشوتوش ناتھ رائے رئیس قاسم بازار مرشدآباد

اور اپنے متبنّی بیٹے پر تقسیم کیا۔ راجہ راج کرشنا دیب بہادر نے بیالیس برس کی عمر میں
آٹھ بیٹے چھوڑ کر رحلت کی جنمیں صرف مہاراجہ سر نریندرا کرشن زندہ باقی رہے۔ آپنے
ہندو کالج میں تعلیم حاصل کی اور سنہ ۱۸۴۷ء سے سنہ ۱۸۵۳ء یعنے نو برس تک ڈپٹی مجسٹریٹی
کے خدمات پر مامور رہے جسمیں آپ نے اعلیٰ درجہ کی عزت حاصل کی۔ ملازمت سے
کنارہ کشی کرنے کے بعد آپ کی پبلک لائف (ملکی خدمات) کی ابتدا ہوئی اور میونسپل
کمشنر جسٹس آف دی پیس اور ممبر برٹش انڈین ایسوسی ایشن رہے اور تین مرتبہ اس لائق
زبردست جماعت کے پریسیڈنٹ منتخب ہوتے رہے۔ لارڈ نارتھ بروک صاحب کے عہد
میں سرکاری گزٹ میں راجہ کا خطاب آپکے نام کے ساتھ مشتہر ہوا۔ اور امپیریل لیجس لیٹو
کونسل کی ممبری سے بھی ممتاز ہوئے جس میں آپ نے ممتاز درجہ حاصل کیا۔ جناب
ملکہ معظمہ کے دربار قیصری دہلی میں آپ مدعو ہوئے تھے جہاں مہاراجہ کا خطاب بطور ذاتی
اعزاز کے آپ کو مرحمت ہوا۔ اسکے بعد کے۔ سی۔ آئی۔ ای کے خطاب سے سرفراز کیے
گئے اور امور مفید عامہ کے متعلق اکثر مناصب جلیلہ پر فائز اور ممتاز ہوئے۔ آپکے
ایک صاحبزادہ اور وارث کمار گوبندرا کرشنا بہادر ایم۔ اے۔ بی ایل میں جو اسٹیٹوٹری
سول سروس بنگال کے ممبر اور بیالدہ کے جائنٹ مجسٹریٹ ہیں۔ ان کے علاوہ
آپ کے اور بھی صاحبزادہ ہیں۔ سکونت کلکتہ۔

نبل منی مکرجی۔ مہامہوپادھیا۔ علمی قابلیت کے اعتبار میں یکم جنوری سنہ ۱۸۹۸ء
کو آپکو خطاب مہامہوپادھیا عطا ہوا۔ سکونت کلکتہ۔

گوبند شاستری۔ مہامہوپادھیا۔ یکم جنوری سنہ ۱۸۹۹ء کو آپ کو یہ خطاب عطا
ہوا۔ سکونت کلکتہ۔

خطاب عطا ہوا اور نیز کے۔سی۔آئی۔ای اور تمغۂ قیصر ہند درجۂ اول کے عطیہ سے سرفراز
کیے گئے۔آپ اپنے مذہب کے بہت بڑے حامی اور پابند اور علوم قدیمہ اور صنعت
وحرفت کے بہت بڑے سرپرست اور معین ہین۔امور عامہ مین آپ کو کمال دلچسپی
ہے اور خیراتی کامون مین نہایت فیاضی اور سیرچشمی ظاہر کرتے ہین۔گذشتہ قحط مین
آپ کی فیاضی عرصہ تک زبان زد خلائق رہی۔آپکو سیر و سفر کا بھی بڑا شوق ہے
اور آپنے اکثر تیرتھ گاہون کی زیارت کی ہے۔آپ ایک بہت بڑے منتظم اور مدبر رئیس
ہین اور بنگال کی اعلیٰ سوسائٹی مین بہت بڑا درجہ رکھتے ہین آپ کے علاقہ کا رقبہ
۱۰۴۲ مربع میل۔آبادی تقریباً دس لاکھ نفوس اور آمدنی چھبیس لاکھ روپیہ سالانہ ہے۔
سکونت دربھنگہ۔

نرندرا کرشن (دیب) سر۔کے۔سی۔آئی۔ای۔مہاراجہ بہادر ولادت ۱۰۔
اکتوبر ۱۸۲۲ء۔آپکا تعلق خاندان سوبھابازار کلکتہ سے ہے جنکے آبا و اجداد کو سلاطین
مغلیہ اور نوابان بنگالہ و بہار و اڑیسہ کے دربارون سے اعزاز حاصل ہوے ہین۔اس
خاندان کے بانی مہاراجہ نب کرشنا تھے جنھون نے زمانہ جنگ نواب سراج الدولہ
مین اور جنگ پلاسی کے بعد بنگال مین برٹش حکومت قائم کرنے مین عمدہ خدمات
انجام دین اور اسکے جلدو مین لارڈ کلایو صاحب نے ایک تمغہ اور مہاراجہ بہادر کا
خطاب عنایت کیا۔یہ نہایت مخیر اور فیاض شخص تھے۔اُنکے رفاہ عام کے کامون
مین سے ایک کام یہ ہے کہ انھون نے ڈائمنڈ ہاربر سے کالپی تک آٹھ میل کی
ایک عمدہ سڑک جاری کی۔فرزند نرینہ کے تولد سے مایوس ہو کر انھون نے اپنے بھتیجے
راجہ گوپی موہن دیب کو متبنیٰ کیا لیکن اس تبنیت کے بعد ایک فرزند راجہ کرشنا دیب بہادر
مہاراجہ حال کے والد متولد ہوے لہذا انھون نے اپنی جائداد کو اپنے حقیقی بیٹے

نے اپنا صدر مقام دربھنگہ میں قائم کیا جو اُسوقت سے اتنک قائم ہے۔ راجہ پرتاپ سنگھ
نے سنہ [illegible]ء میں قضا کی اور اُنکے بھائی راجہ مادھو سنگھ مالک ریاست ہوئے اور بصلہ
حسن خدمات شاہ عالم شہنشاہ دہلی نے علاقہ دھرم پور انکو مرحمت کیا۔ راجہ مادھو سنگھ
نے سنہ ۱۸۰۸ء میں قضا کی اور اُنکے بیٹے چھتر سنگھ گدی نشین ہوئے۔ اُنھوں نے بصلہ
خیر خواہی و حسن خدمات جنگ نیپال سرکار انگلشیہ سے مہاراجہ بہادر کا خطاب حاصل
کیا۔ اُنکی وفات سنہ ۱۸۳۹ء میں واقع ہوئی اور اُنکے بیٹے مہاراجہ رودر سنگھ مسند نشین
ہوئے۔ یہ نہایت دوراندیش اور مدبر رئیس تھے اور اِنکے زمانہ میں اِسکے علاقہ کو کمال
عروج اور ترقی حاصل ہوئی۔ اُنکی وفات پر اُنکے خلف اکبر مہاراجہ مہیشر سنگھ نے سنہ ۱۸۵۰ء
میں زمام انتظام ریاست اپنے ہاتھ میں لی اور دو نابالغ فرزند چھوڑ کر سنہ ۱۸۶۰ء میں راہی
ملک بقا ہوئے۔ ان صاحبزادوں میں ایک مہاراجہ سر لکشمیشر سنگھ بہادر جی سی آئی ای
تھے جنھوں نے ۱۷ دسمبر سنہ ۱۸۹۸ء کو قضا کی۔ دوسرے مہاراجہ سر رامیشر سنگھ بہادر ہیں۔
چونکہ آپکے والد کی وفات کے وقت دونوں بھائی نابالغ تھے لہذا گورنمنٹ نے انکا علاقہ
کورٹ آف وارڈز کے سپرد کیا اور انکی تعلیم بنارس کالج میں ہوئی۔ مہاراجہ لکشمیشر سنگھ
بہادر مرحوم نے سن رشد کو پہونچ کر خود کو ہمہ تن پبلک خدمات کے نذر کر دیا۔ بیان کیا جاتا
ہے کہ اُنھوں نے رفاہ عام کے کاموں میں دو کروڑ سے زیادہ روپیہ صرف کیا۔
اُنکے لاولد مرنے پر اُنکے بھائی مہاراجہ سر رامیشر سنگھ بہادر گدی نشین ہوئے۔
آپ نے اپنے بھائی کے ساتھ بنارس میں تعلیم پائی ہے اور علوم سنسکرت میں پنڈت کی
ڈگری حاصل کی۔ انگریزی میں آپ گریجویٹ ہیں۔ عرصہ تک انڈین سول سروس سے
بھی آپکا تعلق رہا اور آپ نے نہایت قابلیت کے ساتھ اپنے فرائض منصبی ادا
کیے۔ سنہ ۱۸۸۶ء میں آپ راجہ بہادر کے خطاب سے ممتاز کیے گئے اور بعد کو بنگال کی
لیجسلیٹو کونسل کے ممبر مقرر ہوئے۔ گدی نشین ہونے کے بعد آپ کو مہاراجہ بہادر کا

دیدی-راجہ سندر ٹھاکر نے ۱۶۶۹ء مین انتقال کیا اور اُنکے بیٹے سبھن ناتھ ٹھاکر وارث ریاست ہوے-اُنھون نے ۱۶۹۰ء مین قضا کی اور اُنکے بھائی نرپتی ٹھاکر راجہ ہوے اُنکی وفات پر ۱۷۰۰ء مین راجہ راگھو سنگھ گدی پر بیٹھے اور اُنھون نے نواب مہابت جنگ صوبہ دار بنگالہ کے ذریعہ سے اپنے موروثی خطاب راجہ کی توثیق کرائی اور پورے سرکار ترہت کا استمراری پٹہ ایک لاکھ روپیہ کی جمع پر دربار مغلیہ سے حاصل کیا-سرکار ترہت مین موجودہ اضلاع مظفرپور اور دربھنگہ شامل تھے-اُس زمانہ مین بھی یہ عطیہ ایسا گرانقدر تھا کہ ۱۶۸۵ء مین سرکار ترہت کا محاصل سرکاری حساب سے تقریباً آٹھ لاکھ روپیہ تھا-اس زمانہ مین نواب صوبہ دار بنگالہ نے راجہ کی کثیر دولت سے بدگمان ہوکر اُنکا علاقہ ضبط کرلیا اور اُنکے خاندان کو پٹنہ لے گئے-مگر راجہ نے اپنی دانائی اور ہوشیاری سے دربار مغلیہ مین پھر رسوخ پیدا کر لیا اور اس شرط پر راج دربھنگہ واپس پایا کہ انصاف کو عمل مین لائین-رعایا برایا کی امداد کرین اور ملک کو سرسبز رکھین-راجہ راگھو سنگھ کی اولاد نے ان شرائط کی پوری پوری تعمیل کی-انکی خوش انتظامی سے ریاست کی آمدنی مین بہت بڑی ترقی ہوئی اُنھون نے اپنے صدر مقام بھواڑہ مین ایک قلعہ تعمیر کیا تھا جو اب بھی ویران حالت مین موجود ہے-راجہ راگھو سنگھ نے ۱۷۳۹ء مین انتقال کیا اور اُنکی جگہ وشنو سنگھ گدی نشین ہوے اُنھون نے ۱۷۴۳ء مین قضا کی اور اُنکے بھائی راجہ نرندر سنگھ مسند آبائی پر متمکن ہوے اور نواب علی وردی خان صوبہ دار بنگال سے بہ صلہ حسن خدمات بہت بڑے عطیے حاصل کیے-اُنکے کوئی اولاد ذکور نہ تھی لہذا اُنھون نے اپنی وفات کے قبل پرتاب سنگھ کو متبنیٰ کیا جو لالہ ٹھاکر کے پرپوتے تھے یہ وہی لالہ ٹھاکر ہین جو اپنے باپ نرائن ٹھاکر کی وفات کے بعد بیوہ رانی کملادیبی کے بطن سے پیدا ہوے تھے-راجہ نرندر سنگھ نے ۱۷۶۰ء مین قضا کی اور اُنکے متبنیٰ بیٹے پرتاب سنگھ وارث ہوے اور ایکسو انیس سال کے بعد یہ راج خاندان کی بڑی شاخ کی طرف منتقل ہوا-پرتاب سنگھ

آنریبل سر رامیشر سنگھ کے-سی-آئی-ای-مہاراجہ بہادر دربھنگہ

اس خاندان کے راجہ تمام میتھلی برہمنوں کے سرغنہ تسلیم کیے جاتے ہیں۔ راج دربھنگہ کی ابتدا سلہ ع سے ہے۔ ابتداءً آپ کا خاندان قنوج سے ترک وطن کرکے ممالک متوسط میں آباد ہوا اُسکے بعد آپ کے مورث اعلیٰ مہامہوپادھیا گنگا دھر پادھیاے جو اپنے زمانہ میں سنسکرت کے بہت بڑے عالم اور مشہور مصنف تھے ضلع دربھنگہ میں موضع گنگولی حاصل کیا۔ گنگا دھر کے پرپوتے سائیں شنکر نے کھانڈوا حاصل کیا اور پادھیاے کے بجاے ٹھاکر کا لقب اختیار کیا چنانچہ اسی وجہ سے آپکا خاندان کھانڈوال کہلاتا ہے۔ سائیں شنکر کی نویں پشت میں چندپتی ٹھاکر ہوے جنکے چار بیٹوں میں سب سے چھوٹے کا نام مہیشر ٹھاکر تھا۔ مہامہوپادھیا مہیشر ٹھاکر سنڈلہ مضافات جبل پور سے ترہت میں آئے اور راج دربھنگہ کی بنیاد ڈالی۔ وہ اول موضع بھور میں سکونت پذیر ہوے اور ۱۵۵۶ء میں دہلی پہونچ کر دربار شہنشاہ جلال الدین اکبر میں باریاب ہوے شہنشاہ موصوف نے اُنکی علمی قابلیت سے خوش ہوکر بطریق قدردانی راجہ کا خطاب اور راج ترہت عطا فرمایا۔ اُسکے حدود دار لعہ فرمان اکبری میں اسطرح درج ہیں از گنگ تا سنگ واز کوس تا گھوس" یعنے شمالی کوہ ہمالیہ وحد جنوبی دریاے گنگ وحد شرقی دریاے کوس وحد جنوبی دریاے گھوس یعنے گنڈک"۔ راجہ مہیش ٹھاکر نے ۱۵۶۹ء مین وفات پائی اور اُنکے فرزند دوم گوپال ٹھاکر وارث ہوے۔ انھوں نے اٹھارہ برس حکومت کرکے اپنے چھوٹے بھائی شیو شنکر ٹھاکر کو گدی حوالہ کی اور خود جوگ اختیار کیا۔ راجہ شیو شنکر نے ۱۶۰۷ء تک راج کیا اُنکی وفات پر اُنکے بھائی راجہ مارائن ٹھاکر مسند نشین ہوے۔ انھوں نے ۱۸ برس تک حکومت کرکے ۱۶۲۵ء میں وفات پائی انکی رانی بکلادیبی حاملہ تھی راجہ صاحب کی وفات کے بعد اُنکے بطن سے ایک لڑکا پیدا ہوا جسکا نام لالہ ٹھاکر رکھا گیا مگر رانی نے لڑکے کی صغرسنی کے سبب سے انتظام ریاست میں خلل واقع ہونے کے خیال سے اپنے شوہر کے بھائی راجہ سندر ٹھاکر کو ریاست

سنہ ۱۷۹۳ع مین اور اُنکے بعد اُنکے بیٹے عالیجاہ سنہ ۱۸۱۰ع مین اور عالیجاہ کے بھائی والاجاہ سنہ ۱۸۲۱ع مین اور اُنکے بعد اُنکے بیٹے ہمایون جاہ سنہ ۱۸۲۵ع مین مسند نشین ہوے اور سنہ ۱۸۳۸ع مین ہمایون جاہ کے بیٹے اور نواب بہادر کے والد فریدون جاہ سید منصور علیخان وارث ریاست ہوے جو آخری نواب ناظم بنگال و بہار و اڑیسہ تھے۔ نواب بہادر کے دادا کو خود ہز مجسٹی شاہ ولیم چہارم نے اپنی قد آدم شبیہ اور گرینڈ کراس آف دی رائل ہنو و رین گلفک آرڈر کا اعزاز جو ایک نہایت ہی جلیل القدر تمغہ ہے عطا کیا تھا آپکے ایوان خاص مین جو سنہ ۱۸۳۷ع مین سولہ لاکھ روپیہ کی لاگت سے تیار ہوا ہے منجملہ دیگر دلچسپ اور نادر چیزون کے ہز مجسٹی ولیم چہارم کی تصویر بھی ہے۔ نواب بہادر کے علاقہ کا انتظام نہایت معقول ہے اور اُسکے ساتھ ہی آپکی خیر و خیرات بھی نہایت وسیع ہے۔ آپکی ہمدردی کسی مذہب یا قوم سے تعلق نہین رکھتی ملکہ رفاہ عام کے کل کامون مین آپ نہایت فیاضانہ برتاؤ کرتے ہین۔ سنہ ۱۸۶۵ع مین آپ تعلیم کی غرض سے ولایت تشریف لے گئے تھے اور آپکے دو صاحبزادون نے بھی ولایت مین تعلیم پائی ہے آپکے پانچ صاحبزادے ہین (۱) آصف قدر۔ سید واصف علی مرزا ولادت ۷۔ جنوری سنہ ۱۸۷۵ع (۲) اسکندر قدر سید ناصر علی مرزا ولادت ۱۵۔ مارچ سنہ ۱۸۷۶ع (۳) سید آصف علی مرزا ولادت ۲۶۔ اپریل سنہ ۱۸۸۱ع (۴) سید یعقوب علی مرزا ولادت ۹۔ جون سنہ ۱۸۸۳ع (۵) سید محسن علی مرزا ولادت ۱۸۔ نومبر سنہ ۱۸۸۵ عیسوی سکونت مرشد آباد۔
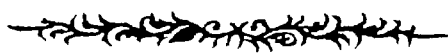
رامیشر سنگھ۔ مہاراجہ بہادر۔ سر۔ کے۔ سی۔ آئی۔ ای۔ والی دربھنگہ۔ ولادت ۱۶ جنوری سنہ ۱۸۶۰ع آپ اپنے برادر اکبر مہاراجہ لکشمیشر سنگھ بہادر مرحوم کی وفات پر جو ۱۷۔ اکتوبر سنہ ۱۸۹۸ع کو واقع ہوئی مالک ریاست ہوے۔ آپ سروتریا برہمن ہین

۱۱۔ مارچ سنہ ۱۸۹۱ء کے مطابق مسطور فرمایا۔ نواب بہادر کا سلسلہ نسب حضرت رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ تک پہونچتا ہے۔ حضرت علیؑ کا عقد
حضرت فاطمہؑ بنت رسول اللہ سے اور امام حسنؑ خلف اکبر حضرت علیؑ کے صاحبزادے
حسنؑ مثنیٰ کا عقد حضرت فاطمہ صغراؑ بنت امام حسینؑ سے ہوا تھا۔ اس عقد سے جو
اولاد پیدا ہوئی اُسکی ایک شاخ اتنک شریف لاعظم مکہ کے عہدہ پر مامور ہے حضرت
حسن مثنیٰ اور حضرت فاطمہ صغراؑ کے پوتے ابراہیم طباطبائی تھے جنکی نسل میں خاندان
مرشدآباد ہے۔ انکی اولاد کچھ عرصہ تک یمن واقع عرب کی حکمراں تھی انمیں ایک صاحب
سید حسن نجفی نجف اشرف میں روضۂ مقدس حضرت علیؑ کے کلید بردار تھے۔ اُنکے
پوتے میر جعفر تھے جو نواب سراج الدولہ کی حکومت کے زوال کے بعد نواب ناظم بنگال
بہار و اُڑیسہ مقرر ہوے۔ اُنھیں میر جعفر کے دادا کا عقد شہنشاہ اورنگ زیب کی بھتیجی
کے ساتھ ہوا تھا۔ اُنکے ایک چچا بخشی خان قلعۂ گوالیار کے گورنر اور دوسرے چچا
سیف خان صوبہ دار کٹک تھے۔ خود میر جعفر ابتدا میں نواب ناظم علی وردی خاں کی
فوج کے سپہ سالار تھے جنکی بہن نواب شاہ خانم کے ساتھ اُن کی شادی ہوئی تھی۔
سنہ ۱۷۴۰ء مین نواب علی وردی خاں صوبہ دار مقرر ہوے اور اُنکے انتقال کے بعد
سنہ ۱۷۵۶ء میں اُنکے پوتے نواب سراج الدولہ اُنکے جانشین ہوے اور سنہ ۱۷۵۷ء
میں فتح جنگ پلاسی کے بعد نواب علی وردی خاں کے برادر نسبتی میر جعفر مسند نشین ریاست
ہوے سنہ ۱۷۶۰ء میں یہ معزول ہوے اور اُنکے داماد میر قاسم حکمراں ہوے لیکن چند
ماہ کے بعد انکو پھر اختیارات حاصل ہوے اور سنہ ۱۷۶۵ء تک برابر مسند ریاست پر
متمکن رہے۔ اُنکے بعد اُنکے بیٹے نجم الدولہ وارث ہوے اور سنہ ۱۷۶۶ء میں اُنکے
بھائی نواب سیف الدولہ اور پھر اُنکے بھائی یعنی میر جعفر کے نابالغ بیٹے مبارک الدولہ
سنہ ۱۷۷۰ء میں اُنکے جانشین ہوے۔ مبارک الدولہ کے انتقال پر اُنکے بیٹے نصیر الملک

بنگال و آسام

حسن علیخان - نواب - سید - سر - احتشام الملک رئیس الدولہ - امیر الامرا - مہابت جنگ - جی - سی - آئی - ای - نواب بہادر مرشدآباد - آپکی ولادت ۲۵ - اگست سنہ ۱۸۴۶ع کو واقع ہوئی - آپ منتظم الملک محسن الدولہ فریدون جاہ نواب سید منصور علیخان بہادر نصرت جنگ نواب ناظم وصوبہ دار بنگال و بہار و اڑلیسہ کے فرزند اکبر ہین جنھون نے یکم نومبر سنہ ۱۸۸۰ع کو اپنے منصب اور حقوق سے دست کشی اختیار کی - ۱۷ فروری سنہ ۱۸۸۲ع کو آپ کو ایک سند کی رو سے نواب بہادر مرشدآباد کا موروثی خطاب عطا ہوا - ۱۶ فروری سنہ ۱۸۸۷ع کو آپ - کے - سی - آئی - ای - اور ۲۰ مئی سنہ ۱۸۸۷ع کو احتشام الملک رئیس الدولہ امیر الامرا مہابت جنگ اور ۲۰ مئی سنہ ۱۸۹۰ع کو جی - سی - آئی - ای - کے خطاب سے ممتاز و سرفراز ہوے - ۱۲ مارچ سنہ ۱۸۹۱ع کو وزیر ہند اور آپکے مابین ایک معاہدہ ہوا جو بعد کو ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۹۱ع مین شامل کیا گیا جسمین آپ نے اپنے والد کی یکم نومبر سنہ ۱۸۸۰ع کی کارروائی کی تصدیق کی اور اُسکے معاوضہ مین نواب بہادر کو موروثی منصب اور مقررہ آمدنی کے علاوہ ضلاع مرشدآباد - کلکتہ - مدناپور - ڈھاکہ - مالدہ - پورنیہ - ہگلی - راج شاہی وغیرہ مین بعض علاقے عطا ہوے اور بنگال مین آپ کا درجہ اور منصب امیر الامرا قرار دیا گیا اس انتظام کو ہز اکسلنسی وائسراے و گورنر جنرل ہند کی کونسل نے ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۹۱ع مجریہ

نواب سر سید حسن علیخان جی ۔ سی ۔ آئی ۔ ای ۔ نواب بہادر مرشدآباد

بنگال و آسام

فہرست اسمائے گرامی خطاب یافتگان و مشاہیر صوبۂ بنگال و آسام

بنگال و آسام

BENGAL & ASSAM.

نولکشور پریس لکھنؤ

سید محمد۔ آرئیل۔ نواب۔ بہادر۔ (ملاحظہ طلب صفحہ ۲)۔

محمد عبد العلی - خان بہادر - ولادت ۱۸۵۹ء - آپ رشید الدولہ کے خلف اور ہز ہائنیس عظیم جاہ شاہزادۂ اول ارکاٹ کے سوتیلے بھائی ہین - ۳ - مارچ ۱۸۷۶ء کو گورنمنٹ ہند نے آپ کو خطاب خان بہادر بطور ذاتی اعزاز کے عطا فرمایا - سکونت مدراس -
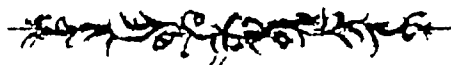
منزمینی پلے راماسوامی بندوگارو - راؤ بہادر - ولادت ۱۸۵۴ء - آپ محکمۂ پیمایش مال کے اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ ہین - ۳۱ - دسمبر ۱۸۹۸ء کو خطاب مندرجہ بالا سے سرفراز کیے گئے - سکونت ٹریلیکین -

کمارسوامی مورو گیسم پلے - راؤ بہادر - ولادت ۱۸۴۲ء - آپ فرقہ ولالہ سے تعلق رکھتے ہین - آپ پہلے ڈپٹی کلکٹر تھے اور اب پنشن پاتے ہین - آپ ۳۱ - دسمبر ۱۸۹۹ء کو بجلدوے خدمات عامہ خطاب مندرجہ بالا سے مفتخر و ممتاز ہوے - سکونت جفنا -
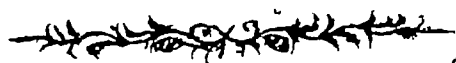
ٹروولور نارائن سوامی پلے - راؤ صاحب - ولادت ۲ - فروری ۱۸۵۱ء - آپ قوم ولالہ فرقہ سیوا کے خاندان سے تعلق رکھتے ہین - آپ کے والد جنوبی ہندوستان مین ٹروولو ضلع تانجور کے باشندے تھے - آپ نے پہلے پچیاپا ہائی اسکول مین اور پھر لندن مشن انسٹیٹیوشن مین تعلیم پائی - یکم اکتوبر ۱۸۷۳ء کو دفتر کمسریٹ مین آپ ملازم ہوے ۱۸۸۵ء مین ہیڈ کلرک مقرر ہوے - اسکے بعد آپ مستقل کلرک درجۂ اول مقرر ہوے - ۲۸ - مئی ۱۸۹۲ء کو گورنمنٹ ہند نے آپ کو راؤ صاحب کا خطاب عطا کیا - جون ۱۸۹۶ء سے آپ پنشن یاب ہوکر خانہ نشین ہین - سکونت مدراس -

پبلک خدمات اور امور عامہ کے صلہ میں ۳۱- دسمبر ۱۹۰۵ء کو خان بہادر کا خطاب عطا ہوا- سکونت سیٹ ٹھوم-

عبدالقادر- عنبر- خانصاحب- آپ کو گورنمنٹ نے آپ کے حسن خدمات کے صلہ میں ۱۹۰۲ء میں خانصاحب کے خطاب سے سرفراز فرمایا- سکونت شمالی ارکاٹ-

عبداللطیف مولوی- خان بہادر- آپ پبلک ورکس ڈپارٹمنٹ میں اسسٹنٹ انجینیر ہیں- آپ کو آپ کی نمایاں خدمات کے صلہ میں گورنمنٹ انڈیا نے ۱۹۰۲ء میں خطاب خان بہادر مرحمت کیا-

نداکھور سریت سدرچاریر- مہامہو پادھیا- آپ ایک عالم رہمن ہیں- آپ کو آپ کے علمی تبحر کے لحاظ سے گورنمنٹ نے ۲۲- جون ۱۸۹۷ء کو مہامہو پادھیا کے خطاب سے سرفراز کیا- سکونت سری رنگم-

مرگشیا او یالیم راجو شاستریر- مہامہو پادھیا- ولادت ۱۸۱۵ء- آپ لسباً رہمن ہیں- آپ کو آپ کی علمی قابلیت کی بنا پر گورنمنٹ ہند نے ۱۶- فروری ۱۸۸۷ء کو مہامہو پادھیا کا خطاب مرحمت کیا- سکونت منارگودی-

متلور آ دنراین ایا- راؤ بہادر- ولادت ۱۸۴۷ء- آپ برہمن ہیں پہلے آپ ڈپٹی کلکٹر مال تھے اب پنشن پاتے ہیں- یکم جنوری ۱۸۹۶ء کو خطاب راؤ بہادر کا عطا ہوا- سکونت مدراس-

سے تین سو روپیہ مشاہرہ ملتا ہے۔ خطاب خان بہادر سرکار انگریزی نے مرحمت فرمایا ہے۔
سکونت مدراس۔
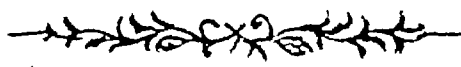
وینوگوپال ۔ راجہ۔ تمغہ یافتہ قیصر ہند درجۂ اول۔ آپ کو ۲۳ مئی سنہ ۱۹۰۱ء کو تمغہ
قیصر ہند درجۂ اول عطا ہوا۔ سکونت وینکٹا گری۔
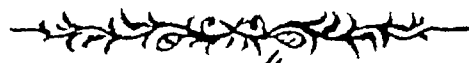
وبھاڈا وینکٹ ریدی نیڈو گارو ۔ رائے بہادر۔ دیوان بہادر۔ ولادت
سنہ ۱۸۵۱ء۔ آپ فرقہ پلے سے تعلق رکھتے ہیں اور آنریری اسسٹنٹ انجینیر ہیں۔ آپکو
یکم جنوری سنہ ۱۸۹۵ء کو خطاب رائے بہادر اور ۲۔ جون سنہ ۱۸۹۹ء کو خطاب دیوان بہادر
مرحمت ہوا۔ سکونت رسلکنڈہ۔ گنجام۔
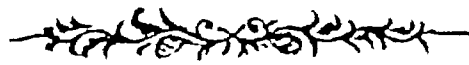
رشیور وینکٹ سری نواس آئیر ۔ راؤ بہادر۔ دیوان بہادر۔ ولادت سنہ ۱۸۵۲ء
آپ برہمن و قائم مقام سکرٹری کمشنر بند و بست مال ہیں۔ آپ یکم جنوری سنہ ۱۸۹۴ء کو خطاب
راؤ بہادر اور ۳۔ جون سنہ ۱۸۹۹ء کو خطاب دیوان بہادر سے مشرف و ممتاز ہوے۔
سکونت مدراس۔
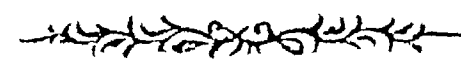
سردسگلے گوپال چاری ۔ دیوان بہادر۔ ولادت سنہ ۱۸۵۲ء۔ آپ قوم کے
برہمن ہیں۔ آپ کو بطور ذاتی اعزاز کے ۱۲۔ دسمبر سنہ ۱۸۹۸ء کو خطاب دیوان بہادر عطا ہوا
آپ کے قبضہ میں سو ایکڑ زمین ہے۔ آپ سب جج کے عہدہ پر مامور ہیں سکونت کشنا۔
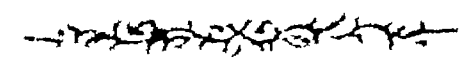
محمد عبد الوہاب ۔ خان بہادر۔ ولادت سنہ ۱۸۵۷ء۔ آپ وثیقہ دار ہیں۔ آپکو

جد امجد حامد سعید خاں بہادر ٹیپو سلطان والی ریاست میسور کے دربار میں عہدۂ جلیلہ پر ممتاز تھے آپ کی والدہ کے جد مادری قادر نواز خان بہادر بہرام جنگ نواب عمدۃ الامرا بہادر رئیس کرناٹک کے وزیر تھے اور انھیں خدمات نمایاں کے صلہ میں جاگیر ولو نور عنایت ہوئی۔ ملک کرناٹک کی ضبطی پر آپ کی جاگیر بھی ضبط ہوگئی مگر اسکے معاوضہ میں سرکار انگلشیہ نے آپ کے نام اور آپکے بعد آپ کے فرزند کے نام بارہ سو روپیہ ماہوار کی پنشن مقرر کر دی ہے۔ آپ نے کتب درسی فارسی و عربی کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد علمائے وقت سے کچھ تفسیر اور حدیث پڑھی اور انگریزی زبان میں بھی بہرۂ وافی حاصل کیا۔ آپ کو شعر گوئی کا مذاق بھی اچھا ہے۔ آپ مدراس کے صیغۂ طبابت کے ممبر ہیں اور کل اقوام میں قدر کی نظر سے دیکھے جاتے ہیں۔ ملکی معاملات سے آپ کو بہت بڑی دلچسپی ہے اور قومی معاملات میں آپ بڑی سرگرمی ظاہر کرتے ہیں۔ ۱۸۹۷ء میں آپ کو حسن خدمات کے صلہ میں خانصاحب اور ۱۹۰۱ء میں خان بہادر کا خطاب عطا ہوا جب مدراس میں طاعون نمودار ہوا تو آپ نے بڑی جانفشانی سے رعایا کی خدمت کی اور اس باب میں ایک مختصر رسالہ بھی چھپوا کر تقسیم کیا سکوت ٹریلیکیں۔
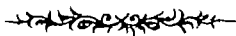
محمد انور الدین۔ خاں بہادر۔ ولادت ۱۱۔ ماہ ذیقعدہ ۱۲۶۶ ہجری۔ آپ نواب رشید الدولہ مرحوم کے فرزند ہیں اور نواب امیر الہند والاجاہ سراج الامرا مدار الملک اسد الدولہ انور الدین خاں بہادر شہامت جنگ ... الانگلیز نواب عظیم الدولہ محمد عبد العلی خاں بہادر ذوالفقار جنگ سپہ سالار و صوبہ رئیس کرناٹک کے پوتے ہیں جو نواب انور الدین خاں شہید شہامت جنگ فرمانروائے پائیں گھاٹ کے پر پوتے تھے ۱۸۸۳ء میں آپ کی شادی حیدرآباد میں نواب جاہجہاں خاں بہادر کی دختر سے ہوئی تھی۔ اس موقع پر ہز ہائینس نظام نے خود اپنے دست مبارک سے آپ کے سر پر سہرہ باندھا تھا اور آپ کے ساتھ نہایت شفقت و عزت سے پیش آئے تھے۔ آپکو آبائی حق

کوچن کے پنڈت ہین آپ کو آپ کی نمایان خدمات کے جلدو مین گورنمنٹ ہند نے یکم جنوری
۱۸۹۵ء کو مہا مہو پا دھیا کا خطاب عطا کیا ہے - سکونت تریپونی تورا متصل ارناکولم -

ایس سبرامینا آیر - بی - ایل - آنریبل دیوان بہادر - کے سی - آئی - ای - آپ کو
یکم جنوری ۱۸۹۱ء کو بطور ذاتی اعزاز کے دیوان بہادر کا اور ۱۸۹۹ء مین کے سی - آئی - ای
کا خطاب مرحمت ہوا ہے - ۱۸۹۲ء سے آپ مدراس ہائی کورٹ کے جج ہین - سکونت
میلاپور - مدراس -

شاما سندر شاستری - بی - اے - دیوان بہادر - ولادت ۲۵ ستمبر ۱۸۴۹ء
آپ کانجیورم نیلا کنٹا شاستری کے فرزند ہین جو ایک ویدیا برہمن شیام ویدی بھردواج گوتر
کے تھے - آپ کا خاندان ضلع چنگل پٹ مین اپنے علمی کمالات کے سبب سے ممتاز رہے -
آپ نے بھی ارث خاندانی کے لحاظ سے سنسکرت مین درجۂ فضیلت حاصل کیا ہے - آپنے
۱۸۶۵ء مین مٹریکیولیشن کا امتحان پاس کیا اور ۱۸۷۰ء مین پریسیڈنسی کالج سے - بی اے
کی ڈگری پائی اسکے بعد سررشتۂ تعلیم مین ملازم ہوے ستمبر ۱۸۷۳ء مین سررشتۂ تعلیم کی ملازمت
چھوڑکر محکمۂ مال مین متعین ہوے اور ۱۸۸۱ء مین آپ ڈپٹی کلکٹر مقرر ہوے - پھر درجہ بدرجہ
ترقی کرتے ہوے آپ درجۂ دوم تک پہونچے اور اسی درجہ سے آپ نے پنشن لی -
۱۸۹۶ء مین آپ کے حسن خدمات کے صلہ مین آپ کو راؤ بہادر کا خطاب مرحمت ہوا اور
۱۸۹۷ء مین دیوان بہادر کے خطاب سے آپ ممتاز ہوے - سکونت پیتھاپورم -

غلام محمود - مہاجر - خان بہادر - ولادت ۱۲۷۰ہجری - آپ احمد حسین صاحب مہاجر
ڈپٹی سکرٹری نواب غلام محمد غوث خان بہادر رئیس کرناٹک کے فرزند ہین - آپ کے

راما ورما الیا راجہ - راجہ - ولادت ۱۸۶۷ء - آپ چھتری خاندان سے تعلق رکھتے ہیں - راجہ کا خطاب آبائی اور موروثی ہے جو گورنمنٹ انڈیا نے ۶ - دسمبر ۱۸۹۵ء کو آپ کو مرحمت کیا - سکونت ترا ونکور -

سوالی رام سوامی مدلیار - راجہ سرسی - آئی - ای آپ کو یکم جنوری ۱۸۹۱ء کو راجہ کا خطاب مرحمت ہوا - ۱۸۸۵ء میں آپ سی - آئی - ای - کے خطاب سے مخاطب ہوے - اب ۱۸۶۶ء سے آپ مدراس کے عہدہ شیرف پر ممتاز ہیں سکونت مدراس

محمد علی - راجہ - آپ علی راجہ سلطان کنانور کے خاندان سے ہیں - آپ نسلاً موپلا مسلمان ہیں جنکے مورث اعلیٰ کولا تہری راجہ ملیبار کے وزیر اعظم تھے - گو عرصہ سے یہ خاندان مسلمان ہوگیا ہے مگر اب بھی معاملہ جانشینی میں مثل ہندو راجاؤں کے قانون مرومکتایم کے رسم و رواج کا پابند ہے ۱۷۹۶ء کو اس معاہدہ پر ایک عورت افسر خاندان نے دستخط کیے تھے جو ریاست کے برٹش ماتحتی میں آنے کے وقت کیا گیا تھا - آپ موسیٰ علی راجہ سلطان کنانور کے جانشین ہیں - سکونت کنانور -

کرن گوزہی جمبولنگا مدلیار - آنریبل - راؤبہادر - ولادت ۱۸۵۷ء - آپ ڈسٹرکٹ بورڈ کڈپا کے وائس پریسیڈنٹ اور مدراس لیجسلیٹو کونسل کے ممبر ہیں - آپ کو آپ کی پبلک خدمات کے صلہ میں گورنمنٹ انڈیا نے یکم جنوری ۱۸۹۲ء کو راؤ بہادر کے خطاب سے سرفراز کیا - سکونت کڈپا -

لکشمی کمار تتاکو یا چاریر - مہامہوپادھیا - ولادت ۱۸۳۲ء - آپ عدالت

سیرام ونیکٹ راماس نیڈو گارو۔ بی۔ اے۔ بی۔ ایل۔ دیوان بہادر

ولادت ۲۳ مارچ ۱۸۶۳ء آپنے ہندو ہائی اسکول مچھلی پٹن سے ۱۸۷۷ء مین مٹریکیولیشن کا امتحان پاس کیا۔ اُسکے بعد آپ پریسیڈنسی کالج مین داخل ہوے جہان سے آپ کو بی۔ اے کے امتحان مین کامیابی ہوئی ۱۸۸۵ء مین امتحان ڈپٹی کلکٹری پاس کرنے کے بعد آپکو بندوبست مال کی اسسٹنٹ کمشنری ملی۔ اس عہدہ پر آپ چند ماہ تک بحیثیت قائم مقام کام کرتے رہے۔ اسکے بعد آپ ڈپٹی کلکٹر ہوے۔ آپ کو قحط سالی کے امدادی کامون کے حسن انتظام کے جلدو مین دیوان بہادر کا خطاب عطا ہوا۔ فروری ۱۸۹۹ء مین آپکو ریاست پدوکوٹہ کی دیوانی ملی اور آپ ابتک اس عہدہ پر مامور ہین۔ سکونت پدوکوٹہ۔
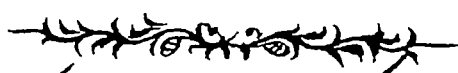
کزہلکے کوُملگیم مانا وکرما بہادر۔ زمورن کالی کٹ۔ ولادت ۱۸۳۲ء۔ آپ مہاراجہ سرمانا وکرما بہادر۔ کے۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ سابق زمورن کالیکٹ کے بعد گدی نشین ہوے آپ بانی خاندان زمورن کی ایک سوبیسوین پشت مین ہین جنکا نام چیرامن پیرومل تھا اور جنھون نے ملیبار کے آخری راجہ سے زمورن کا خطاب حاصل کیا تھا۔ ۱۴۹۸ء مین جب واسکوڈی گاما کالی کٹ مین آیا تو اُسنے اس خاندان کے ایک شخص کو جنوبی ملیبار پر حکمران پایا۔ راجہ کا خطاب موروثی ہے۔ آپ کے خاندان مین قانون مرومکتایم جاری ہے جسکی روسے اولاد اناث مالک ریاست ہوتی ہے۔ سکونت کالیکٹ۔
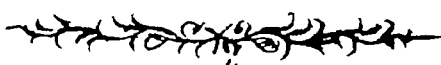
سری ہری ہرامور راجہ دیو گارو۔ صاحب مہربان دوستان۔ راجہ۔

ولادت ۱۸۷۲ء۔ آپ لنسیا چھتری ہین۔ ۱۲ مئی ۱۸۹۱ء کو راجہ کے خطاب سے ممتاز و مفتخر ہوے۔ آپکے قبضۂ مالکانہ مین پانچ سو چار مواضع ہین۔ سکونت کالی کوٹہ۔ گنجام۔

آنریبل نواب سید محمد بہادر رئیس مدراس

دیوان بہادر سیرام وکمٹ رامداس نیڈوگارو رئیس پڈوکوٹہ

سے خطاب مندرجہ بالا عطا ہوا ہے - سکونت مبارگڈی -

محمد شریف - خاں بہادر - آپ مدراس میں میونسپل کمشنر کے عہدے پر ہیں آپ کو اپنی ان قیمتی خدمات کے صلہ میں جو بحیثیت میونسپل کمشنر کے انجام دی تھیں یکم جنوری ۱۸۹۱ء کو عطائے خطاب مندرجہ بالا سے سرفرازی حاصل ہوئی - سکونت مدراس -

عبدالسبحان - خاں بہادر - ولادت ۱۸۴۱ء - آپ انسپکٹر پولیس ہیں آپ نے اپنے منصبی فرائض کی انجام دہی میں نہایت مستعدی - ہوشیاری وقابلیت ظاہر فرمائی اور اسی کے صلہ میں آپ کو گورنمنٹ ہند نے ۳ - مئی ۱۸۹۱ء کو خطاب مذکور عنایت فرمایا سکونت مدورا -

ابوبکر بیری - حاجی - خاں بہادر - ولادت ۱۸۴۱ء - آپ منگلور کے معززین میں ہیں - آپ نے بہت سی پبلک خدمات انجام دی ہیں اور انھیں کے حلدو میں گورنمنٹ ہند نے آپ کو ۳ - جون ۱۸۹۳ء کو خطاب مندرجہ بالا مرحمت فرمایا - سکونت منگلور -

سُرُوجے رگھو ولو داس - سیڈوگارو - راؤ بہادر - ولادت ۱۸۵۲ء - آپ سپرنٹنڈنٹ سب انجینیر ہیں آپ کو یکم جنوری ۱۸۹۶ء کو خطاب مذکور عطا ہوا سکونت سیدا پیٹ صلع چنگل پٹ -

اُتور وسا وایلنون - راؤ بہادر - ولادت ۱۸۵۵ء - آپ پولیس انسپکٹر ہیں - ۳۱ دسمبر ۱۸۹۵ء کو آپ کو خطاب مذکور عنایت ہوا سکونت گھاٹ -

مشرف و ممتاز فرمایا۔ سکونت مدراس۔

محمد محمود ۔ خان بہادر۔ ولادت ۱۸۴۵ء۔ آپ نواب احمد النسا بیگم صاحبہ مرحومہ دختر عظیم النسا بیگم مرحومہ کے بیٹے اور نواب عظیم الدولہ نواب کرناٹک کے نواسے ہین۔ ۲۰ جنوری ۱۸۸۳ء کو گورنمنٹ نے آپکو بطور ذاتی اعزاز کے خطاب خان بہادر سے مشرف و ممتاز فرمایا۔ سکونت مدراس۔

محمد حمید ۔ خان بہادر۔ ولادت ۱۸۵۰ء۔ آپ نواب احمد النسا بیگم صاحبہ مرحومہ دختر عظیم النسا بیگم مرحومہ کے بیٹے اور نواب عظیم الدولہ نواب کرناٹک کے نواسے ہین۔ ۲۴ مئی ۱۸۸۳ء کو گورنمنٹ نے آپ کو خطاب خان بہادر بطور ذاتی اعزاز کے مرحمت فرمایا۔ سکونت مدراس۔

تجمّل حسین خان ۔ خان بہادر۔ ولادت ۱۸۶۴ء۔ آپ شاہزادہ انتظام الملک کے (جو شاہزادگان آرکاٹ کے تیسرے شاہزادہ ہین) خویش ہین یکم جنوری ۱۸۷۶ء کو گورنمنٹ نے بطور اعزاز ذاتی کے خطاب خان بہادر عطا فرمایا۔ سکونت مدراس۔

علی مظہر ۔ حافظ۔ خان بہادر۔ ولادت ۱۸۳۴ء۔ آپ نوابان کرناٹک کے خاندان مین ہین یکم جون ۱۸۸۸ء کو خان بہادر کا خطاب بطور ذاتی اعزاز کے عطا ہوا۔ سکونت مدراس۔

محمد قادر نواز ۔ خان بہادر۔ ولادت ۱۸۵۶ء۔ آپ عہدۂ ڈپٹی کلکٹری پر ممتاز ہین۔ آپ کو آپکی نمایان خدمات کے صلہ مین یکم جنوری ۱۸۹۱ء کو گورنمنٹ ہند

کی ہیں اُس کے صلہ میں آپ کو ۳-جنوری ۱۸۹۲ء کو خطاب مندرجہ بالا عطا ہوا سکونت راہ مندری۔

گُمّم رُستم سنگھ - راؤ بہادر- ولادت ۱۸۵۲ء آپ عہدۂ ڈپٹی کلکٹری پر ممتاز ہیں - ۳ جون ۱۸۹۳ء کو بصلہ خدمات عامہ آپ کو گورنمنٹ ہند نے خطاب اکبہادر عنایت فرمایا - سکونت کرنول۔

مدیریڈی ونکٹاچلاپتی نیڈو گارو - راؤبہادر- ولادت ۱۸۴۹ء - آپ ضلع بلاری میں تحصیلدار ہیں- ۳-جون ۱۸۹۳ء کو خطاب راؤبہادر عطا ہوا سکونت بلاری

پرانی پتور سُبّرایا-مدلیار- راؤبہادر- ولادت ۱۸۵۲ء-آپ ضلع بلاری میں تحصیلدار ہیں-۳-جون ۱۸۹۳ء کو بصلہ خدمات عامہ خطاب مذکور سے سرفراز ہوئے-سکونت بلاری۔

محمد عبد العلی -خاں بہادر- ولادت ۱۸۶۳ء -آپ محمد معز الدولہ خلف چہارم شاہزادہ آرکاٹ کے فرزند ہیں-۳-مارچ ۱۸۷۶ء کو گورنمنٹ ہند نے اُنکو بطور اعزاز ذاتی خطاب خان بہادر سے معزز و ممتاز فرمایا سکونت مدراس-

محمد عبد الباری - خاں بہادر- ولادت ۱۸۵۸ء-آپ رشید الدولہ کے پسر اور ہزہائنس اعظم جاہ شاہزادہ اول آرکاٹ مرحوم کے سوتیلے بھائی ہیں-۳- مارچ ۱۸۷۶ء کو دولت انگلشیہ نے آپ کو بطور ذاتی اعزاز کے خطاب خاں بہادر سے

حسن رضا - مولوی - سید - شمس العلما - ولادت ۱۸۴۷ء - ۲۱ - مئی ۱۸۹۹ء کو آپکو بطور اظہار و اعتراف قابلیت علمی شمس العلما کا خطاب مرحمت ہوا - آپ سب اسسٹنٹ انسپکٹر مدارس اسلامیہ مدراس ہین - سکونت ٹرچنا پلی -

غلام رسول - مولوی - حاجی - شمس العلما - ولادت ۱۸۵۴ء - یکم جنوری ۱۸۹۸ء کو برٹش گورنمنٹ نے آپ کو بطور اعزاز ذاتی کے شمس العلما کا خطاب عنایت فرمایا - سکونت مدراس -

محمد عبید اللہ - مولوی - قاضی - شمس العلما - ولادت ۱۸۵۴ء - ۲۲ - جون ۱۸۹۷ء کو برٹش گورنمنٹ نے آپ کو خطاب شمس العلما بطور اعزاز ذاتی و قابلیت علوم مشرقی کے مرحمت فرمایا - آپ مدراس کے قاضی ہین - سکونت مدراس -

محمد رکن الدین - قادری - حاجی - مولوی - سید - شمس العلما - ولادت ۱۸۵۲ء آپ کو سرکار انگریزی نے خطاب شمس العلما - ۱۶ - فروری ۱۸۸۷ء کو عطا فرمایا - سکونت ستھوویکاری تعلقہ ویلور -

ارکاٹ منی سوامی - مدلیار - رائے بہادر - ولادت ۱۸۳۳ء آپ پنشن یافتہ انسپکٹر پولیس ہین - ۲۳ - مئی ۱۸۹۲ء کو خطاب مذکور عطا ہوا - سکونت چنگل پٹ -

کنڈوکوری ویریسالنگم - پنٹولو - گارو - راؤ بہادر - ولادت ۱۸۴۸ء آپ برہمن ہین - راج مندری کالج کے سینیر پنڈت ہین - سررشتہ تعلیم مین آپ نے جو کارگزاریان

فارغ التحصیل ہونے کے بعد آپ نے ایک مدت سیر و سیاحت مین بسر کی اور مقامات حیدرآباد۔ پونا۔ ناسک۔ بڑودہ۔ بمبئی۔ بنارس۔ کلکتہ مرشدآباد اور دیگر دیار و امصار کا دورہ کرتے رہے۔ اکثر مقامات مین آپ نے مجمع عام میں اپنے حافظہ کی قوت اور اعلیٰ درجہ کی ذہانت سے حاضرین کو متحیر کر دیا۔ اکثر قدردانوں نے آپ کو اسناد تحائف اور تمغہ وغیرہ بنابر اظہار اعتراف فضل و کمال نذر کیے۔ مختلف اخبارون نے طولانی مضامین تحریر کیے۔ آپ ایک ہی وقت چند ذہنی کام کر سکتے ہیں مثلاً مختلف اوزان اور بحور میں صنائع و بدائع کے ساتھ فی البدیہہ اشعار کہنا۔ اسی وقت حساب کے مشکل سوالات جنمیں طولانی جمع تفریق ضرب و تقسیم شامل ہو حل کرنا۔ اجنبی زبانوں کے اشعار صرف ایک مرتبہ سنکر دوہرا دینا۔ نامی گرامی پنڈتوں کی جماعتون نے آپ کو خطابات مثل کالیداس مرتش راج۔ کوی کنجر (فیل الشعرا) ودوادوار (افضل الشعرا) دیے ہیں۔ مہاراجہ جنتدر و موہن ٹھکور نے آپ کو ایک طلائی تمغہ باعتراف فضل و کمال نذر کیا۔ مہارانی سرنومائی قاسم بازار نے بھی آپ کو ایک طلائی تمغہ دیا ہے۔ مسٹر رمیش چندر چٹرجی نے نقرئی تمغہ دیا۔ ہندوستان کے مشاہیر مثل جسٹس راناڈے جسٹس تلنگ سر فیروز شاہ مہتہ سر بھاؤ نگر۔ راجہ دلا لال منترسینیس چندر پیارے رتن آپ کی فضیلت اور کمال کے مقر اور معترف ہین۔ گورنمنٹ انگریزی بھی آپ کے فضل و کمال سے بے خبر نہیں ہے چنانچہ اُسنے آپکو خطاب مہامہوپادھیا مرحمت فرمایا ہے۔ فی الحال آپ اپنے وطن مالوف میں سکونت پذیر ہیں اور زیادہ اوقات عبادات اور ریاضات میں صرف فرماتے ہین۔ سکونت موضع ملاپلم تعلقہ کرور ضلع کوئمبتور۔

کملاپورم لچھمیا۔ بیلڈ کارد۔ راؤبہادر۔ ولادت ۱۸۴۶ء۔ آپ بنگلور میں اسپتال اسسٹنٹ ہیں۔ یکم جنوری ۱۸۹۵ء کو آپ کو خطاب راؤبہادر بطور ذاتی اعزاز کے مرحمت ہوا۔ سکونت بنگلور۔

ایک اسکالرشپ قائم کیا گیا ہے جس سے مسلمانوں میں چند عورتیں اس امتحان میں کامیاب ہو
آتی ہیں نواب خیر النسا بیگم صاحبہ کرناٹک نے آپ کی جشن کارگزاری کا شکریہ کرکے آپ کو
اپنے خانگی امور کی اصلاح و درستی کے لیے اپنا ایجنٹ مقرر کیا اور آپ نے نہایت خوبی
سے ان بدنظمیوں کی اصلاح کی۔ سکونت مدراس۔
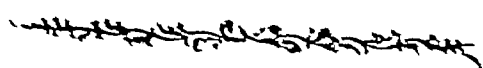
رام سوبرامنی شاستری۔ مہامہوپادھیا۔ آپ ۱۸۳۳ء میں پیدا ہوئے تھے۔
آپ کے والد نے آپ کے ایام طفولیت میں قضا کی۔ آپ کی تعلیم گاؤں کے ایک فاضل
پنڈت کے سپرد ہوئی جن سے آپ نے وید اور شاستروں وغیرہ کی تعلیم حاصل کی۔ پنڈت
دیانند سرسوتی کی حیات میں ایک مہاسبھا کلکتہ میں منعقد ہوئی تھی جس میں بڑے نامی گرامی
لوگ شریک تھے۔ اس جلسہ میں آپ بھی تشریف لے گئے تھے اور سنسکرت زبان میں کئی گھنٹہ
تک تقریر کی۔ آپ نے اکثر تیرتھ گاہوں کا پاپیادہ سفر کیا ہے۔ فی الحال آپ خانہ نشین ہیں
اور طلبا کو شاستروں کی تعلیم دیتے ہیں۔ آپ نے سنسکرت میں کئی کتابیں بھی تصنیف فرمائی
ہیں۔ سکونت کمبکونم۔
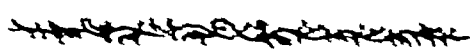
سری رنگا چاریا سوامی۔ مہامہوپادھیا۔ ولادت ۱۸۴۳ء (بمقام ... تعلقہ
کرور ضلع کوئمبتور۔ آپ کے آبا و اجداد علمائے سنسکرت اور مفسرین ویدانت میں
سے تھے۔ اوائل عمر میں آپ نے اپنے چچا سری ویدانت دیشکا چاریا سے صرف و نحو
بلاغت وغیرہ میں تعلیم پائی۔ اسی وقت سے آپ میں حافظہ کی قوت اور ذہانت اور جودت کے
آثار نمایاں تھے۔ بعدہ آپ کانچی ورم تشریف لے گئے۔ وہاں مشہور عالم رنگو چاریا سے علم
منطق کا اکتساب کیا۔ پھر ویدانت فلسفہ کو حاصل کرنے کی غرض سے مشہور گرو سری نواس تیرتھ
مہادیشکا کے شاگرد ہوئے۔ علاوہ علم فضل کے آپ کو شاعری میں بھی دستگاہ کامل ہے

علمہ نمک آبکاری-رجسٹری مال اور پولیس وغیرہ مین مسلمانوں کی قلت پر توجہ دلائی اور اس بات پر زور دیا کہ ان کی تعداد میں ترقی کیجائے اور وہ تعطیلات جو مسلمانوں کے متبرک روزوں میں ہونی چاہیئے تھیں اور جو آج تک رائج نہ تھیں خصوصاً دوازدہم ربیع الاول جو مسلمانوں کا ایک بہت بڑا متبرک روز ہے انکو سرکار سے منظور کرالیا-علاوہ اسکے آپ نے اور نمایان خدمات انجام دی ہیں جسکے صلہ میں سرکار گورنمنٹ نے آپکو یکم جنوری ۱۹۱۰ء میں خطاب متذکرۂ بالا سے ممتاز فرمایا۔سکونت رائی پیٹ۔

غلام محمد حسن علی-خان بہادر-۱۹ ماہ رمضان ۱۲۶۷ھ کو مقام کاظمین (بغداد) مین پیدا ہوئے-آپ نواب سردار جنگ بہادر سراج الدولہ کے فرزند اور ہزہائینس نواب محمد علی والاجاہ والی کرناٹک کے نواسے ہیں-آپ کی ابتدائی تعلیم عرب میں ہوئی جہاں آپ نے عربی فارسی اور ترکی زبانیں حاصل کیں-آپ مغربی علوم مین انگریزی فلسفہ اور سائنس سے بخوبی ماہر ہیں اور علم تصوف سے آپ کو خاص دلچسپی ہے-رفاہ عام کے کاموں کو آپ اپنی زیست کا جزو اعظم سمجھتے ہیں اور علمی اور مذہبی انجمنوں کی اصلاح و ترقی کے بہت بڑے حامی اور ساعی ہیں-مدراس کے اکثر مشہور عاشورہ خانہ اور امام باڑے آپ ہی کے زیر نگرانی ہیں-بغداد کاظمین اور کربلائے معلی میں بھی بہت سی سرائیں آپکے بائیوں کی نگرانی میں ہیں-آپ کی خاندانی عزت اور پبلک خدمات کی قدردانی میں گورنمنٹ عالیہ نے ۱۸۸۳ء میں آپ کو خان بہادر کا خطاب عطا کیا اور ۱۸۹۴ء میں لارڈ ونلاک گورنر مدراس نے آپ کو مسلمانان جنوبی ہند کی جانب سے لیجسلیٹو کونسل کا ممبر مقرر فرمایا-آپ نے ۱۸۹۶ء تک اس اہم خدمت کو بڑی خوش اسلوبی سے انجام دیا-آپ ہی کی سفارش اور اعانت پر ان مسلمان طلبا کی حوصلہ افزائی کے لیے جو ایم-بی-یا-بی-سی-ای کے امتحانوں میں شریک ہوں چندہ سے

غلام محمد - خان بہادر - آپ کی ولادت مدراس مین ۲ - نومبر سنہ ۱۸۶۹ء کو واقع ہوئی - آپ نواب مجتبیٰ حسین خان کے خلف اکبر ہین جو ہز ہائنیس نواب محمد علی والاجاہ والی کرناٹک کی اولاد مین تھے - آپ عربی، فارسی اور انگریزی مین اسے اعلے درجہ کی لیاقت رکھتے ہین - آپ کی ابتدائی انگریزی تعلیم ہارس ہائی اسکول اور وسلین مشن کالج مین ہوتی رہی - آپ طالب علمی کے زمانہ مین تمامی طلبا رمین سربرآوردہ و ممتاز اور اُستادون اور پروفیسرون کے عزیز رہے ہین - آپ کو عام جلسون مین شریک ہونے اور مسلمانون کی تمدنی اور تعلیمی حالات مین جو تغیر پیدا ہو گیا ہے اُس کی اصلاح اور ترقی مین خاص دلچسپی ہے - چنانچہ آپ اکثر مجالس مثلاً محمڈن الیسوسی ایشن رائیبیٹ محمڈن لٹریری سوسائٹی - انجمن مفید اہل اسلام وغیرہ وغیرہ کے سرپرست و مربی ہین - آپ اکثر انگریزی کلب اور سوسائٹی مین اس غرض سے شریک ہین کہ یورپین اور اہل ہند مین رشتۂ اتحاد بڑھے - یہ بھی آپ کی متواتر اور مسلسل کوششون کا نتیجہ ہے کہ مدرسۂ اعظم جو ایک سرکاری مدرسۂ خاص مسلمانان مدراس کے لیے قائم کیا گیا تھا اور جو بدنظمی کے ہاتھون تباہ و برباد ہو گیا اُس کی اصلاح مدرسۃ العلوم علیگڈھ کے طرز پر ہونے والی ہے - آپ کو انڈین پالٹکس مین بہت بڑی دلبستگی رہی ہے - چنانچہ بہت کم لوگ ہندوستان مین اس طرح کے ہونگے جنھون نے مسئلہ مداخل و مخارج ہندوستان کی جو اہم ترین مسائل سے ہے اس عمدگی و خوبی و متانت کے ساتھ تحقیقات کی ہو جیسا کہ آپ نے کی ہے - سنہ ۱۸۹۷ء مین سر آرتھر ملیبانک ہیولاک صاحب جی - سی - ایم جی - جی - سی - ای - آئی - گورنر مدراس نے لیجسلیٹو کونسل (مجلس واضع قوانین) مین آپ کو مسلمانان جنوبی ہند کی نیابت کے واسطے انتخاب فرمایا - آپ نے اس اہم خدمت کو سنہ ۱۹۰۱ء تک بہت عمدگی اور خوش اسلوبی کے ساتھ انجام دیا - آپ ہمیشہ قومی و ملکی فلاح و بہبودی کے لیے آزادانہ طور سے رائے دیتے رہے - آپ نے گورنمنٹ کو

حاں بہادر علام محمد رئیس راسے بیٹ

حاں بہادر علام محمد حسن علی رئیس مدراس

مہامہو پادھیارام سرہی تناستری رئیس کمکوم

مہامہو پادھیا سری نگاچاریا رئیس کومتور

ہیں۔آپ کے آبا واجداد نے مشرق سے آکر دیپا دمین سلطنت قائم کی۔اُس کے بعد اُنھون نے راجہ چیراکل واقع ملیبار کے ملک کا کچھ حصہ کسی جنگ کے موقع پر بطور عطیہ کے حاصل کیا جب حیدر نے ملیبار پر عروج کیتی کی ہے تو راجہ اور اُسکا تمام خاندان ٹراونکور مین بھاگ گیا۔پھر ۱۷۸۲ء میں راجہ وہاں سے واپس آئے لیکن ۱۷۸۹ء میں جب ٹیپو سلطان حملہ آور ہوے تو وہ دوبارہ ٹراونکور میں بھاگ گئے اور وہیں اُنھوں نے رحلت کی۔یہ خاندان زمورن کالیکٹ و دیگر سرداران ملیبار کی طرح مروکمتایم قانون وراثت کا پابند ہے۔آپ سے پہلے تنگرا ورما راجہ مالک ریاست تھے۔اُن کے انتقال کے بعد آپ حسب قانون مروکمتایم خطاب و ریاست دونوں کے مالک ہوے۔اُس ریاست کے معاوضہ میں جو آپ کے آبا واجداد کے ملک میں تھی اور ابھی الحال سرکاری قبضہ مین ہے آپکا گورنمنٹ انگلشیہ سے کچھ وظیفہ مقرر ہے۔۲۳۔جون ۱۸۸۹ء کو راجہ کا خطاب گورنمنٹ ہند نے بھی موروثی تسلیم کیا۔لوکل گورنمنٹ آپ کو بہ الفاظ "ملیارا راجہ آف کوٹایم" مخاطب کرتی ہے۔سکونت ملیبار۔

ولو پتیا کووی لاگم راجہ راجہ ورما راجہ۔ راجہ پرایاد۔ولادت ۱۸۳۸ء۔آپ قانون وراثت (مروکمتایم) کے بموجب جو راجگان ملیبار میں جاری ہے جسکی رو سے خاندان کے فرقہ اناث کی اولاد جانشین قرار پاتی ہے بعد وفات راجہ اتھم کے ۱۸۷۵ء میں مالک و جانشین ریاست ہوے ہیں اور خطاب راجہ موروثی اور قدیمی ہے اس خاندان کی اکثر شادیاں ہز ہائنس مہاراجہ ٹراونکور کے خاندان سے ہوئی ہیں۔آپ اُس چیری خاندان سے ہیں جو زمانہ گذشتہ میں دریاے ٹناد کے جنوب سے دریاے پولوناد کے شمال تک حکمران تھا۔سکونت ملیبار

وینکٹ رنگیئر۔ راؤ بہادر۔ ولادت ۱۸۴۲ء۔ آپ پنشن یافتہ سب جج ہین۔ آپنے یکم جنوری ۱۹۰۸ء کو اس خطاب سے سربلندی حاصل کی تھی۔ سکونت مدورا

ویر بھدر سببا راؤ۔ مدلیار۔ راؤ بہادر۔ ولادت ۱۸۵۳ء آپ محکمۂ پولیس مین انسپکٹر ہین۔ یکم جنوری ۱۹۰۸ء کو آپ نے خطاب راؤ بہادر سے سرفرازی حاصل کی تھی۔ سکونت ترچناپلی۔

اپا بھوسے کرشنا سوامی آئیر۔ راؤ بہادر۔ ولادت ۱۸۵۶ء۔ آپ عہدہ اسسٹنٹ کمشنری پولیس پر ممتاز ہین۔ خدمات عامہ کے جلدو مین خطاب راؤ بہادر مرحمت ہوا۔ سکونت میلاپور۔

ترچناپلی وینکٹ سوامی نیل کم پلے۔ راؤ بہادر۔ ولادت ۱۸۵۴ء۔ آپ اسپیشل اسسٹنٹ ہین۔ یکم جنوری ۱۹۰۸ء کو خطاب راؤ بہادر مرحمت ہوا سکونت بنگلور۔

پیرو ونتھن رنگا چاریر۔ مہا مہو پادھیا۔ ولادت ۱۸۴۲ء۔ آپ عرصۂ دراز تک کمباکونم کالج کے سنسکرت پنڈت رہے ہین اور اب پنشن پاتے ہین یکم جنوری ۱۹۰۸ عیسوی کو بلحاظ قابلیت علمی آپ کو خطاب مہامہوپادھیا عطا ہوا۔ سکونت اگرہرم رنگٹ راؤ کمباکونم۔

ٹیکاکوڑی لاگتھ ویرو رما۔ راجہ۔ ولادت ۱۸۶۰ء۔ آپ نسبا چھتری

آپ پلکو ڈا کے تحصیلدار ہین۔ یکم جوری ۱۸۹۱ء کو خطاب مندرجۂ بالا آپ کو مرحمت ہوا تھا۔ سکونت رہامپور۔

موتھوکر پپا ارو موگم پلے۔ راؤ بہادر۔ ولادت ۱۸۳۶ء۔ آپ قائم مقام ڈپٹی کلکٹر ہین۔ آپ یکم جوری ۱۸۹۲ء کو خطاب مذکور سے معتز ہوے۔ سکونت تنجور۔

مُدورنگم نادادُرور داچار یُیر۔ راؤ بہادر۔ ولادت ۱۸۴۵ء۔ آپ کڈپہ کے تحصیلدار ہیں۔ ۳۔ جون ۱۸۹۳ء کو خطاب راؤ بہادر سے مخاطب ہوے تھے۔ سکونت کڈپہ۔

مونت ایتی رجولو پلے۔ راؤ بہادر۔ ولادت ۱۸۵۱ء۔ آپ جادو فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں اور میونسپل کونسل برواده کے ممبر ہیں۔ آپ کو اپنی نمایان خدمات کے صلہ مین یکم جوری ۱۸۹۴ء کو یہ خطاب مرحمت ہوا تھا۔ سکونت کڈپہ

نانو آئیر بالکرشن آئیر۔ راؤ بہادر۔ ولادت ۱۸۵۹ء۔ آپ نسا ٹرین ہیں اور عہدۂ تحصیلداری پر ممتاز ہین۔ یکم جوری ۱۸۹۴ء کو خطاب مذکور آپ کو عطا ہوا۔ سکونت کیرانور ضلع پدوکوٹا۔

چندر بھان رام سنگھ۔ راؤ بہادر۔ ولادت ۱۸۴۱ء۔ آپ خاندان راجپوت سے تعلق رکھتے ہیں اور میونسپل کونسل کرنول کے ممبر ہین۔ آپ نے ۲۰ مئی ۱۸۹۳ء کو یہ خطاب حاصل کیا تھا۔ سکونت کرنول۔

سنہ ۱۸۸۹ء سے راجہ جیپور ضلع وزیگاپٹم کے دیوان ہین - یکم جون سنہ ۱۸۸۹ء کو آپکو خطاب مندرجۂ بالا مرحمت ہوا - سکونت پاروتی پورم -

---

کوٹا پرشوتم - ائیار - راؤ بہادر - ولادت سنہ ۱۸۳۳ء - ۲۴ - مئی سنہ ۱۸۸۹ء کو آپ اپنی قابل تعریف و سالہاے دراز کی سرکاری خدمات کے جلدو مین بطور ذاتی اعزاز کے خطاب راؤ بہادر سے معزز او رمشرف ہوے -

---

سبرامنیا ائیر - شاستریر - راؤ بہادر - ولادت سنہ ۱۸۵۵ء - آپ کمبکونم کے ہندوستانی مدرسہ کے منتظم ہین صیغۂ تعلیم مین آپ نے جو خدمات نمایان انجام دین اُنکے صلہ مین ۲۴ - مئی سنہ ۱۸۸۹ء کو خطاب راؤ بہادر عطا ہوا - سکونت کمبکونم -

---

تیرو وتیس ورم پیٹے پیتھی رام پلے - راؤ بہادر - ولادت سنہ ۱۸۵۳ء - آپ پنشن یافتہ ڈپٹی کلکٹر ہین - یکم جنوری سنہ ۱۸۹۱ء کو خطاب مذکور آپ کو مرحمت ہوا - سکونت ٹننور (ترچناپلی)

پکل گوپال راؤ - پنٹولو - راؤ بہادر - ولادت سنہ ۱۸۵۶ء - آپ فرقۂ ادی ولاما سے ہین آپنے قانونی پیشہ مین بہت بڑی شہرت و نمود حاصل کی ہے - سنہ ۱۸۸۴ء مین آپ برہام پور مینوسپل کونسل کے ممبر ہوے اور اُس مین نہایت نمایان خدمات انجام دین جس کے صلہ مین یکم جنوری سنہ ۱۸۹۱ء کو خطاب راؤ بہادر عطا ہوا - سکونت برہامپور -

---

ہرو وینکٹ رمنا رسو - پنٹولو - گارو - راؤ بہادر - ولادت سنہ ۱۸۵۲ء -

والد حکیم سید حسین عرف سید صاحب حسکاسن شریف اتنی سے کچھ اوپر ہے اب تک بقید حیات اور طبابت مین نام برآوردہ ہیں۔ آپ خاندانی طبیب ہیں۔ آپکے پردادا نواب عبد المجید خان رئیس کڈپہ کے طبیب تھے۔ اور جب اضلاع ہذا ممالک محروسہ نظام میں داخل ہوے تو آپ کے بزرگ سرکار نظام مین ملازم ہوے۔ بعدہ جب اضلاع مذکورہ حکومت انگریزی مین شامل ہوے تو آپ کے دادا سید کمال الدین راجہ ٹیگالور ممستھان کی ملازمت میں در آئے۔ آپ نے بھی اسی موخرالذکر سرکار مین ملازمت کی تھی۔ آپ نے ۱۸۷۱ء میں ایک شفاخانہ خیراتی کڈپہ میں قائم کیا۔ یہاں بہت ملت کے مرضیٰ کا علاج کیا جاتا ہے اور مفت دوا تقسیم ہوتی ہے۔ آپ اکثر نفاع خیر و مجالس علمی کے ممبر ہین اور بعض مفید کتابوں کے مصنف بھی ہیں۔ سکونت کڈپہ۔

اُرن وویل سباپتی۔ مدلیار۔ راؤبہادر۔ ولادت ۱۸۳۸ء۔ آپ نے ۱۸۷۷ء کی قحط سالی مین قابل تعریف کام کیے ہیں۔ آپ پہلے ضلع بلاری کے میونسپل ممبر تھے پھر ۱۸۸۶ء میں اُسکے چیرمین مقرر ہوے۔ خطاب مندرجۂ بالا آپکو بطور ذاتی اعزاز کے یکم جون ۱۸۸۸ء کو عطا ہوا ہے۔ سکونت بلاری۔

نیسیم پلی شیواراؤ۔ راؤبہادر۔ ولادت ۱۸۴۵ء۔ آپ قوم کے رئیس ہیں ۱۸۷۱ء مین آپ میونسپل کمیٹی منگلور کے ممبر مقرر ہوے اور بحیثیت ممبر مذکور آپنے قابل قدر خدمات انجام دیں جسکے صلہ میں یکم جون ۱۸۸۹ء کو خطاب مندرجۂ بالا مرحمت ہوا۔ ۱۸۹۱ء سے آپ میونسپل کمیٹی کے چیرمین ہین۔ سکونت منگلور۔

یڈی بھٹلا پورنائیا۔ پنٹولوگارو۔ راؤبہادر۔ ولادت ۱۸۴۵ء۔ آپ

عالمگیر اورنگ زیب کے عہد مین تسبیح خانۂ شاہی کے میر مقرر ہوے تھے - اِنکے پوتے نواب شہامت جنگ محمد انور الدین خان اول نظام دکن نواب آصف جاہ کے ہمراہ دہلی سے یہان وارد ہوے اور کرناٹک کی صوبہ داری پر مامور رہوے - انکے بعد انکی اولاد کرناٹک پر قابض اور متصرف رہی - دولت انگلشیہ نے اس نوابی کے خطاب کو امیر ارکاٹ سے مبدّل کردیا - آپ کو حضرت شاہ محمود چشتی القادری السہروردی مقیم احمد آباد گجرات سے ارادت ہے جو براہ راست خواجہ نصیر الدین چراغ دہلی کے سلسلہ مین ہین ۱۸۸۶ء مین گورنمنٹ نے آپ کو خطاب خان بہادر سے مخاطب کیا تھا - آپ ۱۸۷۶ء سے ۱۸۹۳ء تک پرنس ارکاٹ کے سکرٹری رہے ہین - آپ ملکی معاملات مین بہت بڑی دلچسپی رکھتے ہین - آپ انجمن مفید اسلام - کتب خانہ مسلمانان مدراس اور تعلیمی انجمن اسلامیہ کے ممبر اور انجمن اسلامیہ مدراس کے بانی مبانی ہین جو بعد کو مدراس سنٹرل محمڈن اسیوسی ایشن سے ملحق ہوگئی اور آپ اُسکے وایس پریسیڈنٹ منتخب ہوے - آپ انجمن حمایت اسلام مدراس کے وایس پریسیڈنٹ اور کرناٹک فیملی اسیوسی ایشن کے پریسیڈنٹ ہین اور مسلم ہرلڈ اخبار کے بانی ہین - یہ پہلا اسلامی اخبار تھا جو ہفتہ مین تین بار شایع ہوتا تھا - آپ نے حضور ملکہ معظمہ مرحومہ کی ڈائمنڈ جوبلی کے یادگار مین ایک خیری دواخانہ بمقام تملکری کھولا ہے اور اُس کی ایک شاخ محلہ میلاپور مین قائم کی ہے - ان دونون مقامات پر مفلس بیمارون کو مفت دوا دیجاتی ہے - اور ان دونون کے اخراجات آپ ہی کے ذمہ ہین - آپ نے ایک تازہ ترکیب سٹلین گیاس لمپ کی ایجاد کی ہے جسکی بابت ۱۹۰۱ء کی نمایشگاہ صنائع مدراس مین خاص انعام آپ کو ملا ہے - آپ فن کیمسٹری (کیمیا) مین بھی یدطولی رکھتے ہین - سکونت مدراس -
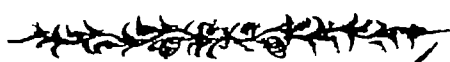
عبد المجید - سید - حکیم - عرف منجھو میان - خان بہادر - ولادت ۱۸۵۴ء - آپکے

ہند و فلسفہ میں آپ استعداد کامل رکھتے ہیں اور انگریزی زباندانی میں بھی بہت لایق ہیں۔
بعض کتابیں بھی آپ نے تصنیف کی ہیں۔ تیس برس تک آپ نے سرکاری ملازمت کی۔
اور خدمت ہیڈ کلرکی کے عہدہ سے لیکر ڈپٹی کلکٹری درجہ اول تک ترقی کی ۱۸۸۶ء میں
آپ کو بجلدوے خدمات متعلقہ قحط وغیرہ رائے بہادر کا خطاب مرحمت ہوا اور ۱۸۹۸ء میں
خطاب دیوان بہادر ملا ۔ ۱۹۰۱ء میں آپ ملازمت سرکاری سے علیحدہ ہو کر پنشن حاصل کی۔
حضور وائسرائے ہند اس موقعہ پر بذریعہ گورنمنٹ آرڈر مورخہ ۱۳۔ مئی ۱۹۰۱ء آپکی
ملازمت کی نسبت جسکا زمانہ بہت طولانی تھا خوشنودی مزاج کا اظہار فرماتے ہیں۔
رفاہ عام کے کاموں میں آپ کو بڑی دلچسپی ہے چنانچہ وکٹوریا پارک واقعہ وزیاگرم کے
لگانے میں آپ نے جو خدمات کی ہے وہ اُس ضلع میں آپ کے زمانۂ ڈویژن افسری و نیز
صدارت میونسپلٹی کو ہمیشہ یاد دلائیگا۔ سکونت وزیگاپٹم۔

احمد محی الدین ۔ خان بہادر۔ آپ کی ولادت ۱۸۳۵ء میں واقع ہوئی آپکے
والد بزرگوار عبرت جنگ بہادر تھے ۔ آپ کی والدہ سر شرف الامرا بہادر ۔ کے۔ سی۔ ایس۔
آئی۔ کی بھتیجی تھیں ۔ آپ کی شادی ہز ہائنس نواب ظہیر الدولہ جی۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ پرنس
آف ارکاٹ کی صاحبزادی سے ہوئی ہے ۔ آپ کا مادری اور پدری سلسلہ نسب فرمانروایان
ارکاٹ سے ملتا ہے ۔ خاندان کرناٹک کے مورث اعلیٰ نواب شہامت جنگ انورالدین خان
شہید اور نواب تیغ جنگ امیر کبیر دکن ہمعصر تھے جنکا سلسلہ خواجہ شیخ فریدشکر گنج سے ملتا
ہے یہ دونوں خاندان فاروقی ہیں ۔ اس خاندان کے دو رئیس فرخ شاہ اور سلیمان شاہ
کابل کے فرمانروا تھے ۔ انقلاب زمانہ سے سلطنت ہاتھ سے نکل جانے کے بعد اُنکی اولاد
پنجاب میں پناہ گزیں ہوئی جہاں اُنکے چند افراد عہدۂ قضا پر مامور رہے ۔ منجملہ اُنکے
ایک شیخ عبدالحی خلیفہ شیخ سعدی گو پامؤ کے قاضی تھے جنکے پوتے حاجی محمد انور

محمد عبد الصمد۔ حافظ۔ خان بہادر۔ ولادت ۱۲۶۴ھ۔ مادۂ تاریخ ولادت "خورشید اوج اقبال" ہے۔ آپ نواب سکندر جنگ مرحوم رئیس مدراس کے فرزند ہین جو ہز ہائنس نواب عظیم جاہ بہادر کے خالہ زاد بھائی تھے۔ اور نواب شکوہ الملک مرحوم آپ کے نانا اور ہز ہائنس امیر الہند والاجاہ آپ کے پرنانا تھے۔ خان بہادری کا خطاب آپکو ہز ہائنس امیر الہند والاجاہ پنجم نواب محمد غوث خان بہادر والی کرناٹک کی سرکار سے عطا ہوا تھا اور ۷۔ جولائی ۱۸۹۲ء کو گورنمنٹ انگلشیہ نے بھی اُسے تسلیم کیا۔ آپ کا عقد ۱۲۸۵ھ مین ہز ہائنس نواب عظیم جاہ ثانی نواب ظہیر الدولہ بہادر جی سی۔ ایس۔ آئی کی نواسی کے ساتھ ہوا۔ آپ نے ایام طفولیت مین قرآن شریف حفظ کیا اور مدراس کے مشاہیر علما اور اساتذہ سے کتب درسیہ عربی و فارسی کی تحصیل کی۔ آپ شاعری سے بھی ذوق رکھتے ہین تخلص ماہر ہے۔ زبان فارسی مین آپ کی دو تصانیف موجود ہین قصائد ماہر اور دیوان ماہر۔ علاوہ علوم مشرقی کے انگریزی مین بھی آپ کو دستگاہ حاصل ہے۔ آپ نے مجسٹریٹی و ڈپٹی کلکٹری کے مقررہ امتحانات انگریزی مین کامیابی حاصل کی جسکی اسناد لیاقت گورنمنٹ مدراس نے آپ کو عطا کی ہین۔ فی الحال آپ ہز ہائنس نواب سر محمد منور خان بہادر عظیم جاہ کے سی۔ آئی۔ ای۔ پرنس آف ارکاٹ کے نائب اور صدر المہام ہین۔ سکونت مدراس۔
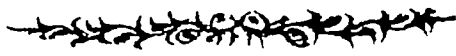
جگناتھ راؤ۔ ولوری۔ پنٹولو۔ گارو۔ دیوان بہادر۔ ولادت ۱۸۴۲ء۔ آپکے بزرگ خدمت تمنداری پر ممتاز تھے۔ آپ کے دادا جو آپ کے ہمنام تھے ضلع گوداوری کے املاپورم تعلقہ کے تحصیلدار تھے۔ آپ کے والد سری وت منکا راؤ پنٹولو گارو وکیل تھے۔ آپ اُنکے اکلوتے بیٹے ہین آپ کے اعزا اکثر سرکاری ملازم ہین۔ ایام ملازمت مین آپنے نہایت محنت و جفاکشی اور دلچسپی کے ساتھ اپنی خدمات کو سرانجام دیا۔ آپکی اسناد سے ثابت ہوتا ہے کہ آپنے اپنے افسرون کو ہمیشہ رضامند رکھا۔ آپ برہمن ہین اور قدیم

دیوان بہادر وللوری جگناتھ راؤ رئیس وزیگاپٹم

خان بہادر حافظ محمد عبدالصمد رئیس مدراس

خان بہادر احمد محی الدین رئیس مدراس

خان بہادر حکیم سید عبدالمجید عرف مچھو میاں رئیس کڑپہ

اور وکیل ہائی کورٹ ہیں۔ ۲۲-جون ۱۸۹۷ء کو خطاب مدرجۂ بالا سے بطور ذاتی اعزاز کے مشرف وممتاز ہوئے۔ سکونت مدراس۔

کڈالور وینکو باچاریر۔ دیوان بہادر۔ ولادت ۱۸۴۳ء۔ آپ قوم کے برہمن ہیں۔ ۱۸۸۹ء کو خطاب راؤ بہادر سے ممتاز کیے گئے۔ فی الحال عہدۂ سب جی سے پنشن یاب ہو کر خانہ نشین ہوئے ہیں۔ ۲۱-مئی ۱۸۹۶ء کو خطاب دیوان بہادر بطور ذاتی اعزاز کے گورنمنٹ ہند سے آپ کو عطا ہوا۔ سکونت کڈالور۔

ورداراج گوپال چاریر۔ بی۔اے۔بی۔ایل۔ راؤ بہادر دیوان بہادر ولادت ۱۸۴۷ء۔ آپ برہمن اور عہدۂ ڈپٹی کلکٹری پر مامور ہیں۔ آپ ۲۴-مئی ۱۸۸۹ء کو خطاب راؤ بہادر اور یکم جنوری ۱۹۰۰ء کو خطاب دیوان بہادر سے مخاطب ہوئے۔ آپ مدراس یونیورسٹی کے نہایت قابل گریجویٹ (بی۔اے بی۔ایل) ہیں۔ سکونت کالیکٹ۔

سوامی سوامی ناتھ آیر راؤ صاحب و دیوان بہادر۔ ولادت ۱۸۵۶ء۔ آپ قوم کے برہمن اور ضلع چتور کے آئینی کلکٹر ہیں۔ ۲-جنوری ۱۸۹۳ء کو اُن خدمات نمایاں کے صلہ میں جو آپ نے بحیثیت ڈپٹی کلکٹر شمالی ارکاٹ میں انجام دیں آپ کو راؤ صاحب کا خطاب مرحمت ہوا اور ۹-نومبر ۱۹۰۱ء کو دیوان بہادر کے خطاب سے ممتاز ومشرف ہوئے۔ سکونت چتور۔

ونیکم راگھوچارلو۔ دیوان بہادر۔ ولادت ۱۸۵۱ء۔ آپ فرسٹ اسسٹنٹ لوکل و مینوسپل ڈپارٹمنٹ و گورنمنٹ مترجم زبان تامل ہین آپکو پہلے راو بہادر کا خطاب عطا ہوا اُسکے بعد ۲۰ مئی ۱۸۹۶ء کو دیوان بہادر کے خطاب سے مخاطب ہوے۔ سکونت سیدا پیٹ۔

پلیکت راماسوامی چیٹیار۔ دیوان بہادر۔ ولادت ۱۸۴۲ء۔ آپ ویش اور پنشن یافتہ افسر مال مینوسپلٹی مدراس ہین۔ آپ کو پہلے راے بہادر کا خطاب عطا ہوا اُسکے بعد ۲۰ مئی ۱۸۹۶ء کو آپ دیوان بہادر کے خطاب سے مخاطب ہوے سکونت مدراس۔

ہریہر شبّا رایا آیر۔ دیوان بہادر۔ ولادت ۱۸۴۲ء۔ آپ برہمن اور پنشن یافتہ ڈپٹی کلکٹر ہین۔ ۲ جنوری ۱۸۹۷ء کو بصلہ خدمات عامہ خطاب مندرجۂ بالا سے مخاطب ہوے۔ سکونت والٹروپ ضلع تناولی ویلنگا ناتھم واقع مدورا۔

گودی پتی ونیکٹ رامائیا پنٹولو گارو۔ دیوان بہادر۔ ولادت ۱۸۴۲ء۔ آپ برہمن ہین۔ عرصۂ دراز تک محکمۂ مساحت مال مین ملازم رہے اور محکمۂ مذکور مین جو خدمات آپ نے انجام دین اُنکے صلہ مین ۲۲ جون ۱۸۹۷ء کو خطاب دیوان بہادر مرحمت ہوا۔ فی الحال آپ عمدہ اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹی سے پنشن یاب ہوکر خانہ نشین ہین۔ سکونت ویلور ضلع کسٹنا۔

کولتور رامچندر راو۔ دیوان بہادر۔ ولادت ۱۸۴۵ء۔ آپ برہمن

الیکزو ینٹو۔ دیواں بہادر۔ آپ ییش یافتہ ڈپٹی کلکٹر ہیں۔ یکم جنوری ۱۸۹۲ء کو بصلۂ خدمات عامہ خطاب مسدرجۂ بالا سے بطور ذاتی اعزاز کے سرفراز کیے گئے۔ سکونت سیدا پیٹ۔

کردی باوی ویکٹ راما ئیا لکشمن را و۔ دیواں بہادر۔ ولادت ۱۸۴۵ء۔ آپ برہمن ہیں اور بعہدۂ ڈپٹی کلکٹری پر ممتاز ہیں۔ ۲۔ جون ۱۸۹۳ء کو آپ نے اپنی قیمتی کارگزاریوں کے صلہ میں گورنمنٹ ہند سے خطاب دیواں بہادر کا حاصل کیا۔ سکونت کوچین۔

محمد رضا خان۔ خان بہادر۔ ولادت ۱۸۵۰ء۔ آپ عرصہ سے سرکاری ملازمت میں داخل ہیں۔ فی الحال اننت پور میں بعہدۂ کلکٹری مامور ہیں۔ آپ نے یکم جنوری ۱۹۰۱ء کو خطاب خان بہادر حاصل کیا۔ سکونت کرنول۔

پدو سیتا رام کرشنا سوامی آیر۔ دیواں بہادر۔ ولادت ۱۸۵۹ء۔ آپ جوائنٹ مجسٹریٹ اور نائب دیواں پیشکار پدوکوٹہ ہیں۔ یکم جنوری ۱۸۹۴ء کو آپ کو خطاب دیواں بہادر مرحمت ہوا۔ سکونت پدوکوٹہ۔

ریدنم دھرما را و۔ ییدو۔ دیواں بہادر۔ ولادت ۱۸۳۸ء۔ آپ ۱۸۶۹ء میں ڈپٹی کلکٹر مقرر ہوئے۔ ۱۸۸۰ء میں اسسٹنٹ کمشنر محکمہ نمک تھے۔ ۱۸۹۰ء میں خطاب راؤ بہادر سے ممتاز ہوئے اور یکم جنوری ۱۸۹۶ء کو آپ کو خطاب دیواں بہادر کا عطا ہوا۔ سکونت والٹیر۔

راو بہادر کا بطور ذاتی اعزاز کے عطا ہوا۔ سکونت وزیگاپٹم حال رسلکنڈہ۔

رُبگندے رگھوناتھ راو۔ دیوان بہادر۔ ولادت سنہ ۱۸۲۱ء۔ آپ سنہ ۱۸۵۹ء مین ڈپٹی کلکٹر مقرر ہوے اور سنہ ۱۸۸۰ء مین پنشن حاصل کی۔ یکم جنوری سنہ ۱۸۷۷ء کو اُن نمایان خدمات کے صلہ مین جو آپنے انجام دین خطاب دیوان بہادر سے سرفراز فرمائے گئے۔ آپ کالاہستی رلج مین دیوان تھے اور وہان آپ نے مختلف حیثیتون سے نہایت عمدہ کارگزاریان کی ہین۔ سنہ ۱۸۸۲ء مین آپ مدراس یونیورسٹی کے فیلو مقرر ہوے۔ سکونت کمبکونم۔

تانجور ونکاسوامی راو۔ دیوان بہادر۔ ولادت سنہ ۱۸۲۹ء۔ آپ برہمن ہین۔ آپ عرصہ تک ریاست کالاہستی کی دیوانی پر ممتاز رہے۔ ۱۶۔ فروری سنہ ۱۸۸۷ء کو خطاب دیوان بہادر سے سرفراز فرمائے گئے۔ فی الحال گورنمنٹ پنشنر ہین۔ سکونت مدراس۔

ٹیلکی سری نواس راو۔ دیوان بہادر۔ ولادت سنہ ۱۸۳۲ء۔ آپ قوم کے برہمن ہین۔ سنہ ۱۸۶۷ء مین پرنسپل صدر امین مقرر ہوے۔ سنہ ۱۸۷۱ء مین پولیس مجسٹریٹ اور سنہ ۱۸۷۵ء مین مدراس یونیورسٹی کے فیلو اور سنہ ۱۸۸۰ء مین اسمال کازکورٹ کے جج مقرر ہوے اور ان تمام عہدون پر آپ نے جو نمایان خدمات انجام دین اُنکے صلہ مین ۱۶۔ فروری سنہ ۱۸۸۷ء کو گورنمنٹ ہند سے ملکہ مرحومہ کی جوبلی کے موقع پر خطاب مندرجۂ بالا بطور ذاتی اعزاز کے مرحمت ہوا۔ فی الحال آپ گورنمنٹ پنشنر ہین۔ سکونت مدراس۔

کے فرزند ہیں۔ ۲۲۔جون ۱۸۹۷ء کو برٹش گورنمنٹ نے آپ کو بطور ذاتی اعزاز کے آپ کی حسن خدمات عامہ کے صلہ میں خان بہادر کا خطاب مرحمت فرمایا۔سکونت امیر محل۔ٹرپلیکین۔

عبدالمجید۔خان بہادر۔ولادت ۱۸۸۲ء۔آپ شاہزادہ ارکاٹ کے بیٹے ہیں۔۲۲۔جون ۱۸۹۷ء کو سرکار انگریزی نے آپ کو آپکی خدمات عامہ کے صلہ میں خطاب خان بہادر سے مشرف و ممتاز فرمایا۔سکونت امیر محل۔ٹرپلیکین۔مدراس۔

محمد انور۔خان بہادر۔ولادت ۱۸۵۳ء۔آپ شاہزادہ ارکاٹ کے فرزند ہیں۔۲۲۔جون ۱۸۹۷ء کو گورنمنٹ انگلشیہ نے آپ کو بطور ذاتی اعزاز کے آپ کی خدمات عامہ کے صلہ میں خطاب خان بہادر عطا فرمایا۔سکونت امیر محل۔ٹرپلیکین۔مدراس۔

غلام محی الدین۔خان بہادر۔ولادت ۱۸۵۹ء۔آپ شاہزادہ ارکاٹ کے فرزند ہیں۔آپ کو سرکار انگریزی نے ۲۲۔جون ۱۸۹۷ء کو خان بہادر کا خطاب مرحمت فرمایا۔سکونت امیر محل۔ٹرپلیکین۔مدراس۔

مدھو ماریو نارائن مورتی۔پنٹلو۔گارو۔راؤ بہادر۔ولادت ۱۸۵۰ء آپ قوم کے رئیس اور عہدۂ ڈپٹی کلکٹری رسلکنڈہ پر ممتاز ہیں۔آپ کے قبضہ میں کچھ اراضی جائداد بھی ہے جس خدمات کے صلہ میں آپکو یکم جنوری ۱۸۹۵ء کو خطاب

آپ جسمین ہین) نے آپ کو باظہار قدر دانی تمغۂ طلائی نذر کیا جسکو بہ اجازت گورنمنٹ آپ نے منظور کیا۔ پھر تیسری مرتبہ آپکو سر آرتھر ہیولاک صاحب کے عہد حکومت مین ایک سند جسمین الماسی حروف مین علیا حضرت ملکۂ معظمہ وکٹوریہ کا نام لکھا ہوا ہے بحکم حضور وایسرائے مرحمت ہوئی۔ سکونت وزیانگرم۔

محمد لطف اللہ۔ قریشی۔ مولوی۔ حافظ۔ شمس العلما۔ آپ مچھلی بندر مین ۱۲۵۶ہجری مین پیدا ہوے اور اپنے والدین کے ہمراہ مدراس آئے اور وہین قیام کیا۔ شمس العلما بارہ برس کی عمر مین قرآن کے حافظ ہوئے اور اُسی زمانہ سے حفاظ مقابر شریف مین داخل ہوکر وظیفہ پاتے ہین۔ مختلف علما سے فارسی وعربی مین کامل دستگاہ حاصل کی۔ آپ کی تصانیف مین جواہر الصرف علم صرف عربی مین نہایت مستند کتاب ہے۔ آپ پہلے مدرسۂ لارڈ ہیرس مین فارسی مدرس مقرر ہوئے اور اب پچیس برس سے پریسیڈنسی کالج کے فارسی۔ عربی اور اُردو کے مدرس ہین آپ مدراس یونیورسٹی کے عربی وفارسی واُردو کے ممتحن بھی ہین۔ آپ دس سال سے ہائی پروفیشینسی اور ڈگری آف آنرز کے بورڈ کے اسپیشل ممبر ہین۔ ان قابلانہ خدمات کے صلہ مین گورنمنٹ نے ۱۶۔ فروری ۱۸۸۷ء کو خطاب شمس العلما سے آپکو سربلند کیا۔ آپ کے کئی فرزند ہین جنمین مولوی غلام محی الدین قریشی گورنمنٹ مدراس کے اسسٹنٹ مترجم فارسی واُردو اور ہز اکسلنسی لارڈ ایمپتھل گورنر مدراس کے منشی ہین منشی عبدالقادر بی۔ اے گورنمنٹ کے محکمۂ مال مین ملازم ہین۔ منشی غلام جیلانی بی۔ اے۔ سٹی سول کورٹ مین مترجم ہین۔ سکونت مدراس۔

غلام محمد علی۔ خان بہادر۔ ولادت ۱۸۸۲ء۔ آپ شاہزادۂ ارکاٹ

ہاتھوں سے ہوا تھا۔ اس مدرسہ کا مستقل سرمایہ اسقدر موجود ہے جس سے یہ بغیر کسی قسم کی بیرونی اعانت کے چل سکتا ہے۔ اسمیں ایک ہزار پانچسو طالب علم تعلیم پاتے ہیں۔ آپ کو اپنے ہم مذہبوں کی تعلیم و بہبود سے خاص دلچسپی ہے۔ سر آرتھر ہیولاک صاحب کی سفارش سے گورنمنٹ نے بلحاظ جوہر شناسی اسی صفت کے آپ کو خطاب راؤ بہادر عطا کیا۔ آپ کے بڑے فرزند ایم۔ اے۔ پرتھا سارتھی آینگر بی۔ اے۔ بی۔ ایل کمائے آپ کے بینک میں مقرر ہوے ہیں۔ اور دوسرے فرزند ایم۔ اے۔ تیرومارائن یارمری۔ اے۔ ایم۔ ایل۔ وکیل ہائی کورٹ مدراس ہیں۔ سکونت مدراس۔

وجیاپرایوانت راؤ۔ میٹولو۔ گارو۔ دیوان بہادر۔ ولادت ۱۸۵۴ء۔

آپ رئیس ہیں۔ دو سو برس قبل آپ کے بزرگ بیجاپور میں سکونت پذیر تھے آپ کے جد اعلی عہد سلطنت اسلامیہ میں معزز عہدوں پر سرفراز رہے اسی زمانہ میں آپ کے جد اعلی افسر عساکر اسلامیہ کے ہمراہ شمالی سرکار کی طرف گئے اور اضلاع گوداوری اور وزیگاپٹم میں مقیم ہوگئے۔ تہائے دراز سے آپ کے خاندان کو والیان ستھان وریانگرم کے ساتھ توسل رہا ہے۔ آپ کے والد وجیاپرایو وینکٹ پٹولو گارو سالہائے دراز تک ایجنسی گورنری کے ممبر رہے۔ آپ وریانگرم ستھان کے ممبر ہیں۔ اسی اثنا میں آپ نے ان اضلاع کے لوکل بورڈ میں نمایاں خدمات کیں چنانچہ تین مرتبہ کلد وے اُن خدمات کے آپ کو سارٹیفکٹ عطا ہوے۔ لارڈ لینسڈون صاحب گورنر جنرل ہند نے ۱۸۹۲ء میں آپ کو راؤ صاحب کا خطاب دیا اور دوسری مرتبہ لارڈ الجن صاحب نے سند عطا کی۔ آپ کے سارٹیفکٹ پر الماسی حروف میں حضور قیصرۂ آسمانی کا اسم مبارک ثبت ہے۔ کلی پٹم میونسپلٹی کے

مدنیم اننتم پلے سنگراچاریر۔ راو بہادر۔ ولادت سنہ ۱۸۴۱ء۔ آپ میسور کے ایک قدیم خاندان سے ہین۔ آپ کے دادا پردھان تیرومل راو نے اُس زمانہ مین جب میسور مین مسلمانون کا تسلط ہوگیا تھا قدیم فرمانرواؤن کو موروثی ریاست کے پھر حاصل کرنے مین بڑی اعانت دی۔ اسکے صلہ مین اُنکو معقول وظیفہ دیا جاتا تھا۔ آپ کے والد بینک مدراس کے خزانچی تھے۔ اگرچہ آپ کے والد آپ کی صغرسنی ہی مین فوت ہوگئے مگر آپ نے انگریزی تعلیم کی وقعت کا خیال اپنے دل مین قائم کرلیا تھا۔ پہلے پچیپا ہائی اسکول اور پھر گورنمنٹ ہائی اسکول اور پھر پریسیڈنسی کالج مین تحصیل علم کی۔ یہان آپ نے تلنگی زبان کی اعلیٰ درجہ کی لیاقت کے لیے جو انعام بنام بورڈ مین پرائز مقرر تھا اُسکو حاصل کیا۔ سنہ ۱۸۶۴ء مین آپ اینڈرسن اسکول مین جو اب مشہور کرسچن کالج مدراس مین ہے معلم مقرر ہوے۔ پھر سنہ ۱۸۶۶ء مین محکمۂ انعام کو تیموار مین آپ کا تعلق ہوا۔ اس محکمہ مین تا شکست محکمۂ مذکور ملازم رہے۔ پھر سنہ ۱۸۷۱ء مین مدراس بینک مین بعہدہ مددگار خزانچی مقرر ہوے اور سنہ ۱۸۸۶ء مین صدر خزانچی ہوگئے۔ اٹھائیس برس خدمت کرنے کے بعد سنہ ۱۸۹۹ء مین خدمت سے علیحدہ ہوے۔ آپ کے حسن اخلاق اور ہردلعزیز ہونے کا کافی ثبوت اس امر سے ملسکتا ہے کہ آپ کی علیحدگی پر آپ کے احباب نے ایک عام دعوت کی اور مدراس یونیورسٹی مین ایک انعام آپ کے نام پر قائم کیا جو درجۂ ایم۔ اے کے سب سے اول کامیاب طالبعلم کو دیا جائیگا۔ آپ نے ایک اسکول بنام ہندو ہائی اسکول ٹرپلیکین مین قائم کیا تھا۔ اس اسکول کو قائم ہوے اب تیس برس کا زمانہ گزرا۔ اس زمانہ مین آپنے اپنے حُسن انتظام سے فیس سے اسقدر سرمایہ پس انداز کیا کہ سنہ ۱۸۹۸ء مین ایک عمارت بصرف ساٹھ ہزار روپیہ کے تعمیر ہوگئی۔ اس رقم مین گورنمنٹ کا عطیہ بھی شامل ہے۔ اس عمارت کا افتتاح سر آرتھر ہیولاک صاحب گورنر مدراس کے

راؤبہادر رگھوماریو نارائن مورتی رئیس و رنگاشیم

راؤبہادر مدنیم اہتم یلے سگراچاریر رئیس مدراس

دیوان بہادر وحیاریو بست رئیس وریاگرم

شمس العلما مولوی حافظ محمد لطف اللہ رئیس مدراس

کرلی۔ برٹش گورنمنٹ نے ۱۷۹۵ء میں ایک شاہزادہ کو جو اس خاندان کا تھا اور جسنے حملہ کے وقت جنگل میں پناہ لی تھی راجہ تسلیم کیا۔ یہ خاندان مثل دیگر خاندانہاے ملیبار کے قانون وراثت (مرک کاتیم) کا پابند ہے۔ آپ سے پہلے جو راجہ حکمراں تھے انکا نام مہاراجہ تھا۔ آپ اُنکے قائم مقام اور جانشین ہیں۔ آپ کو سرکار برطانیہ سے کچھ وظیفہ ملتا ہے۔ آپ کی تاریخ جانشینی ۲۲- جون ۱۸۸۹ء ہے خطاب راجہ موروثی و تسلیم کردہ سرکار انگریزی ہے۔ سرکاری کاغذات میں آپ ولیا راجہ چرکل لکھے جاتے ہیں۔ سکونت ملیبار۔

رام ورما۔ راجہ۔ ولادت ۱۸۵۱ء۔ خطاب راجہ موروثی اور برٹش گورنمنٹ کا تسلیم کردہ ہے۔ آپ اُس چھتری خاندان کے سرغنہ ہیں جو اپنے تئیں مہاراجہ ٹراونکور کے مورث اعلیٰ کے ایک رفیق کی نسل میں بیان کرتا ہے اور ولیہ یا ولیا راجہ بے پور کہلاتے ہیں۔ آپ کے خاندان میں بھی (مرمک کاتیم) کا قانون وراثت جاری ہے۔ آپ گورنمنٹ ہند سے ایک رقم سالانہ پاتے ہیں۔ آپ کی تاریخ جانشینی ۸- اگست ۱۸۸۸ء ہے اور سرکاری کاغذات میں آپ ولیا راجہ بے پور سے مخاطب کیے جاتے ہیں۔ سکونت ملیبار۔

وینکٹ نرسنگھ بھوپال بہادر راؤ گارو۔ راجہ۔ ولادت ۱۸۶۲ء آپ ورنہ ویلما سے تعلق رکھتے ہیں۔ خطاب راجہ موروثی ہے اور اُسکو گورنمنٹ ہند نے عطا فرمایا ہے۔ ۲۰- دسمبر ۱۸۹۰ء کو آپ جانشین ریاست و خطاب ہوے۔ آپ کا پورا نام سرکاری طور پر حسب ذیل الفاظ میں لکھا جاتا ہے۔ راجہ سری وینکٹ نرسنگھ بھوپال بہادر راؤ گارو زمیندار میتالاپد۔ سکونت نیلور۔

جانشین ریاست وخطاب ہوے۔ لوکل گورنمنٹ آپ کو ولیا راجہ ولواند تحریر کرتی ہے۔ سکونت ولواند۔

تھمل پلی رام راؤ پنٹولو گارو۔ راجہ۔ ولادت ۱۸۳۹ء۔ آپ برہمن اور ہائی کورٹ مدراس کے ایک ممتاز وکیل ہین۔ ۱۶۔ فروری ۱۸۸۷ء کو جناب ملکہ قیصرہ مرحومہ کی پنجاہ سالہ جوبلی کے موقع پر آپ کو خطاب راجہ عطا ہوا تھا۔ آپ ۱۸۸۱ء سے ۱۸۸۶ء تک مدراس کونسل کے ممبر رہے ہین اور ۱۸۸۶ء مین مدراس یونیورسٹی کے فیلو مقرر ہوے۔ سکونت مدراس۔

دسیریدی اما مہیشر پرشاد نیدو۔ منّے سلطان۔ ولادت ۱۸۴۵ء آپ چنتلاپٹی کے زمیندار ہین۔ خطاب منّے سلطان موروثی ہے۔ ۲۱۔ نومبر ۱۸۸۰ء کو گورنمنٹ برطانیہ نے بھی اسکو موروثی تسلیم کیا ہے۔ آپ کے قبضہ مین چوبیس مواضع ہین۔ سکونت کمٹنا۔

کیرال ورما۔ راجہ۔ ولادت ۱۸۴۹ء۔ آپ خانوادۂ کولٹیری کی ایک شاخ کے افسر خاندان ہین۔ راجہ کولٹیری منجملہ اُن سرداروں کے ہین جنہین چیرامان بیرومل مہاراجہ ملیبار نے مذہب بودھ قبول کرنے اور ۳۵۲ء مین دنیا سے کنارہ کش ہو جانے کے بعد اپنی سلطنت منقسم کر دی تھی۔ ۱۸۳۴ء مین راجہ چرکل کو خاندان کولٹیری کے تمام ارکان نے اپنا سرغنہ تسلیم کیا اور اپنی خاندانی سلطنت کی حکومت اُنکے سپرد کی۔ ۱۷۶۹ء مین ٹیپو نے ملیبار پر حملہ کیا۔ اُسوقت اِس خاندان کے راجہ کا نام رام ورما تھا۔ اُسنے فاتح کے ہاتھ مین نہ پڑنے کی غرض سے خودکشی

میمبلا ونکٹ من پوری۔ راؤبہادر۔ ولادت ۱۸۴۵ء۔ آپ قوم کے برہمن اور قائم مقام ڈسٹرکٹ جج ہیں۔ ۲۱۔ دسمبر ۱۸۹۰ء کو بطور ذاتی اعزاز کے آپ کو خطاب ملا۔ سکونت پلگھاٹ۔

سورولی راماسوامی راماسُبا ایّر۔ راؤبہادر۔ ولادت ۱۸۵۲ء۔ آپ قوم برہمن سے ہین۔ مدراس بار کے بہت ممتاز رکن ہیں۔ مقام مدورا میں پیشۂ وکالت کرتے ہین۔ یکم جون ۱۸۸۸ء کو آپ خطاب مندرجۂ بالا سے بطور ذاتی اعزاز کے سرفراز ہوے۔ سکونت مدورہ۔

کولّہ ونکٹ کنیا چٹیار۔ راؤبہادر۔ ولادت ۱۸۵۵ء۔ آپ قوم سے ویش ہین۔ آپکو یہ خطاب یکم جون ۱۸۸۸ء کو عطا ہوا تھا۔ آپ ۱۸۸۵ء مین مدراس مینوسپل کمیتی کے ممبر مقرر ہوے تھے۔ سکونت مدراس۔

کرزہلی میلی ڈتھیل کنجو کومبی اچن۔ راجہ۔ ولادت ۱۸۲۲ء۔ آپ فرقۂ سامنت سے تعلق رکھتے ہین اور پلگھاٹ کے راجہ ہین۔ خطاب راجہ موروثی و قدیمی ہے۔ ۲۰۔ مئی ۱۸۹۰ء کو گورنمنٹ ہند نے بھی موروثی تسلیم کیا ہے۔ لوکل گورنمنٹ آپ کو ولیا راجۂ پلگھاٹ تحریر کرتی ہے۔ سکونت بلیسار۔

آبیر نرسمہے کودی لکم نینو اُنّی عرف ولبھ رام راجہ۔ راجہ۔ ولادت ۱۸۲۳ء۔ آپ فرقۂ سامنت سے تعلق رکھتے ہین اور راجۂ ولوا مدہین۔ چونکہ آپ سمرت خاندان کے سرغنہ تھے اسلیے ۸۔ جولائی ۱۸۹۲ء کو بجاے راجہ رام ورما کے

سری گور چندر جگپتی نارائن دیو۔ راجہ۔ ولادت ۱۸۶۳ء۔ آپ قوم کے چھتری اور پرلاکیمیڈی کے رئیس ہین۔ سات سو اڑتیس گاؤن آپ کے مالکانہ قبضہ مین ہین۔ ۲۔ جنوری ۱۸۹۵ء کو راجہ کا خطاب آپ کو عطا ہوا تھا۔ سکونت پرلاکیمیڈی۔

ظہور الدین احمد حاجی۔ خان بہادر۔ ولادت ۱۸۴۱ء۔ آپ نواب غوثیہ بیگم صاحبہ کے خویش ہین۔ ۳۔ مارچ ۱۸۶۷ء کو گورنمنٹ انگلشیہ نے آپ کو بطور ذاتی اعزاز کے خطاب خان بہادر مرحمت فرمایا۔ سکونت مدراس
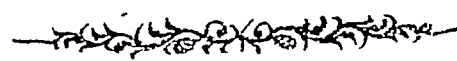
محمد قدرت عزیز۔ خان بہادر۔ ولادت ۱۸۴۵ء۔ آپ شاہزادۂ ظہیر الدولہ کے خویش ہین۔ ۰۔ اکتوبر ۱۸۸۵ء کو برٹش گورنمنٹ نے آپکو خطاب خان بہادر بطور ذاتی اعزاز کے مرحمت فرمایا۔ سکونت مدراس۔
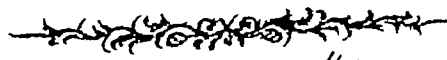
ٹیٹیکونڈا انبیرو ٹل پٹی گارو۔ راؤ صاحب۔ ولادت ۱۸۵۶ء۔ آپ تعمیرات کی ٹھیکہ داری کا کام کرتے ہین۔ ۹۔ نومبر ۱۹۱۱ء کو راؤ صاحب کا خطاب آپ کو عطا ہوا۔ سکونت مدراس۔
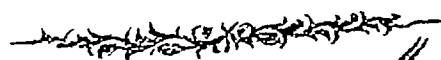
دھون سبّا راؤ گارو۔ راؤ بہادر۔ ولادت ۱۸۳۵ء۔ آپ برہمن ہین ۱۵۔ نومبر ۱۹۰۰ء کو خدمات عامہ کے صلہ مین خطاب مندرجۂ بالا سے سرفراز فرمائے گئے۔ سکونت کرنول۔

صیغہ کی اصلاح و ترقی کی بہت کوششیں کیں اور مسلمانان مدراس کی تعلیم کی بابت جو رپورٹ آپ نے کی اُس پر گورنمنٹ نے آپ کی قدر شناسی کی چنانچہ ۱۸۶۲ء میں آپ کو گورنمنٹ نے سرکاری کتابوں کا کیوریٹر مقرر کیا۔ آپ نے اِس عہدہ کے فرائض نہایت قابلیت سے سرانجام دیے۔ آپ نے جس ترتیب اور سلیقہ سے کتابوں کی فہرستیں بنائیں اُنکو گورنمنٹ ہند اور انڈیا آفس و برٹش میوزیم کے لائبریرین (محافظ کتب خانہ) حضرات نے بھی پسند کیا۔ آپکی اکثر طبعزاد تصانیف سرکاری مدارس میں متداول ہیں۔ بلحاظ ملکی ہمدردی کے آپ نہایت سربرآوردہ ہیں اور اکثر قومی اور ملکی جلسوں اور رفاہ عام کے کاموں میں آپ نہایت دلچسپی و مستعدی سے شریک ہوتے ہیں۔ آپ نے مدراس میں اشاعت خیالات معرفی کی غرض سے ایک علمی رسالہ باتصویر بھی سعادت نو دی نام تامل اور تلنگی زبان میں نکالا تھا۔ آپ نے رسالہ "مہارانی میگزین" کی بھی اڈیٹری کی ہے۔ اِن ممتاز خدمات کے صلہ میں آپ کو ۱۸۹۰ء میں ڈیوک آف کنگھم والی مڈل اور ۱۸۹۱ء میں گورنمنٹ ہند نے خطاب راؤ بہادر اور ۱۸۹۵ء میں خطاب دیوان بہادر عنایت فرمایا۔ آپ کا سن ہرچند اِسوقت ستر برس کا ہے لیکن آپ اپنے مشاغل علمی سے دست کش نہیں ہوئے ہیں اور اپنے ہم وطنوں کے واسطے معلومات کے نئے نئے ذخیرہ فراہم کرتے جاتے ہیں۔ آپ کا شغل مطالعہ و کتب بینی بدستور قائم اور سلسلہ تصنیف و تالیف جاری ہے۔ سکونت مدراس۔

واسدیو راجہ ولیا گارو نمبدی۔ راجہ۔ ولادت ۱۸۶۳ء۔ آپ قوم کے چھتری اور کونگوڈ واقع ملیبار کے رئیس ہیں۔ یکم جنوری ۱۸۹۱ء کو خطاب راجہ کا عطا ہوا۔ سکونت کونگوڈ ملیبار۔

اُسکے بعد اٹیا پورم ضلع ٹناولی کے نابالغ زمیندار کے اتالیق و دیوان مقرر ہوے گورنمنٹ و پبلک دونون نے آپ کے حُسن انتظام کی تعریف کی۔ آپ نے نہایت نیک نیتی اور قابلیت سے اپنا کام انجام دیا جسکے جلدو مین اُس عزت کے مستحق ہوے جو آپ نے حاصل کی ہے۔ جسوقت آپ ریاست اٹیا پورم کی دیوانی سے علحدہ ہوے تو نوجوان زمیندار و پبلک دونون نے آپ کے چلے جانے پر افسوس ظاہر کیا اور جب کانجیورم مین سکونت اختیار کی تو وہان کے لوگون نے اظہار مسرت کیا۔ آپ امور رفاہ مین بہت بڑی دلچسپی ظاہر کرتے ہین سکونت کانجیورم
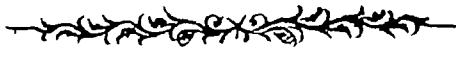
ونبکم کرشنما چاریر۔ دیوان بہادر۔ آپ صوبۂ مدراس کے مشہور خاندان ونبکم کے زندہ یادگار ہین جسنے اُنیسوین صدی کے شروع زمانے سے علمیت و فضیلت اور ملکی خدمات کے لحاظ سے بہت کچھ نمود و شہرت حاصل کی ہے۔ آپکی ولادت ۱۰۔ اپریل ۱۸۳۲ء کو واقع ہوئی۔ آپ کے والد مسٹر سرینواس آئینگر ایک تعلیم یافتہ بزرگ تھے جو بلحاظ ایک ہمدرد ملک کے نہایت ممتاز و سربلند تھے مگر اُنکا انتقال قبل از وقت ہوا اور آپ کی پرورش و پرداخت اور تعلیم و تربیت آپ کے دادا نے جو مجسٹریٹ تھے کی۔ آپ کو پہلے سنسکرت کی تعلیم دی گئی پھر آپ انگریزی مدرسہ مین داخل ہوے اور بعد چندے آپ نے پریسیڈنسی کالج مین تحصیل کی۔ چونکہ آپ کو بالطبع انشا پردازی کی طرف رجحان تھا لہذا آپ نے انگریزی زبان مین بہت اچھی لیاقت پیدا کی۔ آپ نے قانون اور فن تجارت کی تعلیم بھی اپنے چچا سے پائی مگر آپ کا میلان خاطر مشاغل علمی کی طرف تھا اسلیے چند ابتدائی ملازمتون کے بعد آپ سر رشتۂ تعلیم مین مامور ہوے اور آپ نے اسسٹنٹ انسپکٹری مدارس تک ترقی کی۔ اِس عہدہ پر پہونچکر آپ نے اِس

پنشن حاصل کی اور گورنمنٹ انگلشیہ نے حسن خدمات کے صلہ مین آپ کو آنریری اسسٹنٹ سرجن اور راؤ صاحب کے خطابات عنایت فرمائے۔ پبلک نے آپ کو ایک طلائی تمغہ اور ایک بیش قیمت انگشتری نذر کی ہے۔ آپ انڈین مڈیکل ایسوسی ایشن کلکتہ کے ممتاز ممبر ہیں اور مدراس مڈیکل ایسوسی ایشن مین آپ نے نہایت قابل قدر مضامین پر لکچر دیے ہین۔ سکونت بنگلور صوبۂ میسور

جنار دھن سنگھ۔ ٹھاکر۔ راے بہادر۔ ولادت ۱۸۵۵ء۔ آپ کے بزرگ مین پوری کے رہنے والے تھے۔ آپ چوہان راجپوت ہیں۔ آپ کے دادا کبیر سنگھ احاطۂ مدراس میں فوجی خدمت پر مامور تھے۔ آپ کے والد رام سنگھ بھی فوجی پنشنر تھے۔ ابتدائی تعلیم کے بعد ۱۸۷۱ء میں آپ مڈیکل کالج مدراس میں داخل ہوے اور تین برس کی پڑھائی کے بعد امتحان میں کامیابی حاصل کی اور مضمون فن قابلہ میں انعام پایا۔ آپ ۱۸۷۴ء میں سرکاری ملازمت مین داخل ہوے۔ آپ کئی مرتبہ میدان جنگ میں خدمت کرنے پر مامور ہوے اور نہایت توجہ کے ساتھ زخمیوں اور بیماروں کی غور و پرداخت اور تیمارداری میں مصروف رہے اور اپنے فرائض کو کماحقہ انجام دینے کے صلہ مین آپ کو ۱۸۹۶ء میں خطاب راے بہادر عطا ہوا۔ پچیس برس کی فوجی خدمت کے بعد آپ کو پنشن عطا ہوئی اور اب مدراس میں بطور خود معالجہ کرتے ہیں۔ آپ تھیوسافیکل سوسائٹی کے ممبر ہیں۔ رفاہ عام کے کامون میں آپ کو کمال دلچسپی ہے چنانچہ چولائی سبھا کے وایس پریسیڈنٹ ہیں اور مدرسہ متعلقہ سبھا کو آپ کی وجہ سے بڑی رونق اور روز افزوں ترقی حاصل ہوئی۔ سکونت مدراس

کویری یکم جگنا دھم چٹیار۔ راؤ بہادر۔ آپ پہلے کمکوم کے تحصیلدار تھے

جگنناٹی کلورا جو۔ راؤ صاحب۔ آپ مسنور راگھورا جو کے بیٹے اور مسنور بنگارو راجو کے پوتے ہین۔ آپ کا مسقط الراس بنگلور ہے۔ آپ کے آبا و اجداد شمالی سرکار کے چھتری تھے جنھون نے نہ صرف اپنی شجاعت اور اخلاقی خوبیون سے نام و نمود پیدا کی تھی بلکہ فنون ڈاکٹری جراحی و موسیقی وغیرہ مین بھی مشہور و معروف تھے۔ اپنے اصلی وطن کو چھوڑ کر اُنھون نے مسنور ضلع گوداوری مین سکونت اختیار کی۔ آپ کے دادا نے تلنگی زبان مین بہت سی کتابین تصنیف کی ہین۔ آپ کے والد انگریزی اور سنسکرت مین دستگاہ کامل رکھتے تھے اور بحیثیت ایک آزمودہ کار طبیب و جراح کے اُنکی شہرت تھی۔ باپ کا سایہ سر سے اُٹھ جانے کے سبب سے آپ کی والدہ نے جو اب تک حیات ہین آپ کو تعلیم دلائی۔ آپ نے ریاست میسور کے ایک ہندو خیراتی تعلیم گاہ مین دس سال تک دیسی زبانون مین تعلیم حاصل کی۔ اسکے بعد آپ نے مشن اسکول بنگلور مین انگریزی پڑھنا شروع کیا۔ ۱۸۵۵ء مین مدراس پہونچکر آپ اینڈرسن اسکول مین داخل ہوے جو اب مدراس کرسچین کالج کے نام سے مشہور ہے۔ ۱۸۶۴ء مین آپ میڈیکل کالج مین بھرتی ہوے۔ تین سال کی محنت شاقہ کے بعد آپ نے جراحی و ڈاکٹری مین ڈپلوما حاصل کیا۔ اسکے بعد آپ چھبیسوین مدراس پلٹن مین متعین ہوے اور بہت سی نمایان خدمات انجام دینے کے بعد آپ کا ملیبار مین تبادلہ ہوا۔ آپ عرصۂ دراز تک چیرالاضلاع کشٹنا مین کام کرتے رہے۔ وہان سے آپ محکمۂ انجنیری مین بھیجے گئے اور کیمپ ضلع مدورا مین سینیٹری ایسوسی ایشن کے وائس پریسیڈنٹ ہوے۔ ۱۸۸۶ء مین سرجن جنرل جی بڈی صاحب نے آپ کو الگمور فیمیل ڈسپنسری مین تعینات کیا۔ آپ نے فاکنر صاحب کی مینول آف مڈوافری کا تلنگی زبان مین ترجمہ کیا ہے۔ ۱۸۹۸ء مین ۳۲ سال کی ملازمت کے بعد آپنے

راؤصاحب جگمائی کولو راجو رئیس سگلور

رائے بہادر چارودھ سنگھ رئیس مدراس

راؤبہادر کویری یکم جگنا دھم چٹیار رئیس کاسیورم

دیوان بہادر ویلکم کرشنما چاریر رئیس مدراس

راماسوامی آئیر گوپال آئیر - راؤبہادر - ولادت ۱۸۶۶ء - آپ قوم کے برہمن ہیں اور عہدہ اسسٹنٹ انجینیری پر فائز ہیں - ۲۱ - مئی ۱۸۹۰ء کو لقب حدمات عامہ خطاب مندرجۂ بالا مرحمت ہوا - سکونت ویلور -

پالگھاٹ آئیر کٹی سیلے چینا سوامی سیلے - راؤبہادر - ولادت ۱۸۶۰ء آپ قوم ویلالر سے تعلق رکھتے ہیں اور پالگھاٹ کی میونسپل کمیٹی کے چیرمین ہیں ۲۱ مئی ۱۸۹۶ء - کو راؤبہادر کا خطاب آپ کو عطا ہوا تھا - سکونت کنانور پالگھاٹ -

میدم سبّا چیٹیار - راؤبہادر - ولادت ۱۸۵۱ء - آپ کرول کے میونسپل کونسلر ہیں - ۳۱ - دسمبر ۱۸۹۰ء کو آپ خطاب مذکور سے ممتاز ہوے - سکونت کرول -

سیتو پاروتی بائی - رانی - ولادت ۱۸۹۶ء - آپ کی صغیر سنی ولادت سے ظاہر ہے - آپ راجگان ٹراونکور کے خاندان سے جو نسباً چھتری ہیں تعلق رکھتی ہیں اگرچہ رانی کا خطاب موروثی و قدیمی ہے لیکن آپ کو ۳۰ - جون ۱۹۰۱ء کو جو آپکی تاریخ جانشینی ہے عطا ہوا - آپ ریاست ٹراونکور کی رانی اصغر ہیں اور لوکل گورنمنٹ کا طریقۂ تخاطب سیتو پاروتی بائی (رانی) اور گل ہے سکونت ٹراونکور -

موتھو سوامی آئیر نتراج آئیر - راؤبہادر - ولادت ۱۸۴۸ء - آپ برہمن ہیں اور عہدۂ ڈسٹرکٹ رجسٹراری پر ممتاز ہیں - ۳۱ - دسمبر ۱۸۹۰ء کو خطاب مندرجۂ بالا سے فائز ہوے - سکونت تانجور -

آرکاٹ تھیپا تیروونگٹا سوامی - مدلیار - راؤبہادر - ولادت ۱۸۵۶ء آپ فرقہ ویلالہ سے تعلق رکھتے ہین - اور کوئمبتور کے مینوسپل کونسلر وممبر ڈسٹرکٹ بورڈ ہین - ۲۲ - جون ۱۸۹۷ء کو آپ خطاب راؤبہادر سے مشرف وممتاز ہوے سکونت کوئمبتور

بڈوراما سوامی - نیڈو - گارو - راؤبہادر - ولادت ۱۸۵۰ء - آپ انسپکٹر پولیس ہین آپ کو جون ۱۸۹۷ء مین راؤبہادر کا خطاب عطا ہوا تھا - سکونت کمبکونم -

پاندورنگی کوڈنڈراؤ پنٹولو - گارو - راؤبہادر - ولادت ۱۸۴۹ء - آپ یکم جنوری ۱۸۹۸ء کو خطاب راؤبہادر سے مخاطب ہوے - سکونت وزیگاپٹم -

کنا نورنارائن آئیر - راؤبہادر - ولادت ۱۸۴۵ء - آپ قوم کے برہمن اور عہدہ ڈپٹی کلکٹری پر مامور ہین - یکم جنوری ۱۸۹۸ء کو خطاب راؤبہادر آپ کو مرحمت ہوا - سکونت گوٹی -

پدکندلارام راؤ - راؤبہادر - ولادت ۱۸۴۹ء - آپ برہمن اور قائم مقام تحصیلدار ہین آپ کو اُن نمایان خدمات عامہ کے صلہ مین جو آپ نے بحیثیت ملازم سرکاری انجام دین یکم جنوری ۱۸۹۸ء کو خطاب راؤبہادر عطا ہوا - سکونت مدناپلی -

پینجری کلپا اننت چارلو - گارو - راؤبہادر - ولادت ۱۸۴۹ء - آپ وکیل سرکار ہین - یکم جنوری ۱۸۹۱ء کو خطاب راؤبہادر سے مخاطب ہوے سکونت بلاری

کوتی کل یوڈی سُبّرایدو - ویٹولو - راؤبہادر - ولادت ۱۸۴۷ء - آپ قوم سے برہمن و پنشن یافتہ ڈپٹی کلکٹر ہیں - ۲۰ مئی ۱۸۹۶ء کو بصلہ حسن خدمات خطاب راؤبہادر عطا ہوا - سکونت کرنول -

پدم وینکٹ رتنم - گارو - راؤبہادر - ولادت ۱۸۵۱ء - آپ قوم کے دیش اور کوکناڈا کے میونسپل کونسل کے ممبر ہیں آپ کو یہ خطاب ۱ جنوری ۱۸۹۷ء کو بطور ذاتی اعزاز کے مرحمت ہوا - سکونت کوکناڈا -

تمپرتی رام راؤ گارو - راؤبہادر - ولادت ۱۸۴۹ء - آپ عہدۂ ڈپٹی کلکٹری پر ممتاز ہیں - ۲۲ جون ۱۸۹۷ء کو اس خطاب سے آپ سرفراز کیے گئے سکونت ملاری -

ٹمّا راجا وِنکٹا شیو راؤ - پنٹولو - راؤبہادر - ولادت ۱۸۵۹ء - آپ قوم کے رئیس اور میونسپل کونسل کے ممبر اور ڈسٹرکٹ لوکل بورڈ کے ممبر ہیں ۲۲ - جون ۱۸۹۷ء کو آپ اپنی خدمات عامہ کے صلہ میں خطاب مندرجۂ بالا سے مشرف و معزز ہوئے سکونت سیکاکول -

کن تھکو رنگو جی راؤ - راؤبہادر - ولادت ۱۸۵۲ء - آپ قوم کے رئیس ہیں بحیثیت انسپکٹر مدارس آپ نے جو نمایاں خدمات انجام دیں اُسکے صلہ میں ۲۲ - جون ۱۸۹۷ء کو خطاب راؤبہادر مرحمت ہوا - سکونت کوئمبتور

سال بھر سے عنان اقتدار دیوانی آپ کے ہاتھ مین ہے۔ آپ نے اپنے زمانۂ دیوانی
مین امپیریل سروس ٹرینسپورٹ کور (رسالہ باربرداری واسطے شاہنشاہی خدمت) کی
جسکا منصوبہ پہلے سے تھا مگر آج تک قول سے فعل مین نہ آیا تھا تکمیل کی۔ نہ صرف
ہندوستانی اخبار بلکہ ٹائمز اخبار لندن بھی آپ کے حُسن تدبیر کا معترف ہے اور آپکی
بیدار مغزی کی داد دیتا ہے۔ دیوان ریاست مقرر ہونے کے بعد سب سے پہلے آپکی
توجہ فنانشل ڈپارٹمنٹ کی طرف مبذول ہوئی۔ ۱۸۹۷ء کے مابعد خزانہ کی حالت
ابتر ہو رہی تھی۔ افسران ریاست بہت سا روپیہ اپنے ذاتی امور مین صرف کر ڈالتے
تھے آپ نے اسکی سخت ممانعت کی۔ پھر بجٹ بنایا اور نیز ڈپارٹمنٹ کو مقررہ رقم سے زیادہ
صرف کرنے کی مزاحمت کی۔ اسکے بعد طاعون کا بندوبست کیا طاعون زدہ مکانات کو
مسمار کر کے از سر نو تعمیر کرایا۔ پانی کا عمدہ انتظام کیا۔ ترقی زراعت کے لیے ملک مین جو
تالاب موجود تھے اُن کی مرمت اور نو تعمیر کا انتظام کیا۔ آپ صنعت اور حرفت کو ملک
کی ترقی کا ذریعہ خیال کرتے ہین اور تعلیم یافتہ جماعت کو ممالک غیر مین اس غرض
سے جانے کی ترغیب دیتے ہین۔ آپ نے اونچی ذات کے تین ہندوون کا امریکا
مین جا کر الیکٹرک انجنیرنگ حاصل کرنے کے لیے منظوری دی ہے۔ اگرچہ آپ
اپنے مذہب مین راسخ الخیال ہین مگر اور مذہبون سے آپ کو مطلق تعصب نہین ہے
آپ کو اپنی ذاتی جاگیر مین اختیارات کلی و جزئی باعتبار محاصل و نیز باعتبار نظم و
نسق حاصل ہین۔ سکونت میسور۔

سنکلاپور بھیاپتی۔ شاستریار۔ راؤبہادر۔ ولادت ۱۸۵۵ء۔ آپ تحصیلدار
کڈپا ہین۔ ۳۔ جون ۱۸۹۳ء کو خدمات عامہ کے صلہ مین آپ کو خطاب مذکور بطور
اعزاز ذاتی عطا ہوا۔ سکونت کڈپا۔

بعض اہل غرض نے اس شورش کو آپ کی طرف منسوب کیا مگر حسب ایمائے ہزایکسی لنسی صاحب رزیڈنٹ دربار کی طرف سے جبکہ تحقیقات کیے جانے پر آپ کی بیگناہی ثابت ہوئی۔ آپ کبھی بیدل نہیں ہوئے اور نہایت راستبازی اور جانفشانی کے ساتھ اپنے کار منصبی کو انجام دیتے رہے۔ آپ جس عہدہ پر رہے اُسمیں اپنی محنت اور لیاقت سے ناموری اور کامیابی حاصل کی جس زمانہ میں آپ ضلع ٹمکور میں ڈپٹی کمشنر تھے تو ایک مرتبہ وہاں محرم اور دسہرہ کے ایک ہی زمانہ میں ہونے کے سبب سے بلوہ کا خوف پیدا ہوا۔ آپ اُسوقت اپنے ضلع میں موجود نہ تھے بلکہ میسور میں تھے وہیں یہ خبر پہونچی آپ فوراً میسور سے روانہ ہوے اور راتوں رات ریل اور ٹرالی کے ذریعہ سے ضلع میں پہونچ گئے۔ جب صبح کو آپ کے آنے کی خبر پھیلی تو تمام لوگ متحیر ہوے آپ نے دونوں فرقوں کے معززین کو جمع کر کے اس منازعت کو مصالحت سے بدل دیا اور دونوں فریق خوش رہے۔ جب آپ عاملہ حکومت سے تبدیل ہوکر صوبہ کی عدالت العالیہ کے جج ہوے تو وکلا آپ کی قانونی لیاقت کے معترف ہوگئے۔ مہاراجہ میسور کی وفات جو دفعۃً کلکتہ میں ۱۸۹۴ء میں واقع ہوئی تھی آپ اس زمانہ میں مدراس میں رخصت پر تھے۔ اس واقعہ کے سنتے ہی آپ میسور میں تشریف لائے اور شاہی خاندان کو تسلی اور تشفی دینے میں مصروف رہے۔ ایام تعزیت کے ختم ہونے کے بعد اپنے کام پر واپس گئے مگر جب نابالغی راجہ کرشنا راج وڈیار جیدہی الف کے بعد جب ہرہائنس مہارانی ولیہ مقرر ہوئیں اور ایکزیکیٹو کونسل کا انعقاد ہوا تو آپ میسور میں طلب کیے گئے اور اُس کونسل کے رکن مقرر ہوے۔ اس عہدہ میں بھی آپ نے پوری کامیابی اور ناموری حاصل کی۔ ۱۸۹۹ء میں آپ راجہ میسور کی نسبت کے تقرر کے واسطے حسب الحکم مہارانی کاٹھیاوار کو روانہ کیے گئے۔ اس کام کو بھی آپنے خاص وجوہ سرانجام دیا۔ ۱۹۰۱ء میں دیوان سابق سر کے شیشادری آئر بوجہ علالت استعفا دینے پر مجبور ہوے اور آپ بلاکسی قسم کی مزاحمت کے دیوان ریاست مقرر ہوگئے۔

نہین ہوے جنرل ہارس کو اطمینان نہین ہوا۔ تسلط انگریزی کے بعد قدیم فرمانروا
کی نابالغی کے زمانہ مین ریاست کا انتظام پورنیہ کے سپرد رہا۔ سرکار انگریزی نے پورنیہ
کو اُن کی حُسن خدمت اور خاندان شاہی کے ساتھ وفاداری کرنے کی وجہ سے
اُن کو یلندور کی جاگیر دلوائی جس کی سالانہ آمدنی ایک کثیر رقم ہے۔ آجتک باشندگان
میسور پورنیہ کو بہ نیکی یاد کرتے ہین۔ اُن کی وفات کو ۹۰ برس کا زمانہ گذرا مگر ایسا معلوم
ہوتا ہے کہ گویا وہ زندہ ہین۔ آپ اور آپ کے چھوٹے بھائی جو پورنیہ کے ہمنام ہین
اس خاندان کی باقیات الصالحات مین سے ہین۔ آپ اور آپ کے بھائی دونون
کم سنی کے زمانے مین یتیم ہوگئے اور سرکار انگریزی کے ظل عاطفت مین نشو و نما پائی
کورٹ آف وارڈس نے صغر سنی مین وطن مالوف یلندور سے چھڑا کر بنگلور مین آپکی سکونت
مقرر کی۔ بورنگ صاحب چیف کمشنر کو دونون بھائیون کی تعلیم کی طرف خاص توجہ تھی۔
چنانچہ آپ نے اکیس ۲۱ برس کی عمر مین مدراس یونیورسٹی سے بی۔ ایل۔ کی ڈگری حاصل
کی اور آپ کے مرتبہ کے لائق آپ کو ملازمت بھی ملی اُس وقت سے آج تک آپ نے
مختلف عہدون پر کام کیا ہر کام مین کامیابی اور ناموری حاصل کی اور ہر طرح کے الزام
سے بری رہے۔ آخر کار محض اپنی ذاتی لیاقت کی وجہ سے اُس عہدہ پر فائز ہوے جسکے
آپ باعتبار خاندان بھی مستحق تھے یعنی عہدۂ دیوانی میسور۔ یہ تو پہلے ہی سے خیال تھا
کہ آپ کسی نہ کسی دن اس عہدہ پر ضرور پہونچینگے۔ ریاست میسور کی تفویض ۱۸۸۱ء کو
عمل مین آئی اور چامراجیندر وڈیار فرمانروائے میسور قرار پائے۔ اُس زمانہ مین آپکا سن
۳۲ برس کا تھا۔ آپ بوجہ کم سنی کے دیوان نہ مقرر ہوسکے اور وہ عہدہ مسٹر رنگا چارلو کو
مل گیا۔ پھر جب ۱۸۸۳ء مین رنگا چارلو نے وفات کی تو دوبارہ وہی عذر کم سنی کا
درپیش ہوا اور سر۔ کے ۔ شیشادری عہدہ دیوانی کے لیے منتخب ہوے۔ اُسوقت مین
تمام ملک آپکا طرفدار تھا بلکہ بعض اطراف ملک مین کسی قدر شورش بھی اُسکے اظہار مین ہوئی

یور مار سنگھ راؤ کرسنا مورتی سی۔ آئی۔ ای۔ مس میور

اختیار کی۔ سکونت مدراس۔
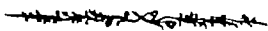
پورنا نرسنگھہ راو کرشنا مورتی۔ سی۔ آئی۔ ای۔ دیوان میسور۔ ولادت ۱۸۴۹ء

آپ پورنیہ مشہور مدرجنوبی ہندوستان کی چوتھی پشت میں اولاد دو کورسے ہیں جنکے حسن تدبر سے اوائل صدی گذشتہ میں انگریزی سلطنت کو جنوبی ہندوستان میں تقویت ہوئی۔ جب پورنیہ کم سن تھے تو حیدر علی کی توجہ اُن کی جانب مبذول ہوئی تھی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک لکڑی کا لٹھہ پانی مین تیرتا چلا جاتا تھا حیدر علی نے اسے دیکھکے اپنے مصاحبوں سے پوچھا کیا سبب ہے کہ لکڑی کا لٹھہ باوجود اس قدر بوجھ کے نہیں ڈوبتا اور چھوٹا سا سنگریزہ فوراً تہ میں بیٹھ جاتا ہے۔ مصاحبوں میں سے کوئی جواب نہ دے سکا پورنیہ نے کہا اسکی وجہ یہ ہے کہ لٹھہ کسی وقت میں درخت تھا جس نے پانی سے پرورش پائی ہے یہ پانی کی شرافت ہے کہ وہ اپنے پرورش کیے ہوئے کو نہیں ڈوبے دیتا۔ حیدر علی اس جواب سے بہت خوش ہوا اور اُس دن سے پورنیہ اُس کے مقربوں میں ہوگئے۔ حیدر علی کی وفات کے بعد جب تک ٹیپو مسند آرائے حکومت نہیں ہوے پورنیہ نے اپنی کوشش اور اثر سے امن وامان قائم رکھا۔ ٹیپو کے زمانۂ حکومت میں پورنیہ کا اسقدر اثر رعایا پر تھا کہ جب ٹیپو نے یہ تجویز کیا کہ پورنیہ مسلمان ہوجائے تو ٹیپو کی والدہ نے اُسے اس ارادہ سے باز رکھا۔ ۶ فروری ۱۷۹۲ء کو رات کے وقت انگریزوں نے دفعتہً قلعہ سرنگاپٹم پر حملہ کیا۔ پورنیہ کی سپردگی میں ایک بھاری خزانہ تھا۔ پورنیہ نے نہایت استقلال کے ساتھ اس خزانہ کو اونٹوں پر بار کرنا شروع کیا۔ اسی اثنا میں اُن کے گولی لگی مگر اُنھوں نے مطلق پرواہ کی اور اپنے کام میں مصروف رہے یہانتک کہ کل خزانہ نکالے گئے اور ایک روپیہ بھی صائع نہیں ہوا۔ سرنگاپٹم کے مفتوح ہونے کے بعد پورنیہ جو ٹیپو کے افسروں میں سے تھے جب تک انگریزوں کی اطاعت مین داخل

پی راجرتنم - مدلیار - راے بہادر - سی - آئی - ای - دیوان بہادر - آپ ۱۲ - دسمبر ۱۸۴۲ء کو مدراس کے ایک معزز خاندان مین پیدا ہوئے - آپ پی نارائن سوامی مدلیار کے فرزند ہین - آپ کے خاندان کے اکثر بزرگ یکے بعد دیگرے بکیسری جنرل کے محکمہ مین خدمت مینجری پر ممتاز رہے ہین - آپ نے ۱۸۶۱ء مین پروفشنسی کی ڈگری حاصل کی اور اُسی سال ملازمت سرکاری مین داخل ہوے - آپ نے شروع مین صاحب کلکٹر نیلور کے دفتر مین بطور ایک محرر کے ملازمت شروع کی - ڈیڑھ برس سے بھی کم مدت مین آپ شہر کے سب مجسٹریٹ مقرر ہو گئے - اس عہدہ کی خدمات آپ نے بخوش اسلوبی سرانجام دین - شوارع عام کی صفائی اور ۲۴ - ڈاکو دن کی ایک جماعت کی گرفتاری مین آپ کی بہت بڑی شہرت ہوئی - اسی کے صلہ مین آپ کی ترقی ہونے لگی اور آپ تحصیلداری اور سرشتہ دار کلکٹری کے عہدون پر مقرر ہوے حتیٰ کہ ۱۸۷۵ء مین آپ ڈپٹی کلکٹر کے عہدے پر فائز ہوے - ۱۸۷۷ء کے سخت قحط مین جو خدمات آپ نے سرانجام دین اُنکی قدرشناسی گورنمنٹ نے کی اور آپ کی میعاد ملازمت مین ایک سال کی توسیع کی گئی - ۱۸۷۹ء مین آپ کمشنر نمک کے پرسنل اسسٹنٹ مقرر ہوے اور ۱۸۸۲ء مین آپ بمشاہرہ ایک ہزار روپیہ ماہوار بورڈ آف ریونیو کی ہیڈ سرشتہ داری پر مامور ہوے - جب ۱۸۸۷ء مین محکمۂ مال کا انتظام بدلا تو آپ محکمۂ مال - بندوبست - زراعت و کاغذات دیہی کے سکرٹری مقرر ہوے - جولائی ۱۸۹۶ء مین آپ کو محکمۂ رجسٹری کے انسپکٹر جنرل کا جلیل القدر عہدہ تفویض کیا گیا اور آپ اُسی سال کے نومبر مین مجلس واضعان آئین و قوانین کے اڈیشنل ممبر منتخب ہوے - فروری ۱۸۸۷ء مین آپ کو راے بہادر کا خطاب مرحمت ہوا - پھر مئی ۱۸۹۱ء مین دیوان بہادر کا خطاب اور سنہ ۱۹۰۰ء مین سی - آئی - ای کے خطاب سے آپ کی عزت افزائی کی گئی - اکتوبر ۱۹۰۱ء مین آپ کمیشن آبپاشی کے ایک ممبر مقرر ہوے - آپ نے یکم اپریل ۱۹۰۲ء کو چالیس برس کی ملازمت سرکاری کے بعد کنارہ کشی

بھوسروتم ائیا سوامی شاستریر۔ رائے بہادر۔ ولادت ۱۸۳۶ء۔ آپ قوم برہمن کے ایک معزز خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ عرصہ تک ملازم سرکار رہے اور اب عہدہ تحصیلداری سے پنشن پاکر خانہ نشین ہوئے ہیں۔ آپکو ۱۶۔ فروری ۱۸۸۷ء کو رائے بہادر کا خطاب مرحمت ہوا تھا۔ سکونت کمبکونم۔

ست دادسوریہ نارائن پرساد راؤ پنتولو۔ گارو۔ رائے بہادر۔ ولادت ۱۸۶۱ء۔ آپ برہمن ہین۔ بحیثیت حضور سرشتہ دار وزیگاپٹم آپنے نہایت نمایاں خدمات انجام دیں اور انہین خدمات کے صلہ مین آپ کو یکم جنوری ۱۸۹۲ء کو گورنمنٹ ہند سے خطاب مندرجۂ بالا بطور ذاتی اعزاز کے عطا ہوا ہے۔ سکونت وزیگاپٹم۔

مانے پیڈ ہنا۔ گارو۔ رائے بہادر۔ ولادت ۱۸۵۵ء۔ آپ کرگ چھتری ہین عرصۂ دراز سے سرکاری ملازم ہین۔ فی الحال اکسٹرا ڈپٹی کنسرویٹر جنگلات کے عہدہ پر مامور ہیں۔ آپکو ۳۔ جون ۱۸۹۹ء کو یہ خطاب ملا تھا۔ سکونت ملاری۔

محمد عبدالعزیز بادشاہ۔ حاجی۔ خان بہادر۔ ولادت ۱۸۵۹ء آپ تاجر ہین اور ٹرکی کی کانسل ہیں آپکو ۹۔ نومبر ۱۹۰۱ء کو خطاب مذکورۂ بالا مرحمت ہوا۔ سکونت ٹریلی کین۔

عبدالرحمٰن حاجی فقیر محمد۔ سیٹھ۔ خان بہادر۔ ولادت ۱۸۴۵ء۔ آپ اوٹاکمنڈ میونسپلٹی کے ممبر رہے ہیں۔ ۹۔ نومبر ۱۹۰۱ء کو خدمات عامہ کے صلہ میں آپکو گورنمنٹ ہند سے خطاب مندرجۂ بالا مرحمت ہوا۔ سکونت اوٹاکمنڈ۔

سول سرجن کے عہدہ پر ممتاز ہین اور اپنے فرایض کے متعلق آپنے جو نمایان خدمات انجام دین اُنکے صلہ مین ۲۰- مئی ۱۸۹۶ء کو خطاب مندرجۂ بالا بطور ذاتی اعزاز کے مرحمت ہوا- سکونت کڈپہ-

سالوڈ ور فیلکس بریٹو- راؤصاحب- ولادت ۱۸۵۳ء- آپ عیسائی ہین ۲۰- مئی ۱۸۹۶ء کو خطاب مندرجۂ بالا سے بجلدوے خدمات عامہ ممتاز فرمائے گئے- سکونت منگلور-

پٹیر موتی سوامی پلّے- راؤصاحب- ولادت ۱۸۴۲ء- آپ پنشن یافتہ اسسٹنٹ سرجن ہین- آپکو ۲۱- مئی ۱۸۹۸ء کو خطاب مندرجۂ بالا مرحمت ہوا تھا- سکونت کوئمبتور-

یلّا سنجیوی- نیڈو گارو- راؤصاحب- ولادت ۱۸۴۸ء- آپ پنشن یافتہ نائب تحصیلدار ہین- ۳- جون ۱۸۹۹ء کو آپ نے راؤصاحب کا خطاب حاصل کیا تھا- سکونت بہرامپور-

شیول ٹکّو ویدو سبرامنیا پلّے- رائے بہادر- ولادت ۱۸۳۴ء- آپنے عرصۂ دراز تک محکمۂ تعمیرات مین بحیثیت آنریری اسسٹنٹ انجنیر کے کام کیا ہے- آپکی ان قابل قدر خدمات کے صلہ مین رائے بہادر کا خطاب ۱۶- فروری ۱۸۸۶ء کو ملکہ قیصرہ مرحومہ کی جوبلی کے موقع پر گورنمنٹ ہند سے بطور ذاتی اعزاز کے عطا ہوا سکونت مدورا
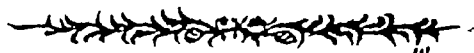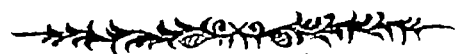
محمد فضل اللہ۔ خاں بہادر۔ ولادت ۱۸۶۵ء۔ آپ شاہزادہ ظہیر الدولہ مرحوم شاہزادہ دوم آرکاٹ کے فرزند ہیں۔ ۸۔ اکتوبر ۱۸۸۸ء کو سرکار انگریزی نے آپکو بطور ذاتی اعزاز کے خطاب خان بہادر کا مرحمت فرمایا۔ سکونت مدراس۔

محمد کرامت اللہ۔ خان بہادر۔ ولادت ۱۸۶۸ء۔ آپ شاہزادہ ظہیر الدولہ مرحوم دوم شاہزادہ آرکاٹ کے فرزند ہیں۔ ۸۔ اکتوبر ۱۸۸۸ء کو سرکار انگریزی نے آپ کو بطور اعزاز ذاتی خطاب خان بہادر مرحمت فرمایا۔ سکونت مدراس۔

غلام رضا۔ خاں بہادر۔ آپ حلقۂ مدراس کے سپرنٹنڈنٹ ڈاکخانہ جات ہیں۔ ۲۲۔ جون ۱۸۹۸ء کو گورنمنٹ ہند سے خطاب مذکور آپ کو مرحمت ہوا تھا۔ سکونت امیر محل ٹریپلکین۔

کوری میل ولیامنیلچے کٹی۔ خان بہادر۔ ولادت ۱۸۵۲ء۔ آپ انسپکٹر پولیس ہیں۔ آپ کو یکم جنوری ۱۸۹۰ء کو خطاب خان بہادر مرحمت ہوا تھا۔ سکونت ارناڈ

لالجی والجی سیٹھ۔ خان بہادر۔ ولادت ۱۸۴۵ء۔ آپ مدراس کے تاجر ہیں آپ کے قبضہ میں کچھ غیر منقولہ جائداد بھی ہے۔ آپ کو پبلک معاملات میں بہت بڑی دلچسپی ہے اور آپ نے اُنکے متعلق بہت سی خدمات انجام دی ہیں۔ انھیں خدمات کے صلہ میں ۲۱۔ مئی ۱۸۹۰ء کو گورنمنٹ ہند نے آپکو خطاب مذکور عطا فرمایا۔ سکونت مدراس

تھمن سنگھ۔ ہراری گارو۔ مہاراج۔ راؤ صاحب۔ ولادت ۱۸۴۰ء۔ آپ

کا نام سوریا نارائن راؤ تھا جنکی نسبت لارڈ کینمر انے اپنی اسپیچ مین فرمایا تھا کہ وہ بھی مثل اپنے والد کے خیر خواہ سرکار و مخیر تھے ۔ اُنھون نے سنہ ۱۸۳۳ع کی قحط سالی مین ضلع نلور کے غربا و مساکین کی بہت بڑی امداد کی ۔ بہت سے خیراتی کام جاری کیئے اور اُمور رفاہ عام مین سیر چشمی و دریا دلی سے چندہ دیا ۔ آپ سنہ ۱۸۵۳ع مین اپنے والد بزرگوار کے انتقال کے بعد اُنکے جانشین ہوے ۔ سکونت وزیگاپٹم ۔
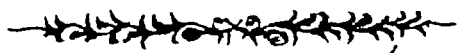
منجری شیو رام پٹر رام کرشن آئیر ۔ راؤ بہادر ۔ ولادت سنہ ۱۸۵۸ع ۔ آپ قوم کے برہمن اور وکیل سرکار ہین ۔ ۶ ۔ اگست سنہ ۱۹۰۰ع کو خدمات عامہ کے جلدو مین راؤ بہادر کا خطاب عطا ہوا ۔ سکونت کالیکٹ ۔
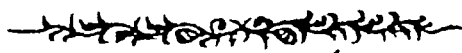
ترُویدی سنجیو داس نرسنگ راؤ ۔ راؤ بہادر ۔ ولادت سنہ ۱۸۴۹ع ۔ آپ قوم کے برہمن اور سرکاری وکیل ہین ۔ ۹ ۔ نومبر سنہ ۱۹۰۱ع کو بجلدوے حسن خدمات بطور ذاتی اعزاز کے راؤ بہادر کا خطاب مرحمت ہوا سکونت شمالی ارکاٹ ۔

مدور اسُندرم آئیر نارائن سوامی آئیر ۔ راؤ بہادر ۔ ولادت سنہ ۱۸۶۳ع ۔ آپ قوم کے برہمن اور گورنمنٹ وکیل ہین ۔ ۹ ۔ نومبر سنہ ۱۹۰۱ع کو آپ نے راؤ بہادر کا خطاب حاصل کیا ۔ سکونت مدراس ۔
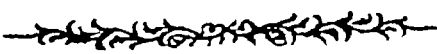
محمد رحمت اللہ ۔ خان بہادر ۔ ولادت سنہ ۱۸۶۲ع ۔ آپ شاہزادہ ظہیر الدولہ مرحوم شاہزادہ دوم آرکاٹ کے فرزند ہین ۔ ۸ ۔ اکتوبر سنہ ۱۸۷۵ع کو برٹش گورنمنٹ نے آپکو ذاتی اعزاز کی وجہ سے خطاب خان بہادر کا مرحمت فرمایا ۔ سکونت مدراس ۔

وینکم بھاشیم آینگر - بی - اے - بی - ایل - سر جسٹس - نائٹ - دیواں بہادر - سی - آئی - ای - ولادت ۱۸۴۳ء - آپ ایک معزز برہمن خاندان سے تعلق رکھتے ہین - عرصہ دراز سے سرکاری ملازمت کا تعلق ہے - آپ کو ۱۶ - فروری ۱۸۸۶ء کو خطاب راے بہادر بطور ذاتی اعزاز کے مرحمت ہوا تھا اور ۲۵ - مئی ۱۸۹۵ء کو آپ خطابات دیواں بہادر اور سی - آئی - ای سے ممتاز و مفتخر ہوے - فی الحال آپ مدراس کے عہدہ جلیلہ ججی ہائی کورٹ پر مقرر ہین - آپ کے پاس کچھ ارضی جائداد بھی ہے - سکونت مدراس -

گودے نراین گجپتی راؤ - راجہ - سی - آئی - ای - ولادت ۲۸ - دسمبر ۱۸۲۸ء آپ وریگاپٹم واقع شمالی سرکار احاطہ مدراس کے قدیم گودے خاندان کے ممبر اور ریاست انکاپلی کے زمیندار ہین - آپ نے ہندو کالج کلکتہ مین تعلیم پائی ہے - آپ ۱۸۶۸ء سے ۱۸۸۴ء تک مدراس لیجس لیٹیو کونسل کے ممبر رہے ہین - ۱۸۸۱ء مین آپ کو راجہ کا خطاب مرحمت ہوا اور ۱۸۹۲ء مین سی - آئی - ای کے خطاب سے مخاطب ہوے - آپ نے کئی مدارس قائم کیئے ہین جنکی آپ برابر امداد فرماتے ہیں - ۱۸۸۷ء مین آپنے ملکہ وکٹوریہ کی جوبلی کے اعزاز مین مدراس کے لیئے جناب مرحومہ کا ایک اسٹیچو (مجسمہ) عنایت فرمایا تھا - آپ کے مزاج مین اعلیٰ درجہ کی فیاضی ہے جسکا آپنے اکثر موقع پر اظہار فرمایا ہے - پوپ روم نے اُس مہربانی کے صلہ مین جو آپ نے وریگاپٹم کے کیتھولک عیسائیوں کے ساتھ ظاہر کی تھی آپ کو ۱۸۹۱ء مین ایک پچی کاری کی تصویر عنایت فرمائی تھی - آپ کے دادا سری گودے جگا راؤ نے اٹھارھویں صدی کے وسط مین بہت سی نمایاں سرکاری خدمات انجام دی مین جنکی بابت کورٹ آف ڈائرکٹرس نے اپنی تحریر مورخہ ۱۷ - اپریل ۱۷۹۸ء مین نہایت شکر گذاری کے ساتھ اعتراف کیا ہے - آپکے والد بزرگوار

مین راجہ کمار وُرُدو نکٹپّا کے جانشین ہوے۔ آپ قوم وِلا ما سے تعلق رکھتے ہین اور اُس قدیم خاندان سے ہین جسنے پندرھوین صدی مین راجگان وجے نگر کی عملداری مین شہرت و عزت حاصل کی تھی اور اُنکے زوال پر صاحب حکومت ہوا تھا عہد سلطنت اسلامیہ مین آپ کے خاندانی سرغنہ کو پانچ ہزار پیادون کی منصب داری کا اعزاز حاصل تھا پھر اورنگ زیب شہنشاہ دہلی نے ایک سند کے ذریعہ سے آپ کے خاندان کو نواب آرکاٹ کا ماتحت کر دیا تھا۔ راجہ صاحب کے ایک بزرگ مقامی نائک تھے جنھون نے مدراس مین انگریزون کے قیام اور تعمیر قلعہ کے لیے راجہ چندرگری سے اجازت حاصل کی تھی۔ اور چونکہ اُنکے والد ماجد کا نام چنا پا تھا اسلیئے اُنھون نے اُس جگہ کو چناپائینم کے نام سے موسوم کیا۔ آپ کے دادا کا نام راجہ ڈمر کمار و نکٹپا نید و بہادر گارو تھا جن کو پرنس آف ویلز نے کلکتہ مین یکم جنوری ۱۸۷۶ء کے دربار مین سی۔ ایس۔ آئی کا خطاب مرحمت فرمایا تھا۔ آپ کا خاندانی جھنڈا ہنومد و جوم ہے جسپر پانچ مختلف رنگون مین ہنومان کی شکلین بنی ہوئی ہین۔ اضلاع نلور اور شمالی آرکاٹ مدراس مین آپکی بہت بڑی زمینداری ہے۔ خطاب راجہ کا موروثی ہے۔ سکونت کالاہستی۔ نلور۔

ایس۔ سری نواس راگھو آینگر۔ بی۔ اے۔ آنریبل۔ دیوان بہادر۔ سی۔ آئی۔ ای۔ ولادت ۱۸۴۹ء۔ آپ عرصہ دراز سے ملازمت سرکاری مین داخل ہین۔ یکم جون ۱۸۸۸ء کو خطاب دیوان بہادر سے سرفراز فرمائے گئے۔ ۱۸۸۹ء مین آپ محکمۂ رجسٹری مدراس کے انسپکٹر جنرل مقرر ہوے۔ ۳۔ جون ۱۸۹۳ء کو آپ کو کمپنین آف دی موسٹ المینٹ آرڈر آف دی انڈین امپائر کا خطاب مرحمت ہوا۔ ۸۔ نومبر ۱۹۰۱ء سے آپ مدراس لیجس لیٹیو کونسل کے ممبر ہین۔ سکونت مدراس۔

زیر انتظام کورٹ آف وارڈس سے لیا گیا اور آپ بغرض تعلیم مدراس بھیجے گئے۔ یہان آپ مسٹر سی مارس صاحب کی اتالیقی مین تعلیم پا رہے ہین۔ آپ ۶۔ اکتوبر ۱۹۰۶ء کو سن بلوغ کو پہونچینگے سکونت پتاپور۔

راج گوپال کرشن یا چیندر لورو۔ راجہ سری۔ بہادر۔ ویلوگوتی۔ سر۔ کے۔ سی۔ آئی۔ ای۔ راجۂ وینکٹاگیری۔ ولادت ۱۸۵۸ء۔ آپکا تعلق ولاما قوم سے ہے اور یہ خاندان ویلوگوتی خاندان کے نام سے مشہور ہے۔ اسکے بانی پلاماری یچما نائیدو تھے جو ابتدا مین پرتاب رُدر اجہاراج کی سرکار مین ایک جنرل تھے اور پھر ملچ گرار سردار ہوگئے۔ اسکے جانشین جیتی ریڈی ہوے۔ انھون نے ایک دفینہ کا پتا لگایا جسکے صلہ میں راجہ صاحب ورنگل کی سرکار مین مورد اعطاف والطاف رہے اور اُنھون نے ایک بڑی جاگیر عطا کی۔ اُنکے بعد اسکے اعقاب نے اس جاگیر کو ترقی اور وسعت دی۔ سری راجکمار یاچما نائیم وسالق راجۂ وینکٹاگیری ۱۸۳۲ء مین پیدا ہوے اور سی۔ ایس۔ آئی کا خطاب گورنمنٹ سے حاصل کیا۔ اسکے انتقال کے بعد اسکے فرزند راجۂ حال ۱۱۔ جنوری ۱۸۷۹ء کو گدی نشین ہوے ۱۸۸۸ء مین آپ کو کے سی آئی ای کا خطاب عنایت ہوا۔ آپ چند سال تک مدراس لیجس لیٹیو کونسل کی ممبری پر مامور رہے ہیں اور بارہ برس تک زمینداری ایسوسی ایشن مدراس کے پریسیڈنٹ رہ چکے ہیں آپ کا پیچہ اری منصب دار کا لقب قدیمی اور سلاطین مغلیہ کا عطا کیا ہوا ہے اور راجہ کا خطاب ۱۸۹۰ء میں گورنمنٹ نے تسلیم کیا۔ سات سو تیس گاؤن اس ریاست میں شامل ہیں۔ آپ کے ایک فرزند اور ایک دختر ہیں سکونت وینکٹاگری ضلع نلور۔
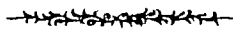
ڈم کمار اکلتیا نائیم۔ راجہ بہادر۔ کالاہستی۔ ولادت ۱۸۷۲ء۔ آپ ۱۸۹۴ء

ونکٹا کمار مہیپتی سوریا راؤ - راجہ پتاپور - ولادت ۵ - اکتوبر ۱۸۸۵ء

پتاپور کی قدیم زمینداری زیادہ تر احاطۂ مدراس کے ضلع گوداوری مین واقع ہے - اسمین ایک سو اُنتیس مواضع ہین جنکو دریاے الیرو اور دریاے گوداوری کی بعض نہرین سیراب کرتی ہین - دو لاکھ اٹھتر ہزار نوسو آٹھ روپیہ پندرہ آنہ ۸ پائی سالانہ پیشکش مقرر ہے اور سالانہ محاصل تقریبًا بارہ لاکھ ہے - احاطۂ مدراس کی زمینداریون مین یہ زمینداری بلحاظ زرخیزی دوسرے نمبر پر ہے - اس ریاست کی بنیاد سنہ ۱۶۴۷ء کے ایک عطیہ سے پڑی ہے - اس ریاست کے مورث اودھ کے قرب وجوار سے آکر یہان آباد ہو سکتے اور اُنھون نے حاکم وقت کو اپنی خدمات سے ایسا راضی کیا کہ اُسنے اس خاندان کو پتاپور کا تعلقہ عطا فرمایا - اُسوقت سے ابتک یہ تعلقہ اُسی خاندان مین چلا آتا ہے - راجہ صاحب حال اپنے مورث اعلیٰ بانی راج سے سولھوین پشت مین ہین - آپکے والد ماجد ۱۳ - جنوری سنہ ۱۸۶۲ء کو مسند نشین ریاست ہوے - وہ بڑے فیاض اور سخی مشہور تھے - اُنھون نے اکثر خیراتی کامون مین معتدبہ رقمین عطا کی تھین اور غریبون کے واسطے ایسا سامان کیا تھا کہ شبانہ روز خیرات تقسیم ہوتی رہتی تھی - اُنھون نے متعدد ویدک مدرسہ قایم کیے تھے اور کوکناڈا کے ہائی اسکول مین اُنھون نے ایک بڑی رقم چندہ دی تھی کہ جو بعد ازان درجۂ دوم کا ایک کالج "راجہ پتاپور کا کالج" کے نام سے ہو گیا تھا - اُنھون نے شیوجی اور وشنوجی کے مندر تعمیر کراے اور اُسکے مصارف کے واسطے کچھ اراضی وقف کر دی ہے - سنہ ۱۸۸۰ء مین وہ مدراس کی مجلس واضعان آئین وقوانین کے ایک ممبر منتخب کیے گئے تھے اور اُنھون نے ہندوستان کی قریب قریب کل تیرتھ کامون کی زیارت کی تھی - ۲۲ - جولائی سنہ ۱۸۹۰ء کو اُنھون نے وفات پائی - انکے ایک صاحبزادہ اور ایک صاحبزادی تھی - راجہ ونکٹا کمار مہیپتی سوریا راؤ ان کے جانشین ہین - آپ کا سن اُسوقت صرف پانچ برس کا تھا جب آپکے والد ماجد نے وفات پائی - لہذا علاقہ

راجہ راج گوپال کرشن یاچیندر رئیس و کلنا گری

راجہ وکما کمار میتی سوپارا اور رئیس تیاپور
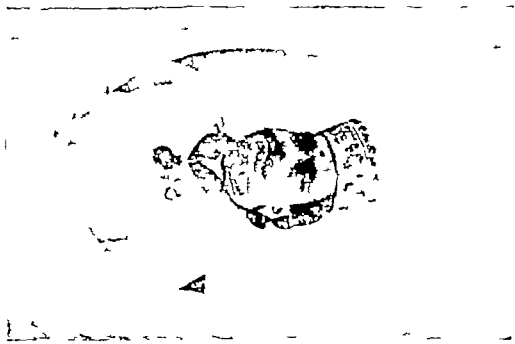
ویلورارجن پرتھاسارتھی مدلیر۔ راؤ صاحب۔ آپ خاندان ولالہ سے ہیں ۔ سنہ ۱۸۵۶ء میں پیدا ہوئے چنگل پٹ میں چند ایکڑ زمین آپ کے قبضہ میں ہے ۔ آپ کو یکم جنوری سنہ ۱۹۱۰ء کو خطاب راؤ صاحب گورنمنٹ ہند سے عطا ہوا۔ آپ کا تعلق محکمہ بورڈ مال مدراس سے ہے۔ سکونت مدراس۔

سرو گلر کرشنا چارئر۔ راؤ صاحب۔ ولادت سنہ ۱۸۵۵ء آپ برہمن ہیں ۔ یکم جنوری سنہ ۱۹۱۰ء کو اُن خدمات بیش قیمت کے صلہ میں جو آپنے بغرض افادہ انام کی تھیں آپ کو گورنمنٹ ہند نے راؤ صاحب سے مخاطب کیا ۔ سکونت بلیار

تھوڑ لار گھوئیا پنٹولو۔ گارو۔ بی اے ۔ راؤ صاحب ۔ ولادت سنہ ۱۸۶۲ء یکم جنوری سنہ ۱۹۱۰ء کو ملکی خدمات کے صلہ میں گورنمنٹ ہندنے آپکو خطاب راؤ صاحب عطا فرمایا ۔ آپ گدور ضلع نیلور میں ڈپٹی کلکٹر ہیں ۔ سکونت نلور۔

راما لنگم کنداسوامی پلئی ۔ راؤ بہادر ۔ ولادت سنہ ۱۸۶۱ء آپ فرقہ ولالہ سے تعلق رکھتے ہیں ۔ اور پنشن یافتہ تحصیلدار ہیں ۔ بحیثیت عہدہ دار مذکور آپ نے نمایاں خدمات انجام دیں اُنکے صلہ میں آپکو ۱۲ ۔ دسمبر سنہ ۱۸۹۵ عیسوی کو بطور اعزار ذاتی خطاب راؤبہادر عطا ہوا ۔ سکونت ٹیور ضلع ترچناپلی ۔

سیموئل پال ۔ ریورنڈ ۔ راؤ صاحب ۔ ولادت سنہ ۱۸۴۳ء ۔ ۲۱ مئی سنہ ۱۸۹۲ء کو گورنمنٹ ہند نے آپکو خطاب راؤ صاحب بطور ذاتی اعزاز کے عطا فرمایا ۔ سکونت تناولی

بہت بڑی دلچسپی ہے۔ سکونت پدوپیٹ۔

محمد سلطان ۔ خانصاحب۔ ولادت ۱۸۴۳ء۔ تعلقۂ رمالاکوٹا میں پچیس ایکڑ سے کچھ زیادہ زمین وراثتاً آپ کے قبضہ ملکیت میں ہے۔ آپ کی بیش قیمت خدمات کے صلہ میں ۲۱۔ مئی ۱۸۹۰ء کو خطاب خان صاحب عطا ہوا۔ سکونت کرنول۔

غلام محی الدین عبد الغفور ۔ سید۔ خان صاحب۔ ولادت ۱۸۵۱ء کئی ہزار ایکڑ اراضی آپ کے قبضہ مالکانہ میں ہے۔ آپ کو پبلک خدمات کے جلدو مین گورنمنٹ ہند سے یکم جنوری ۱۸۹۰ء کو خانصاحب کا خطاب مرحمت ہوا۔ آپ اسٹیشنری سب مجسٹریٹ کے عہدہ پر ممتاز ہین۔ سکونت ترچناپلی۔

لال بیگ ۔ خان صاحب۔ ولادت ۱۸۳۶ء۔ اُن نمایان خدمات کے صلہ مین جو آپنے مجسٹریٹ کی حیثیت سے گنجام ہل ٹرکٹس مین انجام دین آپ کو خطاب خان صاحب بطور ذاتی اعزاز کے ۳۔ جنوری ۱۸۹۲ء کو عطا ہوا آپ مدت دراز تک بعہدۂ سب مجسٹریٹی ممتاز رہے اور اب پنشن پاتے ہین۔ سکونت رسلکُنڈا۔

ولیا وربل مُدلیسی ۔ رامانیگر۔ راؤ صاحب۔ آپ خاندان برہمن سے ہین۔ ۱۸۴۵ء مین پیدا ہوے۔ یکم جنوری ۱۹۰۱ء کو بعوض حسن خدمات گورنمنٹ ہند سے آپکو خطاب راؤ صاحب عطا ہوا۔ پہلے آپ ہائی کورٹ مدراس کے مینیجر تھے اب پنشن پاتے ہین۔ سکونت کمباکونم۔

غلام حسین۔ خان صاحب۔ ولادت سنہ ۱۸۴۰ء۔ ۲۔ جنوری سنہ ۱۸۹۹ء کو گورنمنٹ ہند نے آپ کی اُن خدمات کے صلہ میں جو آپ نے بغرض اعادۂ حقائق انجام دیں خطاب خان صاحب عنایت کیا۔ سکونت ویلور شمالی ارکاٹ۔

محمد عبد الحافظ۔ خان صاحب۔ ولادت سنہ ۱۸۶۷ء۔ آپ کی قابل قدر پبلک خدمات کے عوض میں گورنمنٹ آف انڈیا نے یکم جنوری سنہ ۱۸۹۸ء کو خطاب خان صاحب سے مخاطب فرمایا۔ سکونت۔ دھرم پوری۔

محمد عزیز الدین حسین۔ خان صاحب۔ ولادت سنہ ۱۸۶۲ء ۲۴ مئی سنہ ۱۹۰۱ء کو بصلۂ حسن کارگزاری آپ کو برٹش گورنمنٹ نے خانصاحب کے خطاب سے مخاطب کیا آپ کڈالور ضلع شمالی ارکاٹ میں بعہدۂ ڈپٹی کلکٹری ممتاز ہیں اور مدراس یونیورسٹی کے فیلو ہیں۔ سکونت کڈالور۔

علی الدین۔ مولوی۔ سید۔ خانصاحب۔ ولادت سنہ ۱۸۵۲ء۔ آپ کے نہایت قیمتی خدمات و کارہائے نمایاں کے صلہ میں ۲۔ جنوری سنہ ۱۸۹۹ء کو خطاب خان صاحب عطا ہوا۔ کئی ایکڑ زمین آپ کے قبضہ مالکانہ میں ہے۔ آپ ایک مقتدر و معزز خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ سکونت ہوس پیٹ۔

محمد منیر خان صاحب۔ ولادت سنہ ۱۸۶۷ء۔ آپ انجمن مفید اہل اسلام کے سکریٹری ہیں جن خدمات کے صلہ میں خانصاحب کا خطاب آپکو ۱۲۔ دسمبر سنہ ۱۸۹۰ء کو گورنمنٹ آف انڈیا سے عنایت ہوا۔ مفید عام کاموں میں آپ کو

آپ کو لارڈ ولگن بہادر نے خطاب "نواب" سے ممتاز و سرفراز فرمایا۔ سنہ ۱۹۰۰ع مین آپ مجلس واضعان آئین و قوانین مدراس کے ممبر منتخب ہوے اور پھر سنہ ۱۹۰۲ع مین دوبارہ آپ کا انتخاب اسی منصب رفیع پر کیا گیا۔ آپ تمام ضروری واہم مسودات قانون مین نہایت مستعدی و قابلیت سے عمدہ مشورہ دیتے اور ہر ایک معاملہ ملکی مین پوری مصروفیت کے ساتھ حصہ لیتے ہین آپ ایک خوشخصال۔ ذہین وطباع اور بلند خیال رئیس ہین۔ سکونت مدراس۔
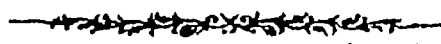
ایدو لتھ کاکت کرشنن۔ بی۔ ایل۔ دیوان بہادر ولادت ۵ جون سنہ ۱۸۴۱ع۔ آپ ایک نامی گرامی طبیب کے گھر مین پیدا ہوے۔ مگر آپ بچپن کی حالت مین یتیم ہو گئے اور آپ کی پرورش و پرداخت آپ کے والد ماجد کے ایک دوست نے کی جو اسوقت کلکٹری ملیبار کے نائب سررشتہ دار تھے اور بعدازان ترقی کرتے ہوے ڈپٹی کلکٹری کے درجہ پر پہونچ گئے تھے۔ آپ نے کالیکٹ کے پراونشل اسکول مین تعلیم پائی اور وہان آپ کو ایک وظیفہ ملگیا تھا۔ سنہ ۱۸۶۱ع مین آپ عدالت دیوانی ٹیلیچری کے ایک کلرک کی حیثیت سے ملازمت سرکاری مین داخل ہوے مگر اپنی قابلیت ولیاقت اور کارگزاری سے آپ نے جلد جلد ترقی پائی چنانچہ سنہ ۱۸۷۰ع مین آپ کوائی کے منصف ضلع ہوے اور یکم اکتوبر سنہ ۱۸۸۵ع کوٹناولی کے سب جج ہوے اور ۲۲۔ دسمبر سنہ ۱۸۹۲ع کو آپ پالگھاٹ کے جج درجۂ اول ہو گئے۔ اور جولائی سنہ ۱۸۹۹ع مین آپ اسپیشل ڈپٹی کلکٹر مقرر ہوے۔ اور سال بھر سے زیادہ آپ میونسپلٹی ٹیلیچری کے چیرمین بھی رہے ہین۔ سنہ ۱۸۹۷ع مین گورنمنٹ نے آپ کی عمدہ خدمات کی قدرشناسی مین ایک سرٹیفکٹ مرحمت کیا اور سنہ ۱۸۹۹ع مین آپ خطاب دیوان بہادر سے سرفراز کیے گئے۔ سکونت ٹیلیچری۔

کی نواسی سے آپ نے شرعی عقد کیا۔ عربی و فارسی و انگریزی میں دستگاہ کامل تھی اور سرکار انگریزی میں ڈپٹی کلکٹری کے عہدہ پر مامور تھے۔ عربی میں صنعت بے نقطہ میں انکے قصائد نعتیہ موجود ہیں اور انکی بہترین یادگار کتاب انوار عظیم ہے۔ آپ کے برادر خُرد حافظ محمد عبدالصمد خان بہادر رئیس نواب ظہیر الدولہ بہادر عظیم جاہ کے نواسہ داماد اور محمد منور خان بہادر موجودہ پرنس آف ارکاٹ کے صدر المہام اور رائٹر ہیں۔ ان کو عربی۔ فارسی۔ اور انگریزی میں پوری لیاقت ہے۔ صنعت عاطلہ میں انکے قصائد عربیہ مشہور ہیں اور صاحب دیوان ہیں آپ کی تصانیف نے قبولیت عام کا درجہ حاصل کیا ہے۔ سکونت سعید آباد ڈسٹرکٹ مدراس۔

سید محمد۔ آنریبل۔ نواب۔ بہادر۔ آپ سادات صحیح النسب ہیں آپ کی دادی صاحبہ حیدر علی نائک کے خاندان میسور سے تھیں۔ آپ کے والد ماجد آنریبل سیر ہمایوں جاہ بہادر سی۔ آئی ای تھے جنکی والدہ صاحبہ ٹیپو سلطان کی پوتی تھیں۔ آپکے پردادا صاحب نواب میر اسد اللہ خان بہادر تھے جو چند اصحاب کے بعد نواب ارکاٹ کے دیوان رہے تھے۔ آپ کے والد ماجد ۱۸۶۷ء میں مدراس کی کونسل واضعان آئین و قوانین کے ممبر مقرر ہوئے تھے اور وہ تاحیات خود یعنے ۱۸۹۳ء تک اس معزز منصب پر مامور رہے۔ اپنی وفات سے چند روز قبل وہ مدراس کی طرف سے ہز ایکسلنسی وائسرائے بہادر کی کونسل واضع آئین و قوانین کے ممبر مقرر ہوئے تھے۔ دسمبر ۱۸۹۶ء میں آپکو سرارتھر ہیولاک صاحب گورنر مدراس نے شریف کا عہدہ عطا فرمایا۔ یہ پہلا اتفاق تھا کہ ایک مسلمان اس جلیل القدر عہدے پر سرفراز کیا گیا تھا اس تقرر سے نہ صرف آپکے ہم مذہبوں کو مسرت حاصل ہوئی بلکہ تمام ملک نے اس انتخاب کو قدر کی نگاہ سے دیکھا۔ ۱۸۹۷ء میں حضور ملکہ وکٹوریہ مرحومہ کی الماسی جوبلی کے موقع پر کلکدوسے حمات

داد و دی اوران سب خدمات کے صلہ مین آپ لیجسلیٹو کونسل مدراس کے غیر سرکاری ممبر مقرر کیے گئے - گورنر بہادر مدراس کو بذات خاص آپ کی اعلیٰ قابلیت اور نمایان خدمات کا لحاظ تھا اور اسی کا نتیجہ تھا کہ آپ کو کونسل کی ممبری عطا ہوئی - تمت شد او ندرم -

محمد عبد الواسع - حاجی - حافظ - مولوی - خان بہادر - ولادت ۱۱ ربیع الآخر سنہ ۱۲۶۱ھ مسادۂ تاریخ ولادت "خورشید عالم" ہے - آپ نواب قادر محی الدین خان بہادر سکندر جنگ رضوان منزلت کے فرزند دوم اور نواب شکوہ الملک بہادر کے پوتے اور ہز ہائنس نواب والاجاہ جنت آرامگاہ کے کنواسے ہین - آپ کی شادی سنہ ۱۲۸۱ھ مین ہز ہائنس نواب ظہیر الدولہ بہادر عظیم جاہ جی - سی - ایس - آئی پرنس آرکاٹ کی صاحبزادی نواب طیب النسا بیگم کے ساتھ ہوئی - ان بیگم صاحبہ کے اجداد کرام چھ پشت سے مسلسل والی ملک ہوتے آئے ہین جن مین سے چار ابتدائی رؤسا کو فوجی اعزاز اور اکیس ضرب کی سلامی کا موروثی افتخار حاصل تھا - مگر تسلط گورنمنٹ انگلشیہ کے بعد فوجی تعظیم کے ساتھ آخری دور رؤسا کی پندرہ ضرب توپ سلامی مقرر ہوئی - آپ کو آپ کے خاندانی اقتدار و وجاہت کے لحاظ سے ۸ - اکتوبر سنہ ۱۸۹۷ء کو برٹش سلطنت نے خان بہادر کا خطاب عطا کیا - آپ نے علوم عربیہ اپنے ماموں حاجی مولوی قادر علی خان بہادر منور جنگ اور حاجی مولوی امام الدین اور مولوی شہاب الدین صاحب سے اور کتب فارسیہ اپنے حقیقی نانا حاجی محمد نجف علی خان بہادر سے اور علم طب حکیم جلال الدین احمد سے تحصیل کیا - چند مذہبی کتب آپکی تصانیف سے موجود ہین - آپ کے برادر اکبر مولوی محمد عبد الغنی خان بہادر کی شادی پہلے نواب [illegible] بہادر کی پوتی سے ہوئی - پھر انکے انتقال کے بعد نوا[illegible] جاہ بہادر

خوبی سے انجام دیں اور فرمایا کہ آپ کی علیحدگی سے ریاست میسور کو ایک بڑے تجربہ کار جفاکش اور ایماندار افسر کی خدمات کا نقصان ہوا۔ گورنمنٹ میسور۔

شنکر اسوبائر۔ آنریبل مہاراج راجیتوری۔ سی آئی۔ ای۔ ویلو مدراس یونیورسٹی دیوان ٹراونکور۔ آپ اس ریاست کے خاص باشندہ ہیں۔ اسوقت آپ کی عمر ۶۶ برس کی ہے۔ قریب قریب نصف صدی سے ریاست کی ملازمت کرتے آئے پہلے اسکول ماسٹر تھے۔ پھر حضور کچہری میں سرٹی مادھوراؤ کے ماتحت اولی افسری کا کام کرتے رہے۔ بعد ازاں اُنکے پرسنل اسسٹنٹ مقرر ہوئے۔ پھر افسر ڈویژن اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ہوئے۔ اسکے بعد ریاست ٹراونکور و کوچین کی درمیانی سرحد کے کمشنر پھر ڈائرکٹر محکمہ بندوبست اور بالآخر دیوان ریاست مقرر ہوئے اور اس جلیل القدر آخری عہدہ پر پانچ برس آٹھ مہینہ تک فائز رہے اور بعد اسکے مستعفی ہو گئے ہزہائنیس مہاراجہ صاحب ٹراونکور نے آپ کا استعفا قبول فرماتے وقت ایک دست خاص کی لکھی ہوئی چٹھی کے ذریعہ سے آپ کی حسن خدمات اعلیٰ قابلیت فہم و فراست مستعدی اور محنت واقفیت معاملات استقلال مزاج صوابدید رائے اور صولت اور وجاہت کا اعتراف فرمایا اور ظاہر کیا کہ آپ سے بہتر شخص اس عہدہ کے قابل بہم پہونچ سکتا تھا۔ خدمات و فرائض عہدۂ دیوانی ریاست کو غایت درجہ کی ہوشیاری اور قابلیت اور راستبازی سے انجام دیا۔ آپ کی دیوانی کے زمانہ میں ریاست کو ترقی اور سرسبزی حاصل ہوتی رہی۔ نظم و نسق اور ریاست کی فلاح و بہبودی کے بہترے امور کا آغاز کیا گیا۔ رعایا کی حالت بہت ہی عمدہ رہی تمام برٹش ریذیڈنٹ جنسے آپ کو دیوانی کے زمانہ میں سابقہ رہا آپ پر اعتماد اور آپ کی قدر و منزلت کرتے رہے اور اُنھوں نے اور گورنمنٹ مدراس نے بھی آپ کی کارگزاریوں

تھمبوچٹی - راجہ - دھرم پروین - سی - آئی - ای - ترچنا پلی رالیوار وکیا سوامی -

تاریخ ولادت ۱۸۴۳ء آپ ویسائی رالیو چھیار چیف ٹک کیپر کے فرزند ہین - آپنے مدراس کرسچن کالج اور پریسیڈنسی کالج مین تعلیم پائی ہے - آپ اول شخص ہین جنھون نے قانون کے متعلق پہلا انعام حاصل کیا ہے - آپ نے کچھ دن تک کوارٹر ماسٹر جنرل کے دفتر مین کام کیا - ۱۸۶۴ء سے ۱۸۶۵ء تک مدراس کی لیجسلیٹو کونسل کے مہتمم رہے - ۱۸۶۶ء مین پورگہی کے منصف مقرر ہوے - ۱۸۶۷ء و ۱۸۶۸ء مین میسور کی جوڈیشل کمشنری کے رجسٹرار تھے اور اسی سال بنگلور کی عدالت خفیفہ کے دوسرے جج مقرر ہوے - ۱۸۶۹ء مین اسسٹنٹ جوڈیشل کمشنر مقرر ہوے - اور اس عہدہ کے متعلق نہایت دلسوزی سے کام کیا اور ۱۸۷۲ء مین اسسٹنٹ کمشنر درجۂ اول کے عہدہ پر ترقی حاصل کی - ۱۸۷۶ء مین گورنمنٹ میسور کے ہیڈ سررشتہ دار (یا دیوان) اور اسسٹنٹ سکرٹری مقرر ہوے اور اسی سال سنٹرل فیمین رلیف کے بھی سکرٹری رہے - ۱۸۷۹ء مین بنگلور کے ڈسٹرکٹ اور سشن جج مقرر ہوے اور ۱۸۸۱ء مین ہز ہائنس مہاراجہ صاحب بہادر والی میسور کی کونسل کے ممبر قرار پاے - ۱۸۸۴ء مین چیف کورٹ کی ججی کے عہدہ پر فائز ہوے اور عرصۂ دراز تک نہایت عمدگی سے کام کیا یہان تک کہ ۱۸۹۰ء مین چیف جج ہو گئے - ۱۸۹۵ء مین کونسل آف ریجنسی کے پہلے ممبر مقرر ہوے اور بارہا میسور کے وزیر اعظم کا کام بھی بطور منصرم دیوان کے انجام دیا - ۱۸۷۷ء کے دربار قیصری دہلی مین اعزازی سرٹیفکٹ اور میڈل حاصل کیا - ۱۸۹۲ء مین آپ کو جوبلی کا میڈل ملا اور ۱۸۹۵ء مین سی - آئی - ای کے معزز خطاب سے سرفراز کیے گئے ۱۹۰۱ء مین آپ ملازمت دربار میسور سے علیحدہ ہوے ہز ہائنس مہارانی ریجنٹ نے اشتہار مورخہ ۱۸ مارچ ۱۹۰۱ء مین آپ کو ملازمت سے کنارہ کش ہونے کی اجازت دیتے وقت آپ کی اُن بیش بہا خدمات کی تعریف کی ہے جو آپنے چونتیس سال تک نہایت
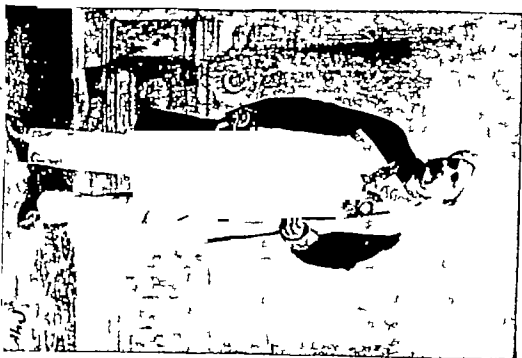
آنریبل مہاراج رجیتوری تسکر اسوامائر رئیس ٹاوندرم

راجہ تمسوچٹی دہرم پریدیں سی۔ آئی۔ ای رئیس میسور

سنہ ۱۹۲۰ء کو آپ بھی اُسی اعزاز سے فائز ہوے ۔ سکونت کالی کٹ ۔

دینکٹ پیرومل بومازاروکمار ۔ والی کاروت نگر ۔ راجہ ۔ یہ خطاب قدیم الایام سے موروثی ہے جسکو گورنمنٹ ہند نے بھی سنہ ۱۹۰۲ء مین تسلیم کیا ہے ۔ آپ راجہ کمار بومارازو مرحوم راجہ کاروت نگر کے فرزند ہیں ۔ آپ اُس خاندان سے ہین جو بومارارو کے نام سے موسوم تھا ۔ اس خاندان نے شمالی ارکاٹ میں دو صدی پہلے عروج پایا تھا ۔ سکونت کاروت نگر شمالی ارکاٹ ۔

پی انند اچارلو ۔ بی ۔ اے ۔ بی ۔ ایل ۔ آنریبل رائے بہادر سی ۔ آئی ۔ ای آپ مدراس کے مشاہیر میں ہین ۔ آپ کی ولادت مقام چتور میں واقع ہوئی ۔ آپکے والد ماجد چتور کے ضلع کی کچہری کے سررشتہ دار تھے ۔ آپ مدراس کے ایک مشہور مدرسہ میں داخل ہوے ۔ آپنے میٹریکیولیشن کے بعد پریذیڈنسی کالج سے ایف ۔ اے اور بی ۔ اے کے امتحانات پاس کیے ۔ سنہ ۱۸۶۹ء مین آپنے قانون کی ڈگری حاصل کی اور ہائی کورٹ مین وکالت کرنے لگے اور اسمیں بہت بڑی کامیابی حاصل کی ۔ آپ نویں نیشنل کانگرس کے پریسیڈنٹ تھے ۔ آپ کو ملکی معاملات میں خاص دلچسپی ہے آپ نے عرصہ تک میونسپل کمشنری کے عہدہ کے فرائض منصبی انجام دیے ہیں ۔ آپ بہت بڑے مقرر ہین ۔ آپ کو مدراس کی زبانون مین بڑی دستگاہ حاصل ہے آپ پولیٹیکل ایسوسی ایشن مدراس معروف بمدراس مہاجن سبھا کے سکرٹری ہین ۔ اور وایسریگل کونسل کے ممبر ہین ۔ سکونت مدراس ۔

سرکاری تحریرات مین آپ کو ولیا راجہ کدتا ناڈ لکھتے ہین۔ سکونت ملیبار۔

سیتھو لکشمی بائی۔ ہر ہائینس۔ رانی۔ ولادت ۱۸۹۵ء۔ آپ راجگان ٹراونکور کے خاندان سے تعلق رکھتی ہین۔ رانی کا خطاب آپ کو حال مین عطا ہوا ہے۔ آپ ٹراونکور کی بڑی رانی ہین اور لوکل گورنمنٹ آپکو ہر ہائینس سیتھو لکشمی بائی رانی اور گل سے مخاطب کرتی ہے۔ سکونت ٹراونکور۔

بوما دیوراو ونکٹ نرسنگھ نیڈو۔ راجہ۔ ولادت ۱۸۵۱ء۔ آپ وللورو شمالی کے رئیس ہین۔ خطاب راجہ عطیۂ گورنمنٹ برطانیہ اور موروثی ہے۔ آپکی ریاست کا رقبہ چھپن مربع میل ہے۔ سرکاری طور پر آپکا نام اس طرح لکھا جاتا ہے۔ راجہ سری بوما دیوراو ونکٹ نرسنگھ نیڈو بہادر زمیندار وللورو۔ سکونت نیگیڈی گوڈم۔

بھاسکر ستوپتی اور گل۔ راجہ رامند۔ ولادت ۱۸۶۸ء۔ آپ فرقۂ مروان سے تعلق رکھتے ہین۔ آپ ۱۹۔ نومبر ۱۸۹۱ء کو بحیثیت وارث رامند راجہ کے خطاب سے فائز ہوے۔ ستوپتی کا لفظ اس خاندان کے سرغنہ کے نام کے ساتھ اعزازی طور پر لکھا جاتا ہے۔ آپ کے قبضہ مالکانہ مین دو ہزار ایک سو ارسٹھ مواضع ہین۔ سکونت رامند۔

پیدیا کووی لگتھ ویرا راین۔ راجہ دوم کالی کٹ۔ ولادت ۱۸۳۴ء۔ آپ زمورن کالی کٹ کی طرح فرقۂ سمنت سے تعلق رکھتے ہین اور انھین کے ولیعہد ہین۔ جنکو عموماً خاندان زمورن مین ارالپدیا راجہ دوم کے لقب سے ملقب کرتے ہین۔ آپ کے نام کے ساتھ راجہ کا لفظ اعزازی طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ ۷۔ اگست

ویرورما راجہ۔ راجہ کورم براٹ۔ ولادت ۱۸۳۱ء۔ آپ کا تعلق اُس قدیم
چھتری خاندان سے ہے جو عرصۂ دراز تک سدھو سروپم کے لقب سے مشہور رہا ہے
آپکے آباؤاجداد نے زمورنان کالیکٹ کو اُس موقع پر جب اُن سے اور پرتگالیوں سے
جنگ ہو رہی تھی بہت قیمتی مدد دی تھی۔ اس خاندان میں بھی مثل دیگر خاندانہاے ملیبار
کے مرکماتیم قانون وراثت جاری ہے۔ آپکو اُس حصۂ ملک کے عوض میں جو گورنمنٹ
انگلشیہ کے قبضہ میں ہے اور جو پہلے آپ کے آباؤاجداد کی ملکیت میں تھا گورنمنٹ ہند سے
کچھ وظیفہ مرحمت ہوتا ہے۔ راجگی کا خطاب آپکا موروثی و تسلیم کردہ گورنمنٹ برطانیہ
ہے۔ سکونت ملیبار۔

تنگرورما۔ پورلیٹری راجہ سکند تاند۔ یہ خطاب موروثی ہے۔ آپ سامنت
خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہ خاندان پہلے ضلع وٹاکم پورم پر حکمراں تھا لیکن زمورن
کالیکٹ نے آپ کے مورث اعلیٰ کو ضلع مذکور سے نکالدیا۔ اُسوقت سے یہ خاندان
ساحل ملیبار کے اُس ضلع میں حکومت کرنے لگا جو ماہی سے مدگرا تک جہاں فی الحال
راجہ کا قیام ہے پھیلا ہوا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ حصہ ملک جرکل راجہ کولیٹری کا
عطیہ ہے ۱۷۶۶ء میں حیدر علی والی میسور نے اس ملک پر فوج کشی کی اُسوقت راجہ
نے افسران ایسٹ انڈیا کمپنی کے ساتھ تلیچری میں پناہ لی۔ دوبارہ جب ٹیپو سلطان نے
اس ملک پر حملہ کیا تو راجہ مہاراجہ ٹراونکور کے یہاں پناہ گزین ہوے۔ ۱۷۹۲ء
میں راجہ کد تناد اور گورنمنٹ برطانیہ میں معاہدہ ہوا اور خاندانی مقبوضات کے
عوض میں ایک رقم سالانہ مقرر ہوئی۔ اس خاندان میں بھی مثل دیگر خاندانہاے ملیبار
مرکماتیم کا قانون وراثت جاری ہے۔ آپ ۱۱ دسمبر ۱۸۹۵ء کو وارث ریاست
و خطاب ہوے۔ راجگی کے خطاب کو گورنمنٹ انگریزی نے بھی موروثی تسلیم کیا ہے

غلام محمد غوث - نواب - خان بہادر - آپ نواب معز الدولہ بہادر کے بیٹے اور ہزہائینس نواب عظیم جاہ سراج الامرا عمدۃ الملک اسد الدولہ ذو الفقار جنگ سپہ سالار پرنس آف آرکاٹ اول کے پوتے اور سر محمد منور خان بہادر کے سی - آئی - ای پرنس آف آرکاٹ حال کے برادر حقیقی ہین - نواب صاحب سلسلہ راست مین امیر الہند والاجاہ نواب محمد علی خان جنت آرامگاہ کی اولاد ہین جو ملک کرناٹک کے حاکم تھے - آپ ۱۲۸۰ھ ہجری مین شہر مدراس مین متولد ہوے اور ۱۸۷۵ء عیسوی مین خطاب خان بہادر گورنمنٹ ہند سے حاصل کیا - ۱۳۱۱ھ ہجری مین حضور نظام کی چچازاد بہن سے جو نواب صمصام الملک مغفور کی صاحبزادی ہین شہر فرخندہ بنیاد حیدرآباد دکن مین آپکی شادی ہوئی - ۱۸۹۹ء مین حضور ویسراے و گورنر جنرل بہادر ہند سے خطاب نواب آپ کو مرحمت ہوا - سکونت مدراس -
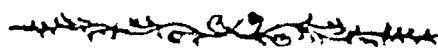
کانجی کرشنا سوامی رام سی - آئی - ای - ایف - ایم - یو - آپ ۱۵ ستمبر ۱۸۴۵ء کو ایک شریف گھرانے مین بمقام سلیم پیدا ہوے - آپ نے پریسیڈنسی کالج مدراس مین تعلیم پائی اور چار ہی برس مین امتحان مٹریکولیشن پاس کرکے عدالت ضلع نلور مین محافظ دفتر فوجداری مقرر ہوے اور اپنی کارگزاری سے بہت جلد ترقی کرکے سررشتہ داری پر اور پھر منصفی ضلع پر تعین ہوے ایسی تندہی سے آپنے عدالتی کام کیا کہ ۱۸۸۰ء مین آپ سب جج کردیے گئے پھر ۱۸۸۷ء مین ٹراونکور کے چیف جسٹس مقرر ہوے اس خدمت کے صلہ مین ہز اکسلنسی لارڈ الجن صاحب بہادر نے ۱۸۹۵ء مین آپ کو خطاب دیوان بہادر سے مشرف فرمایا - مہاراجہ صاحب حال نے آپ کو اپریل ۱۸۹۸ء مین دیوان مقرر فرمایا آپ نے بحیثیت دیوان ریاست نہایت عمدہ اصلاحات و ترقیات کین - آپکو گورنمنٹ سے سی - آئی - ای کا خطاب مرحمت ہوا ہے - سکونت مدراس -

کانجی کرتنا سوامی راؤ-سی-آئی-ای-رئیس مدراس ۔
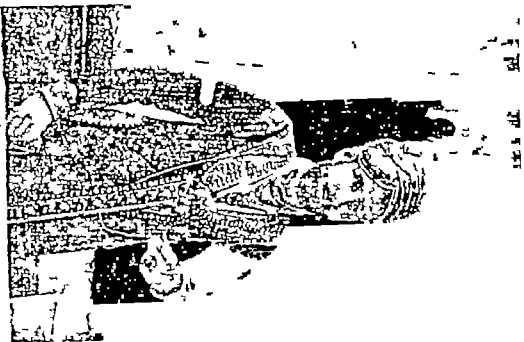
نواب غلام محمد غوث خاں بہادر رئیس مدراس

عطا ہوا۔ اُنھوں نے والی ریاست حال ونکٹاسوپتاچلاپتی کو جاندان زمیندار ونکٹاگری ضلع نلور سے لیکر متبنّی کیا۔ آپ نے ۱۸۸۱ء میں سن بلوغ کو پہونچ کے ریاست کا چارج لیا۔ آپ نے مختلف علوم خصوصاً علم اخلاق کی تعلیم پائی ہے اور اکثر رفاہ عام کے کاموں میں بڑی فیاضی ظاہر کی ہے۔ بہت سا وقت سیر وسیاحت مین صرف کرکے خوب تجربہ حاصل کیا ہے۔ ۱۸۹۳ء میں سفر یورپ اختیار کیا۔ اس سیاحت میں آپکے سب سے چھوٹے بھائی راجہ وینوگوپال بہادر آپ کے ہم سفر تھے۔ وہاں آپ کو حضور پرنس آف ویلز (جو اب شاہنشاہ ہند و بادشاہ انگلستان ہین) کی بیوی میں شریک ہونے کی عزت حاصل ہوئی اور ۷ا۔جولائی ۱۸۹۳ء کو بمقام ونڈسر کیسل قیصرۂ ہند و انگلستان آنجہانی کی حضوری سے شرف اندوز ہوے۔ آپکے سفر یورپ کا خاص مقصد یہی تھا۔ یہ وہ تمنا تھی جو آپکو صغر سن سے تھی جب آپ وطن مالوف کو واپس آئے تو اس اعزاز کی یادگار مین آپنے ایک ٹون ہال بنام وکٹوریہ ٹون ہال تعمیر کیا جسکا میادی پتھر ہز ایکسلنسی گورنر مدراس کے دست مبارک سے رکھا گیا تھا۔ ۱۸۹۵ء میں آپ کو حضور قیصرۂ آنجہانی کی جانب سے تمغہ نائٹ ہڈ آف انڈین امپائر مرحمت ہوا۔ آپ تین مرتبہ لیجس لیٹو کونسل کی ممبری کے لیے نامزد کیے گئے۔ ۱۹۰۰ء مین آپ کو خطاب مہاراجہ بطور اعزاز ذاتی کے ہز ایکسلنسی ہی ویسرائے لارڈ کرزن نے عنایت کیا۔ آپ کا خزانہ روپیہ سے مالامال رہتا ہے آپ محصول اراضی کے وصول میں سخت گیری نہیں کرتے بلکہ عندالضرورت محصول معاف کر دیتے ہیں۔ لاکھوں روپیہ آپ کا اپنی رعایا اور نیز دیگر زمینداروں پر قرض ہے آپ نے اکثر موقعوں پر ریاستوں کو نیلام ہونے سے محفوظ رکھا ہے۔ آپ اپنی رعایا میں ایسے ہردلعزیز ہیں کہ رعایائے عام چندہ سے ایک پارک آپ کے نام سے تعمیر کیا ہے۔ سکونت بیلی۔

نزول کیا تو راجہ وزیانگرم نے جنرل مذکور کو یقین دلا دیا کہ اس مفسدہ کا سرغنہ بیلی کا راجہ ہے اور اپنی خیر خواہی کے ثبوت مین خود جنرل کے ہمراہ ہوا جنرل نے راجہ بیدا کو یہ پیغام بھیجا کہ اگر قلعہ فورًا خالی کر دیا جائے تو معافی ممکن ہے۔ اُنھون نے قلعہ کا تخلیہ نامنظور کیا جنگ عظیم واقع ہوئی صبح سے گولہ باری شروع ہوئی قلعہ کی دیوارین چھلنی ہوگئین جب راجہ بیدا نے دیکھا کہ قلعہ کی حفاظت خارج از امکان ہے تو تمام عورتون اور بچون کو جمع کر کے قتل کروا دیا اور جان توڑ کے لڑنا شروع کیا۔ راجہ بیدا مع تمام جمعیت کے اس لڑائی مین کام آئے۔ فرانسیسی جنرل کی فوج چند بار ناکامیاب ہونے کے بعد بالآخر قلعہ مین داخل ہوئی۔ ایک بڈھا ایک جھوپڑے مین سے نکلا اور ایک بچہ کو جنرل کے سامنے حاضر کیا یہ بچہ مقتول راجہ کا لڑکا تھا جسکو اس بڈھے نے چھپا رکھا تھا جنرل نے اس لڑکے کو اپنے دامن عاطفت مین پناہ دی اسکا نام چنّار نگ راؤ تھا۔ دو شبون کے بعد چار آدمی جو اس قلعہ کی جمعیت سے بچکر نکل گئے تھے راجہ وزیانگرم کے خیمہ مین گھس گئے اور اُسے قتل کر ڈالا اس بچہ کو فرانسیسی جنرل نے بجائے مقتول باپ کے والی ریاست قرار دیا۔ اسکے بعد وزیانگرم سے صلح ہوگئی اور دو پرگنہ ریاست وزیانگرم کی طرف سے بطور اجارہ اس ریاست کو دیے گئے چند روز بعد وہ عہد و پیمان پھر فسخ ہوگئے اور رئیس بیلی کو نظام کی عملداری مین پناہ گزین ہونا پڑا۔ جب عنان اقتدار برٹش کے ہاتھ مین آئی تو پھر راجہ چنار نگ راؤ والی ریاست تسلیم کیے گئے۔ سنہ ۱۸۰۲ء مین اُنکے متبنّی رایدپا کو سند ملکیت استمراری عطا ہوئی۔ اُس زمانہ سے ریاست مین کوئی جھگڑا فساد نہین ہوا۔ سنہ ۱۸۳۰ء مین رایدپا کے فرزند سوبتا چلاپتی اُنکے جانشین ہوے۔ اُنکی وفات کے بعد سنہ ۱۸۶۲ء مین اُنکے متبنّی سیتارام کرشن مسند نشین ہوے۔ اُنھون نے سنہ ۱۸۶۸ء مین لاولد انتقال کیا۔ اُنکے بعد اُنکی بیوہ لکشمی چیلپاما والیہ ریاست ہوئین۔ اُنھون نے قحط بنگال مین چالیس ہزار من دھان روانہ کیے جسکے جلدو مین سرکار سے رانی کا خطاب

کے امتحان میں ملیالم زبان مین اول رہتا ہے ایک طلائی تمغہ عطا کرتی ہے۔ ٹراونکور کے کل دیوان آپکی قابلیت کے مداح رہے ہین اور اُنھوں نے اکثر موقعون پر آپسے مشورہ حاصل کیا ہے۔ ۱۵ جون ۱۹۱۰ء کو ہز ہائنیس مہارانی صاحبہ نے قصائی جس سے آپ کو سخت صدمہ پہونچا۔ سکونت ٹراونکور۔

ونکٹا سویتا چلاپتی رنگ راؤ مہاراجہ سری راؤ۔ دی آنریبل سر بہادر کے۔ سی۔ آئی۔ ای۔ مہاراجہ۔ ولادت ۱۸۶۲ء۔ آپ قدیم زمینداری بوبلی ضلع وریگاپٹم احاطۂ مدراس کے مہاراجہ ہیں۔ اس زمینداری کا رقبہ ۹۲۰ مربع میل ہے محاصل کچھ اوپر پانچ لاکھ روپیہ سالانہ اور آبادی ایک لاکھ ترسٹھ ہزار ہے۔ آپ کے مورث اعلیٰ راجہ پیدارایدو اس سمستھان کے بانی تھے۔ سلسلۂ راجگان ریاست ہذا میں آپ گیارھویں راجہ ہین۔ ۱۶۵۲ء میں آپ کے مورث اعلیٰ (راجہ پیدارایدو)۔ شیر محمد خان نواب چکاکول کی فوج کے ساتھ بحیثیت ایک افسر فوجی کے اس ضلع مین آئے۔ دوسرے افسر فوجی ہمراہیان خان مذکور سے پوسایتی مادھوا وریاگرم خاندان کے مورث تھے اور اُسی زمانہ سے ان دونوں خاندانون (بوبلی و وریاگرم) میں رقابت چلی آتی ہے۔ پیدارایدو کو صلۂ اُس کارنمایان کے جو اُنھون نے نواب کے فرزند کو بعض باغیون کے پنجہ سے چھڑانے میں کیا تھا راجہ سٹہ کی زمینداری بادرنگ راؤ کا خطاب عطا ہوا۔ یہ خطاب اس خاندان میں اب تک چلا آتا ہے۔ اُنھوں نے معطی شیر محمد خان کے نام پر ایک قلعہ موسومہ بیبلی (جسکے معنی تلنگی زبان میں شاہی شیر کے ہین اور جو کثرت استعمال سے بوبلی ہو گیا ہے) تعمیر اور ایک پیٹہ (یعنی موضع یا قصبہ) آباد کیا۔ ۱۷۵۶ء مین جب ایم سی جرل فرانسیسی نے بعض مفسدون کے استیصال کے واسطے جوان اضلاع میں برسر شورش تھے، سرکردگی افواج یوروپین وریاگرم میں

قدیم اعزاز سے آپ کو اپنی چہیتی بھتیجی کے سپرد کیا - اس جبریہ جدائی کے بعد اُنکا ملنا نہایت ہی رقت آلود اور درد انگیز تھا - مہارانی لکشمی بائی کو ہر مجسٹی ملکہ معظمہ مرحومہ نے کرون آف انڈیا کے شاہی طبقہ کا ممبر مقرر فرمایا تھا - سابق اور موجودہ مہاراجہ آپکے نہایت مہربان دوست اور شفیق ہین اور آپکے ساتھ دلی ہمدردی ظاہر کرتے ہین - ۱۸۸۳ء مین آپ مدراس یونیورسٹی کے فیلو مقرر ہوے تھے - کچھ دنون بعد آپکو رائل ایشیاٹک سوسائٹی آف گریٹ برٹن و آئرلینڈ اور رائل ہسٹاریکل سوسائٹی کے فیلو ہونے کی عزت حاصل ہوئی - بعد ازان ہر مجسٹی نے آپ کو سی - آئی - ای کا خطاب مرحمت فرمایا - راجہ کرال ورما ملیالم زبان کی انشا پردازی اور ناٹک کے موجد ہین ملیالم پبلک بڑی کثرت سے آپ کی تصنیفین پڑھتی ہے اور جن کتابون مین زیادہ علمی مذاق ہے وہ اسکولون اور کالجون مین بطور کورس کے متداول ہین - آپ کی بعض منظوم تصنیفین انگریزی نظم مین ترجمہ ہو رہی ہین - آپنے بہت سی کتابین تصنیف کی ہین وساکھ ویجیم (سنسکرت) جسمین ہز ہائینس سابق وساکھم مہاراجہ کی حکومت اور زندگی کے حالات ہین - تلابھاراشٹک وکٹوریہ چر تر سنگرھ (سنسکرت) کام بوادھ چمپو ویا گھرالیا سٹکم (سنسکرت) ناپر نام سٹکم (سنسکرت) سکنتلا یا رانیم (سنسکرت) میور سندیس - سرنگر منجری - کشم بنا سہسرم (سنسکرت) جسمین آپنے اہلیہ مہاراجہ مرحوم کو ایک ہزار اشعار مین معافی نامہ لکھا ہے ما دا روندا سٹکم - مناجات گنیش جی وغیرہ ہین - اسی طرح آپنے بہت سی کتابین تصنیف اور تالیف کی ہین - ریاست ٹراونکور کو آپ کی ذات سے جو فیض پہونچا ہے وہ بھی قابل ذکر ہے - آپ تین برس تک ٹراونکور کی لیجس لیٹو کونسل کے ممبر رہے اور گورنمنٹ اور پبلک نے آپ کی خدمات کو نہایت پسند کیا - آپ کئی علمی انجمنون کے پریسیڈنٹ اور ممبر ہین - آپ ہی کی تحریک پر سنسکرت کالج قائم ہے جسکے ممتحنون کی انجمن کے آپ پریسیڈنٹ ہین - مدراس یونیورسٹی آپ کے نام سے اُس طالبعلم کو جو بی - اے
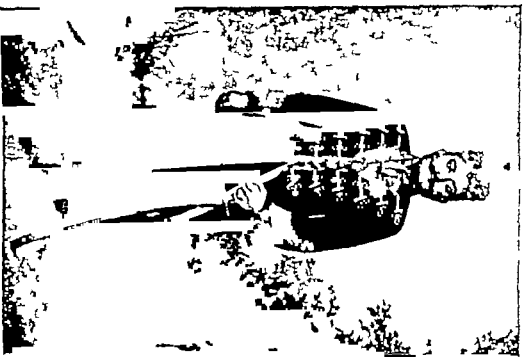
کیرال ورما ولیا کوئل تمپوران سی-ایس-آئی-رئیس ٹراونکور

مہاراجہ وکٹا سوبیا چلاپتی رنگ راؤ بہادر کے سی-آئی-ای-راجہ ببلی
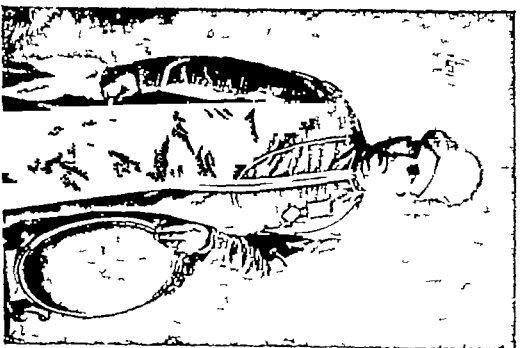
سال میں بسر کردیے۔ بچپن ہی سے آپ کی قدرتی ذہانت اور ذکاوت کے آثار نمایاں
تھے جبیر آپ کے عم مکرم راجہ راجہ ورما یعنی موجودہ والی ٹراونکور کے والد ماجد کی توجہ مائل
ہوئی انھوں نے آپ کو اپنی خاص نگرانی اور تعلیم میں لیا اور آپ کی سنسکرت تعلیم جو
ایسے قابل اور بزرگ کی سرپرستی میں شروع ہوئی تھی اس سرگرمی اور کامیابی کے ساتھ پوری
ہوئی جسکے لیئے معزز اُستاد اور سرگرم شاگرد دونوں واجبی فخر کرسکتے تھے سنسکرت کی اعلیٰ
تعلیم نے بچہ کی ہونہار طبیعت اور دماغ پر وہ عمدہ اثر ڈالا جو اُسکے رفتار چال چلن قول و فعل
سے ظاہر ہونے لگا سنسکرت کے علم نے انگریزی زبان کی تحصیل آسان کردی اور آپنے
اس زبان میں حیرت انگیز ترقی کی۔ آپ کی زندگی کا سب سے تابناک واقعہ یہ ہے
کہ ہر ہائینس لکشمی بائی رانی آف ٹراونکور سے آپ کی شادی ہوئی ہے جو کمالات مختلف
فن موسیقی۔ ریاضی۔ اخلاق۔ مذہبی اور سب سے زیادہ اپنے شوہر کے ساتھ
وفادارانہ محبت میں مشہور و معروف ہیں۔ آپکی دنیاوی راحت و آرام میں آلیسم ترونال
مہاراجہ رام ورما نے خلل ڈال دیا جنھوں نے غیظ و غضب کے جوش میں بڑی بے دردی
اور ناانصافی سے آپ (بھتیجے داماد) کو پانچ برس تک شاہی حبس میں قید رکھا اور اُنکو
ایک عجیب و غریب فرضی سازش کا مرتکب ٹھہرایا۔ خدائی کا عم اسیر ناانصافی کا خیال
اور مقیدانہ زندگی کی تنہائی وہ مصائب تھے جنھوں نے نوجوان رانی اور اُسکے نوہر عالی تبار
کو سخت رنج اور صدمہ پہونچایا۔ تاہم دونوں نے نہایت استقلال اور بہادری سے
یہ مصیبتیں برداشت کیں۔ غالباً اس تنہائی اور رنج نے آپ کو شاعر بنانے میں مدد دی
کیونکہ اُسی جدائی اور مفارقت کا نتیجہ تھا کہ آپ نے "میور سندیس" تصنیف کیا یا ایک
پیغام ہے جو آپ نے اپنی شاہی شریک رنج و راحت کو ایک فرضی طاؤس کے ذریعہ سے
بھیجا ہے۔ یہ نظم نہایت شیریں۔ سادی۔ پرجوش انداز اور پُرخیال ہے۔ آیندہ مہاراجہ
دساکھم ترونال رام ورما کا پہلا کام یہ تھا کہ اُنھوں نے آپ کو قید سے آزاد کیا اور تمام

کے زمانہ مین مہاراجہ صاحب نے ۱۸۹۱ء مین لارڈ وِنلاک صاحب گورنر مدراس اور ۱۸۹۵ء مین لارڈ الجن صاحب والیسرائے ہند کی ملاقات حاصل کی - ۲۷- نومبر ۱۸۹۵ء کو مسٹر ولکاک صاحب انڈین سول سروس نے جو اُسوقت وزیگاپٹم مین گورنر مدراس کے ایجنٹ تھے آپکو گدی نشین کیا - اس موقع پر تمام لوکل یوروپین اور دیسی افسر موجود تھے - ۱۸۹۳ء مین اودیپور (واقع چھوٹا ناگپور) کی سرگوجہ خاندان کی ایک رانی کے ساتھ آپ کی رسم کدخدائی نہایت عظمت وشان سے عمل مین آئی اور ذاتی امتیاز کی علامت کے طور پر حضور والیسرائے بہادر نے آپ کو مہاراجہ کا لقب ۱۸۹۶ء مین عطا فرمایا - لیکن ہندوستان مین برٹش حکومت کے قائم ہونے کے پیشتر سے یہ لقب اس خاندان مین چلا آتا ہے - جدید قلعہ کی تعمیر مہاراجہ صاحب کی نابالغی کے زمانہ مین شروع ہوئی تھی اور مسند نشین ہونے کے بعد مہاراجہ صاحب نے اسکی تکمیل فرمائی - مہاراجہ صاحب نے قدیم قلعہ مین بھی بڑی بڑی اصلاحین فرمائی ہین اور اب خاندان راج اس قلعہ مین رہتا ہے - ہر ہائینس لکشمی دیوی راجیشوری بیوہ مہارانی صاحبہ نے ستر ہزار روپیہ کے صرف سے ایک مندر تعمیر کرا کے رامچندر سوامی دیوتا کے نام وقف کیا ہے - آپ کے ولیعہد کا نام رامچندر دیو ہے جو ۱۸۹۳ء مین پیدا ہوے ہین - سکونت جے پور -

---

کیرال ورما ولیا کوئل تمبورن

سی - ایس - آئی - شوہر ہر ہائینس راج راجیشوری رانی لکشمی بائی کرون آف انڈیا رانی اکبر ٹراونکور - ولادت ۲۱- فروری ۱۸۴۵ء آپ کی والدہ مکرمہ پورم ترونال تمبورٹی ایک جامع کمالات خاتون تھین جو سنسکرت اور ملایا زبان کے علم ادب مین اعلیٰ درجہ کی دستگاہ رکھتی تھین - آپ کے والد ماجد ملاپلی نم پوری - وید مقدس - حکمت اور نجوم کے بہت بڑے ماہر تھے مگر وہ ایک عرصہ تک نوع انسان کی سودمند خدمتگزاری کرنے کے بعد تارک الدنیا ہو گئے اور بقیہ انفاس

قلعہ جیپور میں موجود ہے - سترھوین صدی میں ملاکنگری میں فرانسیسیوں سے گھمسان کی لڑائیاں ہوئین اور وہ دریاے گوداوری تک ہٹا دیے گئے - دوسری لڑائی مرہٹوں سے امرکوٹ میں ہوئی - اتنک جو معمدی نظام حیدر آباد کو دیجاتی تھی اب وہ برٹش کے نام منتقل ہوئی اور ۱۸۶۳ء مین راجہ ستر کو جو فوجی مدد دی گئی تھی اُسکے معاوضہ مین پرگنہ جات کوٹ پاڑ وغیرہ حاصل کیے گئے - آپ کے والد سری راجندر دیو مہاراجہ جو ۱۸۴۴ء میں پیدا ہوے تھے چھبیس برس کی عمر میں گدی نشین ہوے اور انتیس برس ریاست کی حکومت کر کے ۱۸۸۹ء میں فوت ہوے - آپکے عہد مین برٹش گورنمنٹ نے ضلع گنجام کے مفسدہ سوارا اور رلوہ رمپا ضلع گوداوری کے فرو کرنے کی مدد کے صلہ میں ایک تمغہ ایک تلوار ایک فوجی وردی ایک ہیرے کی انگوٹھی ایک سونے کی ایک واچ گھڑی اور ایک گلوبند تحفۃً عطا فرمایا - مہاراجہ صاحب نے سارس - گیا - سدراس اور دیگر مقدس مقامات کی زیارت کی اور جب ہزرائل ہائنس پرنس آف ویلز بہادر مدراس مین رونق افروز ہوے تو حضور ممدوح کی حضوری سے شرف اندوز ہوے اور گورنر بہادر مدراس کی بھی ملاقات کی ۱۸۷۶ء مین بہت سے تعلیم یافتہ برہمن پنڈت اور بہت سے مسلمان تجار جو جیپور مین آکر آباد ہوے - عدالت گستری دیوانی و فوجداری کا کام ازخود برٹش گورنمنٹ کے حوالہ کر دیا گیا جسنے فوج پولیس اور مجسٹریٹوں کو مقرر کیا - مہاراجہ حال سری سری وکرم دیو ۱۸۷۵ء مین پیدا ہوے - چونکہ آپکے والد بزرگوار کے انتقال کے وقت آپکی عمر چودہ برس کی تھی اسوجہ سے ریاست کا کاروبار کورٹ آف وارڈس نے اپنے اہتمام مین لے لیا - مسٹر مارش آپ کے والد بزرگوار ہی کی زندگی مین آپ کے اتالیق مقرر ہو چکے تھے اور جب تک ریاست کورٹ آف وارڈس کے زیر اہتمام رہی صاحب موصوف بدستور برابر آپ کی اتالیقی کرتے رہے ۱۸۹۱ء سے ۱۸۹۵ء تک آپ کو تعلیماً تمام مشہور مقامات ہندوستان کی سیر کرائی گئی - ان سیاحتون

مین کامیابی ہوگی۔ اُن راجہ کے کوئی اولاد نرینہ نہ تھی صرف ایک بیٹی تھی جس کا نام
نیلا دیوی تھا۔ فوراً اسیلا و اسیم براجہ مندر مذکور روانہ ہوے اور وہان ونایک دیو کو
موجود پایا۔ انکا خاندان وطن اور دیگر حالات دریافت اور یہ راے قائم کرنے کے بعد
کہ وہ عالی نسب اور عالی خاندان ہے اس بات کا ارادہ کیا کہ اسکے ساتھ بیٹی کی
شادی کردی جاوے۔ چنانچہ شادی کردی اور راج سری ونایک دیو کے حوالہ کیا
جو بتیس زینہ کے تخت حکومت پر متمکن ہوے۔ جب نند اپور راج کے فرمانروا اسیلا و اسم
مر گئے تو سری ونایک سنگھ دیو راج کا نظم و نسق کرنے لگے۔ اسکے بعد رعایا نے اُنکی
مخالفت مین بلوہ کردیا اور وہ تخت پر قابض نہ رہ سکے اور راے پور کی طرف چلے گئے
یہان ایک بنجارہ (سوداگر) نایک لو بنیا سے ملاقات ہو گئی جسنے پیادون اور سوارون
کی ایک فوج کثیر سے مع دس ہزار مویشیون کے بغرض سامان باربرداری مدد دی۔
اس امداد کے ذریعہ سے سری ونایک سنگھ دیو پھر نند اپور مین آئے اور بلوہ کو فرو کر کے
اپنا تخت حاصل کیا۔ اس ملک التجار کی شکر گزاری کے اظہار کے لیئے اہالی خاندان
جیپور آج تک اپنے دستخطون مین جتّونی (ایک رسی جسکو ملک التجار مذکور الصدر
مویشیون کے باندھنے مین استعمال کرتا تھا) کی علامت استعمال کیے جاتے ہین۔ سری
ونایک سنگھ دیو نے مدگل اور گولکنڈہ کنتور کی سلطنتون کو جو اس زمانہ مین پائی جاتی
ہین فتح کر کے نند اپور کا خراجگزار بنایا اور ۱۶ پشتون کے بعد یہ خاندان نند اپور سے جیپور
مین سکونت گزین ہوا۔ ۱۶۶۸ء مین نظام حیدر آباد سے راج کی ایک سند حاصل ہوئی
اور چوبیس ہزار روپیہ کی سالانہ جمعبندی قبول کی گئی۔ نظام نے ایک تلوار اور ماہی
مراتب اور ایک ہاتھی مع عماری بطور تحفہ عطا فرمایا۔ اس سند کی رو سے راجہ خاندان
کے القاب یہ قرار دیے گئے "اعظم مہاراجہ عضد الدولہ مہابت آثار ید الیمین سلطنت
صمصام خلافت اسلام سری جہاڑکھنڈ بادشاہ جیپور سرکار" یہ پیش بہا مکسوبہ ابتک

کمار رامچندر دیو فرزند راجہ جیپور
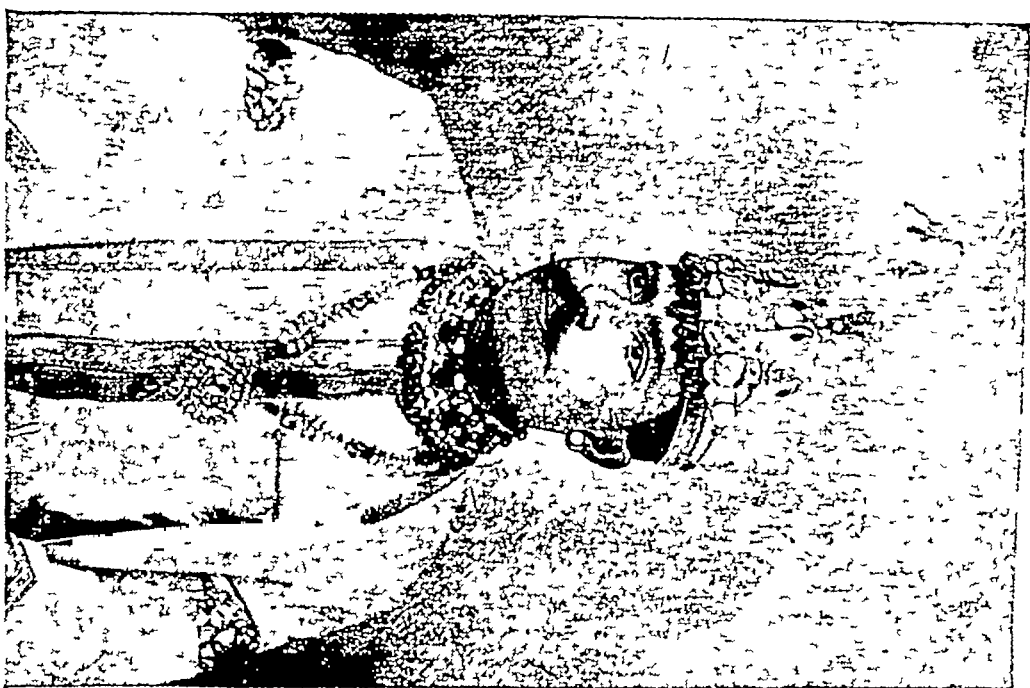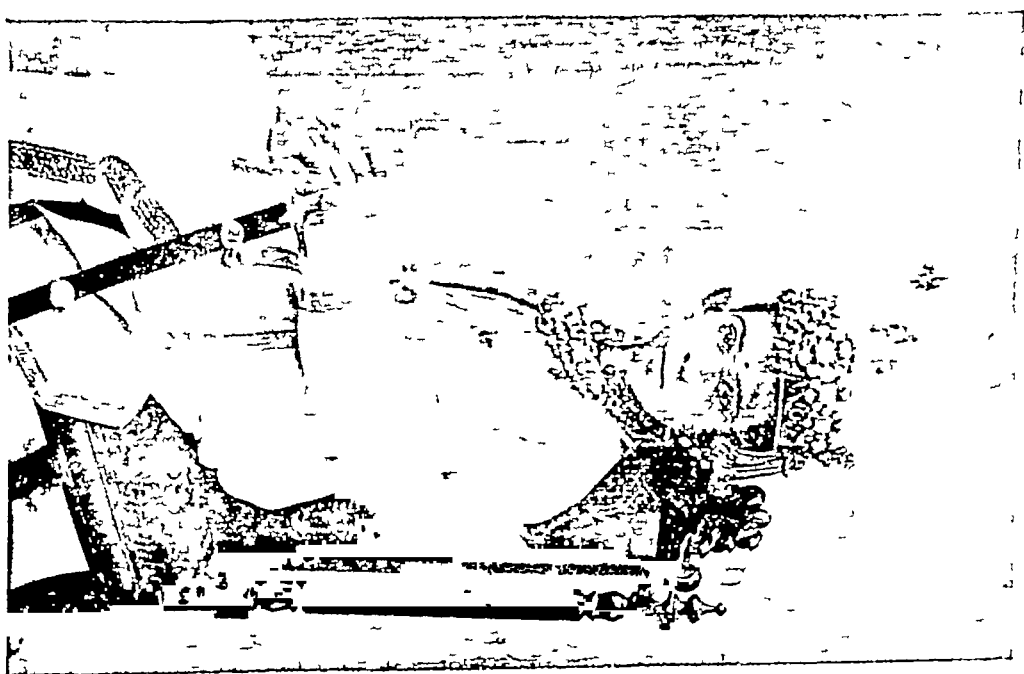
مہاراجہ سری وکرما دیو راجہ جیپور

سراج الامرا - مدار الملک - عمدۃ الملک عظیم الدولہ - اسد الدولہ - الانگلیز ظہیر الدولہ محمد علی خان محمد بدیع الزمان بہادر ذوالفقار جنگ - نصرت جنگ سپہ سالار - پرنس آف آرکاٹ موجودہ امیر آرکاٹ معز الدولہ خان بہادر کے بیٹے اور سابق ہز ہائینس عظیم جاہ امیر آرکاٹ اول کے پوتے ہیں - آپ کو ۳ - مارچ ۱۸۷۶ء کو خطاب خان بہادر عطا ہوا - ۲۲ - جون ۱۸۹۷ء کو حضور ملکہ معظمہ قیصرہ ہند مرحومہ کی ڈائمنڈ جوبلی کے مبارک موقع پر آپ خطاب کے - سی - آئی - ای سے ممتاز و مفتخر ہوئے اور اسی موقع پر آپکے چار صاحبزادوں کو بھی خان بہادر کا خطاب عطا ہوا - جنکے نام نامی یہ ہین - غلام محمد - عبد الحمید - محمد انور و غلام محی الدین - سکونت امیر محل مدراس -

---

وکرما دیو - سری - مہاراجہ والی ریاست جیپور - تاریخ ولادت ۱۸۵۵ء - خاندان راج جیپور کی اصلیت جمون کشمیر سے ہے - کسی زمانہ مین وہان گھی راجہ دیو حکومت کرتے تھے - یہ راجہ سورج بنسی خاندان کنک سین کی اولاد مین تھے - انکے تین لڑکے تھے دیایک دیو جو انکی دوسری نسبت مین تھے دار الریاست کو چھوڑ کر اس غرض سے بنارس کے تیرتھ کو آئے کہ وہان پرستش کرین کیونکہ وہ اپنے آبائی راج سے محروم ہو گئے تھے - اکیس روز تک وہ نہایت سخت قیود و شرائط کے ساتھ توبہ و انابت مین مشغول رہے تا آنکہ ایک شب پرمیشور خواب مین ظاہر ہوئے اور ان سے کہا کہ جاسدایور کے راج کو تلاش کر وہان تجکو راج ملجائے گا - اس خواب کو دیکھکر وہ فوراً اٹھ بیٹھے اور قطع مراحل و طے منازل کرتے ہوئے شہر سدایور مین پہونچے اور سرولیشورجی کے مندر مین داخل ہوے - انکے داخلہ کی شب کو وہی پرمیشور اُسوقت کے فرمانروائے سدایور پر عالم خواب میں ظاہر ہوئے اور اُس سے کہا کہ ایک عالی خاندان اور جامع الصفات راجکمار سرولیشورجی کے مندر میں وارد ہے اگر تو اپنی بیٹی اسکو بیاہ دے گا تو تجکو اپنی جو حاصل

ہین - اُنھون نے ۱۸۷۵ء مین انتقال کیا۔ اُسوقت اُنکے بیٹے آنند راج جو ۱۸۵۰ء مین پیدا ہوے تھے اُنکے جانشین ہوے - ۱۸۸۱ء مین اُنکو بھی مہاراجہ کا خطاب بطور ذاتی اعزاز کے عطا ہوا اور خطابات جی - سی - آئی - ای اور ہزہائینس وغیرہ سے ممتاز ہوے ریاست کا رقبہ تین ہزار مربع میل ہے اور آبادی تخمیناً نو لاکھ ہے - ریاست کا انتظام بالکل انگریزی نمونہ پر ہے اور مندرجۂ ذیل صیغون مین تقسیم ہے - (۱) مستھان جسمین صیغۂ دیوستھان وصیغۂ معدنیات وصیغۂ انہار شامل ہے - (۲) صیغۂ تعلقہ جات (۳) صیغۂ تجارت (۴) صیغۂ قانون (۵) صیغۂ قلعہ داری (۶) صیغۂ تعلیم انگریزی و ہندوستانی (۷) صیغۂ شفاخانجات قسمت بنارس کے پانچ اضلاع مین بھی تھوڑا تھوڑا علاقہ اس ریاست کا موجود ہے جسکا بندوبست استمراری ہے - ریاست وزیانگرم کی عالیشان عمارتین اکثر بلاد ہندوستان مثلاً کلکتہ - مدراس - اوٹاکمنڈ وغیرہ مین موجود ہین - سکونت وزیانگرم -

---
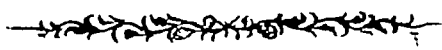
محمد منور علی - خان بہادر سر - کے - سی - آئی - ای - امیر آرکاٹ - آپ ۱۸۵۹ء مین پیدا ہوے اور ۱۸۸۹ء مین سابق امیر آرکاٹ کے جانشین ہوے - آپ کا مرتبہ باعتبار عزت و وقعت امراے کرناٹک مین اول ہے - آپ نوابان کرناٹک کے خاندان کے قائم مقام ہین جو مشہور انورالدین کی اولاد مین تھے اور جنکو نظام دکن نے کرناٹک کا نواب بنایا تھا اور جنکے بیٹے نواب محمد علی خان والاجاہ نواب کرناٹک کی لارڈ کلایو کی دلیرانہ مہمات کی بدولت مسند حکومت آرکاٹ تک رسائی ہوئی تھی - نواب انورالدین کے پوتے نواب عظیم الدولہ تھے جنکے بیٹے ہزہائینس پرنس عظیم جاہ اول امیر آرکاٹ ہوے تھے - ہزہائینس پرنس عظیم جاہ کو یہ خطاب ملکۂ معظمہ قیصرۂ مرحومہ نے ۱۸۷۰ء مین عطا فرمایا تھا - انکے جانشین ہزہائینس ظہیر الدولہ امیر آرکاٹ ثانی ہوے اور جنکے پورے پورے خطابات مقامی رواج کے مطابق یہ ہین - ہزہائینس عظیم جاہ عمدۃ الامرا - امیر الامرا

اس خانداں کے مورث اعلےٰ مدھن ورما تھے جنھوں نے ۱۰۹۵ء میں وادی کستنا
مین راجپوتوں کی نوآبادی قائم کی اور جنکے اسلاف کرام دربار گولکنڈہ میں نہایت باوقعت
سردار تھے۔ گولکنڈہ سے پسوپتی مدھن ورما ۱۶۵۲ء میں وزیگاپٹم میں آئے جہاں انھوں
نے اور اُنکے جانشینوں نے اپنی ریاست کو رفتہ رفتہ اسقدر ترقی دی کہ یہ خاندان شمالی
سرکار مین نہایت ذی وقعت اور صاحب طاقت ہوگیا۔ پیڈا کے رام راج ۱۷۱۱ء
مین شاید اپنے والد کے جانشین ہوے اور ۱۷۱۲ء مین اُنھوں نے پوتنور کو چھوڑکر
وزیانگرم کو اپنا مستقر قرار دیا اور اپنے نام پر اُسکو موسوم کیا۔ اُنکے بعد اُنکے بیٹے آنند راج
جانشین ہوے جنھوں نے گورنمنٹ انگلشیہ کا ساتھ دیا اور اُسکی حمایت میں نمایاں کامیابی
حاصل کی۔ پدے رام راج خلف آنند راج کے انتقال کے بعد اس خانداں کی حالت
بالکل بدل گئی۔ عزت۔ وقعت۔ وسعت اور حکومت مین بہت بڑا استحکام اور ترقی
ہوئی۔ اُسوقت اس خانداں کے سرغنہ کو مرزا اور میا سلطان کے خطابات کا شرف
حاصل ہوا اور ایسٹ انڈیا کمپنی کے یہاں سے ملاقات کے وقت اُنیس توپون کی سلامی
مقرر ہوئی۔ یہ ریاست قریب قریب تمام ضلع وزیگاپٹم میں پھیلی ہوئی ہے ۱۸۶۲ء مین
گورنمنٹ ہند نے راجہ کا خطاب تسلیم کیا اور زمینداروں کے مقابلہ مین اس خاندان کا
اعزاز بالاتر قرار دیا۔ رام گجپت راج نے ۱۸۵۲ء مین زمام ریاست اپنے ہاتھ مین
لی۔ انھون نے نہایت قابلیت کے ساتھ اپنا کام انجام دیا اور اپنی فیاضی اور
حسن اخلاقی سے ثابت کردیا کہ ہندوستانی روسا میں بہت کم لوگ اُنکے ہم پلہ ہیں
اُنکی فیاضی وسیر چشمی اور اولوالعزمی اور علم دوستی کی صدہا یادگاریں اب تک باقی ہیں ۱۸۶۴ء
میں اُنکو مہاراجہ کا خطاب اور ہز ہائنیس کا لقب عطا کیا گیا تھا اور اُس کے بعد
وہ کے۔ سی۔ آئی۔ ای سے بھی مخاطب ہوے اور تیرہ ضرب توپ کی سلامی بھی مقرر ہوئی اور
اُنکا نام اُس فہرست میں درج کیا گیا جنکی ملاقات بار دید کو حضور ویسرائے جاتے

مدراس

بجے رام گج پت راج - مہاراجہ سری پسوپتی بجے رام ننیا سلطان بہادر گارو - راجۂ وزیانگرم - آپ ۲۷ ستمبر ۱۸۸۳ء کو وزیانگرم مین متولد ہوے اور ۱۸۹۷ء مین جب ہز ہائینس مہاراجہ سر آنند گج پت راج جی سی - آئی - ای نے انتقال کیا تو آپ اُنکے جانشین ہوے - ہنگام جانشینی آپ کی عمر صرف تیرہ سال کی تھی - اُسوقت سے منجانب گورنمنٹ ایک سویلین عہدہ دار بلقب کلکٹر اینڈ کار جین مقرر ہے جو ریاست کا انتظام کرتا ہے اور آپ کی تعلیم و تربیت کا بھی نگران ہے - آپ ہز ہائینس مرحوم کی والدہ ماجدہ ہر ہائینس مہارانی الک راجیشوری کے حقیقی بھتیجے ہین اور چونکہ مہاراجہ صاحب کے کوئی اولاد نہ تھی لہذا اُنھون نے بذریعۂ وصیت نامہ آپ کو اپنا جانشین قرار دیا - انگریزی و سنسکرت کی تعلیم اُنھین کے زمانہ سے شروع ہو گئی تھی اور ابتک جاری ہے بچپن مین سب لوگ آپکو چٹی بابو کہا کرتے تھے - موجودہ نام مہاراجہ صاحب مرحوم کا رکھا ہوا ہے - آپ بہت اچھے شہسوار اور تمام مردانہ کھیلون کے شائق ہین - فی الحال آپ کی عمر اُنیس سال کی ہے

ریاست وزیانگرم ایک قدیم ریاست ہے جو ضلع وزیگاپٹم مین واقع ہے - والیان وزیانگرم سیسودیا راجپوت خاندان سے تعلق رکھتے ہین اور ہز ہائینس مہاراجہ رام سنگھ والی جیپور ملک راجپوتانہ و ہز ہائینس مہاراجگان جودھپور و ریوان سے آپکے ازدواجی تعلقات ہین

مرراراجہ سری پستو پتی سے رام گجپت راج سے سلطان بہادر گار دراجۂ وریا نگرم

مدراس

فہرست اسمائے گرامی خطاب یافتگان و مشاہیر احاطۂ مدراس

مدراس
MADRAS.
نولکشور پریس لکھنؤ

کے تراجم مشہور و مطبوع ہو چکے ہیں۔ آپ کا حاشیہ میر زاہد داخل درس ہے۔ آپکی ان خدمات کے صلہ میں گورنمنٹ نظام نے ۱۳۱۳ھ میں آپ کو خطاب مذکور سے سرفراز فرمایا۔ فی الحال آپ پنشن حاصل کرکے خانہ نشیں ہیں۔ سکونت حیدرآباد۔

نواب مرزا خان۔ داغ۔ فصیح الملک۔ آپ کے آباؤ اجداد دہلی کے قدیم متوطن تھے۔ آپ نے مبدء عمر میں حسب رواج زمانہ علوم مشرقیہ حاصل کیے۔ بچپن ہی سے آپ کی طبیعت کو نظم کیجانب خاص میلان تھا چنانچہ آپ ملک الشعرا شیخ محمد ابراہیم ذوق استاد شہنشاہ دہلی ابوظفر بہادر شاہ کے زمرۂ تلامیذ میں داخل ہوے۔ آپکی طبیعت غزل گوئی کیطرف مائل تھی آپنے اپنے اشعار آبدار میں واقعات روزمرہ اور قدرتی مناظر کی ایسی سچی تصویریں کھینچی ہیں جو اردو نظم کے قالب میں ایک جدید روح پھونکنے والی کہی جاسکتی ہیں۔ آپ کو اس رنگ میں اسقدر پختگی ہوگئی کہ بڑی دقیق طرحوں میں اور معرکۃ الآرا غزلوں پر آپنے جو غزلیں کہیں اُنمیں اسی طرز کو ہاتھ سے نہیں دیا۔ آپ پہلے نواب کلب علیخان بہادر والی رامپور کی سرکار میں ملازم تھے۔ یہاں آپ کو زور طبع دکھانے کا عمدہ موقع ملا اور دربار رامپور کے شاعرے آپ کی ذات سے چمک گئے۔ ریاست رامپور سے عرصہ تک آپ کا تعلق رہا۔ اسکے بعد آپ نے حیدرآباد دکن کا قصد کیا اور کچھ عرصہ کی امیدواری کے بعد آپ قدرداں سخن ہز ہائنس نظام دکن کی حضوری میں باریاب اور اُنکی استادی کے فخر سے معزز ہوے اور آپ کو فصیح الملک کا خطاب اور منصب مرحمت ہوا۔ اسوقت ملک میں آپ کے تین دیوان اور ایک مثنوی فریاد داغ مطبوع ہو چکی ہے آپ کا کلام سہل ممتنع اور آپ کا رنگ سادہ اور سادگی کے ساتھ موثر ہوتا ہے۔ سکونت حیدرآباد۔

کالپی وغیرہ کی جنگون مین سرخروئی حاصل کی - جنرل سر ہیو روز کمانڈنگ سنٹرل انڈیا فیلڈ فورس کے ہمراہ بھی آپ کو جوہر شجاعت دکھانے کا موقع ملا - اُسکے صلہ مین آپ نے آرڈر آف میرٹ اور آرڈر آف برٹش انڈیا کا تمغہ اور رسالداری میجری کا عہدہ پایا - ۱۸۸۲ء مین آپ کرنیل فٹس جرالڈ صاحب کے ہمرکاب مہم افغانستان پر گئے اور ۱۸۷۶ء مین دربار دہلی کے موقع پر کمانڈر انچیف ہند کے ایڈیکانگ اور ہز رایل ہائینس پرنس آف ویلز (اعلیٰ حضرت ملک معظم قیصر ہند) کے اردلی افسر مقرر ہوے - اِن تمام جانبازانہ خدمات کے جلدو مین گورنمنٹ انڈیا نے آپکو نواب کا موروثی خطاب مرحمت فرمایا - فی الحال آپ صوبہ اورنگ آباد کے جاگیردار ہین - سکونت چھاؤنی مومن آباد
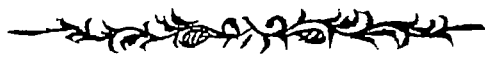
محمد وحید الزمان - مولوی - حافظ - حاجی - خان بہادر - نواب وقار نواز جنگ - آپکی ولادت کانپور مین ۱۲۶۶ ہجری مین واقع ہوئی - آپ کا سلسلۂ نسبی حضرت عمر فاروق رض تک پہونچتا ہے - آپ کے پردادا مولانا احمد ملتانی ایک مشہور عالم گزرے ہین - اُنکے فرزند مولوی نور محمد لکھنؤ مین وارد ہوے - اُنکے فرزند حاجی محمد مسیح الزمان نے لکھنؤ مین ایک مطبع جاری کیا جس نے علوم و فنون کی بکثرت کتابین شائع کین - آخر عمر مین وہ حیدرآباد مین آئے جہان مہتمم مطبع سرکار نظام ہو گئے تھے - نواب وقار نواز جنگ بہادر اُنکے دوسرے فرزند ہین - علوم دینیہ و مشرقیہ کی تکمیل کے بعد آپ نے کانپور کالج مین علوم دنیوی حاصل کیے - ۱۲۸۵ ہجری مین آپ دکن گئے اور چند سال تک گورنمنٹ نظام کے مختلف مناصب پر مامور رہکر ۱۳۱۱ ہجری مین مددگار معتمد فنانس اور ۱۳۱۲ھ مین فارن سکرٹری حیدرآباد مقرر ہوے - ۱۳۱۵ھ مین رکن صدر بورڈ اور ۱۳۱۸ھ مین ججی ہائیکورٹ پر ممتاز کیے گئے - آپ کے فیصلہ جات مالی و عدالتی نظائر ہائیکورٹ حیدرآباد مین داخل کیے گئے ہین اور صحاح ستہ - شرح وقایہ اور اکثر کتب حدیث و فقہ

نواب مرزا خان داغ فصیح الملک
رئیس حیدرآباد دکن
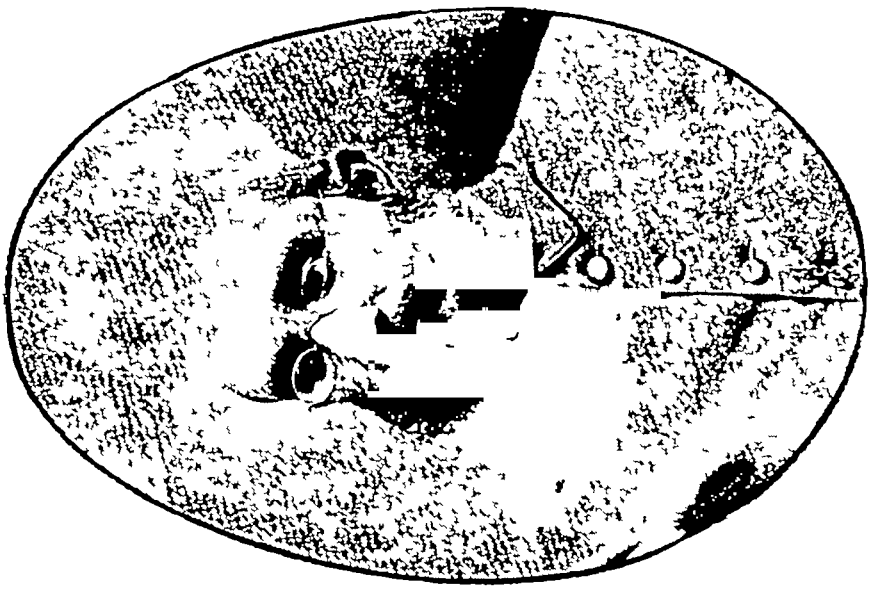
خان بہادر مولوی احمد عبد العزیز۔ نواب عزیز جنگ
بہادر رئیس حیدرآباد دکن

خان بہادر محمد وحید الزمان مولوی حافظ
نواب وقار نواز جنگ حیدرآباد دکن

احمد بخش خان - ناظر - نواب - رسالدار سمر سردار بہادر ممبر آف دی آرڈر آف میرٹ اینڈ فرسٹ کلاس آرڈر آف برٹش انڈیا - جاگیردار - آپ کا سلسلۂ نسب ملک اسمٰعیل خان ناظر نواب دلاور جنگ تک پہونچتا ہے جو سلطان بہلول کے ہمرکاب افغانستان سے ہندوستان میں آئے اور سپہ سالاری کا عہدہ اور کارہاے نمایاں کے صلہ میں مذکورہ بالا خطاب حاصل کیا - اسکے بعد وہ ملتان اور پھر بہار کی صوبہ داری پر مامور ہوے اور ملک شیخاواٹی میں چھبیس لاکھ کی جاگیر اور پنجہزاری منصب عطا کیا گیا - آپ انکی آٹھویں پشت میں ہیں - انکی اولاد دربار شاہی سے دیوان کے خطاب سے مخاطب اور مناصب جلیل سے ممتاز ہوئی - انکی چوتھی پشت میں ملک عبدالکریم خان راجہ جے سنگھ والی جے پور کے مقابلہ میں مارے گئے اور انکی مقبوضہ جاگیرات پر راجہ موصوف قابض و متصرف ہو گئے مگر شاہ عالم نے انکے فرزند کبیر خان کو پرورش خاندان کے لیے ایک علاقہ برہر ضلع شیخاواٹی عطا فرمایا - انکی کئی پشتوں کے بعد ایک خانہ جنگی کی وجہ سے نواب احمد بخش خان کے والد محمد بخش خان ناظر عازم دکن ہوے اور ۱۸۱۵ء میں سرکار نظام کی ملازمت اختیار کی اور وہاں حیدرآباد کنٹنجنٹ رسالہ کے رسالدار مقرر ہوے - وہ ۱۸۱۹ء کی پنڈاروں اور مالک ہالی اور ونڈولی کی جنگوں میں شریک ہوے - انکی شجاعانہ خدمات کے صلہ میں اسی سال انکو رسالداری بھی ملی - انکی وفات کے بعد انکے فرزند احمد بخش خان ناظر ۱۸۳۰ء میں رسالہ سوم میں بھرتی ہوے اور ۱۸۳۵ء میں بریگیڈیر فریزر صاحب کی ہمراہی میں جنگ کرنول پر بھیجے گئے جسکے صلہ میں آپ کو پہلا کمیشن ملا - ۱۸۴۹ء سے ۱۸۵۶ء تک مختلف معاملات میں سات مہموں میں جمعداری حاصل کی - ۱۸۵۷ء کے زمانہ غدر میں کرنل ڈیوڈسن صاحب نے آپ کی رجمنٹ کو باغیوں کی سرکوبی اور گورنمنٹ کی وفادارانہ امداد کے لیے متعین کیا - جسمیں آپ سات لڑائیوں میں کامیاب ہوے - ۱۸۵۸ء میں بھی جھانسی - گوالیار -

مؤتمن جنگ ۔ پھر عماد الدولہ اور اُسکے بعد عماد الملک کے خطابات سے سرفراز فرمایا۔
آپ سنہ ۱۹۰۱ء مین ہز اکسلنسی گورنر جنرل و ویسرائے ہند کی کونسل کے ممبر مقرر ہوے۔
آپ کو امور تعلیمی مین خاص انہماک اور دلچسپی رہی ہے۔ سکونت حیدرآباد۔

سید علی بلگرامی۔ بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ شمس العلما۔ آپ آنریبل مولوی سید حسین بلگرامی نواب عماد الملک بہادر کے برادر اصغر۔ آنریبل سید عظیم الدین خان مرحوم کے بھتیجے اور سید زین الدین خان مغفور کے فرزند ہین۔ آپ نے بعد فراغ علوم مشرقیہ پندرہ برس کی عمر مین انگریزی شروع کی اور صرف آٹھ برس مین بی۔ اے۔ اور اُسکے بعد ایل۔ ایل۔ بی۔ کا امتحان پاس کیا اور یونیورسٹی سے ایک طلائی تمغہ حاصل کیا پھر رڑکی کالج مین چند سال تک آپ نے تعلیم پائی۔ اسکے بعد آپ حیدرآباد گئے جہان سر سالار جنگ ایک اسکالرشپ دیکر آپ کو اپنے ساتھ انگلستان لے گئے۔ وہان آپ نے علم معدنیات اور علم طبقات الارض کے اعلیٰ امتحانات پاس کیے اور تمغہ حاصل کیا اور فرانسیسی و جرمن زبانین بھی حاصل کین۔ انگلستان سے واپس آکر آپ حیدرآباد مین ناظم صیغۂ معدنیات و تعمیرات مقرر ہوے۔ سنسکرت کے آپ عالم ہین۔ آپ کی فارسی۔ عربی اور سنسکرت تصانیف ملک مین موجود ہین۔ تین برس تک برابر آپ مدراس یونیورسٹی کے علوم سنسکرت کے ممتحن منتخب ہوے اور ایم۔ اے۔ کے امتحان مین بیدان اور ویدک لٹریچر کے ممتحن تھے۔ آپ انگلستان کی کئی علمی سوسائٹیون کے ممبر ہین۔ گورنمنٹ انڈیا نے سنہ ۱۸۹۱ء مین آپ کو شمس العلما کے خطاب سے مفتخر کیا۔ کنارہ کشی ملازمت کے بعد آپ نے انگلستان کی سکونت کو ترجیح دی اور وہین اپنی آخری عمر بسر کرنا چاہتے ہین۔ سکونت لندن۔

شمس العلما سید علی بلگرامی۔ بی۔ اے۔
ایل ایل۔ بی۔ حال مقیم لندن

نواب احمد بخش خاں ماعز
رئیس مومن آباد

آنریبل سید حسین بلگرامی نواب علی یار خاں موتمن جنگ
عماد الدولہ عماد الملک بہادر حیدر آباد دکن
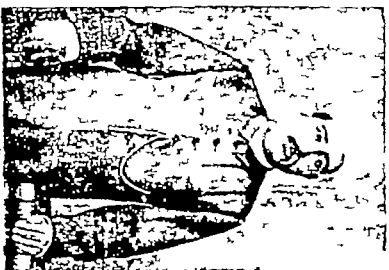
بہادر - ولادت ۱۸۴۲ء آپ کا قدیمی وطن - اسط واقع عراق عرب تھا جہاں سے اس
خاندان کے مورث اعلیٰ ہندوستان آئے اور بلگرام ملک اودھ کے راجہ کو مغلوب کرکے
مستقل سکونت اختیار کی - آپ کے دادا اس سے قبل وائسرائے کے دربار میں
بادشاہ اودھ کی طرف سے قائم مقام تھے - بعد الحاق اودھ ملازمت گورنمنٹ انگریزی اور
صاحب حلیہ پر ممتاز ہوئے اور کلکتہ میں سکونت اختیار کی - آپ کے والد دربھنگہ کے
مدرسۂ کالج میں انگریزی تعلیم پائی - بعد فراغ آپ کے چچا آنریبل سید عظیم الدین صاحب
کو لارڈ ولیم بنٹنگ صاحب نے اپنا ایڈیکانگ اور السنۂ مشرقی کا ترجمان مقرر کیا - بعد
چندے امیران سندھ کے دربار میں پولٹیکل ایجنٹ کے عہدہ پر مامور کیا اور دریائے سندھ
کی جہاز رانی کی نگرانی بھی انکے سپرد کی - اسکے بعد ملک بہار میں ڈپٹی کلکٹری اور سٹلمنٹ
افسری کا عہدہ انکے مفوض کیا گیا اور دو مرتبہ بنگال لیجسلیٹو کونسل کے ممبر مقرر ہوئے -
وہ مشہور محاصرۂ آرہ میں شریک تھے اور کنور سنگھ سے جنگ کی تھی - انکی بیش بہا خدمات کے
صلہ میں گورنمنٹ ہند نے - سی - ایس - آئی - کے معزز خطاب سے ممتاز کیا تھا آپکے
والد سید زین الدین خاں ۱۸۴۲ء میں ڈپٹی کلکٹر اور ڈپٹی مجسٹریٹ مقرر ہوئے اور بنگال
و بہار کے مختلف اضلاع میں نہایت عمدگی سے فرائض منصبی انجام دیکر ۱۸۷۵ء میں
کنارہ کش ہوئے - نواب عماد الملک بہادر نے پٹنہ اور کلکتہ میں تعلیم پائی اور ۱۸۶۶ء
میں اول درجہ میں - بی - اے - کا امتحان پاس کیا - آپ نے اپنے والد کی مرضی کے
خلاف سررشتۂ تعلیم کی ملازمت پسند کی اور کیننگ کالج میں عربی پروفیسر مقرر ہوئے -
۱۸۷۲ء میں سر سالار جنگ اعظم سے جنرل سیرو صاحب نے آپ سے ملاقات کرائی جو
آپ کو حیدرآباد لے گئے - ۱۸۷۳ء میں آپ انکے پرسنل اسسٹنٹ مقرر ہوئے اسکے بعد
پرایوٹ سکرٹری اور سکرٹری صیغۂ متفرقات کے عہدہ پر مامور رہے - حضور نظام نے
تخت نشینی کے بعد آپ کو اپنا پرایوٹ سکرٹری مقرر فرمایا اور تدریجاً علی یار خاں بہادر

کمشنر مقرر اور خان بہادر نواب عزیز جنگ کے خطاب سے معزز و مفتخر ہوے - ازان بعد شیرازۂ دفاتر کے صلہ تصنیف مین پائیگاہ سے پانچسو روپیہ کا انعام مرحمت ہوا - آپ ایک اعلیٰ ریونیو اور فنانشل افسر سمجھے جاتے ہین - بورڈ ڈائرکٹران ریلوے نے نظام گارنٹیڈ ریلوے کے متعلق مفید کارروائی کے انجام دینے مین آپ کو ایک سلور فری پاس دیا - اٹھائیس سال کی ملازمت کے بعد اب بحصول پنشن خانہ نشین ہین - اسکے علاوہ آپ ایک عرصہ تک پبلک خدمات مین مصروف رہے ہین - آپ سٹی مینوسپلٹی کے وائس پریسیڈنٹ بھی منتخب ہوے تھے - آپ دو مفید ملک رسالون تکمیل الاحکام اور عزیز الاخبار کے اڈیٹر اور پروپرائٹر رہ چکے ہین اور انمین آپ کے قلم سے علم فلاحت - فنانس اور ریونیو کے مسائل اور مباحث پر نہایت پُرزور مضامین شائع ہوے ہین مصطلحات دکن - سیاقِ دکن اور محبوب القوانین زیر طبع ہین - آپ گورنمنٹ نظام اور گورنمنٹ برطانیہ کے بہت بڑے خیرخواہ اور خیرسگال ہین - آپ کے چار فرزند ہین - غازی الدین احمد - محی الدین احمد - علی الدین احمد - رکن الدین احمد - سکونت حیدرآباد -
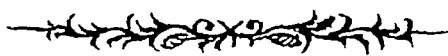
محمد حمید اللہ خان - افضل العلما سربلند جنگ بہادر - ایم - اے - بیرسٹرایٹ لا - جج ہائیکورٹ نظام - آپ کی ولادت ۱۷ - مارچ ۱۸۶۴ء کو شہر آگرہ مین واقع ہوئی - آپکے والد مولوی محمد سمیع اللہ خان بہادر - سی - ایم - جی - ہین - آپ علیگڑھ کالج مین تعلیم پاکر انگلستان گئے جہان سے ۱۸۸۶ء مین امتحان بیرسٹری پاس کیا - ۱۸۹۵ء مین حضور نظام کے ہائیکورٹ کے پیونی جج مقرر ہوے اور اپنی نمایان خدمات کے صلہ مین خطابات مذکور سے سرفراز کیے گئے - سکونت حیدرآباد -

سید حسین بلگرامی - آنربل - نواب علی یار خان موتمن جنگ عماد الدولہ عماد الملک

اپنے صرف سے ایک مدرسہ جاری کیا۔ سنہ ۱۳۱۳ھ میں ملکہ معظمہ کی ڈائمنڈ جوبلی میں بہت سے وظائف قائم کیے۔ اُسی سال ایک سبھا قائم کی جو اُسکے ممبروں کو بے حد نفع پہونچا رہی ہے۔ اپنے خاص مکان میں ایک دھرم وت کلب جاری کیا جسمیں قوم کایستھ کے لڑکے علمی مضامین پر مباحثہ کرتے ہیں حضور نظام نے آپ کی پیش کردہ تجاویز متعلق لنگر خانہ و پبلک مدارس کو پسند فرمایا۔ آپ ہندو کلب کے صدر نشین ہیں۔ سکونت حیدرآباد۔
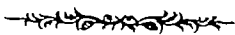
احمد عبد العزیز۔ مولوی۔ خان بہادر۔ نواب عزیز جنگ بہادر۔ آپ عربی الاصل قریشی نائطی ہیں آپ کے والد مولوی محمد نظام الدین کو سر سالار جنگ اول نے سنہ ۱۲۷۱ھ ہجری میں ضلع نیلور واقع مدراس سے حیدرآباد میں طلب کیا اور صیغۂ عدالت کی نیابت عطا کی آپ کو عربی و فارسی میں مہارت تامہ حاصل ہے۔ آپ شاعر بھی ہیں۔ ولا تخلص ہے اور حبیب اللہ ذکا نیلوری اور مولوی سید علی کامل لکھنوی سے تلمذ ہے۔ نواب مختار الملک کے عہد وزارت میں آپ ابتداءً سر رشتۂ عدالت میں ملازم اور پھر سر رشتۂ مالگزاری میں منتقل ہوئے۔ آپ نے حیدرآباد کے ملکی امتحانات مال و عدالت و فناس و حساب میں کامیابی حاصل کی۔ کتاب منتخب المال کی تصنیف کے صلہ میں سالار جنگ ثانی نے تین سو روپیہ کا انعام دیا۔ بعد ازاں آپ اسسٹنٹ اکونٹنٹ جنرل مقرر ہوئے اور حریۃ الحساب کی تالیف کے صلہ میں گورنمنٹ نظام سے تین سو روپے کا انعام پایا۔ پھر صیغۂ فنانسل کے متعلق عمدۃ القوانین تصنیف کی اور ایک ہزار روپے گورنمنٹ نظام سے ملے۔ اسکے بعد ۶۰۰ سو روپیے ماہوار پر آپ اسسٹنٹ ریویو سکرٹری ہوئے اور ایک معتد اور ضخیم تالیف کے انعام میں پندرہ سو روپیے حاصل کیے۔ جب آپ سر رشتۂ تحقیقات جاگیرات میں مامور ہوئے تو ایک کتاب اعظم العطیات کے صلہ میں سر آسمانجاہ وزیر اعظم نے دو ہزار روپیے عطا کیے۔ اسکے بعد اول تعلقدار ضلع اور پھر بارہ سو روپیے ماہوار پر علاقۂ پائیگاہ کے معتمد اور

مدار المہام آپ ہی کرتے ہین - کوئی راجہ یا نواب جب حیدرآباد کی سیر و سیاحت کو آتا ہے تو آپ ہی اُسکے مہماندار ہوتے ہین اور وہ سرکار نظام کی ملاقات سے بھی آپ ہی کے وسیلہ سے مشرف ہوتا ہے - راجہ صاحب نے کالیستھ پاٹ شالہ قائم کیا ہے جسمین انگریزی - فارسی اور سنسکرت کی تعلیم انٹرنس تک بلا فیس ویجاتی ہے - دھرم پرچارکشور پاٹ شالہ کے بھی آپ ہی بانی ہین جسمین علم نجوم - شاستر اور وید کی تعلیم ہوتی ہے اسکے علاوہ اپنی جاگیر مین اکثر مدرسے فارسی اور دیسی زبانون کی تعلیم کے لیے آپنے اپنے صرف سے جاری کیے ہین - آپ کالیستھ سبھا کے صدر نشین ہین سنہ ۱۳۱۴ ہجری مین آپ نے ایک جوبلی اسکالرشپ قائم کیا - حضور نظام کی تخت نشینی کی یادگار مین آپ نے اپنے مدرسہ سنسکرت کی تعلیم جاری کی ۱۸۹۹ء کی ڈائمنڈ جوبلی مین اپنے مدرسہ کے کل پاس شدہ طلبا کو طلائی اور نقرئی تمغے تقسیم کیے - سکونت حیدرآباد -

---
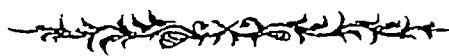
مُرلی منوہر - راجہ راجۂ راجان مہاراجہ آصف نواز ونت بہادر آصف جاہی - ولادت سنہ ۱۸۶۰ء - آپ کے آبا و اجداد شاہجہان آباد کے متوطن تھے - آپکا سلسلۂ نسب راجہ رگھناتھ سے ملتا ہے جو ایک تعلقہ کے صوبہ دار اور حیدرآباد کے وزیر اعظم تھے - آپکے والد کے انتقال کے بعد سر سالار جنگ اعظم نے آپ کو مدرسۂ عالیہ مین داخل کیا اور بعد فراغ تحصیل قانون پڑھنے کی صلاح دی - سب سے پہلے آپ سر رشتہ دار مالگزاری - پھر مالگزاری اور جوڈیشل محکمون کے کونسلر اور پرایوٹ سکرٹری مقرر ہوے - حضور نظام کی تخت نشینی کی تقریب مین مہمانون کے استقبال اور دربار کے انتظام کی ذمہ دارانہ خدمت آپ کے سپرد ہوئی - پبلک قرض کی تحقیقات اور مصارف ریاست کی اصلاح کی کمیشن کے آپ ممبر اور بعد ازان ریاست کے اکونٹنٹ جنرل معین ہوے - سنہ ۱۲۹۱ ہجری مین راجہ بہادر آصف جاہی اور راجۂ راجان کے خطاب سے معزز ہوے - سنہ ۱۲۹۷ھ مین فارسی و انگریزی کی تعلیم کے لیے آپ نے

اعلیٰ اور ممتاز عہدہ ہے۔ آپ نے اس مشکل عہدے کے فرائض کو نہایت ہوشیاری سے انجام دیا اسکے علاوہ آپ کے سپرد اور بھی مختلف خدمات تھیں۔ سرکش قوم روہیلا کی قوت توڑنے کے لیے جو مجلس قائم ہوئی تھی اسکے آپ صدرنشین تھے اور اسمیں جو قوانین پاس ہوئے ان کو گورنمنٹ نے منظور کیا اور انپر اب بھی عملدرآمد ہوتا ہے۔ چادرگھاٹ اور شہر حیدرآباد کی میونسپلٹی کی ممبری کی حیثیت سے آپ نے قانون بنانے میں قیمتی مدد دی۔ مجلس ترقی طب یونانی کے آپ ممبر تھے۔ جاگیرداروں کی جانب سے پہلے پہل لیجسلیٹو کونسل کے ممبر اور پھر آجینسل ممبر مقرر ہوئے۔ قوانین کا نفاذ و تعمیل آپ نے حسن بیدار مغزی سے کی انسران وحکام گورنمنٹ نظام اسکے معترف اور معرف ہیں۔ سکوت حیدرآباد۔

شیوراج دھرم ونت بہادر۔ راجہ راجاں مہاراج راجہ آصف جاہی۔ ولادت ۱۲۶۴ھ ہجری آپ کے خاندان کے اکثر بزرگ سلاطین علیہ کے دربار میں مناصب جلیلہ پر ممتاز تھے اور اس خاندان کے ایک ممبر راجہ ساگرمل کو نواب آصف جاہ اپنے ہمراہ دکن لائے۔ نوجوان راجہ ساگرمل کو چھٔ اصلاع کی دفترداری کا عہدہ اور اپنے تمام خانگی کاروبار کا انتظام سپرد کیا۔ انکی چوتھی پشت میں راجہ کرن تھے جنکے لاولد انتقال کرنے سے اُنکے چھوٹے بھائی راجہ اندرجیت مسند نشین ریاست ہوئے۔ انکے فرزند راجہ شیوراج دھرم ونت بہادر ہیں۔ ۱۲۸۰ھ میں آپ ریونیو کمشنر کے عہدۂ جلیل اور ۱۲۹۱ ہجری میں راجہ بہادر اور منصب آبائی سے ممتاز و سرفراز کیے گئے۔ ۱۲۹۴ ہجری میں آپکے والد نے انتقال کیا۔ ۱۲۹۸ ہجری میں حضور نظام نے آپ کو آپ کا موروثی عہدہ اور سرپیچ و مالائے مروارید مرحمت فرمایا۔ ۱۳۰۳ ہجری میں دھرم ونت اور راجہ راجاں کے خطابات سے معزز کیا۔ آپ ریونیو کمشنر۔ سررشتہ دار منصب و جمعیت اور ناظر رسومات ہیں۔ آپ جائداد سرسالار جنگ کی کمیٹی ٹرسٹی کے رکن بھی رہ چکے ہیں۔ امرائے دکن کے باہمی نزاعات کا تصفیہ بھی حسب الحکم

ہوا اور آبائی خطابات نواب ناصر الدولہ بہادر نے مرحمت کیے - بعد چندے وہ عدالت زمینداری کی وکالت کے عہدہ پر ممتاز ہوے - اُنکے بیٹے نواب قاسم علیخان چیف جسٹس کے عہدہ پر مامور ہوے اور ترکستان و ایران کے مہمانان سرکاری کے وکیل اور مہماندار مقرر ہوے - اُنکے فرزند اکبر نواب محمد ابو الحسن خان بہادر ہین - آپ بائیس برس کی عمر مین کوتوالی کے میر مجلس ہوے - اپنے والد کے انتقال کے بعد آپ نے امتحان انٹرنس اور مالگزاری اور عدالتی صیغون کا قانونی امتحان پاس کیا - آپ ایک علم دوست اور سیاحت پسند رئیس ہین - آپ کو بھی گورنمنٹ نظام نے آپ کا آبائی خطاب عطا کیا - آپکے برادر اصغر محمد مہدی حسین خان بے نظیر جنگ بہادر نے بھی انٹرنس تک انگریزی حاصل کی ہے اور گورنمنٹ نظام اور گورنمنٹ برطانیہ کی قانون دانی کی طرف مائل ہین چنانچہ بڑی کامیابی کے ساتھ اُنھون نے ریونیو اور جوڈیشل ڈپارٹمنٹ کے امتحانات پاس کیے ہین - سکونت حیدرآباد -

---
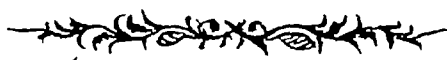
اکبر جنگ بہادر - نواب - سی - ایس - آئی - آپ کی ولادت سنہ ۱۸۴۰ء مین اورنگ آباد مین واقع ہوئی سنہ ۱۸۵۷ء کے زمانۂ غدر مین سترہ برس کی عمر مین آپ نے گورنمنٹ برطانیہ کی ملازمت اختیار کی - ممالک متوسط کی جنگو نمین شریک ہوے - بغاوت فرو ہونیکے بعد تانتیا ٹوپی کی جنگ مین شرکت کی - سنہ ۱۸۶۶ء مین مصر و روم و فارس و عرب کی سیاحت کے شوق مین ملازمت سے مستعفی ہوے - سنہ ۱۸۶۷ء مین پھر ملازم ہوے اور لارڈ نیپیر صاحب کے ہمراہ ملک حبش کو گئے - پھر سفارت جنوبی سکڈالا مین شریک ہوے - بعد قتل شاہ تھیوڈور و اختتام جنگ آپ کو کارہاے نمایان کے جلدو مین گورنمنٹ انڈیا نے سی - ایس - آئی - کا خطاب عطا کیا - پھر آپ کو گورنمنٹ نظام نے صوبہ داری اورنگ آباد پر مامور کیا مگر آپ اُسے چھوڑ کر سر ڈگلس فورسائتھ صاحب کی سفارت یارقند مین بطور ہندوستانی سکرٹری کے گئے اور گورنمنٹ برطانیہ کا شکریہ حاصل کیا - بعد واپسی آپ کو توال شہر حیدرآباد مقرر ہوے جو ایک

ضروری سفروں میں آپ کو اپنے ہمراہ لیجاتے ہیں۔ ہز ایکسلنسی لارڈ ڈفرن کی سیر مالی اور گورنمنٹ نظام کے مشہور مقامات کی سیر کرانے کی خدمت آپکو مفوض ہوئی تھی۔ آپ وزیر و معین المہام عدالت و امور عامہ کے معزز منصب پر ممتاز رہین اور کیبنٹ کونسل کے ممبر اور مجلس واضع آئین و قوانین حیدرآباد کے وائس پریسیڈنٹ ہیں۔ آپ کے چھ فرزند تین دختر اور ایک نواسا ہے۔ چار بڑے فرزند اپنے ادیب مسٹر تھرسٹن صاحب کے ہمراہ انگلستان گئے ہیں جنمیں سے دو بڑے بیٹے ائیں کالج میں داخل ہوئے ہیں۔ آپ کی بڑی دختر کی شادی نواب میر فصاحت حسین شاہسوار خان فتح یار جنگ صمصام الدولہ شجاع الملک بہادر سے ہوئی ہے۔ نواب فخر الملک بہادر کی آبائی اور موروثی جاگیریں بہت وسیع اور معتبر ہیں جہاں آپ کو دیوانی اور فوجداری کے اختیارات کلی حاصل ہیں۔ سکونت حیدرآباد

محمد ابو الحسن خان۔ نواب شوکت جنگ حسام الدولہ معین الملک بہادر جاگیردار ریاست۔ آپ کے پردادا آغا معین خان کا وطن اصفہان تھا۔ انکو شاہ کج کلاہ ایران نے ملک التجار کا خطاب دیا تھا۔ وہ ناصر جنگ کے عہد میں وارد دکن ہوئے جہاں خانی اور بہادری کے خطاب سے معزز ہوئے۔ انکے بیٹے نواب جعفر علیخان شوکت جنگ حسام الدولہ معین الملک بہادر نواب صلابت جنگ کے عہد میں راج سکاکرل کے صوبہدار مقرر ہوئے۔ اُنھوں نے فرانسیسی باغی زمینداروں اور مرہٹوں کی تہدید اور بادیہ میں کامیابی حاصل کی تھی۔ بعد چندے وہ دیوان محکمہ جاگی اور پھر وزیر اعظم نظام اور معین خان شوکت جنگ کے خطاب اور بعہدۂ سرداری کے لقب سے ممتاز و سرفراز کیے گئے۔ اُنکے بیٹے نواب ابو الحسن خان نواب صلابت جنگ کے وزیر اعظم کے سکرٹری تھے اُن کو سرفام جنگ حسام الدولہ معین الملک بہادر کا خطاب عطا ہوا۔ انکے بیٹے محمد سامی خان اعلیٰ کمشنر کروڑگیری تھے۔ اُنکے بیٹے نواب ابو الحسن خان نے نظیر جنگ کو شکوہ عہدی میں قلعہ کمم عطا

سرفراز حسین خان - میر - نواب صفدر جنگ مشیر الدولہ فخر الملک بہادر

ولادت ۱۵ محرم ۱۲۷۱ ہجری - آپ کے بزرگ نسلاً رضوی سید اور شہر طوس واقع ممالک ایران کے متوطن تھے مگر والی تاتار محمود سلطان کے بیٹے عبداللہ خان کی لشکرکشی طوس پر تاب مقاومت نہ لا سکے لہذا اس خاندان کے دو بھائی میر نقی اور میر ابو القاسم مع مال و منال ہرات میں عزلت گزین ہوئے جنمین سے مقدم الذکر حاکم خراسان اور موخر الذکر امام ہشتم حضرت امام رضا کے روضہ کے کلید بردار ہو گئے - میر نقی کے بیٹے سید حسین خواجہ علاء الدین حاکم خواف کی دختر سے منسوب ہوئے - خواجہ مذکور کے فرزند خواجہ شمس الدین جب شہنشاہ اکبر کے عہد مین وزیر اعظم مقرر ہوئے تو میر حسین بھی اپنے دو بیٹون کو ساتھ لیکر وارد ہندوستان ہوئے اور ملک بنگالہ کی بخشی گری پر مامور ہوئے - انھون نے جنگ کشمیر مین بھی کارہاے نمایان کیے تھے - اُنکے پوتے میر کمال الدین حسن افواج بلخ کے میر عسکر اور پھر وزیر ٹھٹہ مقرر ہوئے - اُنکے فرزند میر حسین امانت خان اول پہلے سپہ سالار فوج دہلی اور پھر وزیر اعظم دکن مقرر ہوئے - اُنکے بیٹے میر معین الدین امانت خان دوم شہنشاہ اورنگ زیب کے عہد مین وزیر ممالک لاہور و ملتان و کابل و کشمیر اور پھر وزیر خالصہ سپہ سالار - وزیر دکن اور ناظم اورنگ آباد ہوئے - اُنکے پوتے میر عبد الرزاق شاہ نواز خان صمصام الدولہ بہادر کے نام کا ایک چوک اورنگ آباد مین موجود ہے - بہرطور اس خاندان کے کل ادنی و اعلی اراکین ہمیشہ مناصب جلیل پر مامور اور شہنشاہان دہلی کے معتمد علیہ اور نظامان دکن کے دست راست رہے ہین اور ہمیشہ جانبازانہ خدمات انجام دی ہین - نواب فخر الملک بہادر کے والد ماجد میر غلام حسین خان فخر الملک حسام الدولہ صفدر جنگ نے ۱۸۵۷ء مین انگریزون کے جان و مال کی حفاظت کی - اُنکے فرزند اکبر نواب میر اسد علیخان نظام یار جنگ نظام یار الدولہ حسام الملک خانخانان بہادر اور دوسرے فرزند آپ ہین - آپ نے علوم فارسی و عربی و انگریزی کی تحصیل کے بعد قانونی مہارت حاصل کی - آپ کو شکار کا بہت بڑا شوق ہے - حضور نظام اسپنے

کیا۔ اُنکے بعد اُنکے فرزند نواب میرزا ورعلیخاں بہرام جنگ بہرام الدولہ اپنی خاندانی جاگیر وغیرہ کے وارث ہوئے۔ آپ نے نواب مختارالملک بہادر اول کی زندگی میں اُنکے فرزندوں کے ساتھ تعلیم حاصل کی پھر کئی سال تک علوم مغربی کی تحصیل کے لیے انگلستان میں قیام کیا۔ نوابصاحب زبان انگریزی میں عمدہ مہارت رکھنے کے علاوہ مختلف علوم وفنون اور پالیٹکس میں بھی دخل رکھتے ہیں۔ آپ کا عقد نواب مختارالملک دوم کی وزارت کے زمانہ میں نواب مختارالملک اول کی دختر سے ہوا۔ آپ معتمد فنانس و متفرقات اور مصرم معین المہام عدالت سرکارعالی اور جاگیر سالارجنگ کی انتظامی کمیٹی کے پریسیڈنٹ رہ چکے ہیں۔ آپ کے دو فرزند اور دو دختر ہیں۔ بڑے فرزند نواب سید تراب علی (ولادت سنہ ۱۳۱۱ھ) دوسرے فرزند سید زین العابدین (ولادت سنہ ۱۳۱۲ھ) نواب بہرام جنگ بہادر نہایت خلیق۔ فیاض۔ شریف پرور۔ عالی حوصلہ اور گورنمنٹ نظام اور تاج برطانیہ کے بہی خواہ رئیس ہیں۔ سکونت حیدرآباد۔
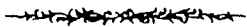
نادر بہبود علی میرزا۔ شہزادۂ نادری۔ جاگیردار۔ ولادت سنہ ۱۲۹۱ ہجری۔ آپ شاہ ایران نادرشاہ کی ساتویں پشت میں ہیں۔ آپ کے دادا اور نانا نواب سکندرجاہ بہادر کے عہد میں وارد دکن ہوئے۔ آپ کے نانا نے نواب نظام علیخاں کی پوتی سے شادی کی اور ایک جاگیر اور منصب حاصل کیا۔ آپ تعلقدار اور مجسٹریٹ درجۂ دوم ہیں منطق اور قانون میں مہارت تامہ رکھتے ہیں۔ گورنمنٹ نظام کی رعایا کے رفاہ خواہ ہیں۔ آپ کی شادی نواب بہرام الدولہ بہادر کی ہمشیر سے ہوئی جسسے دو فرزند اور دو دختر ہیں۔ سکونت حیدرآباد۔

ولیعہد کا رسالۂ حبشی آپ کے چارج مین آیا۔ اپریل ۹۷ ۱۸ء مین آپکی خدمات کے جلدو مین ڈائمنڈ جوبلی کی تقریب مین گورنمنٹ انڈیا نے آپ کو سی۔ آئی۔ ای۔ کا خطاب عطا کیا۔ اسکے بعد ہی حضور نظام نے آپ کو کرنیل نیول صاحب کی جگہ اپنی باقاعدہ افواج کا کمانڈر مقرر کیا۔ ان دونون موقعون پر ہر دلعزیز نواب افسر جنگ بہادر کے بیشمار احباب نے آپکو تہنیت نامے بھیجے۔ نوابصاحب ایک بے مثل شہسوار۔ مشہور قدر انداز۔ خلق مجسم اور شجاع شخص ہین۔ سکونت حیدرآباد۔
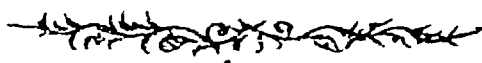
داور علیخان۔ میر۔ نواب بہرام جنگ بہرام الدولہ بہادر۔ جاگیردار سرکار نظام۔ ولادت ربیع الاول ۱۲۸۲ہجری۔ آپکے بزرگ سادات بارہہ سے تھے جنکا اصلی وطن سرسی ضلع مرادآباد تھا۔ اس خاندان کے مورث اعلی سید عاقل خان لب چاک جو فرخ سیر شہنشاہ دہلی کے دربار مین معزز عہدہ پر ممتاز تھے نواب نظام الملک آصف جاہ کے ہمراہ سات سو سوار لیکر داخل دکن ہوے۔ انکے بیٹے نواب میر امام علیخان برہان الدولہ ریاست نظام مین جاگیردار سرس گانون واقع بہار۔ پنجہزاری منصب دار۔ افسر سہ ہزار سوار۔ صوبہ دار ایلچپور اور قلعہ دار نرنال وغیرہ وغیرہ تھے۔ انکے بعد ۱۲۱۰ہجری مین انکے فرزند نواب میر زین العابدین خان سطوت جنگ اول بہرام الدولہ بہرام الملک ہزہائنس سکندر جاہ نظام دکن کے عہد حکومت اور میر عالم کے زمانۂ وزارت مین منصب ہفت ہزاری اور نوبت ونقارہ ونشان اور ایک لاکھ روپیہ کی جاگیر ذاتی کے علاوہ قدیم خاندانی جاگیرات سے بہرہ مند تھے۔ انکے بیٹے نواب سید عاقل خان تھے جنکے فرزند نواب سید زین العابدین خان سطوت جنگ ثانی ہوے انکی شادی نواب مختار الملک سر سالار جنگ اول کی ہمشیر کے ساتھ ہوئی تھی۔ انکے فرزند نواب میر بہادر علیخان سطوت جنگ ثالث نواب فخر الملک بہادر کی دختر سے منسوب ہوے انھون نے ۱۳۱۰ھ مین انتقال

ولادت ۱۸۵۲ء میں بمقام اورنگ آباد واقع ہوئی۔ آپ کے والد مرزا ولایت علی بیگ
حیدرآباد کنٹنجنٹ کے تیسرے رسالہ کے رسالدار تھے۔ زمانہ غدر میں جبر جوانانہ کارہائے
نمایاں انجام دینے کے صلہ میں انگلو گورنمنٹ ہند نے تمغۂ آرڈر آف میرٹ اور اعزازی
شمشیر مرحمت کی۔ آپ پندرہ برس کی عمر میں اپنے والد کی رجمنٹ میں داخل ہوئے اور
بہت جلد رسالدار ہو گئے۔ ۱۸۷۷ء کے دربار قیصری دہلی میں آپ حضور نظام کی ہمراہی
فوج کے افسر اعلیٰ تھے۔ مدار اعظم سر سالار جنگ اول نے جنرل رائٹ صاحب کمانڈر
حیدرآباد کنٹنجنٹ کے انتخاب کے موافق آپ کو حضور نظام کے اسٹاف میں داخل کیا۔
آپ اپنی رجمنٹ کے ہمراہ جنگ افغانستان میں شریک ہوئے۔ روانگی مہم کے وقت آپکو
یوروپین اور ہندوستانی ہمسر افسروں نے ایک نقرئی پیالہ تحفۂ نذر دیا تھا۔ اختتام جنگ
کے بعد ۱۸۸۱ء میں واپس آکر پھر حضور نظام کے اسٹاف میں اپنے عہدہ پر مامور ہوئے
ہزہائینس نے اپنی مسند نشینی کے وقت آپ کی ذاتی شجاعت و اولوالعزمی کے صلہ میں
نواب افسر جنگ بہادر کے خطاب اور ایڈیکانگ مقرر ہونے کے اعزاز سے معزز و مفتخر کیا
اور گولکنڈہ لانسرز رسالہ کو آپ کے زیر حکم کیا۔ آپ نے اپنی ذاتی قابلیت کی وجہ سے
حضور نظام کے سکتر کرنل مارشل صاحب کے چند روزہ قیام شملہ کے زمانہ میں انکی
قائم مقامی کی۔ ۱۸۸۸ء میں سر مارٹیمر ڈیورینڈ کے ہمراہ سفارت کابل کے قصد سے چلے
مگر التوائے سفارت کے سبب سے نواب افسر جنگ کی درخواست پر لارڈ رابرٹس صاحب
نے جنرل میکوئن صاحب کے اردلی افسری کی حیثیت سے کالی پہاڑی کی مہم پر بھیجدیا جسکے
اختتام پر آپ کو ایک تمغہ مرحمت ہوا۔ ۱۸۸۹ء میں ڈیوک آف کناٹ کی تشریف آوری کے
موقع پر آپ انکے پرسنل اسٹاف میں مقرر ہوئے۔ ۱۸۹۳ء میں جب امپیریل سروس
فوج کی ترتیب ہوئی تو حضور نظام نے پھر افسر جنگ بہادر کو اسکی افسری سے معزز
کیا اور ۱۸۹۴ء میں نواب افسر الدولہ کا خطاب مرحمت فرمایا اور ۱۸۹۶ء عیسوی میں حضور

کو اپنی وسیع الرقبہ ریاست مین ہر قسم کے اختیارات حاصل تھے - ۱۸۹۷ع کے قحط حیدرآباد
مین اُنھون نے تیس ہزار روپیے کا غلہ غرباے حیدرآباد اور محتاجین جاگیر کو تقسیم کیا تھا نواب
تیغ جنگ خورشید الدولہ خورشید الملک خورشید الامرا شمس الدولہ شمس الملک شمس الامرا امیر کبیر
سر خورشید جاہ بہادر نے سنہ ۱۹۰۲عیسوی مین انتقال فرمایا - نواب ظفر جنگ بہادر
ہز ہائینس نواب افضل الدولہ کے نواسے اور ہز ہائینس نظام حال کے بھانجے ہین - بعد
فراغ فارسی و عربی آپ نے حضور نظام کے ساتھ ایک ہی اُستاد یعنے کپتان جان
کلارک صاحب سے انگریزی تعلیم حاصل کی - ۱۸۸۵عیسوی مین آپنے سفر انگلستان
اختیار کیا جہان جناب ملکۂ معظمہ کے سکنڈ لائف گارڈس کے افسرون سے فنون سپہ گری
سیکھے - شاہی خاندان سے ملے اور جناب ملکۂ معظمہ کی خدمت مین باریابی کا شرف حاصل
کیا - سولہ مہینے کے بعد واپسی وطن کے وقت مشہور ممالک یورپ کی سیاحت اور مشاہیر و
معززین سے ملاقات کی - واپسی پر آپکے والد ماجد نے فوج پائیگاہ اور دیوانی کے کئی عہدونکا
کام سپرد کیا - ۱۸۸۶عیسوی مین آپ حضور نظام کے نائب ہو کر جناب ملکۂ معظمہ کی جوبلی
کی شرکت کی غرض سے دوبارہ ولایت گئے اور وہان اُنکی تمام لیویون مین شریک ہوے
اور ملکۂ معظمہ نے آپکی نہایت قدر افزائی فرمائی - ہنگام مراجعت ڈیوک آف کیناٹ کا ساتھ
ہوا جو پونا آرہے تھے - اُنسے اثناے سفر مین دوستانہ تعلقات پیدا ہو گئے - ۱۸۸۷ع
کی گولڈن جوبلی کے موقع پر جناب ملکۂ معظمہ نے اپنے دست خاص سے آپکو ایک تمغہ
اور ۱۸۹۷ع کی ڈائمنڈ جوبلی کی یادگار مین ایک کلاسپ مرحمت فرمایا - فی الحال آپ
اپنے والد ماجد سر خورشید جاہ بہادر مرحوم کی تمام جاگیرات کا اہتمام نہایت حسن انتظام سے
کرتے ہین - سکونت حیدرآباد دکن

محمد علی بیگ - مرزا - نواب - میجر افسر جنگ افسر الدولہ بہادر - سی - آئی - ای - ...

کو اپنی وسیع الرقبہ ریاست مین ہر قسم کے اختیارات حاصل تھے۔ ۱۸۹۷ء کے قحط حیدرآباد مین اُنھون نے تیس ہزار روپیے کا غلہ غربائے حیدرآباد اور محتاجین جاگیر کو تقسیم کیا تھا نواب تیغ جنگ خورشید الدولہ خورشید الملک خورشید الامرا شمس الدولہ شمس الملک شمس الامرا امیر کبیر سر خورشید جاہ بہادر نے ۱۹۰۲ عیسوی مین انتقال فرمایا۔ نواب ظفر جنگ بہادر ہز ہائینس نواب افضل الدولہ کے نواسے اور ہز ہائینس نظام حال کے بھانجے ہین۔ بعد فراغ فارسی و عربی آپ نے حضور نظام کے ساتھ ایک ہی اُستاد یعنے کپتان جان کلارک صاحب سے انگریزی تعلیم حاصل کی۔ ۱۸۸۵ عیسوی مین آپنے سفر انگلستان اختیار کیا جہان جناب ملکۂ معظمہ کے سکنڈ لائف گارڈس کے افسرون سے فنون سپہ گری سیکھے۔ شاہی خاندان سے ملے اور جناب ملکۂ معظمہ کی خدمت مین باریابی کا شرف حاصل کیا۔ سولہ مہینے کے بعد واپسی وطن کے وقت مشہور ممالک یورپ کی سیاحت اور مشاہیر و معززین سے ملاقات کی۔ واپسی پر آپکے والد ماجد نے فوج پائیگاہ اور دیوانی کے کئی صیغونکا کام سپرد کیا۔ ۱۸۸۷ عیسوی مین آپ حضور نظام کے نائب ہوکر جناب ملکہ معظمہ کی جوبلی کی شرکت کی غرض سے دوبارہ ولایت گئے اور وہان اُنکی تمام لیویون مین شریک ہوے اور ملکۂ معظمہ نے آپکی نہایت قدر افزائی فرمائی۔ ہنگام مراجعت ڈیوک آف کیناٹ کا ساتھ ہوا جو پونا آرہے تھے۔ اُنسے اثنائے سفر مین دوستانہ تعلقات پیدا ہو گئے۔ ۱۸۸۷ء کی گولڈن جوبلی کے موقع پر جناب ملکۂ معظمہ نے اپنے دست خاص سے آپکو ایک تمغہ اور ۱۸۹۷ء کی ڈائمنڈ جوبلی کی یادگار مین ایک کلاسپ مرحمت فرمایا۔ فی الحال آپ اپنے والد ماجد سر خورشید جاہ بہادر مرحوم کی تمام جاگیرات کا اہتمام نہایت حسن انتظام سے کرتے ہین۔ سکونت حیدرآباد دکن
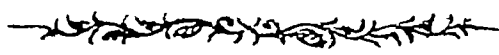
محمد علی بیگ۔ مرزا۔ نواب۔ میجر افسر جنگ افسر الدولہ بہادر۔ سی۔ آئی۔ ای۔ آپکی
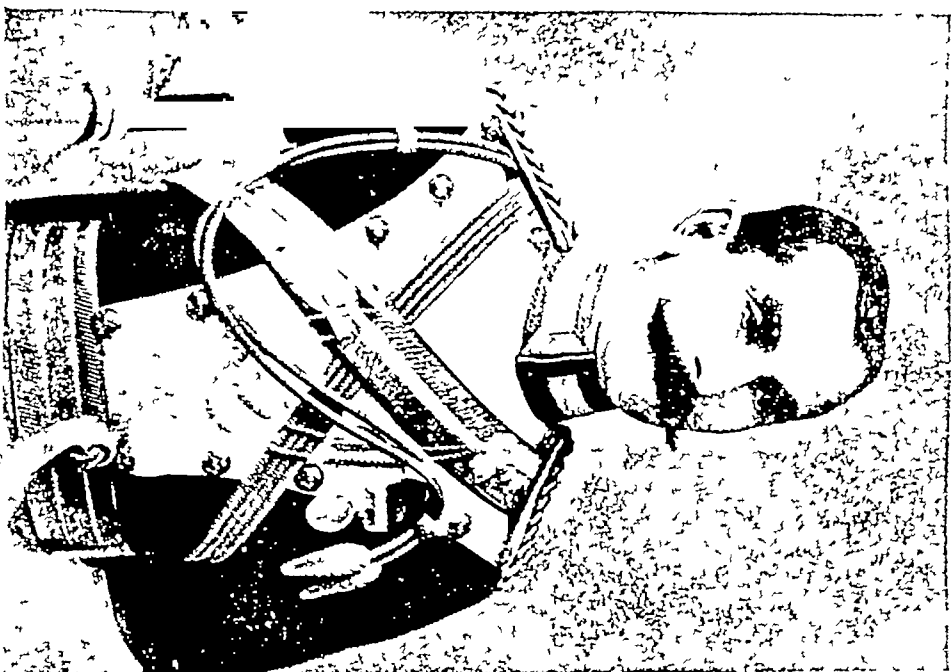
نواب محمد رفیع الدین خان ظفر جنگ
صمصام الدولہ شمش الملک بہادر
رئیس حیدرآباد دکن

نواب مرزا محمد علی بیگ میجر افسر جنگ افسر الدولہ بہادر
سی۔آئی۔ای۔رئیس حیدرآباد دکن

شمس الامراے سوم و امیر کبیر دوم اُن کے جانشین ہوے جو حضور نظام کی صغر سنی میں
سر سالار جنگ کی شرکت میں ولی مقرر ہوے تھے۔ اُنکی لاولدی کی وجہ سے اُنکے بعد اُنکے
برادر اصغر محمد رشید الدین خان شمس الامراے چہارم و امیر کبیر سوم بھی اُسی حیثیت سے ولی
رہے۔ اُنکے دو فرزند ہوے نواب سر خورشید جاہ بہادر اور نواب سر وقار الامرا بہادر
کے۔سی۔آئی۔ای۔ مرحوم مؤخرالذکر ایک عرصہ دراز تک حضور نظام کے مدار المہام رہے
کے بعد راہگراے عالم بقا ہوے اور مقدم الذکر فرزند اکبر ہونے کی حیثیت سے ۱۸۸۱ء
میں خطاب آبائی کے وارث یعنے شمس الامراے پنجم اور امیر کبیر چہارم ہوے۔ وہ ہز ہائنس
سکندر جاہ کے نواسے اور ہز ہائنس ناصر الدولہ کے بھانجے تھے۔ اُن کی وجاہت و ذکاوت
اور وجاہت کی وجہ سے اُن کے ماموں اُن سے بے انتہا محبت کرتے تھے اور عالم طفولیت
ہی میں اُنھوں نے اُن کو تیغ جنگ اور ابو الفخر محمد فخر الدین خان کا خطاب مرحمت فرمایا تھا۔
ہز ہائنس افضل الدولہ حضور نظام حال کے والد نے اپنی بڑی دختر کی شادی اُن کے
ساتھ کردی اور خورشید الدولہ خورشید الملک خورشید الامرا خورشید جاہ کا خطاب اور نشان ماہی
مراتب مرحمت فرمایا۔ سر خورشید جاہ بہادر کی طبیعت میں اُنکے جد امجد کی تربیت کے اثر سے
علمی ذوق اور داب تہذیب موجودہ دولتمند نوجوانوں کے برعکس زیادہ پائی جاتی تھی۔
اُن کو سیاحت کا بھی بہت شوق تھا۔ ہندوستان کے تاریخی مقامات کے علاوہ وہ
سرحد ہند کے کوئٹہ سبی اور چمن کی سیر اُسوقت کر چکے تھے جب ہندوستان میں ریلوے کا
نشان بھی نہ تھا۔ تاریخ میں کا کمال شوق تھا۔ اُنھوں نے ہندوستان کی ایک تاریخ تحریر
کی ہے جو ابتدا میں صرف احباب کو تقسیم کی گئی تھی مگر اب اُسکا ترجمہ انگریزی میں بھی کیا گیا ہے۔
جناب ملکہ معظمہ قیصرۂ ہند کی گولڈن جوبلی ۱۸۸۷ء میں اُن کو کے۔سی۔آئی۔ای۔
کا خطاب مرحمت ہوا۔ سر سالار جنگ اول کے انتقال کے بعد وہ کونسل آف ریجنسی کے
ممبر مقرر ہوے اور چاندا ریلوے کی تجویز کی تائید میں بہت زور دیا تھا۔ سر خورشید جاہ کا

محمد رفیع الدین خان - نواب ظفر جنگ صمصام الدولہ شمس الملک بہادر - آپ شمس الامرا امیر کبیر سر خورشید جاہ بہادر - کے سی آئی - ای - کے جانشین اور شمس الامرا بہادر کے مشہور خاندان کی یادگار ہین جو سر خورشید جاہ کے جد امجد تھے - اُنکی نسبت فریزر صاحب لکھتے ہین کہ "حیدرآباد کنٹنجنٹ کی تنخواہ صرف شمس الامرا کے عہد وزارت مین ماہوار ملتی رہی اور سخت مشکل کے وقت اُنھون نے گورنمنٹ کی جو خدمات انجام دین اُنپر گورنر جنرل ہند نے اپنا اطمینان ظاہر کیا" اُنھون نے نواب ناصر الدولہ بہادر نظام دکن کی درخواست پر عہدۂ وزارت قبول کیا اور چھ مہینہ کے بعد اپنی خوشی سے کنارہ کش ہوگئے خاندان شمس الامرا کو امرائے حیدرآباد مین اول درجہ حاصل ہے اور ثروت و عزت مین خاندان نظام کے بعد شمار کیا جاتا اور خانوادۂ نظام سے سلسلۂ قرابت و مناکحت رکھتا ہے - شیخ فرید شکر گنج قدس سرہ آپکے مورث اعلی تھے جو ایک مقبول ولی اللہ گزرے ہین اور جنکے مزار پر انوار کی زیارت کو پاک پٹن واقع پنجاب مین بکثرت مسلمان جاتے ہین - عہد اورنگ زیب عالمگیر مین انکی اولاد مین سے شیخ ابو الخیر خان امام جنگ شمشیر بہادر نے بڑے بڑے کارہائے نمایان کیے - وہ ایک زمانہ مین مالوہ اور اورنگ آباد کے نائب صوبہ اور دربار دہلی کے منصب دار تھے - آصف جاہ کی ہمراہی مین وہ دہلی سے دکن مین آئے جنکو آصف جاہ نے اُنکے مرتبہ کے موافق منصب و وظیفہ اور شمشیر بہادر کا خطاب مرحمت کیا - ۱۷۵۲ء مین اُنھون نے شہر برہان پور مین انتقال کیا - اُنکے فرزند ابو الفتح خان کو نواب نظام علیخان نے نظامی فوج کی افسری عطا کی جسمین چودہ ہزار پیدل و سوار شامل تھے اور پہلے تیغ جنگ اور پھر شمس الامرا کے خطاب سے سرفراز کیا - اس فوج کے مصارف اور اُنکے درجہ کے موافق اخراجات کے لیے ساٹھ لاکھ روپیہ سالانہ کی جاگیر اُنکو دی گئی - اُنکے بعد اُنکے بیٹے ابو الفخر محمد فخر الدین خان کو اُنکا آبائی منصب و خطاب شمس الامرائی عطا ہوا - اسکے علاوہ حضور نظام نے اُنکو امیر کبیر کے لقب سے بھی معزز کیا - اُنکی شادی نواب نظام علی کی دختر سے ہوئی تھی اُنکے فرزند محمد رفیع الدین خان

نرائن پرشاد راجہ ادھیراج بالا پرشاد کے بیٹے اور چندو لال کے پوتے تھے۔ یہ ۱۲۴۲ھ میں پیدا ہوئے۔ انکو عربی و فارسی کے علاوہ انگریزی میں بھی دستگاہ تھی۔ نواب افضل الدولہ بہادر نے انکو راجہ راجایان اور نریندر بہادر کے خطاب سے سرفراز کیا۔ ۱۲۸۱ھ کے دربار دیوانی میں انکو ایک تقرری عہدہ دیا گیا۔ ۱۳۰۱ھ میں سر سالار جنگ اول کے انتقال کے بعد مہاراجہ نرائن پرشاد نریندر بہادر سالار جنگ ثانی کی شرکت میں بطور منظم اول کے خدمات ریاست انجام دیتے رہے۔ انھوں نے ۱۴۔ رمضان ۱۳۱۴ھ کو ساٹھ برس کی عمر میں انتقال کیا۔ راجہ راجایان مہاراجہ کشن پرشاد بہادر مہاراجہ نرائن پرشاد کی اکلوتی دختر کے فرزند ہیں۔ آپ کے والد ماجد کا نام راجہ ہری کشن بہادر تھا۔ آپنے اپنے نانا صاحب کی سرپرستی میں علوم عربی و فارسی میں مہارت تامہ حاصل کی اور تعلیم زبان انگریزی مدرسۂ عالیہ میں پائی۔ مہاراجہ بہادر کو تلنگی مرہٹی اور گورمکھی زبانوں میں اچھا ملکہ ہے۔ آپ کو مدِ شعور ہی سے شعرگوئی کا ذوق خاص تھا جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ ایک زمانہ میں آپ اس فن کے ماہر کامل ہو گے۔ آپ کی نظم و نثر کی اکثر تصانیف مطبوع و مقبول ہو چکی ہیں۔ آپ کا تخلص شاد ہے اور آپ شاگرد خاص آصف جاہ کے لقب سے سرفراز ہیں۔ ۱۳۱۰ھ میں مہاراجہ بہادر کو انکی آبائی خدمت پیشکاری اور وزیر عساکر کا عہدہ مفوض اور موروثی خطاب راجۂ راجایان مہاراجہ بہادر مرحمت ہوا۔ آپ اپنے نانا صاحب کی وفات کے بعد انکی تمام جاگیر پر مالک و قابض ہوئے۔ آپ کو اپنی خاص رعایا کے لیے دیوانی و فوجداری کے تمام اختیارات حاصل ہیں جو صرف امرائے عظام کے لیے مختص ہیں۔ ۱۰ اپریل ۱۹۰۱ع میں آپ قائم مقام مدار المہام مقرر ہوئے اور ۱۹۰۲ع میں اس منصب جلیل پر مستقل کیے گئے آپ اپنی خاندانی روایت کے موافق گورنمنٹ برطانیہ کے سچے وفادار ہیں اور اپنے بادشاہ سے حقیقی محبت رکھتے ہیں۔ سکونت حیدرآباد دکن۔

کشن پرشاد - ہزاکسلنسی مہاراجہ بہادر راجۂ راجایان مدارالمہام حضور نظام حیدرآباد دکن - ولادت سنہ ۱۲۸۰ھ - آپ کے آباؤاجداد شمالی ہند کے متوطن تھے جنمین راجہ ٹوڈرمل کو خاص شہرت حاصل ہے جو شہنشاہ اکبر کے عہد مین مالی وزارت پر ممتاز تھے - انکی پانچوین پشت مین راے مولچند آصف جاہ نظام الملک صوبہ دار دکن و بانی ریاست حیدرآباد کے ہمراہ دکن کو آئے اور خدمت کروڑا پر مامور ہوے - اُنکے پوتے راے چندولال نے اس خاندانکو پھر اُسی اوج وعروج پر پہونچا دیا جو راجہ ٹوڈرمل نے دہلی مین حاصل کیا تھا - راجہ چندولال اپنے چچا راے نانک رام کے انتقال کے بعد کروڑا مقرر ہوے - سنہ ۱۸۰۴ع مین میر عالم کے عہد وزارت مین اُنھون نے اکثر ذمہ داری اور اعتماد کی خدمات انجام دین سنہ ۱۸۰۶ع مین پیشکاری کے عہدہ پر فائز ہوے - یہ ایک مشہور و فیاض وزیر تھے انکی دریادلی کا شہرہ دوروودراز کے مستمند لوگون کو اُن تک کھینچ لاتا تھا اور وہ ہمیشہ فائز المرام جاتے تھے - اُنھون نے ستمبر سنہ ۱۸۴۳ع مین اپنے عہدہ سے کنارہ کشی کی اور تیس ہزار روپے ماہوار کی پنشن حاصل کی اور ۱۵ - اپریل سنہ ۱۸۴۵ع کو انتقال کیا - اُنکے دو بیٹے بالاپرشاد اور نانک بخش تھے - راجہ بالاپرشاد نے پیشکاری نہین قبول کی - انکو راجہ دھیراج بہادر کا خطاب پنجہزاری منصب اور چار ہزار سوارون کی کمان عطا ہوئی تھی - راجہ نانک بخش عرصۂ دراز تک کروڑا مقرر رہے - مہاراجہ چندولال کے بھتیجے راجہ رام بخش پہلے پیشکار اور پھر دیوان مقرر ہوے مگر پانچ برس تک خدمت انجام دینے کے بعد عزلت اختیار کی - مہاراجہ

ہز ایکسلنسی مہاراجہ کشن پرشاد بہادر، راجہ رایاں مدارالمہام حضور نظام حیدرآباد دکن

حیدرآباد

فہرست اسمائے گرامی خطاب یافتگان ومشاہیر صوبۂ حیدرآباد دکن

حیدرآباد دکن
HYDERABAD (DECCAN).
نولکشور پریس لکھنؤ

خدمات کے صلہ میں گورنمنٹ ہند نے ۱۸۹۵ء میں آپ کو خان بہادر کے خطاب سے سرفراز کیا۔ سکونت احمد آباد۔

گل محمد شاہ ۔ سید۔خان بہادر۔آپ کی نمایاں خدمات کے صلہ میں گورنمنٹ ہند نے آپکو خان بہادر کے خطاب سے سرفراز کیا سکونت کراچی۔

ماروتی راو بھجنگ راو۔راو بہادر۔آپکو خطاب راو بہادر بطور ذاتی اعزاز کے ۳-مئی ۱۸۹۱ء کو عطا ہوا سکونت احمد نگر۔

علی مراد خان ۔ میر۔سندرانی۔خان بہادر۔آپ کا سلسلہ نسب حضرت حمزہ عم رسول خدا (صلعم) سے ملتا ہے۔آپکا اصلی وطن حجاز عرب ہے جہاں سے آپ کے بزرگ محمد بن قاسم ثقفی کی فوجکشی و فتح سندھ کے وقت وارد مکران ہوئے مگر بلوچیوں کی قوم جتوئی نے سندھ کا جنوبی دریائی حصہ اپنے قبضہ میں کرلیا تو آپکے دادا امیر زین الدین خان نے اپنر حملہ کیا اور بمقامات سھر و دڑی میں مقابلہ و مقاتلہ ہوا جسمیں خاندان غالب و قوم جتوئی مغلوب ہوئی۔سندھ میں خاندان ترخان کے زوال کے وقت اس خاندان کے بزرگ سندھ کے وسیع حصوں پر متصرف تھے ایران سندھ کے خاندان ٹالپر کے عہد میں سرکاری خراج میں سے آٹھواں حصہ اس خاندان کو ملتا تھا۔آپ اب بھی چالیس قبیلوں کے سردار اور ایک سو مواضع کے مالک ہیں۔آپ کی خاندانی وجاہت کے لحاظ سے گورنمنٹ ہند نے ۱۹۰۲ء میں آپکو خان بہادر کے معزز خطاب سے سرفراز و معتمر کیا سکونت دڑی سرحد سندھ۔

نرسی لال ریوا داس - رائو بہادر - آپ کو خطاب رائو بہادر ذاتی اعزاز کے طور پر یکم جنوری سنہ ۱۸۹۱ع کو عطا ہوا - سکونت احمد آباد -

لال شنکر اُمیا شنکر ترویدی - تمغہ یافتہ قیصر ہند - آپ کی ملکی خدمات کے صلہ مین آپ کو گورنمنٹ ہند نے یکم جنوری سنہ ۱۹۰۱ع کو قیصر ہند درجۂ اول کا تمغہ مرحمت فرمایا -

آر - ایس گنیش ونکٹیش جگلیکر تمغہ یافتہ قیصر ہند - آپکو آپ کی ملکی نمایان خدمات کے صلہ مین گورنمنٹ ہند نے ۹ - نومبر سنہ ۱۹۰۱ع کو قیصر ہند درجۂ دوم کا تمغہ مرحمت فرمایا -

مانک جی خورشید جی نریمان - بی - اے - جے - پی - خان بہادر - تمغہ یافتہ قیصر ہند - آپ کو آپ کی اعلیٰ خدمات ملکی کے صلہ مین گورنمنٹ ہند نے سنہ ۱۸۹۸ع مین خان بہادر کا خطاب اور ۲۶ - جون سنہ ۱۹۰۲ع کو قیصر ہند درجۂ دوم کا تمغہ عطا کیا - سکونت بمبئی -

موتی رام شوقی رام - ایم - اے - بیرسٹرایٹ لا - تمغہ یافتہ قیصر ہند - آپکو ملکی ہمدردی کے صلہ مین گورنمنٹ ہند نے ۲۶ - جون سنہ ۱۹۰۲ع کو قیصر ہند درجۂ دوم کا تمغہ مرحمت کیا -

جہانگیر پشوتن جی - خان بہادر - آپ احمد آباد کے وکیل ہین - آپ کی ملکی

تارا چند رام داس۔ راؤصاحب۔ آپکی خدمات نمایاں کے صلہ میں گورنمنٹ ہند نے آپ کو ۱۹۰۲ء میں راؤصاحب کے خطاب سے سرفراز فرمایا۔ سکونت حیدرآباد سندھ۔

ملیتیا فقیرپا موی۔ راؤصاحب۔ آپ کو آپکی اعلیٰ خدمات کے صلہ میں ۱۹۰۲ء میں گورنمنٹ ہند سے راؤصاحب کا خطاب مرحمت ہوا سکونت گدگ۔

گوپال جگن ناتھ ٹھکرے۔ راؤصاحب۔ آپ اپنی عمدہ خدمات کے صلہ میں ۱۹۰۲ء میں راؤصاحب کے خطاب سے سرفراز کیے گئے سکونت تھانہ۔

ابراہیم حافظ شیخ۔ خانصاحب۔ آپ کو آپ کی نمایاں خدمات کے صلہ میں گورنمنٹ انڈیا نے ۱۹۰۰ء مین خانصاحب کے خطاب سے معزز کیا۔ سکونت بمبئی۔

محمد ابراہیم شیخ۔ خانصاحب۔ آپ کو آپ کی اعلیٰ خدمات کے صلہ مین گورنمنٹ ہند نے ۱۹۰۲ء مین خانصاحب کا خطاب مرحمت فرمایا۔ سکونت پونا۔

محمد ہاشم ولد پنہون خانصاحب۔ آپ کی نمایاں خدمات کے صلہ میں گورنمنٹ ہند نے آپ کو خانصاحب کے خطاب سے معزز کیا۔ سکونت سندھ۔

ایڈلجی رستم جی بکھروالا۔ خانصاحب۔ آپکو آپکی خدمات شائستہ کے صلہ میں گورنمنٹ ہند سے خانصاحب کا خطاب مرحمت ہوا۔ سکونت احمدنگر۔

بالکرشن رام چندر رٹینس - راؤ بہادر - آپ کو خطاب راؤ بہادر ذاتی اعزاز کے طور پر ۲۰ مئی ۱۸۹۶ء کو عطا ہوا - سکونت راج پیپلا -

گوپال بلونت نینے - راؤ بہادر - آپ کو خطاب راؤ بہادر ذاتی اعزاز کے طور پر ۲۰ مئی ۱۸۹۶ء کو عطا ہوا - سکونت بمبئی -

ٹکارام رامدین - راؤ بہادر - آپ کو خطاب راؤ بہادر بطور ذاتی اعزاز کے یکم جنوری ۱۸۹۶ء کو عطا ہوا - سکونت بمبئی -

شیشوکرشن مدکوی - راؤ بہادر - آپ کو خطاب راؤ بہادر بطور ذاتی اعزاز کے یکم جنوری ۱۸۹۶ء کو عطا ہوا - سکونت بمبئی -

سکھرام مولجی - راؤ بہادر - آپ کو خطاب راؤ بہادر یکم جنوری ۱۸۹۱ء کو ذاتی اعزاز کے طور پر عطا ہوا - سکونت احمد آباد -

لکشمن سنگھ متھراسنگھ - راؤ بہادر - آپ کو یکم جنوری ۱۸۹۱ء کو خطاب راؤ بہادر بطور ذاتی اعزاز کے عطا ہوا - سکونت پونا

ایڈلجی ڈنیشاہ سی - آئی - ای - آپ کو گورنمنٹ انڈیا نے آپ کی اعلیٰ خدمات کے صلہ میں یکم جنوری ۱۸۹۹ء کو سی - آئی - ای کا خطاب مرحمت فرمایا سکونت کراچی -

کرم سی دمجی۔ راؤبہادر۔ سی۔ پی۔ آپ کو یہ خطاب یکم جنوری سنہ ۱۸۹۹ء کو عطا ہوا۔ سکونت بمبئی۔

کیشوجی ناتھو سیلر۔ راؤبہادر۔ خطاب مذکور آپ کو یکم جنوری سنہ ۱۸۹۹ء کو عطا ہوا۔ سکونت بمبئی۔

گنیش پاندورنگ۔ ویدیا۔ راؤبہادر۔ آپ کو راؤبہادر کا خطاب ۲۱ مئی سنہ ۱۸۹۸ء کو عطا ہوا۔ سکونت ناسک۔

وٹھل راؤ کرشنا جی وندیکر۔ راؤبہادر۔ سی۔ پی۔ آپ کو خطاب راؤصاحب ۲۲۔ جون سنہ ۱۸۹۸ء کو اور راؤبہادر ۲۱۔ مئی سنہ ۱۸۹۸ء کو بطور ذاتی اعزاز کے عطا ہوا۔ سکونت بمبئی۔

واسدیو جگن ناتھ کرتیکر۔ راؤبہادر۔ سی۔ پی۔ آپ کو یہ خطاب ذاتی اعزاز کے طور پر ۲۲۔ جون سنہ ۱۸۹۷ء کو عطا ہوا۔ سکونت بمبئی۔

رامچندر بابوجی۔ راؤبہادر۔ ولادت سنہ ۱۸۳۶ء۔ آپ کو راؤبہادر کا خطاب ۲۱۔ جون سنہ ۱۸۹۷ء کو ذاتی اعزاز کے طور پر عطا ہوا۔ سکونت شاہاپور بیلگام۔

گنپت راؤ امرت مانکر۔ راؤبہادر۔ آپ کو خطاب راؤبہادر ذاتی اعزاز کے طور پر ۳۰ مئی سنہ ۱۸۹۶ء کو عطا ہوا۔ سکونت راج پیلا۔

بطور ذاتی اعزاز کے عطا ہوا۔ سکونت دھاروار۔

بالاجی مارتنڈ کنجلے۔ راؤ بہادر۔ رئیس کرجی۔ آپ کو راؤ بہادر کا خطاب سنہ ۱۹۰۰ء مین بطور ذاتی اعزاز کے عطا ہوا۔ سکونت پونا۔

وتھل نراین پاٹھک۔ راؤ بہادر۔ آپ کو اُن خدمات کے جلد وین جو آپ نے تعلیم کے بارہ مین انجام دی تھین راؤ بہادر کا خطاب ۳۔ جون سنہ ۱۸۹۹ء کو عطا ہوا۔ سکونت بمبئی۔

دھونڈی باہنمنت راؤ بردے۔ راؤ بہادر۔ جے۔ پی۔ آپ کو یہ خطاب ۲۔ جنوری سنہ ۱۸۹۹ء کو عطا ہوا۔ سکونت بمبئی۔

گھنشام نیلکنٹھ ندکرنی۔ راؤ بہادر۔ جے۔ پی۔ آپ کو خطاب مذکور ۳۔ جون سنہ ۱۸۹۹ء کو عطا ہوا۔ سکونت بمبئی۔

خوشابا چاپاجی کالے۔ راؤ بہادر۔ آپکو راؤ بہادر کا خطاب یکم جنوری سنہ ۱۸۹۹ء کو عطا ہوا۔ سکونت بمبئی۔

مانک چند کپور چند۔ راؤ بہادر۔ خطاب راؤ بہادر آپکو یکم جنوری سنہ ۱۸۹۹ء کو عطا ہوا۔ سکونت بمبئی۔

عبدالرحمن شیخ - خانصاحب - ولادت ۱۸۵۵ء - آپ کے بزرگ عرب کے رہنے والے تھے - تقریباً ڈیڑھ سو برس ادھر ہندوستان میں آئے اور یہیں سکونت اختیار کی آپ کے والد شیخ فقیر محمد چھٹی پلٹن بمبئی میں صوبہ دار تھے اور حصول پنشن کے بعد ریاست اودے پور میں بھیم پلٹن کے ایجنٹ مقرر ہوے - آپ فرسٹ گریڈ ہاسپٹل اسسٹنٹ ہیں ۱۸۸۸ء میں خدمات نمایاں کے صلہ میں آپ کو ایک لنگی ریشمی دوشالہ اور خطاب خانصاحب عطا ہوا - سکونت تھر دیارکر سندھ -

کویرجی بھائی داس - راؤصاحب آپکو ۲۔ مئی ۱۸۹۸ء کو خطاب راؤصاحب عطا ہوا - سکونت ملسر - علاقہ بمبئی -

حاجی خدابخش ولد قاضی خان - خان بہادر - آپ کو خطاب خان بہادر ۱۹۰۱ء میں بطور ذاتی اعزاز کے عطا ہوا - سکونت خیرپور -

اپاجی گیتیش ڈینڈیکر - راؤبہادر - رئیس ماہم - آپ کو خطاب راؤصاحب ۲ - مئی ۱۸۹۱ء کو اور خطاب راؤبہادر ۱۹۰۱ء میں بطور ذاتی اعزاز کے عطا ہوا - سکونت تھانہ -

یشنونت ترمبک سیریکر - راؤبہادر - آپکو خطاب راؤبہادر بطور ذاتی اعزاز کے ۱۹۰۱ء میں عطا ہوا - سکونت احمد نگر -

رامچندر سوامی - راؤبہادر - ملاپور - آپ کو خطاب راؤبہادر ۱۹۰۱ء میں

شمسایول سیتارام مصر - ڈاکٹر - راوصاحب - ایل - ایم - ایس جسٹیس آف دی پیس - آپ کا نکھیج (قنوجیہ) برہمن ہین - آپ کا اور آپ کے بزرگون کا وطن موضع چیبری ضلع بارہ بنکی ملک اودھ ہے - ممالک متحدہ کے اکثر باشندون کو جو انگریزی سلطنت کی برکتون سے کم مستفید ہوتے ہین اتفاقات زمانہ سے عنفوان شباب مین ترک وطن کرکے دور و دراز ملکون مین جانا پڑتا ہے اور باوجود اسقدر مسافت طی کرنے کے بے علم ہونے کے سبب سے صرف ادنی درجہ کی خدمت اور جسمانی محنت سے قوت لایموت بہم پہونچانے پر مجبور رہوتے ہین چنانچہ اوائل زمانہ مین آپکو بھی ایسی ہی مجبوریون کیوجہ سے پندرہ برس کی عمر مین بمبئی جانا پڑا یہان سپاہیون مین داخل ہوے - اسی عالم مین آپکو لکھنے پڑھنے کا شوق پیدا ہوا اور سخت مشکلون سے تعلیم کے ابتدائی مراتب طی کیے - ادنی درجہ کی خدمت اور تحصیل علم کا شوق نہ ایک جگہ اطمینان سے بیٹھکر کتاب دیکھنے کی فرصت نہ میز نہ کرسی نہ تیل نہ بتی راستون مین سبق یاد کرنا سڑکون کی لالٹینون سے کتاب دیکھنا - آخرکار کامیابی حاصل کی - علم طب انگریزی مین بمبئی یونیورسٹی کے گریجوئیٹ ہوے - طبابت مین ناموری پیدا کی - قحط اور طاعون کے زمانہ مین آپنے ملک کی خدمت کی جسکے صلہ مین سرکار سے راؤصاحب کا خطاب مرحمت ہوا اور جسٹس آف دی پیس مقرر ہوے - سکونت بمبئی کالبادیوی روڈ -

---
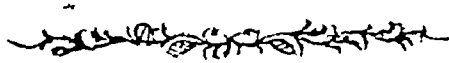
وشنوانت پٹوردھن - راؤصاحب - ولادت مئی سنہ ۱۸۶۰ عیسوی - آپ نے دکن کالج سے سنہ ۱۸۸۰ء مین بی - اے کا امتحان پاس کیا - آپ کے چچا رائوبہادر سیتارام وشوناتھ پٹوردھن اضلاع مفوضہ حیدرآباد کے ایک کنارہ کش ڈائرکٹر سررشتۂ تعلیم تھے - سکونت پونا -

---

رائو صاحب وشنو امرت پٹوردھن رئیس پونا

خان صاحب شیخ عبدالرحمان رئیس تھر و پارکر سندھ

رائو صاحب ڈاکٹر شمساول سیتارام سر رئیس ممبئی
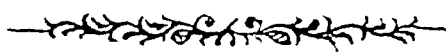
خان بہادر میر علی مراد ولد میر واہ بخش کبرانی سندھ

۱۹۷ء کو راؤصاحب کا خطاب آپکو عطا ہوا۔ سکونت کیدورع۔

ترمبک اننت۔ رسوادکر۔ راؤصاحب۔ ولادت ۱۲۔ دسمبر ۱۸۳۶ء ۲۴۔ مئی ۱۹۷ء کو راؤصاحب کا خطاب آپ کو عطا ہوا۔ سکونت پونا۔

نرائن راجارام۔ نُولے۔ راؤصاحب۔ آپ کو راؤصاحب کا خطاب ۲۲۔ جون ۱۹۷ء کو عطا ہوا۔ سکونت تنولاپور۔

ہردیولال مگت لال۔ متی۔ راؤصاحب۔ ۲۲۔ جون ۱۹۷ء کو راؤصاحب کا خطاب آپ کو عطا ہوا۔ سکونت ممبئی۔

رگھناتھ بابوجی۔ ٹیکے۔ راؤصاحب۔ آپ کو ۲۲۔ جون ۱۹۷ء کو راؤصاحب کا خطاب عطا ہوا۔ سکونت جیلوں۔

رام چندر کرشنا۔ کوٹھادلے۔ راؤصاحب۔ ۲۲۔ جون ۱۹۷ء کو آپ کو راؤصاحب کا خطاب مرحمت ہوا۔ سکونت وائی ضلع ستارہ۔

برجورجی نوشیروان جی۔ وکیل۔ خان بہادر۔ آپ کو خطاب خان بہادر ۱۹۱ء کو لطور اعزار روائی عطا ہوا۔ سکونت سورت۔

۳-جون ۱۸۹۹ء کو بطور ذاتی اعزاز کے عطا ہوا - سکونت کراچی -

نتھو بابو جی - راؤ بہادر - آپ کو راؤ بہادر کا خطاب ذاتی اعزاز کے طور پر ۱۳-اگست ۱۸۹۶ء کو عطا ہوا - سکونت جامگانون - احمد آباد -

پاربتی شنکر منی شنکر دیو - راؤ بہادر - آپ کو اعزاز ذاتی کے طور پر ۱۶-فروری ۱۸۸۷ء کو علیا حضرت ملکہ وکٹوریہ کے جشن جوبلی کی تقریب مین راؤ بہادر کا خطاب عطا ہوا - سکونت سورت -

جیون جی جمشید جی - مودی - شمس العلما - جے - پی - آپ کو شمس العلما کا خطاب بوجہ فضیلت علوم مشرقی ۳-جون ۱۸۹۳ء کو عطا ہوا - سکونت بمبئی -
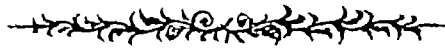
نارائن رگھوناتھ - شاستری - گوکھلے - مہامہو پادھیا - آپ کو مہامہو پادھیا کا خطاب ذاتی اعزاز کے طور پر ۱۶-فروری ۱۸۸۷ء کو بوجہ علمی فضیلت کے علیا حضرت ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کے جشن جوبلی کے مبارک موقع پر عطا ہوا - سکونت کاگل واقع کولھاپور -

امتھالال سکرلال - دیسائی - شمس العلما - آپ کو شمس العلما کا خطاب علمی فضیلت کے سبب سے سنہ ۱۹۰۱ء مین عطا ہوا - سکونت بروده -

مگن لال جیجند - راؤ صاحب - ولادت یکم دسمبر ۱۸۴۸ء - ۲۶ - مئی

خانصاحب کا خطاب حاصل کیا۔ سکونت کراچی۔

اعتبار خان احمد خان۔ خانصاحب۔ آپ کو ۱۲۔ مئی ۱۹۴۸ء عیسوی کو خانصاحب کا خطاب مرحمت ہوا۔ سکونت حلگاوں۔

محمد فریدالدین۔ خانصاحب۔ ۲۔ جنوری ۱۹۴۹ء کو آپ کو خانصاحب کا خطاب عطا ہوا۔ سکونت بمبئی۔

مہرہوشنگ۔ دستور۔ خان بہادر۔ ۲۱۔ مئی ۱۹۴۸ء کو خانصاحب کا اور ۳۔ جون ۱۹۴۹ء کو خان بہادر کا خطاب آپ کو عطا ہوا۔ سکونت پونا۔

غلام مصطفیٰ ولد غلام احمد۔ خان بہادر۔ آپ کو ۱۹۱۰ء کو خطاب خان بہادر عطا ہوا۔ سکونت لارکانہ۔

سنگِدگل محمد شاہ۔ خان بہادر۔ ۱۹۱۰ء کو آپ کو یہ خطاب مرحمت ہوا۔ سکونت کراچی۔

آذرجی منوچہرجی۔ دلال۔ خان بہادر۔ ۱۹۱۰ء کو آپ کو خان بہادر کا خطاب عطا ہوا۔ سکونت بھروچ۔

پالن جی آذرجی مستری۔ خان بہادر۔ آپ کو خان بہادر کا خطاب

ڈیوڈ سالومن - خانصاحب - آپ کو ۲ - جنوری ۱۸۹۹ء کو خانصاحب کا خطاب مرحمت ہوا - سکونت بمبئی -

نوروزجی بہرام جی - سنتوک - خانصاحب - جے - پی - ۲ - جنوری ۱۸۹۷ء کو آپ نے خطاب خانصاحب کا پایا - سکونت بمبئی -
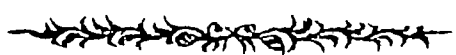
آذرجی جمشیدجی - خانصاحب - آپ کو ۲۰ - اکتوبر ۱۸۸۵ء کو ذاتی اعزاز کے طور پر بجلدوے حسن خدمات خطاب خانصاحب عطا ہوا - سکونت بمبئی -

کاؤس جی ہرمزجی داداچان جی - خانصاحب - آپ کو ذاتی اعزاز کے طور پر یکم جنوری ۱۸۸۹ء کو بجلدوے حسن خدمات خانصاحب کا خطاب عطا ہوا - سکونت بمبئی -

رتن جی دھن جی بھائی - خانصاحب - آپ کو ذاتی اعزاز کے طور پر یکم جنوری ۱۸۹۰ء کو بجلدوے حسن خدمات خانصاحب کا خطاب عطا ہوا - سکونت بمبئی -

فضل احمد - خان صاحب - آپ کو ۲۱ - مئی ۱۸۹۸ء کو خانصاحب کا خطاب عطا ہوا - سکونت کراچی -

جمشید جی ہرمزجی - ارکر - خان صاحب - آپ نے ۲۱ - مئی ۱۸۹۸ء کو

موروکرشنا - دھولکر - راؤصاحب - آپ کو راؤصاحب کا خطاب ۴ مئی ۱۸۸۵ء کو بطور ذاتی اعزاز کے بجلدوے حسن خدمات عطا ہوا - سکونت اکولسر ضلع احمد نگر -

مادھوراؤجانوجی - پوار - راؤصاحب - آپکو راؤصاحب کا خطاب ۱۸۸۳ء میں بطور ذاتی اعزاز کے بجلدوے حسن خدمات عطا ہوا - سکونت مالی گانوں -

لمباجی راؤ ٹنکوجی راؤ - راؤصاحب - آپ کو راؤصاحب کا خطاب ۴ مئی ۱۸۸۵ء کو بطور ذاتی اعزار کے بجلدوے حسن خدمات عطا ہوا - سکونت کرنڈوار ضلع بیجاپور -

منگیش کلیان - شاستری - راؤصاحب - یکم جنوری ۱۸۹۲ء کو آپ کو راؤصاحب کا خطاب عطا ہوا - سکونت کولھاپور -

مُراررا وکشیرساگر - راؤصاحب - یکم جنوری ۱۸۹۲ء کو خطاب راؤصاحب عطا ہوا - سکونت بمبئی -

وشنورام چندر - اسٹیکر - راؤصاحب - بجلدوے اُن خدمات کے جو آپ سے بحالت معاملتداری انجام دیں ۲ - جنوری ۱۸۹۳ء کو راؤصاحب کا خطاب عطا ہوا - سکونت جاس -

آپ جسٹس آف دی پیس ہین ۔ بمبئی یونیورسٹی کے فیلو ہین اور لندن کی کئی انجمن فنون تعمیر وانجنیری کے ممبر ہین ۔ سنہ ۱۸۹۰-۹۱ء مین آپ شہر بمبئی کے مینوسپل کارپوریشن کے صدر انجمن رہے ہین اور سنہ ۱۸۹۳ء مین مینوسپل کارپوریشن نے اپنا ایگزیکیٹو انجنیر بھی مقرر کیا تھا ۔ آپ اس عہدے پر اب تک فائز ہین ۔ جب آپ نے محکمۂ امورات عامہ سے اپنا تعلق قطع کیا تو گورنمنٹ ہند نے ایک خاص رزولیوشن اظہار تحسر مین شائع کیا کہ اُنکو آپکے قابل تعریف خدمات کے خاتمہ پر سخت افسوس ہے ۔ سکونت بمبئی ۔

رامجی ۔ پانڈو ۔ راؤصاحب ۔ ۳ ۔ جون سنہ ۱۸۹۹ء کو راؤصاحب کا خطاب عطا ہوا ۔ سکونت پونا ۔

نرائن گوبند ۔ وشیکھ ۔ راؤصاحب ۔ سنہ ۱۹ء کو خطاب راؤصاحب عطا ہوا ۔ سکونت شولاپور ۔

ہرجیون سندرداس ۔ راؤصاحب ۔ سنہ ۱۹ء مین آپ کو راؤصاحب کا خطاب عطا ہوا ۔ سکونت بمبئی ۔

موہن جی پرانجیونداس ۔ راؤصاحب ۔ سنہ ۱۹ء مین آپکو خطاب راؤصاحب عطا ہوا ۔ سکونت بمبئی ۔

منچارام گھیلا بھائی ۔ راؤصاحب ۔ سنہ ۱۹ء مین آپ کو راؤصاحب کا خطاب عطا ہوا ۔ سکونت سورت ۔

ایم۔ آئی۔ سی۔ ای۔ ایف۔ آر۔ آئی۔ بی۔ اے۔ جے۔ پی۔ آپ ۷۔ جولائی ۱۸۳۹ء کو پیدا ہوئے۔ آپ نے پہلے الفنسٹن ہائی اسکول بمبئی میں اور بعدہٗ پونا کالج میں تعلیم پائی پھر آپ گورنمنٹ اسکول آف انجینیرنگ پونا میں داخل ہوئے۔ ۱۸۵۶ء میں آپ نے محکمۂ تعمیرات عامہ کے داخلہ کا امتحان پاس کیا اور دوسرے سال آپ اس محکمہ میں اس خدمت پر مامور ہوئے کہ شہر پونا میں آبرسانی کے کام کی پیمائش کریں پھر پونا اور اسکے حوالی میں آپ مکانات اور پلوں کی تعمیر کے کام میں متعین ہوئے۔ ۱۸۶۳ء میں آپ کو یہ خدمت ملی کہ پرانی پرتگالی فصیل کو منہدم کر کے نئے شہر بمبئی کی میادیں قائم کریں پھر آپ اسسٹنٹ انجینیر مقرر ہوئے۔ ۱۸۶۵ء میں آپ کی نسبت گزٹ میں شایع ہوا کہ آپ ایگزیکیٹو انجینیر اور سرویر کے اسپشل اسسٹنٹ مقرر ہوئے۔ اس خدمت پر مامور ہوکر آپ نے علاوہ اور عمارتوں کے جنرل پوسٹ آفس۔ گورنمنٹ ٹیلیگراف آفس سر جمشید جی جیجی بھائی کے مدرسہ صنعت و حرفت اور گوکلداس تیجپال شفاخانہ کی عمارتیں اپنے اہتمام سے تعمیر کرائیں۔ ۱۸۷۶ء سے ۱۸۹۲ء تک آپ شہر بمبئی کے ایگزیکٹو انجینیر کے عہدہ پر سرفراز رہے۔ عمارات مندرجۂ ذیل کے نقشہ جات آپ ہی نے بنائے اور تعمیر کا کام بھی آپ ہی کی نگرانی میں ہوا۔ الگزینڈرا گرلس اسکول۔ کاما ہاسپٹل برائے مستورات و اطفال۔ اللس آبسٹٹرک شفاخانہ۔ انڈو برٹش انسٹیٹیوشن۔ گورنمنٹ سنٹرل پریس۔ اسٹیٹ ریکارڈ آفس (محافظ خانہ سرکاری) قلعہ کا خیراتی دواخانہ۔ فرامرجی ڈنشا پیٹیٹ لبوریٹری۔ آدابائی سرل دربر تعلیم دائیوں کے واسطے آپ نے متعدد گرجا گھر اور دیگر عمارات کو دوسروں کے نقشوں کے مطابق تعمیر کرایا۔ ۱۸۷۷ء میں دربار قیصری کے موقع پر آپ کو خطاب خان بہادر گورنمنٹ سے مرحمت ہوا اور ۱۸۹۱ء میں سی۔ آئی۔ ای۔ کے خطاب سے آپ سرفراز کیے گئے۔ آپ کی خدمات ملکی کی نسبت گورنمنٹ بمبئی اور نیز گورنمنٹ آف انڈیا نے متعدد مواقع پر اپنی سٹسفکوری کا اظہار کیا۔

کمار شری کلوبا۔ سی۔ آئی۔ ای۔ آپ کو سی۔ آئی۔ ای۔ کا خطاب ۳۰۔ جون ۱۸۸۷ء کو عطا ہوا۔ سکونت کچھ۔

رستم جی مانک جی۔ خانصاحب۔ ۲۹۔ مئی ۱۸۸۶ء کو خانصاحب کا خطاب بطور ذاتی اعزاز کے حسن خدمات کے صلہ مین عطا ہوا۔ سکونت بمبئی۔

عبد الفیروزخان ولد نواب عبد الحکیم۔ خانصاحب۔ آپ کو ذاتی اعزاز کے طور پر ۱۶۔ فروری ۱۸۸۷ء کو بہ صلۂ حسن خدمات بتقریب جشن جوبلی علیا حضرت ملکۂ معظمہ قیصرہ ہند خانصاحب کا خطاب عطا ہوا۔ سکونت بھساول۔

کرشن لال اچھورام۔ راؤصاحب۔ آپ کو راؤصاحب کا خطاب ۳۰۔ جولائی ۱۸۸۶ء کو بطور اعزاز ذاتی کے بجلدوے حسن خدمات عطا ہوا۔ سکونت احمد آباد۔

جیس گوبند۔ ناگویکر۔ راؤصاحب۔ یکم جنوری ۱۸۹۲ء کو راؤصاحب کا خطاب عطا ہوا۔ سکونت زوگانون ضلع رتناگری۔

رگھوناتھ رامچندر۔ شرگانونکر۔ راؤصاحب۔ یکم جنوری ۱۸۹۲ء کو راؤصاحب کا خطاب عطا ہوا۔ سکونت کوتھاپور۔

منوچہر جی کاؤس جی۔ مرزبان۔ خان بہادر۔ سی۔ آئی۔ ای۔ اے۔

لکشمن بھیکاجی۔ واگھرکر۔ راؤصاحب آپکو یکم جنوری ۱۸۹۵ء کو راؤصاحب کا خطاب عطا ہوا۔ سکونت جاندیش۔

رگھو بیدر کرشن۔ راؤصاحب۔ آپکو یکم جنوری ۱۸۹۶ء کو راؤصاحب کا خطاب عطا ہوا۔ سکونت بیجاپور۔

گوپال رام چندر۔ پادھیے مہامہوپادھیا آپ کو مہامہوپادھیا کا خطاب ۱۸۸۷ء میں گورنمنٹ سے عطا ہوا۔ اس اعزاز کی وجہ سے آپ دربار میں راجگان خطاب یافتہ کے بعد بیٹھنے کے مجاز ہیں۔ سکونت راجپور۔

دولت رائے سمپت رائے۔ منشی۔ راؤبہادر آپ کو راؤبہادر کا خطاب ذاتی اعزاز کے طور پر ۱۶۔ فروری ۱۸۸۷ء کو علیاحضرت ملکہ وکٹوریہ کی جوبلی میں عطا ہوا۔ سکونت سورت۔

راوجی تربک۔ راؤبہادر آپ کو ذاتی اعزاز کے طور پر راؤبہادر کا خطاب ۲۔ جنوری ۱۸۸۹ء کو عطا ہوا۔ سکونت رتناگری۔

نرسی رام و جے رام۔ راؤبہادر آپ کو یکم جون ۱۸۸۸ء کو راؤبہادر کا خطاب ذاتی اعزاز کے طور پر عطا ہوا۔ سکونت کیرا۔

پیر شاہ مردان شاہ ولد پیر حزب اللہ شاہ۔ شمس العلما۔ آپ کو شمس العلما کا خطاب ۱۹۰۰ء مین عطا ہوا تھا۔ سکونت کنگری ضلع شکارپور سندھ۔
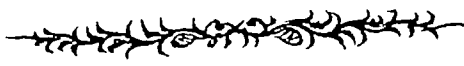
روشن علی اسد علی۔ میر۔ خان صاحب۔ ۳۔ جون ۱۸۹۹ء کو آپکو خطاب خانصاحب کا عطا ہوا۔ سکونت بمبئی۔
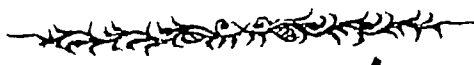
دادابھائی سہراب شاہ۔ منصفنا۔ خان صاحب۔ آپ کو ۱۹۰۰ء مین خان صاحب کا خطاب عنایت ہوا۔ سکونت کراچی۔

نواز علی بیگ ولد محمد باقر بیگ۔ مرزا خان صاحب آپ کو ۱۹۰۰ء مین خان صاحب کا خطاب عطا ہوا۔ سکونت سندھ۔

نوشیروان داراجی۔ مرزا خان صاحب۔ آپ کو ۱۹۰۱ء مین خانصاحب کا خطاب عنایت ہوا۔ سکونت بمبئی۔
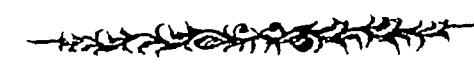
لکشمن جیواجی۔ تلوسے۔ راؤ صاحب۔ آپ کو اُن نمایان خدمات کے جلدو مین جو آپ نے محکمۂ ڈاک مین انجام دین ۲۔ جنوری ۱۸۹۴ء کو راؤ صاحب کا خطاب عطا ہوا۔ سکونت شاہ پور۔
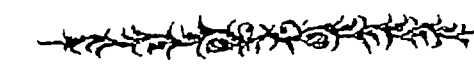
نرائن راؤ رام بابا۔ ادیورا۔ راؤ صاحب ۱۸۹۴ء مین راؤ صاحب کا خطاب آپکو عطا ہوا۔ سکونت کنارہ۔

دلپت بھائی کھنڈو بھائی۔ دیسائی۔ راؤ صاحب ۲۲۔ جون ۱۸۹۹ء کو آپکو خطاب راؤ صاحب عطا ہوا۔ سکونت بمبئی۔

گوپال داس خوشحال داس۔ راؤ صاحب ۲۲۔ جون ۱۸۹۹ء کو راؤ صاحب کا خطاب آپکو عطا ہوا۔ سکونت بمبئی۔

منوجی راگھوجی۔ راؤ صاحب ۲۲۔ جون ۱۸۹۹ء کو خطاب راؤ صاحب کا آپکو مرحمت ہوا۔ سکونت بمبئی۔

رام جی بھگوان۔ بھگت۔ راؤ صاحب ۲۲۔ جون ۱۸۹۹ء کو آپ کو راؤ صاحب کا خطاب عطا ہوا۔ سکونت بمبئی۔

مولجی نارائن۔ راؤ صاحب ۲۲۔ جون ۱۸۹۹ء کو آپکو راؤ صاحب کا خطاب عطا ہوا۔ سکونت بمبئی۔

یشونت بالکرشن بروے۔ راؤ صاحب ۲۲۔ جون ۱۸۹۹ء کو صلہ ان خدمات کے جو آپنے معاملتداری میں انجام دیں آپکو راؤ صاحب کا خطاب عطا ہوا سکونت بمبئی

داراب پشوتن سنجانا۔ دستور شمس العلماء پی۔ آپ کو شمس العلما کا خطاب ۲۲۔ جون ۱۸۹۹ء کو عطا ہوا۔ آپ پارسیوں کے اعلیٰ مذہبی رہنما ہیں سکونت بمبئی

آپکو عطا ہوا-سکونت رتنا گری -

ملپیا بسپیا-ورد-راؤ صاحب-آپ کو سنہ ۱۹۰۱ء مین خطاب راؤ صاحب عطا ہوا-سکونت شولاپور-

زور آور خان عمر خان-ملک-تمغہ یافتہ قیصر ہند-آپ وراہی واقع ریاست پالن پور کے رئیس ہین-آپ کو تمغہ قیصر ہند درجۂ دوم ۲۴ مئی سنہ ۱۹۰۰ء کو ذاتی اعزاز کے طور پر بہ جلدوے خدمات رفاہ عام عطا ہوا-سکونت وراہی علاقہ پالن پور-

سدا شیو کرشنا باپت-رسالدار تمغہ قیصر ہند-آپ کو تمغہ قیصر ہند درجہ دوم ۲۴-مئی سنہ ۱۹۰۰ء کو ذاتی اعزاز کے طور پر بجلدوے خدمات رفاہ عام عطا ہوا-

رتنسی مولجی-تمغہ قیصر ہند جے پی-آپ کو ۲۴-مئی سنہ ۱۹۰۰ء کو ذاتی اعزاز کے طور پر بہ جلدوے خدمات رفاہ عام تمغۂ قیصر ہند درجۂ دوم مرحمت ہوا-

فریدون جی کویرجی تارا پور والا-ایل سی-ای-سی-آئی-ای آپ کو سنہ ۱۹۰۰ء مین تمغہ قیصر ہند درجۂ دوم اور جنوری سنہ ۱۹۰۱ء مین سی-آئی-ای کا خطاب بطور اعزاز ذاتی عطا ہوا-

وشن جی تریکم جی-راؤ صاحب-۳-جون سنہ ۱۸۹۹ء کو خطاب راؤ صاحب کا آپکو عطا ہوا-سکونت بمبئی-

ہنومان داس جیرام داس - سنگی - راؤ بہادر - آپ کو سنہ ۱۹۱ عیسوی میں راؤ بہادر کا خطاب مرحمت ہوا - سکونت شولاپور -
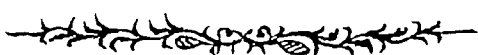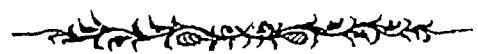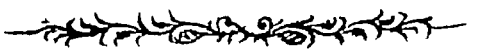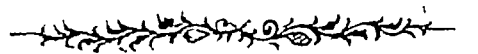
---

یالن جی رتن جی - خانصاحب - آپ کو ذاتی اعزاز کے طور پر ۱۰ اگست سنہ ۱۸۹۱ع کو بہ جلدوے حسن خدمات خانصاحب کا خطاب عطا ہوا - سکونت بمبئی

رمضان عبداللہ - خانصاحب - آپ کو ۲۴ مئی سنہ ۱۸۸۹ع کو ذاتی اعزاز کے طور پر بہ جلدوے حسن خدمات خانصاحب کا خطاب عطا ہوا - سکونت کراچی -

---

بھیکاجی امرت - چوبے - راؤصاحب - یکم جون سنہ ۱۸۸۸ع کو بجلدوے خدمات نمایاں حوصیغہ طبی (میڈیکل) میں آپ نے کیں راؤصاحب کا خطاب عطا ہوا - سکونت پونا -

---

نیلکنٹھ گوبند - گوکھلے - راؤصاحب - آپ کو راؤصاحب کا خطاب ۱۶ - فروری سنہ ۱۸۸۷ع کو بہ تقریب جشن جوبلی علیا حضرت ملکہ قیصرہ ہند بطور ذاتی اعزاز کے بجلدوے حسن خدمات عطا ہوا - سکونت میراج -

---

ہری نراین آپٹے - تمغہ قیصر ہند - آپ کو تمغہ قیصر ہند درجہ دوم ذاتی اعزاز کے طور پر بجلدوے خدمات رفاہ عام ۲۴ - مئی سنہ ۱۹۰۰ع کو عطا ہوا -

---

شیورام مہادیو - پوتنی - راؤصاحب - سنہ ۱۹۱ع میں راؤصاحب کا خطاب

رہے ہے۔ ۱۸۹۳-۹۴ء مین تیرتھ جاترا کے طور پر بلاد و امصار ہندوستان کی سیاحت کی۔ ۱۸۹۵ء مین ساتن بھارت مہا پریشد کی صدارت پر ممتاز ہوے۔ ۱۸۹۶ء مین پنشن لیکر اپنے وطن مالوف کو واپس آئے اور اب تعلیم و تعلم اور عبادات اور ریاضات مین مصروف ہین۔ سکونت کرناٹک۔
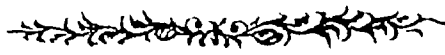
نوروزجی پشوتن جی۔ وکیل۔ خان بہادر۔ سی۔ آئی۔ ای۔ آپ احمد آباد کے ایک سربرآوردہ رئیس ہین۔ آپ تعلیم نسوان اور ترقی یافتہ طریقہ زراعت کے معاملہ مین بہت شغف و انہماک رکھتے ہین۔ آپکے رفاہ عام کے کامون مین ایک تو نُوروزجی نراشرت فنڈ ہے جسے آپ نے اس غرض سے قائم کیا ہے کہ بلاتفریق قوم وملت احمد آباد کے مفلوک الحال غربا کی اعانت کیجایا کرے۔ دوسرے آپ کا بنایا ہوا نہایت خوبصورت پارسی دھرم سالہ ہے۔ پھر آپ نے ایک فنڈ بغرض تعمیر شفاخانہ و دواخانہ علاج چشم کھولا ہے اور آپنے اور آپ کے بھائی جہانگیر پشوتن جی وکیل نے ایک آتشکدہ اور پارسیان احمد آباد کے واسطے ایک ہال بھی تعمیر کرایا ہے۔ ۱۸۸۸ء مین آپ کو خطاب خان بہادر سرکار سے مرحمت ہوا۔ اور ۱۸۹۷ء مین آپ خطاب سی۔ آئی۔ ای سے سرفراز کیے گئے۔ اور آپ کو ایک نقرئی پاس حین حیاتی دیا گیا ہے جسکے ذریعہ سے آپ بمبئی برودہ سنٹرل انڈیا اور اُس سے ملی ہوئی ریلون پر سفر کرسکتے ہین۔ سکونت احمد آباد۔
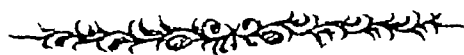
پران جیون داس پربھو داس۔ راؤبہادر۔ آپ کو خطاب راے بہادر کا بطور ذاتی اعزاز کے ۱۹۰۱ء مین عطا ہوا تھا۔ سکونت برودہ۔

آف دی پیس ہیں۔ سکونت بمبئی۔
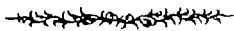
چینی لال مینی لال۔ آنریبل راؤبہادر۔ سی۔ آئی۔ ای۔ راؤبہادر کا خطاب ذاتی ہے یہ خطاب ۱۶۔ فروری ۱۸۸۷ء کو عطا ہوا تھا۔ بعدازاں ۲۰ مئی ۱۸۹۶ء کو سی۔ آئی۔ ای۔ کا خطاب ملا۔ مقام سکونت کھروچ۔

بُریا چاریہ۔ جھلکی کر۔ مہامہو پادھیا۔ ولادت ۱۸۳۸ء بمقام موضع جھلکی۔ آپ کے مورث اعلیٰ مہاجو تریودویکر بھٹ کو موضع جھلکی بطور جاگیر ملا تھا۔ آپ کے والد رام بھٹ ہیں اور والدہ سرستی بائی ایک بڑے پنڈت کی لڑکی تھیں۔ آپ ویشنو دھرم ہیں آپ کے بڑے بھائی واسا چاری جھلکی کر پونا کالج میں سسکرت کے پروفیسر تھے اور کتاب کاویہ پرکاش کے مصنف تھے۔ آپ کا جیو آٹھویں برس ہوا اور آپ اوائل عمر میں ویدا ور اوپنشد اپنے گاؤں میں پڑھتے رہے۔ ۱۲ برس کی عمر میں تحصیل علم کے لیے اگر کھیڑہ جو بھیما ندی کے کنارے واقع ہے بھیجے گئے۔ یہاں پانچ سال تک کتب متداولہ پڑھنے کے بعد چوبیس برس کی عمر میں اپنے گھر آکے پھر تکمیل علوم کے لیے پونا گئے اور یہاں نامی گرامی سسکرت کے عالموں سے پڑھتے رہے۔ اسکے بعد بمبئی گئے۔ یہاں ڈاکٹر مے ملر صاحب پروفیسر سسکرت کو علمی تحقیقات میں مدد دینے کی غرض سے تین سال تک رہے اور انکی سفارش سے الفنسٹن کالج مین سسکرت پروفیسر مقرر ہوے۔ ۲۸ برس تک اس کالج میں خدمت کی۔ زمانہ ملازمت کالج مین نیائے سدھانت کو گجراتی زبان میں ترجمہ کیا یہ کتاب ایم اے کلاس کے طلبہ کے لیے بہت مفید ہوئی۔ ۱۸۸۸ء میں مہامہوپادھیا کا خطاب سرکار سے مرحمت ہوا۔ بمبئی میں آپ نے تیس سال سے زیادہ قیام کیا اور اکثر عالمانہ مضامین پر لکچر دیتے

محمد خان - میرزا - ملک الکتاب - خانصاحب - سلسلۂ انساب حضرت حبیب ابن مظاہر اسدی (مشہور رفیق و ناصر حضرت امام حسین علیہ السلام و یکے از ہفتاد و دو تن شہدائے کربلا) تک پہونچتا ہے - آپکی ولادت ۱۲۶۹ھ مین بمقام شیراز ملک فارس واقع ہوئی ۱۲۸۵ھ مین سیاحتاً وارد ہندوستان ہوے اور بمبئی مین قیام اختیار کیا اور اسلامی ترقی کے بہترین مشاغل یعنی کتب علمیۂ اسلامیہ کے شیوع و نشر مین خاص کوشش شروع کی اور سلسلہ تجارت کو از حد ترقی دی تاآنکہ دور دور تک آپ کے نامی کارخانہ کی شہرت ہوگئی - چنانچہ ۱۳۰۰ھ ہجری مین دولت علیۂ ایران نے لقب ملک الکتاب سے ملقب فرما کر عزت دی - ۱۳۱۷ھ مین دولت قوی شوکت انگلشیہ نے بصلۂ حسن خدمات لقب خان صاحب سے ملقب فرمایا - آپ کی تالیفات و تصنیفات مین کتب ذیل کے اسما قابل ذکر ہین - کتاب آداب خادم و مخدوم - کتاب الف النہار - کتاب سیر الائمہ - تاریخ انگلینڈ - تاریخ اسرار الہند کتاب مفتاح الرزق کتاب آیات الولایہ - فرہنگ خدا شناسی - سکونت بمبئی -

---

ٹھل رام کھیم چند - سی - آئی - ای - آپ کراچی منیو سپلٹی کے چیرمین ہین ۲۱ مئی ۱۸۹۸ء کو سی - آئی - ای کا خطاب عطا ہوا - سکونت کراچی -

---

ویر چند دیپ چند - سی - آئی - ای - جے - پی - آپ کو سی - آئی - ای کا خطاب یکم جنوری ۱۸۹۸ء کو عطا ہوا - سکونت احمد آباد -

---

فضل بھائی وسرام - سی - آئی - ای - جے - پی - آپ کو خطاب سی - آئی - ای کا یکم جنوری ۱۸۹۵ء کو عطا ہوا تھا آپ بمبئی اور بمبئی پریسیڈنسی کے جسٹس

چیدا سنگھ کان سنگھ۔ تاہلی۔ راؤبہادر۔ آپ کو راؤ بہادر کا خطاب ۲۔مئی ۱۹۰۸ء کو ذاتی اعزاز کے طور پر عطا ہوا۔ سکونت حیدرآباد سندھ۔

پران جیون دستو ماتھ۔ راؤبہادر۔ آپ کو خطاب راؤ بہادر بطور ذاتی اعزاز کے یکم جنوری ۱۹۰۸ء کو عطا ہوا۔ سکونت ودھون۔ کاٹھیاوار۔

کرشناجی رام چندر۔ گوورے۔ راؤصاحب۔ آپ کو ۲۱۔مئی ۱۸۹۸ء کو خطاب راؤ صاحب کا عطا ہوا۔ سکونت ستارہ۔

بھاؤرائے رگھوڑ رائے۔ دیسائی۔ راؤصاحب۔ آپکو ۲۱۔مئی ۱۸۹۸ء کو خطاب راؤصاحب کا عطا ہوا۔ سکونت گودھرا۔

دیوجی اُدھارجی۔ چوٹیں۔ راؤصاحب۔ آپ کو ۲۱۔مئی ۱۸۹۸ء کو خطاب راؤصاحب کا عطا ہوا۔ سکونت بمبئی۔

سکھا رام امرت پال تیکر۔ راؤصاحب۔ معاملت دار۔ آپکو ۲۱۔مئی ۱۸۹۸ء کو خطاب راؤصاحب کا عطا ہوا۔ سکونت احمدنگر۔

عبدالرحمن حاجی محمد۔ قدوائی۔ خان بہادر۔ آپ کو خان بہادر کا خطاب ۳۔جون ۱۸۹۹ء کو بطور ذاتی اعزاز کے عطا ہوا۔ سکونت بمبئی۔

نثار حسین - سید - خان صاحب - آپ کو ۲ - جنوری ۱۸۹۹ء کو خانصاحب کا خطاب عطا ہوا - سکونت بمبئی -

صالح محمد ابراہیم - خان صاحب - آپ کو ۲ - جنوری ۱۸۹۷ء کو خان صاحب کا خطاب عطا ہوا - سکونت بمبئی -

مانک جی جمشید جی - چندنا - خان صاحب - آپ کو ۳ - جون ۱۸۹۹ء کو خانصاحب کا خطاب عطا ہوا - سکونت بمبئی -

رامچندر ترمبک - آچاریہ - راؤ بہادر - آپ کو یکم جنوری ۱۸۸۹ء کو ذاتی اعزاز کے طور پر راؤ بہادر کا خطاب عطا ہوا - سکونت تھانا -

ہیچراوا چُت ہر ہیر - راؤ بہادر - آپ کو ۲۴ - مئی ۱۸۹۹ء کو راؤ بہادر کا خطاب ذاتی اعزاز کے طور پر عطا ہوا - سکونت بیلگام -

سری کرشن واسدیو جی - درلیکر - راؤ بہادر - آپکو یکم جنوری ۱۸۹۰ء کو راؤ بہادر کا خطاب ذاتی اعزاز کے طور پر عطا ہوا - سکونت بمبئی و پونا -

ڈھاک جی کاشی ناتھ جی - راؤ بہادر - آپ کو راؤ بہادر کا خطاب ذاتی اعزاز کے طور پر ۲۰ - مئی ۱۸۹۰ء کو عطا ہوا - سکونت پونا - بمبئی -

تھلوجی نرسوجی۔ راؤصاحب۔ آپ کو ۲۔ جنوری ۱۸۹۹ء کو راؤصاحب کا خطاب عطا ہوا۔ سکونت بمبئی۔

دی پی چون۔ ڈاکٹر۔ راؤصاحب۔ آپ کو ۲۔ جنوری ۱۸۹۹ء کو خطاب راؤصاحب کا عطا ہوا۔ سکونت بمبئی۔

گوبند راؤ۔ ایم۔ ڈھولکے۔ راؤصاحب۔ آپ کو ۱۸۹۹ء میں خطاب راؤصاحب کا عطا ہوا۔ سکونت بمبئی۔

اناجی رام چندر رگھلےکر۔ راؤصاحب۔ آپ کو ۳۔ جون ۱۸۹۹ء کو خطاب راؤصاحب کا عطا ہوا۔ سکونت دھاڑواڑ۔

بالکرشن بھیواجی۔ راؤصاحب۔ آپ کو ۳۔ جون ۱۸۹۹ء کو خطاب راؤصاحب کا عطا ہوا۔ سکونت بمبئی۔

تاناجی لکھوا۔ پٹیل۔ راؤصاحب۔ آپ کو راؤصاحب کا خطاب ۳۔ جون ۱۸۹۹ء کو عطا ہوا۔ سکونت بمبئی۔

آدم یوسف بھائی۔ شیخ۔ خان صاحب۔ آپ کو ۲۔ جنوری ۱۸۹۹ء کو خطاب خان صاحب کا عطا ہوا۔ سکونت بمبئی۔

کو بطور ذاتی اعزاز کے خان بہادر کا خطاب مرحمت ہوا۔ سکونت بمبئی۔

رتن جی رستم جی۔ وودینا۔ خان بہادر۔ آپ کو ۲۱۔ مئی ۱۸۹۸ء کو بطور ذاتی اعزاز کے خان بہادر کا خطاب مرحمت ہوا۔ سکونت بمبئی۔

پشوتن جی سہراب جی بھیج والا۔ خان بہادر۔ آپکو ۲۱ مئی ۱۸۹۸ء کو خطاب خان بہادر کا عطا ہوا۔ سکونت بمبئی۔

داراشاہ رتن جی چیچگر۔ خان بہادر۔ جے۔ پی۔ آپ کو یکم جنوری ۱۸۹۹ء کو خطاب خان بہادر کا عطا ہوا۔ سکونت بمبئی۔

عبدالرزاق بن قرطاس۔ خان بہادر۔ آپ کو یکم جنوری ۱۸۹۹ء کو بطور ذاتی اعزاز کے خان بہادر کا خطاب عطا ہوا۔ سکونت بمبئی۔

گوبند گوپال۔ اچگاونگر۔ راؤ صاحب۔ آپ کو اُن خدمات کے جلدو مین جو میونسپلٹی بیلگام مین آپنے انجام دین ۲۔ جنوری ۱۸۹۹ء کو خطاب راؤصاحب عطا ہوا سکونت بیلگام۔

داتو گنیش۔ سبنس۔ راؤ صاحب۔ صیغہ طبی (مڈیکل) مین عمدہ خدمات کی انجام دہی کے صلہ مین آپکو ۲۔ جنوری ۱۸۹۹ء کو خطاب راؤصاحب عطا ہوا سکونت پونا۔

اور اسی سے خاص بمبئی اور دیگر مقامات میں بھی آپ ہمیشہ نہایت کامیاب رہے ہیں۔ آپکے ملکی خدمات کے اعتراف مین لارڈ سینڈہرسٹ صاحب گورنر بمبئی نے ۱۸۹۷ء مین آپ کو اپنی مجلس واضعان آئین وقوانین کا ممبر مقرر کیا اور یکم جنوری ۱۹ء کو حضور ملکہ معظمہ نے آپ کو "نائٹ" کے خطاب سے ممتاز و سربلند فرمایا۔

عبد الخیر ولد فتح خان۔ خان بہادر۔ آپ کو خطاب خاں بہادر ذاتی اعزاز کے طور پر ۲۲۔ جون ۱۸۹۷ء کو عطا ہوا۔ سکونت سندھ۔

نوشیروان جی ہرمزجی۔ جوکسی۔ خان بہادر۔ آپ کو یہ خطاب ۲۲۔ جون ۱۸۹۷ء کو بطور اعزاز ذاتی عطا ہوا تھا۔ سکونت بمبئی۔

محمد مرید ولد محمد وارث۔ خان بہادر۔ آپ کو ۲۲۔ جون ۱۸۹۷ء کو بطور ذاتی اعزاز کے خان بہادر کا خطاب عطا ہوا۔ سکونت حیدرآباد سندھ۔

سید عظیم الدین سید غلام محی الدین۔ قاضی۔ خان بہادر۔ آپ کو خان بہادر کا خطاب ۲۲۔ جون ۱۸۹۷ء کو بطور ذاتی اعزاز کے عطا ہوا تھا۔ سکونت پونا۔

پالن جی ہرمزجی داداچانجی۔ خان بہادر۔ آپ اسسٹنٹ سرجن ہین۔ آپ کو یکم جنوری ۱۸۹۸ء کو ذاتی اعزاز کے طور پر خطاب مذکور عطا ہوا۔ سکونت بمبئی۔

داؤد بھائی موسیٰ بھائی۔ خان بہادر۔ سی۔ پی۔ آپکو یکم جنوری ۱۸۹۸ء

مین پیدا ہوے - آپ ایک نہایت قدیم اور معزز برہمن خاندان سے ہین تیلیگام کے
بھٹوادیکر صاحبان اپنی عمدہ خدمات کے سبب ہمیشہ پیشواؤن کے دربار اور گورنمنٹ انگلشیہ
مین معزز و ممتاز رہے ہین - آپ نے ابتدائی تعلیم بمبئی مین پائی اور اُسکے بعد آپ
گرانٹ مڈیکل کالج مین داخل ہوے - یہان آپ نے شروع ہی سے نہایت کامیابی
حاصل کی حتیٰ کہ جب ۱۸۷۳ء مین آپ نے ایل - ایم کا امتحان پاس کیا تو آپکا نام فہرست
مین سب سے اول تھا اور آپ نے ایک طلائی تمغہ اور ایک انعام بھی حاصل کیا - پھر
آپ اسسٹنٹ سرجن مقرر ہوے اور چند روز اِس طرح کام کرکے آپکی خدمات ریاست
پالن پور کو ایک معزز عہدہ پر منتقل ہوئین اور یہان آپنے جو قابلیت اور لیاقت ظاہر کی
اسکی لارڈ سالسبری صاحب سکرٹری آف اسٹیٹ ہند نے داد دی ۱۸۷۶ء مین آپ
بڑودہ بھیجے گئے اور ورنیکلر کالج آف سائنس کے پرنسپل مقرر ہوے - اس عہدہ کا کام
بھی آپ نے ایسی خوش اسلوبی سے سرانجام دیا کہ جملہ رئیس اور سردار آپ سے راضی
اور خوش رہے - چنانچہ آپ وہان ملک الاطبا سے مخاطب اور درباری معالج متعین ہوے
آپکی قابلیت اور اخلاق کریمانہ نے ہر شخص کو آپ کا گرویدہ کرلیا اور نہ صرف ریاست
بڑودہ مین بلکہ گجرات - کاٹھیاوار اور دور دور تک آپ کا نام نامی مشہور و معروف ہوگیا -
چنانچہ ابتک آپ متعدد ریاستون مین وہان کے رئیسون کے طبی مشیر ہین ۱۸۸۵ء مین
آپنے بڑودہ چھوڑ کر بمبئی مین اقامت اختیار کی اور یہان بہت جلد آپ کو نمود حاصل ہوئی
حتیٰ کہ آپ جسٹس آف دی پیس اور بمبئی یونیورسٹی کے فیلو مقرر ہوے - آپ مینوسپل
کونسلر بھی منتخب ہوے اور کارپوریشن نے آپ کو اسٹینڈنگ کمیٹی کا ممبر اور بعد چندے
اُسکا چیرمین مقرر کیا - آپکا تعلق بہتیری انجمنون اور مجلسون سے ہے اور باوجودیکہ آپکو
اپنے پیشہ کے کام سے فرصت نہین ہے تاہم آپ معاملات ملکی مین برابر شرکت
فرماتے ہین - اپنے پیشے مین آپ نہایت ہمدردی اور شفقت کے ساتھ پیش آتے ہین

یہ منصب جلیل حاصل ہوا تو مختلف مقامات پر چالیس ایڈریس آپ کی خدمت میں پیش کیے گئے جس سے آپ کی ہر دلعزیزی کا کچھ اندازہ ہو سکتا ہے۔ مبارکباد اور اظہار خوشی کے جلسوں میں سب سے زیادہ تماشا وہ جلسہ تھا جو ۱۹۔ جنوری ۱۸۹۰ء کو بمقام بمبئی ہمت ہال میں بصدارت سردینشاہ مانک جی پیتت دبیر سٹرایٹ لا منعقد ہوا تھا جسمیں ہزاروں ہندوستانی رؤسا اور یوروپین اصحاب شریک تھے اور جسمیں آپ کو ایک مطلا صندوقچہ میں ایڈریس پیش کیا گیا تھا۔ بوہروں کے فرقہ داؤدیہ کے سب سے اعلیٰ مذہبی پیشوا نے بھی آپ کو دعوت دی اور آپ کی خدمت میں ایک ایڈریس پیش کیا جسمیں آپ کو "رفیع الدین" کا خطاب عطا فرمایا گیا۔ ۱۸۹۰ء میں ایک معتدبہ رقم صرف کر کے آپ نے اپنے فرقہ کی شادی اور غمی کی دعوتوں کے متعلق نہایت عمدہ اصلاحات فرمائیں۔ آپ نے مکہ معظمہ اور کربلائے معلیٰ کے حاجیوں کے آرام و آسایش کے لیے نہایت عمدہ انتظام کیا ہے۔ ۱۸۵۸ء میں آپ نے تین لاکھ پچیس ہزار روپیہ صرف کر کے اپنی قوم کے لیے بمبئی میں ایک دارالصحت بنوا دیا ہے جسمیں ایک نہایت خوبصورت مسجد اور ایک تعلیمخانہ بھی ہے۔ آپنے یتیم لڑکوں کی پرورش اور تربیت کا بھی انتظام کیا ہے۔ آپنے قحط سالی کے زمانہ میں اہل ملک کو بہت بڑی سیرچشمی و دریا دلی سے مدد دی۔ مختصر یہ ہے کہ آپنے اسوقت تک اہل ملک کی بھلائی اور خاصتہ مسلمانوں کی تعلیم ترقی و بہبود کے لیے جسقدر روپیہ صرف کیا ہے اُسکا اندازہ نہیں ہو سکتا۔ آپ کی فیاضی کا اثر صرف آپکی قوم ہی تک محدود نہیں ہے بلکہ بلالحاظ مذہب و ملت تمام اقوام و ملل اُس سے مستفید ہوتے ہیں۔ حال میں آپ نے چھ لاکھ روپیہ کی ایک رقم کاٹھیاوار کے قحط زدہ لوگوں کی امداد کے لیئے مرحمت فرمائی ہے۔ سکونت بمبئی۔

بھالچندر کرشن۔ ٹھٹوا ویکر سرائٹ۔ آپ ۱۹۔ فروری ۱۸۵۲ء کو پلاسپی

آدمجی پیر بھائی رفیع الدین سیٹھ - جے - پی - آپ ۱۲- اگست ۱۸۴۵ء کو دھوراجی
واقع ریاست گونڈل مین پیدا ہوے - آپ کے والدین افلاس کی وجہ سے آپ کو
ابتدائی تعلیم سے زیادہ نہین دے سکے - سترہ برس کی عمر مین بمبئی جاکر آپ نے ایک
قلیل رقم سے تجارت شروع کی - چند روز بعد آپنے دو ایک مختصر سرکاری ٹھیکہ لیے اور انہین
ایسی ایمانداری - مستعدی اور قابل اطمینان طریقہ سے اپنے فرائض انجام دیے جسکا نتیجہ
یہ ہوا کہ اور سرکاری محکمون مین بھی آپ کا نام مشہور ہو گیا - ۱۸۶۷ء مین آپنے بمبئی کے
سلاح خانہ کے متعلق بہت سے ضروری ٹھیکہ لیے جنسے آپکو اسوقت تک برابر تعلق رہا ہے ۱۸۷۰ء
مین آپ نے فوجی خیمہ جات کے فراہم کرنے کا ٹھیکہ لیا - اگرچہ اسوقت تک فتحگڈھ اور
جبلپور کے لیئے یہ تجارت مختص تھی لیکن آپ نے سب مشکلات بآسانی طے کین اور اب
آپ کے خیمون کی بہت بڑی مانگ رہتی ہے - آپ کے کارخانہ کے بنے ہوے خیمون
کی تعریف بسا اوقات فوجی افسرون نے کی ہے - ۱۸۸۴ء کی جنگ مصر اور ۱۸۷۹و۸۰ء
کی افغانی لڑائیون مین آپ کے خیمے زیادہ تر استعمال کیے گئے - ۱۸۷۸ء مین سر رچرڈ ٹمپل
صاحب گورنر مدراس نے آپ کو نوسو گاڑیون کی تیاری کا حکم دیا آپ نے اُنکو نہایت قلیل
مدت مین بنواکر روانہ کر دیا جو نہایت عمدہ مضبوط و مستحکم ثابت ہوئین - گورنمنٹ بمبئی نے
آپ کی ان خدمات کے صلہ مین آپ کے لیئے ایک سرکاری اعزاز کی سفارش کی لیکن
آپ نے اپنی منکسر المزاجی سے قبول نہ کیا - آپ نے اپنے اہل ملک کے فائدہ کے لیئے
مضافات بمبئی مین چمڑہ رنگنے - بوٹ اور کاٹھیان بنانے کے کارخانے قائم کیے ہین جہان
عمدہ سے عمدہ مال تیار ہوتا ہے - گورنمنٹ نے آپ کی اُن نمایان خدمات پر جو آپنے
اہم مواقع پر انجام دی ہین بارہا آپ کا شکریہ ادا کیا ہے - اوائل دسمبر ۱۸۹۷ء مین آپکو
گورنمنٹ ہند نے سال ہاے ۱۸۹۸و۹۹ء کے لیے بمبئی کا شریف مقرر کیا - آپ اپنی قوم مین
سب سے پہلے شخص ہین جنکو اس عہدہ پر مامور ہونے کی عزت حاصل ہوئی - جب آپکو

۱۸۹۸ء کو بطور ذاتی اعزاز کے عطا ہوا۔ سکونت شکارپور۔

صدرالدین خان اعظم الدین خان بخشی میر خاں بہادر۔ آپکو خاں بہادر کا خطاب یکم جنوری ۱۸۹۹ء کو بطور ذاتی اعزاز کے عطا ہوا۔ سکونت سورت۔

فضل اللہ لطف اللہ۔ فریدی۔ خاں بہادر سی۔ بی۔ آپ کو خاں بہادر کا خطاب یکم جنوری ۱۸۹۹ء کو بطور ذاتی اعزاز کے عطا ہوا۔ سکونت بمبئی۔

واسدیو مہادیو سمرتھ۔ دیواں بہادر۔ آپ ریاست بروده میں صوبہ ہیں۔ دیوان بہادر کا خطاب یکم جنوری ۱۸۹۹ء کو عطا ہوا یہ قدر افزائی مجاب گورنمنٹ اُن خدمات کے متعلق تھی جو آپ نے انسداد طاعون میں انجام دیں آپ کو تمغۂ قیصر ہند درجۂ دوم ۹۔ نومبر ۱۹۰۱ء کو ذاتی اعزاز کے طور پر عطا ہوا۔ سکونت بروده۔

کیخسرو سهراب جی نریمان۔ لفٹنٹ کرنل۔ آئی ایم ایس۔ فی الحال ناسک میں سول سرجن ہیں۔ آپ کو تمغۂ قیصر ہند درجۂ دوم ۲۴ مئی ۱۹۰۱ء کو ذاتی اعزاز کے طور پر بصلہ ویسے خدمات رفاہ عام عطا ہوا ہے۔

غلام حسین۔ روگھے۔ خاں صاحب آپ کو ۳۔ جنوری ۱۸۹۹ء کو خطاب خان صاحب ذاتی اعزاز کے طور پر عطا ہوا۔ سکونت بمبئی۔

مارتنڈ وامن۔ راؤ بہادر ۱۸۸۷ء میں راؤ بہادر کا خطاب آپکو عطا ہوا سکونت پونا

دسمبر ۱۸۸۱ء کو عطا ہوا تھا۔ یہ خطابات آپ کو بجلدوے اُن خدمات کے عطا ہوے جو آپ نے بحیثیت اسسٹنٹ رزیڈنٹ برودہ کے کی تھین۔ سکونت احمد آباد۔

یوسف ڈیوڈ۔ خان بہادر۔ یہ خطاب اعزاز ذاتی کے طور پر بہ جلدوے حسن خدمات ۲۶۔ مئی ۱۸۹۷ء کو عطا ہوا۔ سکونت پونا۔

کرشن راؤ جے رام۔ راؤ بہادر۔ راو صاحب کا خطاب ۲۵۔ مئی ۱۸۹۵ء کو اور راؤ بہادر کا ۳۔ جون ۱۸۹۹ء کو عطا ہوا۔ سکونت مالیگاون۔

مہادیو۔ کے کٹھیکر۔ راؤ بہادر۔ راو صاحب کا خطاب ۲۱۔ مئی ۱۸۹۵ء کو اور راؤ بہادر کا خطاب ۳۔ جون ۱۸۹۹ء کو عطا ہوا۔ سکونت پونا۔

راؤجی راو ساونت۔ سردار بہادر۔ ولادت ۱۸۴۳ء۔ سردار بہادر کا خطاب آپ کو ۱۰۔ جنوری ۱۸۹۵ء کو فوجی خدمات کے صلہ مین عطا ہوا۔ آپ اعلیٰ حضرت قیصر ہند کی افواج کے رسالدار میجر اور حضور ہزاکسلنسی نواب کمانڈر انچیف بہادر ہند کے ایڈیکانگ ہین۔ سکونت سانگلی۔

فرامزار دشیر موس۔ خان بہادر۔ خان بہادر کا خطاب ۲۱۔ مئی ۱۸۹۸ء کو بطور ذاتی اعزاز کے آپ کو عطا ہوا۔ سکونت بمبئی۔

رسول بخش شیر محمد۔ خان بہادر۔ آپ کو خان بہادر کا خطاب ۲۱۔ مئی

کاؤس جی جمشید جی لال کاکا۔ خان بہادر۔ آپ ۱۹ ستمبر ۱۸۵۱ء کو پیدا ہوئے۔ خان بہادر کا خطاب ۲۱ فروری ۱۸۸۸ء کو اُن خدمات کے صلہ میں عطا ہوا جو آپ نے محکمہ ڈاک کے مختلف عہدوں پر انجام دی تعیین۔ اپریل ۱۸۸۱ء میں جسٹس آف دی پیس مقرر ہوئے۔ آپ ممالک متوسط برار کے ۱۸۸۹ء میں اور راجپوتانہ کے ۱۸۹۰ء میں ڈپٹی پوسٹ ماسٹر جنرل تھے۔ سکونت احمد آباد۔

ہمت لال دھیرج رام۔ راؤ بہادر۔ سے پی ۱۳۔ جون ۱۸۹۳ء کو راؤ بہادر کا خطاب بطور اعزاز ذاتی عطا ہوا۔ سکونت احمد آباد۔

پرشوتم اُودھوجی۔ راؤ صاحب۔ سے پی ۲۔ جنوری ۱۸۹۹ء کو خطاب راؤ صاحب سے آپ مخاطب ہوئے۔ سکونت بمبئی۔

نارائن رگھوناتھ۔ گورکشکر۔ راؤ صاحب ۲۔ جنوری ۱۸۹۹ء کو آپ کو راؤ صاحب کا خطاب عطا ہوا۔ سکونت بمبئی۔

شاہ پسند خان ولد ارسلا خان۔ وڈیرہ۔ خان بہادر۔ آپ کو خان بہادر کا خطاب بطور اعزاز ذاتی کے ۲۔ مئی ۱۸۹۶ء کو صلہ ورے حسن خدمات عطا ہوا۔ وڈیرہ آپ کا خاندانی لقب ہے۔ سکونت کوٹ سلطان سندھ۔

لال جی پرشوتم رائے۔ دیوان بہادر۔ راؤ بہادر۔ آپ کے یہ دونوں خطاب دیوان بہادر اور راؤ بہادر ذاتی ہیں۔ خطاب اول ۲۵۔ مئی ۱۸۹۲ء کو اور خطاب دوم ۱۵۔

ہونے کے بعد بھی چار مہینہ تک بخوشی خاطر سرجن میجر ڈبلیو-یل ریڈ چیف پلیگ افسر کے ماتحت کام کرتے رہے-ان خدمات کے صلہ مین گورنمنٹ نے بطور امتیاز ذاتی آپ کو راؤ صاحب کا لقب عطا فرمایا-اور سرجن میجر ریڈ اور سرجن جنرل بنبرج نے بصلہ حسن کارگزاری متعلقہ انسداد طاعون اعلیٰ درجہ کے اسناد عطا فرمائے-سکونت پونا-

آذرجی سہراب جی-خان صاحب بجلدوے خدمات محکمہ پرمٹ کے آپ کو خطاب خان صاحب بطور اعزاز ذاتی ۲-جنوری ۱۸۹۹ع کو عطا ہوا-سکونت زیلا-

حسن علی ملا حکیم جی-خان صاحب-آپکو ۳-جنوری ۱۸۹۹ع کو خطاب خان صاحب کا ذاتی اعزاز کے طور پر عطا ہوا-سکونت بمبئی-

عبداللہ خان-سردار بہادر-آپ کو سردار بہادر کا خطاب ۱۸۹۵ع مین بجلدوے خدمات فوجی عطا ہوا-سکونت پونا-

سہراب جی مہربان جی-ہیوائی-خان بہادر-آپ کو بطور ذاتی اعزاز کے آپ کے حسن خدمات کے جلدو مین ۱۴-نومبر ۱۸۸۲ع کو-خان بہادر کا خطاب مرحمت ہوا-سکونت بمبئی-

کشوری لال-رائے بہادر-آپ کو رائے بہادر کا خطاب یکم جنوری ۱۸۹۱ع کو بطور اعزاز ذاتی بجلدوے حسن خدمات عطا ہوا تھا-آپ گورگانون کے رہنے والے ہین-آپ کا تعلق راجپوتانہ مالوہ ریلوے سے تھا-

گورنمنٹ بمبئی کے سرجن جنرل مقرر ہوئے) اُس موقع پر آگئے تھے چنانچہ اُنھوں نے ایک خاص
سرٹیفکیٹ کے ذریعہ سے اس واقعہ کی تصدیق کی ہے اور مسٹر داداجی کی جفاکشی اور مستعدی
اور حسن خدمات کا اعتراف کیا ہے۔مہم ابیسینیا سے واپس آنے کے بعد مسٹر داداجی شلکے
احمد نگر پولیس ہسپتال میں مقرر ہوئے پھر بیلگام کو تبادلہ ہوا جہاں ۱۸۷۲ء تک وہ کام کرتے
رہے۔اُن کے اعلیٰ افسر نے سفارش کی کہ وہ گرینٹ میڈیکل کالج میں بھرتی کر لیے جائیں اور
اسسٹنٹ سرجن کا امتحان پاس کریں۔ماہ اپریل ۱۸۷۳ء میں وہ اس سفارش کی منظوری
کے بعد میڈیکل کالج بمبئی میں داخل کیے گئے اور کامیابی کے ساتھ امتحان پاس کیا اور ۲۴ مئی
۱۸۷۶ء کو جے جے ہسپتال بمبئی کے اسسٹنٹ سرجن مقرر ہوئے۔۱۸۷۶ء میں کلکٹری تھانہ
میں ایک خاص کام پر بھیجے گئے۔پھر بمبئی مین عام خدمات پر مامور ہوئے۔۱۸۷۷ء کے
قحط کے زمانہ میں حب الکال ڈسپنسری کے مہتمم تھے تو علاوہ ایسی خاص خدمات کے ایک
بہت بڑے کارخانۂ امداد مزدوران قحط کا انتظام کرتے رہے حکام بہت خوش رہے اور
اسناد حسن کارگزاری عطا کیے۔ماہ فروری ۱۸۸۰ء میں صاحب ڈپٹی سرجن جنرل نے مسٹر
شلکے کو ہوبلی ڈسپنسری مین مقرر کیا۔اور بعد کو وہ اُس میونسپلٹی کے کمشنر اور چیرمین بھی
مقرر ہوئے اور میونسپلٹی میں معقول اصلاحات کے بانی ہوئے جسکا خاص شکریہ میونسپلٹی
نے ادا کیا۔۱۸۸۷ء کی جوبلی اعلیحضرت قیصرہ وکٹوریہ میں آپنے جو اہتمام اور انتظام کیا
تھا صاحب کلکٹر دھارواڑ نے سرکاری حیثیت سے اُسکا اعتراف کیا کیونکہ آپ نے غریب
مرہٹے لڑکوں کے لیے پانچ پانچ روپیہ کے چار انعامات مقرر کیے تھے جنکو گورنمنٹ نے
سرکاری چٹھی کے ذریعہ سے قبول کیا۔اپریل ۱۸۸۸ء میں مسٹر شلکے نے پونا ڈسپنسری
میں جانے کی خواہش ظاہر کی اور گورنمنٹ نے اِسکو خوشی سے قبول کیا۔۱۸۹۷-۹۸ء مین
جب طاعون نے خروج کیا تو مسٹر شلکے نے علاوہ اپنے فرائض متعلقہ ڈسپنسری کے حکام
طاعون کو بھی ایسی خدمات سے مدد دی اور ماہ اپریل ۱۸۹۹ء میں عہدہ سے کنارہ کش

شروع کی اور سالانہ امتحان مین اول انعام حاصل کیا اور وہ انگلش اسکول کو بھیجدیے گئے۔
تین برس تک اُس اسکول مین رہنے کے بعد فروری ۱۸۵۵ء مین وہ بطور اپرنٹس کولاپور
کی پیدل رجمنٹ کے اسپتال مین بحیثیت ادنیٰ مڈیکل ملازم کے رکھ لیے گئے اور ۳۱- جولائی
۱۸۵۷ء کو جب ستائیسوین رجمنٹ بمبئی نے غدر کیا تو یہ اپنی رجمنٹ مین موجود تھے جس روز
باغیون نے شہر کے قلعۂ پگا پر قبضہ کیا تو کولاپور کی پیدل رجمنٹ اُسکے مقابلہ مین مصروف
تھی۔ اسپتال کا ایک خاکروب جو سپاہیون کے قریب کھڑا تھا اُسکے مُنھ پر باغیون کی
ایک گولی لگی اور مسٹر شلکے کو اُس زخمی خاکروب کے زخم کو صاف کرنے اور مرہم پٹی کرنے کا
کام سپرد ہوا۔ ماہ ستمبر ۱۸۵۸ء مین اُن کو اسپتال اسسٹنٹ کے عہدہ پر ترقی دیگئی اور اسکے
بعد دیگرے رتناگرھی کی چھاؤنی اور جیل اور بمبئی اور سندھ کے مختلف اسپتالون مین اُنکا
تبادلہ اور تقرر ہوتا رہا۔ رسالہ سندھ مین بھی اُنھون نے کام کیا۔ ۱۸۶۴ء مین کشمیر اور
۱۸۶۶ء مین سول اسپتال کراچی مین اُن کی تقرری ہوئی۔ وہ ابیسینیا مین جنگی فوج کے
ساتھ بھی کام پر بھیجے گئے اور وہان اول اسپتال اسسٹنٹ کے درجے پر ترقی پائی۔ پھر
لیٹ کیولری کی تیسری رجمنٹ کے ہمراہ تعینات کیے گئے جو زولا مین جہاز سے اُتری تھی۔
اس فوج کے ساتھ کمپ انٹالو مین اُترکر وہ ستائیسوین (خواہ اول) بلوچی پیدل رجمنٹ
اور بعد ازان دیسی فوج کے فیلڈ اسپتال کے ساتھ ڈاکٹر ولی صاحب کے ماتحت تعینات
کیے گئے۔ میگڈالا پر حملہ ہونے اور اُسکی تسخیر کے زمانہ مین وہ اُسی فیلڈ اسپتال کے ہمراہ تھے۔ جس
دن میگڈالا پر دھاوا ہوا تھا اُس دن یوروپین رجمنٹ نمبر ۳۳ کا ایک گورا زخمی ہوا اور ایک
ڈولی پر سوار کرکے لوگ اُسکو کمپ مین لیے جاتے تھے اس اثنا مین اُسکا بانس ٹوٹ گیا اور
ڈولی بردارون نے بمجبوری ڈولی زمین پر رکھدی۔ مسٹر داداجی یہ حالت دیکھکر خود ابیسینیا
کے ایک باشندے کے جھونپڑے کی طرف چلے گئے اور اُسکے مکان کے چھپر سے ایک بانس کھینچ لائے
ڈولی کو درست کیا اور زخمی سپاہی کو کمپ مین پہونچا دیا۔ ڈاکٹر ٹرن بل صاحب (جو بعد کو

انت نرائن ڈلوے - راؤ صاحب - ۱۹۱۰ء میں آپ کو بصلۂ خدمات نمایان گورنمنٹ ہند نے بطور ذاتی اعزاز راؤ صاحب کا خطاب مرحمت فرمایا - سکونت بمبئی -

دادا بھاجی شلکے - راؤ صاحب - آپ ذات کے مرہٹے ہیں ۱۸۶۵ء میں پیدا ہوے - آپکے آبا و اجداد مشہور خاندان جگتاپ سے تعلق رکھتے ہیں جو قصبہ لسواڈ کلکٹری پونا میں واقع ہے - ڈیڑھ سو برس سے آپکے مورث کولاپور کے ایک گاؤن میں آکر آباد ہوے - آپکے بزرگ یہاں کے پٹیل یعنی چودھری رہتے آئے اور شلکے کے لقب سے معروف ہوے - اس لقب کی اصلیت تو نہین معلوم ہے لیکن مرہٹی زبان میں شلکے رئیس یا سردار کو کہتے ہیں اور اُنکے مورثوں میں ایک صاحب مسمی آپاجی شلکے زمانۂ حکومت سیواجی میں ایک ممتاز سرکاری عہدہ پر مامور تھے - راؤ صاحب نے محض اپنی ذات خاص سے ترقی کی اور ایک گمنام اور حقیر حالت سے عروج حاصل کرکے شہرت اور بلند نامی پیدا کی - آپ کے والد راجہ کولاپور کے ملازم تھے اور خاص کام پر بنارس کو بھیجے گئے تھے - اس اثنا میں راجہ صاحب تلجاپور واقع حیدرآباد دکن کے تیرتھ کو گئے اور اثنا راہ میں انتقال کیا - یہ افسوسناک واقعہ ۱۸۶۶ء میں وقوع پذیر ہوا اور تمام معاملات درہم و برہم ہوگئے اور بعد کو ریاست پر برٹش گورنمنٹ نے قبضہ کرلیا جب آپکے والد بنارس کو واپس آے تو سوا اس کے چارہ نہ دیکھا کہ پیادون کی ایک رجمنٹ مین جسکو برٹش گورنمنٹ کولاپور مین بھرتی کررہی تھی آپ اپنا نام لکھوائیں - مسٹر داداجی شلکے آٹھ برس کی عمر میں رجمنٹ مذکور کے پریڈ کے میدان میں ایک روز کھیل رہے تھے کہ اس اثنا میں کپتان کلارک افسر رجمنٹ مذکور کی نگاہ اپر پڑگئی - اُنھون نے چند سوالات کیے اور مسٹر شلکے نے اُنکے جوابات ایسے معقول دیے کہ کپتان صاحب بہت خوش ہوے اور حکم دیا کہ وہ رجمنٹ کے کم عمر ساہیون مین بھرتی کرلیے جائیں - اب اُنھوں نے رجمنٹ کے اسکول مین مرہٹی پڑھنا

مظہر علی - سید - خان صاحب - ولادت ۱۸۵۷ء - آپ کے بزرگ دہلی کے رہنے والے تھے - آپ کے والد کا نام سید خورشید علی تھا - آپ ابتداءً محکمہ رزیڈنسی عدن مین ہیڈ کلرک مقرر ہوے - آپ نے عدن کی جدید آبادی کی تعمیر مین بڑی مدد کی جسکے بانی مبانی کرنل ہنٹر صاحب تھے - اس کے بعد آپ ملک بربر شمالی مشرقی افریقہ کے دفتر ایجنسی مین ہیڈ کلرک ہوے اس قصبہ کے جلجانے کے بعد جدید طور پر جو نیا قصبہ آباد و تعمیر ہوا اُس مین آپ نے نمایان کام کیا - ۱۸۹۹ء مین گورنمنٹ کی طرف سے آپ کو خان صاحب کا خطاب مرحمت ہوا - آپ بربر مین ضلع افسر ہین اور دیوانی و فوجداری درجۂ سوم کے اختیارات آپ کو حاصل ہین - آپ کے چار صاحبزادے ہین سید نصرت علی - سید نظام علی - سید شمشیر علی - سید ذوالفقار علی - اول ملازم سرکاری اور دوم و سوم مدرسۂ علیگڈھ مین تعلیم پاتے ہین اور چوتھے ہنوز خردسال ہین سکونت - بربرا افریقہ
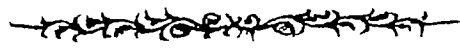
نارائن ترمبک - بید - راے بہادر جسٹس آف دی پیس - ولادت ۱۸۵۶ء - آپکے بزرگ بید یعنی مصرانی طبیب ہوتے چلے آئے ہین - آپ کے پردادا سداشیو بھٹ بید پیشوا کے عہد مین ایک نامی بید تھے - اُن کا نام اب تک مرہٹواری مین زبانون پر جاری ہے - آپ کے والد تقریباً پچھتر برس تک نہایت کامیابی کے ساتھ طبابت کرتے رہے اور آخر کار تارک الدنیا ہوکر سنیاسی ہوگئے اور سو برس سے زیادہ عمر مین وفات پائی - بعض خاندانی ضرورتون کے لحاظ سے آپ نے صرف امتحان میٹریکیولیشن تک کامیابی حاصل کی اور پھر سرکاری ملازمت مین داخل ہوے اور اب تک ملازم ہین - آپ سکرٹیریٹ پریس بمبئی کے منیجر ہین - انسداد طاعون کے خطرناک کامون مین آپ نے گورنمنٹ کی اعانت کی اور رعایا کو فائدہ پہونچایا - آپ کو ۱۸۹۹ء مین تین اعزاز حاصل ہوے - (۱) خطاب راؤ صاحب (۲) جسٹس آف دی پیس (۳) راے بہادر آپ قومی اور رفاہ عام کے کامون مین بہت بڑی دلچسپی ظاہر کرتے ہین - سکونت بمبئی -

خان صاحب سید مظہر علی رئیس ممبا افریقہ

راؤ بہادر نارائن ترمبک وید رئیس ممبئی

راؤ صاحب ات رائ ڈلوی رئیس ممبئی

راؤ صاحب دادا تھاجی شلکے رئیس پونا

بھاسکر راؤ بالکرشن پٹیل۔ راؤ بہادر۔ سے پی۔ آپ کو راؤ بہادر کا خطاب بطور اعزار ذاتی ۲۲۔ جون ۱۹۰۹ء کو مرحمت ہوا۔ سکونت بڑودہ

شنکر راؤ جی۔ گدمی۔ راؤ بہادر۔ آپ کو راؤ بہادر کا خطاب ۲۲۔ جون ۱۹۰۷ء کو عطا ہوا۔ سکونت پونا۔

وولب جی ڈی وید۔ راؤ بہادر۔ آپ کو راؤ بہادر کا خطاب ۲۱۔ مئی ۱۹۰۹ء کو عطا ہوا۔ آپ ریاست پالن پور کے دیوان ہیں۔ سکونت پالن پور

دادو باسکھارام شرولکر۔ راؤ بہادر۔ آپ کو راؤ بہادر کا خطاب بطور اعزار ذاتی یکم جنوری ۱۹۰۲ء کو عطا ہوا۔ سکونت پونا۔

گنونیدو۔ راؤ بہادر۔ آپ کو راؤ بہادر کا خطاب بطور اعزار ذاتی یکم جنوری ۱۹۰۲ء کو عطا ہوا۔ سکونت بمبئی۔

موتی رام راجہ رام۔ راؤ بہادر۔ وکیل۔ آپکو ۲۰ مئی ۱۹۰۵ء کو راؤ بہادر کا خطاب بطور اعزار ذاتی عطا ہوا۔ سکونت سورت

واسدیو پانڈورنگ۔ راؤ بہادر۔ سے پی۔ آپ کو راؤ بہادر کا خطاب ۲۸۔ جولائی ۱۸۹۳ء کو بطور ذاتی اعزار کے عطا ہوا۔ سکونت بمبئی۔

ملک کو بہت فائدہ پہونچا۔ روئی کی کاشت اور تجارت کو ترقی دینے مین آپ نے
کوئی دقیقہ فروگذاشت نہین کیا مختلف بازار قائم کیے۔ چنانچہ آپ ہی کی کوششون کا
نتیجہ ہے کہ روئی ملک برار کی بہبود کا ایک خاص ذریعہ ہوگئی۔ اب ایک درجن
سے زیادہ کارخانے زیر نگرانی یوروپین انتظام کے قائم ہوگئے۔ صیغۂ تعلیمات کی
طرف بھی آپ کی توجہ ہمیشہ مبذول رہی۔ چنانچہ بالاپور کا اسکول آپ ہی کی کوشش کا
نتیجہ ہے۔ یہ اُس زمانہ کا واقعہ ہے جب وہان تعلیم کا نام ونشان بھی نہ تھا اب ایک
مستقل محکمہ زیر نگرانی ایک ڈائرکٹر کے جسکا بیش قرار مشاہرہ ہے قائم ہے اور روز
افزون ترقی کررہا ہے۔ عام صحت کی طرف سے بھی آپ بے خبر نہ تھے مسافرون
کے آرام اور ملکی تجارت کو ترقی دینے کی غرض سے آپ نے متعدد سڑکین نکالین
اور دھرم سالے اور تالاب بنوائے اور اسکے ساتھ ہی ساتھ مینوسپل کے کام کی
جانب پبلک کو توجہ دلائی۔ قحط ۱۸۷۸ع مین آپ کے ذاتی اثر سے ساہوکارون
نے رفع تکالیف کے لیے فنڈ مہیا کرنے مین ایسی اعانت کی کہ اُس قحط کی سختی اس
صوبہ مین محسوس نہ ہوئی۔ سرکار انگریزی کے سوا دیسی ریاستون مین بھی آپ کو
اعزاز حاصل ہے ۱۸۸۵ع مین آپکو مہاراجہ سوامی راؤ ہلکر نے عہدۂ دیوانی ریاست
کے لیے طلب کیا۔ اگرچہ بوجہ نہ طے ہونے بعض شرائط کے اِس عہدہ پر آپ کا
تقرر نہین ہوا مگر تا زمانۂ قیام مہاراجہ نے کمال اکرام واعزاز کیا اور ایک خلعت
گرانبہا مرحمت فرمایا۔ سکونت بمبئی۔

ہیبت راؤ۔ ملہر۔ دیش پانڈے۔ راؤ بہادر۔ آپ کو راؤ بہادر کا خطاب
ذاتی اعزاز کے طور پر ۲۲۔ جون ۱۸۹۷ع کو عطا ہوا۔ سکونت شولاپور۔

کے ساتھ یاد کرتے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ گرمی کے دن تھے ورح میں میل کی مسافت
طے کرکے چھ بجے شام کو کیمپ میں پہونچی اُسوقت آپ نے ہمیں معلوم کسطرح اور
کیونکر بکثرت انگور مہیا کر دیئے جس سے تھکے ماندے وجیوں خصوصاً اُن لوگوں
کو جو میدان جنگ میں زخمی ہوئے تھے نہایت تقویت اور تفریح حاصل ہوئی۔
اکثر باغیوں کو آپ نے بذاتِ خود گرفتار کیا۔ تسلط کے بعد آپ کی خدمات کی
گورنمنٹ نے پوری پوری قدر دانی کی۔ ۱۸۶۴ء میں آپ اسسٹنٹ کمشنر مقرر ہوئے
پھر جفیسہ کی بھی پر ترقی کی۔ پھر آپ کو کمپنی آف دی انڈین امپائر کا خطاب مرحمت
ہوا۔ آپ ۱۸۸۰ء میں خدمت سرکاری سے کنارہ کش ہوئے۔ گورنمنٹ نے
صلہ دوسے جیر خواہی ہزار روپیہ ماہوار اصل پنشن پر اضافہ فرمایا اور پبلک نے
ایک مجمع عام میں جسمیں صاحب کمشنر اور دیگر عہدہ دار موجود تھے ایک قیمتی صیدوقچہ
پیش کیا۔ سرکار کے ساتھ وفاداری کرنے کے ماورا آپ نے ملک کی خدمات میں
بھی بہت بڑا حصہ لیا۔ مثلاً ہندو مسلمانوں میں جو قدیم تنازع چلا آتا تھا اُسکو فرو کیا۔
اِس مصالحت میں آپ نے حاکمانہ قوت سے بالکل کام نہیں لیا بلکہ محض اپنے
ذاتی اثر اور حُسن اخلاق سے کامیابی حاصل کی۔ صوبۂ برار کے عوام و خواص خواہ
یوروپین ہوں خواہ ہندوستانی آپ سے محبت رکھتے ہیں اور عزت کرتے ہیں اور
اِس محبت کا اظہار اُس وقت کامل طور سے ہوا جب آپ مدت دراز تک خدمت
کرنے کے بعد ملازمت سے کنارہ کش ہوئے کمیشن کلب نے جس کے آپ ممبر
ہیں (اور یہ عزت بھی آپ کے لیے مخصوص ہے) ایک الوداعی دعوت کی۔ اِسکے
ماورا ۲۳ مارچ سے یکم مئی ۱۸۸۰ء تک یعنی سوا مہینہ کے قریب مختلف اضلاع
اور متعدد فرقوں کی طرف سے ایک سلسلہ الوداعی دعوتوں کا قائم رہا۔ آپ نے
ملکی زراعت کے قدیم طریقوں کی ترقی دینے کے لیے جو تجربات کیے اُس سے

حاشیہ و ترجمہ شائع کیا اور اِس طرح آپ نے یورپ کے محققین کے سامنے ایک ایسا ذخیرۂ نادر پیش کیا جو اب تک اُنکے دسترس سے باہر تھا اور اب آپ کی تصانیف مشہور آفاق ہو گئی ہین۔ سنہ ۱۸۷۴ء مین گورنمنٹ نے آپ کو اسسٹنٹ پروفیسر علوم مشرقیہ مقرر کیا اور بعد چندے سنہ ۱۸۸۴ء مین آپ دکن کالج کے پروفیسر فارسی مقرر ہوے۔ ۲۹ اکتوبر سنہ ۱۸۸۴ء کو پارسیون نے آپ کو آپ کے بڑے بھائی کی جگہ دکن اور مالوہ کا اعلیٰ مقتداے مذہبی منتخب کیا اور چند ہی دن مین آپ کو اجمیر۔ بدنیرا۔ انگیت پوری۔ بھساول۔ کھنڈوا۔ آبو۔ ناگپور اور کلکتہ کے پارسیون نے اپنا مقتدا اور رہنما تسلیم کر لیا۔ آپ سنہ ۱۸۷۴ء سے سنہ ۱۸۸۴ء تک برابر بمبئی یونیورسٹی کے ممتحن زبان فارسی مقرر ہوا کیے ہین اور پونا میونسپلٹی مین بھی جگہ پاتے رہے ہین۔ آپ کے تبحر علمی کی یہ شان ہے کہ اکثر محققین یورپ آپ سے ملنے اور عقدہ ہاے لاینحل کے حل کرنے کو آپ کے پاس آتے ہین۔ علاوہ اِن زبانونکے آپ زبان گجراتی کے عمدہ انشا پرداز اور فصیح البیان مقرر بھی ہین اور اخبارات مین بہت نفیس نفیس خیالات ظاہر فرمایا کیے ہین۔ آپ کی لیاقت اور علمیت نے آپ کو بہت سے اعزازون سے مفتخر کیا ہے مثلاً سنہ ۱۸۹۵ء مین آپ بمبئی یونیورسٹی کے فیلو منتخب ہوے۔ سنہ ۱۸۹۷ء مین آپکو گورنمنٹ نے خطاب خان بہادر سے مخاطب کیا۔ اِس خطاب کی خوشی مین پونا۔ مئو۔ نیمچ۔ اندور۔ حیدرآباد۔ برار اور ملک متوسط کے پارسیون نے آپ کو تہنیتی ایڈریس دیے اور "بزم روز بہرام" نے ایک رقم معتدبہ جمع کر کے بمبئی یونیورسٹی کی تفویض کی کہ اُسکی آمدنی سے ایک سالانہ انعام بنامِ "خان بہادر پروفیسر ہوشنگ انعام" قائم کیا جائے۔ سنہ ۱۸۹۸ء مین آپ ایک اوّل درجہ کے سردار بنائے گئے اور ایک خلعت عطا کیا گیا۔ ۲۰ ستمبر سنہ ۱۸۹۶ء کو شہنشاہ اسٹریا نے آپ کو ڈاکٹر فلسفہ کا خطاب مرحمت فرمایا۔ آخر مین حضور ملکہ معظمہ کے جشن جوبلی مین گورنمنٹ ہند نے آپکو خطاب

کی اطلاع سرکار کو دیتے رہے۔ اُسوقت آپ کی جامعیت علوم اور زباندانی بہت کام آئی اور اگرچہ آپ کی جان خطرے میں رہی مگر آپ نے سرکار کی دلسوزی اور خیرخواہی میں کوئی کوتاہی نہیں کی۔ آپکی ان خدمات کا اعتراف گورنمنٹ کے اعلیٰ عہدہ دار برابر کرتے رہے ۱۸۵۸ء میں آپ کا انتخاب اہلِ مقتدائے پارسیان مالوہ کے منصب گرامی پر کیا گیا۔ چنانچہ آپ نے مقام مئو قیام کیا اور نہایت حسن کشی اور ریاضت کے ساتھ لوگوں کے اخلاق و خصائل درست کرنے میں مصروف رہے۔ آپ ہی کی کوششوں سے وہاں ایک نفیس عبادت خانہ قائم ہو گیا اور آپ انمیں وعظ و پند فرماتے رہے۔ آپ کی وجہ سے لوگوں کے عقائد و مراسم میں بہت بڑی اصلاحات عمل میں آئیں اور ایک مدرسہ اور ایک کتب خانہ کی بنیاد پڑگئی جب آپ اس مقام سے رخصت ہونے لگے تو آپ کے ہم مذہبوں نے ایک گرانبہا دوشالہ آپ کی نذر کیا اور ایک ایڈریس کے ذریعہ سے آپ کی مفارقت پر افسوس ظاہر کیا۔ آپ نے بحیثیت میونسپل کمشنر کے جو خدمات کیں اُن کا اعتراف مئو کی میونسپلٹی نے ایک رزولیوشن میں کیا۔ اُسوقت ایک طرف تو سر رچرڈ ٹمپل نے آپ کو ملازمت سرکاری میں کسی عہدۂ جلیلہ پر لینے کی خواہش کی اور دوسری طرف گورنمنٹ بمبئی نے آپ کو مذہب زردشتی کی نایاب و نادر کتابوں اور قلمی نسخوں کی تلاش و جستجو کے واسطے طلب کیا آپ نے اوّل الذکر سے انکار کیا اور آخر الذکر خدمت کو بخوشی قبول کر کے گجرات میں دورہ کرنے لگے۔ اس سیاحت میں آپ نے سورت۔ بروچ۔ اُدوادا۔ نوساری۔ احمد آباد۔ کھمبائت اور چند دیگر مقامات کی سیر کی اور انمیں آپ کو بہت بڑی کامیابی ہوئی۔ آپ کی ان خدمات کا اعتراف سرفلپ وڈہوس گورنر بمبئی نے سر دربار فرمایا۔ اس سیاحت کے بعد آپ نے مذہب زردشتی پر جو کتابیں ژند پاژند اور پہلوی زبانوں میں لکھی تھیں اُنکو مرتب اور مدوّن کرنے کے علاوہ

حاشیہ و ترجمہ شائع کیا اور اِس طرح آپ نے یورپ کے محققین کے سامنے ایک ایسا
ذخیرۂ نادر پیش کیا جو اب تک اُنکے دسترس سے باہر تھا اور اب آپ کی تصانیف
مشہور آفاق ہوگئی ہین ۱۸۷۳ء مین گورنمنٹ نے آپ کو اسسٹنٹ پروفیسر علوم
مشرقیہ مقرر کیا اور بعد چندے ۱۸۷۵ء مین آپ دکن کالج کے پروفیسر فارسی مقرر
ہوے۔ ۲۹ اکتوبر ۱۸۸۲ء کو پارسیون نے آپ کو آپ کے بڑے بھائی کی جگہ دکن
اور مالوہ کا اعلیٰ مقتدائے مذہبی منتخب کیا اور چند ہی دن مین آپ کو اجمیر۔ بدنیرا۔
ایگت پوری۔ بھساول۔ کھنڈوا۔ آبو۔ ناگپور اور کلکتہ کے پارسیون نے اپنا مقتدا
اور رہنما تسلیم کرلیا۔ آپ ۱۸۶۷ء سے ۱۸۹۴ء تک برابر بمبئی یونیورسٹی کے ممتحن زبان
فارسی مقرر ہوا کیے ہین اور پونا میونسپلٹی مین بھی جگہ پاتے رہے ہین۔ آپ کے تبحر علمی کی
یہ شان ہے کہ اکثر محققین یورپ آپ سے ملنے اور عقدہ ہاے لاینحل کے حل کرنے کو
آپ کے پاس آتے ہین۔ علاوہ اِن زبانونکے آپ زبان گجراتی کے عمدہ انشا پرداز
اور فصیح البیان مقرر بھی ہین اور اخبارات مین بہت نفیس نفیس خیالات ظاہر فرمایا کیے ہین۔
آپ کی لیاقت اور علمیت نے آپ کو بہت سے اعزازون سے مفتخر کیا ہے مثلاً
۱۸۹۵ء مین آپ بمبئی یونیورسٹی کے فیلو منتخب ہوے۔ ۱۸۹۷ء مین آپکو گورنمنٹ
نے خطاب خان بہادر سے مخاطب کیا۔ اِس خطاب کی خوشی مین پونا۔ مئو۔ نیمچ۔
اندور۔ حیدرآباد۔ برار اور ملک متوسط کے پارسیون نے آپ کو تہنیتی ایڈریس
دیے اور "بزم روز بہرام" نے ایک رقم معتدبہ جمع کر کے بمبئی یونیورسٹی کی تفویض
کی کہ اُسکی آمدنی سے ایک سالانہ انعام بنام "خان بہادر پروفیسر ہوشنگ انعام"
قائم کیا جائے ۱۸۹۸ء مین آپ ایک اوّل درجہ کے سردار بنائے گئے اور ایک
خلعت عطا کیا گیا۔ ۲۸ ستمبر ۱۸۹۸ء کو شہنشاہ اسٹریا نے آپ کو ڈاکٹر فلسفہ کا خطاب
مرحمت فرمایا۔ آخر مین حضور ملکہ معظمہ کے جشن جوبلی مین گورنمنٹ ہند نے آپکو خطاب

کی اطلاع سرکار کو دیتے رہے۔ اُسوقت آپ کی جامعیت علوم اور زمانہ دانی بہت کام آئی اور اگرچہ آپ کی جان خطرے مین رہی مگر آپ نے سرکار کی دلسوزی اور خیر خواہی میں کوئی کوتاہی نہین کی۔ آپکی ان خدمات کا اعتراف گورنمنٹ کے اعلیٰ عہدہ دار برابر کرتے رہے ۱۸۵۹ء میں آپ کا انتخاب اہلی مقتداے پارسیان مالوہ کے منصب گرامی پر کیا گیا۔ چنانچہ آپ نے مقام مئو قیام کیا اور نہایت نفس کشی اور ریاضت کے ساتھ لوگون کے اخلاق وخصائل درست کرنے میں مصروف رہے۔ آپ ہی کی کوششوں سے وہاں ایک نفیس عبادت خانہ قائم ہو گیا اور آپ اُسمیں وعظ و پند فرماتے رہے۔ آپ کی وجہ سے لوگون کے عقائد و مراسم میں بہت بڑی اصلاحات عمل میں آئین اور ایک مدرسہ اور ایک کتب خانہ کی بنیاد پڑ گئی جب آپ اس مقام سے رخصت ہونے لگے تو آپ کے ہم مذہبون نے ایک گرانبہا دوشالہ آپ کی نذر کیا اور ایک ایڈریس کے ذریعہ سے آپ کی مفارقت پر افسوس ظاہر کیا۔ آپ نے بحیثیت میونسپل کمشنر کے جو خدمات کیں اُن کا اعتراف مئو کی میونسپلٹی نے ایک رزولیوشن میں کیا۔ اُسوقت ایک طرف تو سر رچرڈ ٹمپل نے آپ کو ملازمت سرکاری میں کسی عہدۂ جلیلہ پر لینے کی خواہش کی اور دوسری طرف گورنمنٹ بمبئی نے آپ کو مذہب زردشتی کی نایاب و نادر کتابون اور قلمی نسخون کی تلاش وجستجو کے واسطے طلب کیا آپ نے اوّل الذکر سے انکار کیا اور آخر الذکر خدمت کو بخوشی قبول کر کے گجرات میں دورہ کرنے لگے۔ اِس سیاحت مین آپ نے سورت۔ بھروچ۔ اُدواڑا۔ نوساری۔ احمدآباد۔ کھمبائت اور چند دیگر مقامات کی سیر کی اور اسمیں آپ کو بہت بڑی کامیابی ہوئی۔ آپ کی ان خدمات کا اعتراف سرجمل ٹمپل و دیگر گورنمنٹ بمبئی نے سر دربار فرمایا۔ اِس سیاحت کے بعد آپ نے مذہب زردشتی پر جو کتابیں ژند پاژند اور پہلوی زبانوں میں لکھی تھیں اُنکو مرتب اور مدوّن کر کے مع

ہوشنگ جی جاماسپ جی - پروفیسر - دستور شمس العلما - خان بہادر - ولادت ۲۶ - اپریل سنہ ۱۸۳۳ء - آپ دستور جاماسپ بچیائی جی کے چھوٹے بیٹے ہین - بچپنے ہی سے آپ نے اپنے پدر بزرگوار سے پڑھنا شروع کیا اور تیرہ برس کی عمر مین آپ نے زند پہلوی اور فارسی زبانون مین خاصی استعداد پیدا کرلی - اسی زمانے مین آپ کے والد کا انتقال ہوگیا لیکن آپ اِس سے پہلے "نوازؔ" اور "مراتبؔ" کی رسمین ادا کرچکے تھے - چند روز بعد آپ مع اپنے برادر کلان کے حیدرآباد تشریف لیگئے وہان تعلیم اور تلقین روحانی سے مستفیض ہوتے رہے اور وہان کے آٹھ نو برس کے قیام مین آپ نے زند - پہلوی - پازند - عربی - فارسی اور اُردو مین کمال حاصل کیا اور جب ۲۱ برس کی عمر مین آپ پونا تشریف لائے تو یہان آپ نے مشہور پنڈتون سے سنسکرت اور مرہٹی کی تعلیم شروع کردی - پھر لاطینی - جرمنی اور عبرانی زبان سیکھی اور علاوہ اپنی مادری زبان گجراتی کے بارہ زبانون مین مہارت پیدا کی - مذہب زردشتی پر آپ نے عالمانہ و فلسفیانہ کتابین لکھی ہین - آپ کی علمی قابلیت کی نہ صرف گورنمنٹ ہند نے قدر افزائی فرمائی ہے بلکہ شہنشاہ اسٹریا اور وائنا کی جماعت فلاسفہ نے بھی آپ کی تصانیف کی داد دی ہے - برارین جہان آپ کے دو بھائی معزز خدمات پر فائز تھے آپ کے تبحر علمی کی بہت بڑی قدرشناسی ہوئی اور آپ بحیثیت انعام کمشنر کے ملازمت سرکاری مین داخل ہوگئے - چھ مہینہ تک آپ نے اِس عہدہ کا کام کیا بعد اسکے یہ عہدہ تخفیف مین آگیا - اب آپ کو محکمہ پولس مین جگہ دینا تجویز ہوا مگر یہ خدمت آپ کی طبیعت کے بالکل مخالف تھی اس لیے آپ نے انکار کردیا اور پونا چلے آئے - بعد چندے غدر شروع ہوگیا اور اس نازک موقع پر آپ نے سرکار کی عمدہ خدمات انجام دین - آپ نے اپنے دوستون کی مدد اور اپنے صرف سے ایک محکمہ مخبری قائم کیا اور تانتیا توپی کی نقل و حرکت
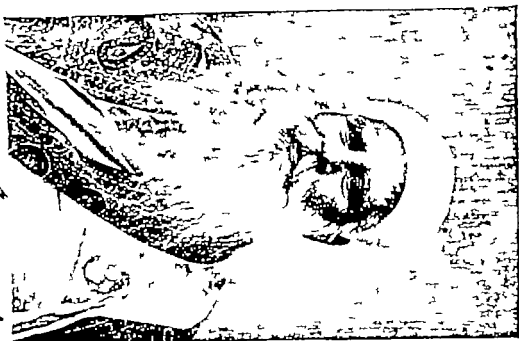
شمس العلماء خاں بہادر مہتنگ جی جاماسپ جی دستور رئیس بمبئی

بہمن جی جاماسپ جی دستور سی۔آئی۔ای رئیس بمبئی

ایڈلجی دوسابھائی۔ خان بہادر۔ آپ کو بطور ذاتی اعزاز کے ۲۶ مئی ۱۸۹۶ء کو بجلدوئے حسن خدمات خان بہادر کا خطاب عطا ہوا۔ سکونت احمد آباد۔

اسحاق حاجی عیسیٰ حاجی۔ خان صاحب آپ کو ۳ جون ۱۸۹۹ء کو خان صاحب کا خطاب عطا ہوا۔ سکونت بمبئی۔

وشوناتھ کیشو۔ جگلے کر۔ راؤ صاحب۔ آپ کو یکم جنوری ۱۸۹۶ء کو راؤ صاحب کا خطاب عطا ہوا۔ سکونت دھاڑواڑ۔

گلاب داس پرشوتم داس۔ راؤ بہادر۔ آپ کو راؤ بہادر کا خطاب ۲۱ مئی ۱۸۹۸ء کو عطا ہوا۔ سکونت سورت۔

شنتا رام ونایک۔ کنٹک۔ راؤ بہادر سی۔ پی۔ آپ کو راؤ بہادر کا خطاب ۲۱ مئی ۱۸۹۸ء کو عطا ہوا۔ سکونت پونا۔

بابو راؤ بھال چندر۔ اوکار۔ راؤ بہادر۔ آپ کو ۲۱ مئی ۱۸۹۸ء کو راؤ بہادر کا خطاب عطا ہوا۔ سکونت پونا۔

بال گنگا دھر ساٹھے۔ راؤ بہادر۔ آپ کو ۲۱ مئی ۱۸۹۸ء کو خطاب راؤ بہادر کا عطا ہوا۔ سکونت پونا۔

ایک عظیم الشان جلسہ مین کیا۔ سکونت بمبئی۔

اسمٰعیل خان ولد صالح خان۔ خان صاحب۔ آپ کو ۲۲۔ جون ۱۸۹۷ء کو خانصاحب کا خطاب عطا ہوا۔ سکونت کلابا۔
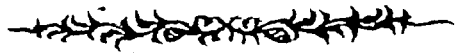
لکشمن گوپچی۔ ماتھر۔ راؤصاحب۔ آپ کو ۱۹۰۱ء مین راؤصاحب کا خطاب عطا ہوا۔ سکونت بمبئی۔

شیخ قادر۔ بہادر۔ آپ کو خطاب بہادری کا ۱۸۹۴ء مین فوجی خدمات کے جلدو مین عطا ہوا۔ سکونت گرگام۔

بہرام جی سہراب جی۔ کارڈ ماسٹر۔ خانصاحب۔ آپ کو ۱۲۔ مئی ۱۸۹۶ء کو یہ خطاب عطا ہوا۔ سکونت احمد نگر۔

عثمان حاجی۔ خانصاحب۔ آپ کو ۱۲۔ مئی ۱۸۹۸ء کو یہ خطاب عطا ہوا۔ سکونت ناسک۔

قادر داد خان گل خان۔ خان بہادر۔ سی۔ آئی۔ ای۔ فی الحال آپ ریاست خیرپور کے مدارالمہام ہین۔ آپ کو سی۔ آئی۔ ای۔ کا خطاب حسن خدمات کے جلدو مین ۲۵۔ مئی ۱۸۹۲ء کو عطا ہوا۔ سکونت خیرپور۔

ریلوے انجینیروں سے سندیں حاصل کی ہیں۔ شاہزادہ البرٹ وکٹر مرحوم اور حضور ڈیوک و ڈچس آف کناٹ کی تشریف آوری کے موقعوں پر آپ نے جو کار نمایاں سرانجام کیے اُس پر کمیٹی استقبال کے آنریری سکرٹری صاحبان نے آپ کا شکریہ ادا کیا اور اسی قبیل کی خدمات کی نسبت ۱۸۸۶ء میں حضور والیسرائے بہادر نے بھی آپ کا شکریہ ادا فرمایا تھا۔ آپ نے اپنی دریا دلی سے داری سدر یا پچہزار روپیہ کے صرف سے ایک فوارہ معہ حوض کے تعمیر کیا ہے۔ آپ بمبئی میونسپل کارپوریشن کے ممبر ہیں تین مرتبہ آپ کا انتخاب صاحب رہایا اور ایک بار صاحب گورنمنٹ ہوچکا ہے۔ آپ نے کماٹی پورہ میں ایک مدرسہ شبینہ کاروباری آدمیوں اور لڑکوں کے واسطے کھولا ہے۔ آپ اپنی جماعت میں تعلیم نسواں کے بڑے حامی ہیں چنانچہ آپ نے ایک مدرسہ نسواں قائم کرنے میں بہت کوشش کی جو اب گورنمنٹ کے زیر نگرانی ہے۔ ۱۸۷۵ء میں ایک کتب خانہ موسوم نہ تیلیگو کتب خانہ کھولا گیا اور آپ نے اُسے معتدبہ رقم سے مدد دی اور اُسکے واسطے فرنیچر کتابوں اور اخبار کا سامان کردیا ۱۸۸۵ء میں آپ نے دیان وارد ک سبھا اپنی جماعت میں سود مند معلومات کے نشر و اشاعت کی غرض سے قائم کی۔ اس سبھا میں تعلیمی اور اخلاقی مباحث پر زبان مرہٹی لکچر دیے جاتے ہیں۔ گزشتہ تین برس میں آپ نے کل ہندو قوموں کو طاعون کی مصیبت میں ہر طرح کی اعانت و امداد بہم پہونچائی۔ آپ وہ پہلے شخص تھے جنھوں نے ایک وسیع کیمپ "صحت بالارام کیمپ" کے نام سے قائم کیا ہے جسمیں بارہ سو سے سولہ سو تک آدمی رہ سکتے ہیں۔ نیز آپ نے "تیلیگو شفاخانہ طاعون" بھی دو برس سے قائم کرکھا ہے۔ آپکی انھیں خدمات پر گورنمنٹ نے اپنی شکوری ظاہر کی اور راؤ بہادر کا خطاب مرحمت فرمایا اور آپ کے اہل ملک نے بھی آپ کے تمام احسانات (جو قحط اور طاعون کے زمانہ میں آپ نے اپنے ہموطنوں پر کیے تھے) کا اعتراف نہایت شکرگزاری کے ساتھ

حیدر شاہ احمد شاہ - منشی خان صاحب - ۲۲ جون ۱۸۹۷ء کو یہ خطاب عطا ہوا - سکونت گودھرا -

الیجا بنجمن - خان صاحب - آپ کو خانصاحب کا خطاب ۲۱ مئی ۱۸۹۶ء کو عطا ہوا - سکونت سکھر -

شیولال موتی رام - راؤ صاحب - آپ کو ۲ جنوری ۱۸۹۹ء کو راؤ صاحب کا خطاب عطا ہوا - سکونت بمبئی -

نانا بھائی موروبا - راؤ صاحب - آپ کو ۲ جنوری ۱۸۹۹ء کو خطاب راؤ صاحب کا عطا ہوا - سکونت بمبئی -

خدا بخش - خانصاحب - آپ کو یکم جنوری ۱۸۹۶ء کو خانصاحب کا خطاب مرحمت ہوا - سکونت عدن -

یلپا بالا رام - راؤ بہادر - (جسٹس آف دی پیس) آپ ٹیلیگو جماعت کے ایک سربرآوردہ رکن اور بمبئی کے مشہور و معروف باشندے ہیں - محکمہ تعمیرات کے ٹھیکہ دار کی حیثیت سے آپ نے جدید سکرٹریٹ - جدید ہائیکورٹ - یونیورسٹی - گھنٹا گھر برج - بھندر واڈا واٹر ورکس - کلابا پوائنٹ کے شمالی و جنوبی باٹریوں کو تعمیر کرایا ہے اور ما ورا انکے بہت سی سوت کاتنے اور کپڑا بننے کی ملین - اسٹیشن اور سڑکین بنوائی ہین - اِن عمارات کی تعمیر پر آپ نے مختلف شاہی انجینیرون سول اور

آپ نے سررشتۂ تعلیم کے متعلق تقریباً بیس کتابیں تصنیف کی ہیں۔ یونیورسٹی کے سالانہ امتحانوں میں آپ اکثر ممتحن رہے ہیں جنوری ۱۸۸۰ء میں گورنمنٹ نے آپ کو خان بہادر کا خطاب عطا فرمایا بعدہٗ آپ نے پنشن لیکر اپنے وطن مالوف شہر ناسک میں سکونت اختیار کی۔ موروثی جاگیر کی سند بھی گورنمنٹ سے آپ کو ملی ہے۔ آپ کے دو فرزند ہیں سید احمد اور سراج الدین محمد۔ دونوں سرکاری سررشتۂ تعلیم میں ملازم ہیں۔ سکونت ناسک۔

دھرنی دھر مہر جیون داس۔ دیسائی۔ راؤ صاحب ۱۹۱۱ء میں آپکو راؤ صاحب کا خطاب عطا ہوا۔ سکونت گوگو۔

وستو ناتھ جنار دھن۔ کاردکر۔ راؤ صاحب۔ آپ کو ۱۲ مئی ۱۸۹۶ء کو راؤ صاحب کا خطاب عنایت ہوا اور اسکے بعد ۲۴ مئی ۱۹۰۹ء کو خدمات عامہ کے صلہ میں عطائے تمغۂ قیصر ہند درجۂ دوم سے سرفرازی حاصل ہوئی۔ سکونت جامد لیس۔
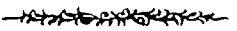
پٹلاجی راؤ۔ گوجر۔ بہادر۔ آپ کو ۱۸۹۵ء میں فوجی خدمات کے صلہ میں بہادر کا خطاب عطا ہوا۔ سکونت رتناگری
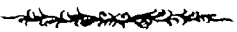
عبدالقادر۔ صوبہ دار میجر۔ خانصاحب۔ ۲۲ جون ۱۸۹۶ء کو خطاب خان صاحب آپ کو عطا ہوا۔ سکونت بلگام۔
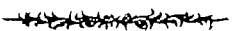
کی ہے۔ آپ کے دو فرزند ہین۔ بڑے صالح بن غالب ملقب بہ سیف نواز جنگ بہادر (عمر چوبیس سال) اور چھوٹے محمد بن غالب شمشیر یار جنگ بہادر (عمر اکیس سال) سکونت حیدرآباد دکن۔

عمر بن عوض بن عمر القعیطی۔ پرنس۔ شمشیر نواز جنگ بہادر۔ آپ ہز ہائنس سلطان عوض بن عمر القعیطی سلطان شحر و مکلا کے خلف اصغر ہین۔ سرکار نظام سے آپکو شمشیر نواز جنگ بہادر کا خطاب عطا ہوا ہے۔ اسوقت آپ کی عمر چونتیس سال کی ہے۔ سکونت حیدرآباد دکن۔
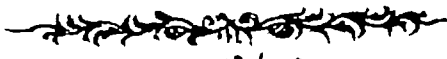
صالح بن غالب بن عوض القعیطی۔ پرنس۔ سیف نواز جنگ بہادر۔ آپ ہز ہائنس سلطان عوض بن عمر القعیطی شحر و مکلا کے خلف اکبر سلطان غالب بن عوض جانباز جنگ بہادر کے بڑے فرزند ہین۔ آپ نہایت ذکی الطبع۔ علم دوست اور صالح نوجوان ہین۔ آپ کو علوم مغربیہ کے ملاحظہ کا خاص ذوق ہے۔ آپکی عمر اسوقت چوبیس سال کی ہے اور گورنمنٹ نظام سے سیف نواز جنگ بہادر کا خطاب آپ کو حاصل ہے۔ سکونت حیدرآباد دکن۔

عبد الفتاح عرف اشرف علی۔ سیّد۔ مولوی۔ مفتی۔ نقوی۔ پیرزادہ۔ خان بہادر۔ ولادت ۱۲۳۲ھ۔ آپ کے جد امجد محمد صادق شاہ حسینی متوطن ناسک کو شاہجہان بادشاہ دہلی نے ۱۰۲۹ھ مین چار گانؤن کی جاگیر عطا کی تھی۔ ۱۲۶۲ھ مین آپنے افتا کی سند حاصل کی۔ ۱۲۷۱ھ مین عدالت دھولیا ضلع خاندیش کے مفتی مقرر ہوے۔ ۱۲۸۲ھ مین الفنسٹن کالج بمبئی مین فارسی و عربی کی مسند مدرسی پر سرفراز ہوے
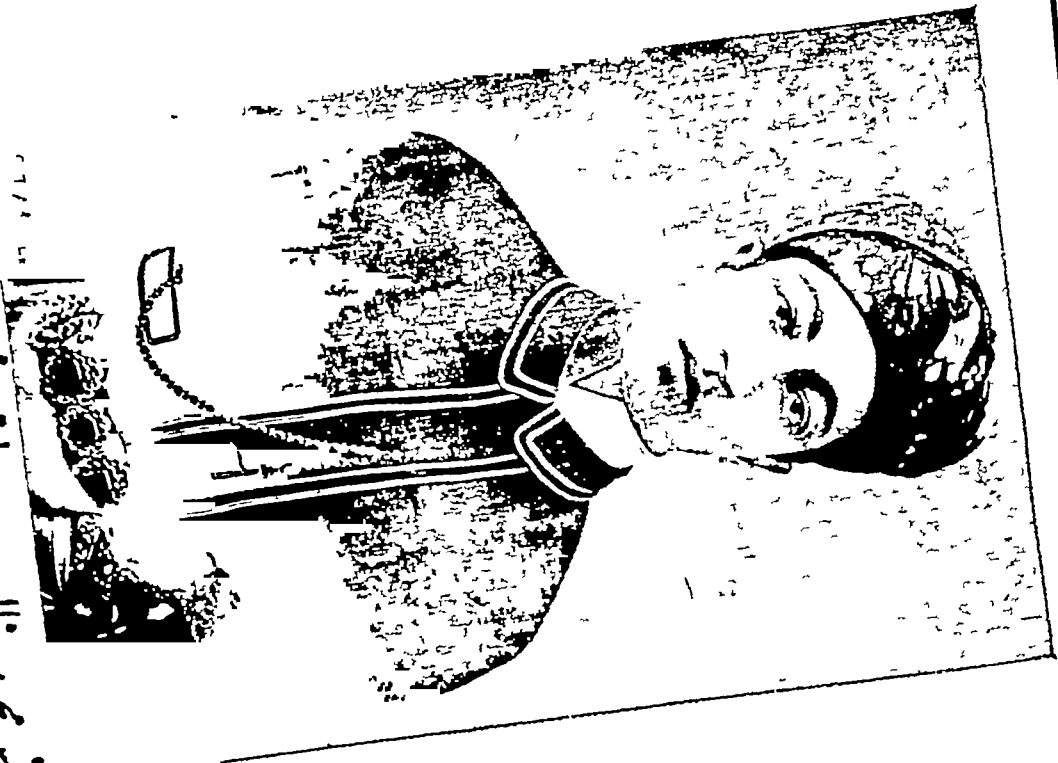
پرنس محمد بن غالب بن عوض القعیطی شمشیر یار جنگ بہادر

پرنس صالح بن غالب بن عوض القعیطی سیف نواز جنگ بہادر

ذوق ہے اور یوروپین حکام کے ساتھ نہایت خلوص سے میل جول رکھتے ہیں۔ کچھ دنوں راج کمار کالج کاٹھیاواڑ میں تعلیم پائی ہے اور اب بطور خود ایک انگریزی معلم سے پڑھتے ہیں۔ انکی شادی دیوان سر شیر محمد خاں والی ریاست پالن پور کی بڑی لڑکی سے ہوئی ہے۔ سکونت مقام پالن پور۔

غالب بن عوض بن عمر القعیطی۔ پرنس۔ جانسار جنگ بہادر۔ آپکے جد امجد عمر بن عوض قبیلۂ قعیطی کے سرخیل تھے جو مشہور قبیلہ یافعی کی ایک شاخ ہے۔ وہ گذشتہ صدی کے اوائل میں ایک سو عرب کو ہمراہ لیکر اپنے وطن مالوف شام سے جو ریاست شحر و مکلا کا ایک حصہ ہے ہندوستان میں وارد ہوے اور حیدرآباد دکن کو اپنا مستقر قرار دیا اور وہیں انتقال کیا۔ ۱۸۶۵ء مین سرکار نظام کی جانب سے اُنکو جانسار جنگ کا خطاب مرحمت ہوا تھا۔ اور آپ کے والد سلطان عوض بن عمر القعیطی کی ذاتی وجاہت اور خاندانی وقعت کے لحاظ سے اُنکو گورنمنٹ نظام نے سلطان نواز جنگ شمشیر الملک شمشیر الدولہ بہادر کے خطاب سے مخاطب کیا اور ۱۹۰۳ء کے دربار دہلی میں گورنمنٹ انگلشیہ نے اُنکے لیے بارہ ضرب توپ کی سلامی مقرر کی جس مین تین ضرب بطور ذاتی اعزاز کے ہے۔ سلطان مذکور نے جون ۱۹۰۲ء میں عربی زبان میں ایک ایڈریس طلائی صندوقچہ میں رکھکر گورنمنٹ بمبئی کے توسط سے حضور ملک معظم ایڈورڈ ہفتم قیصر ہند کی خدمت میں روانہ کیا جسکے اظہار خوشنودی مزاج میں گورنمنٹ کی جانب سے اعلان کیا گیا کہ وہ آیندہ سے ہز ہائنس سلطان شحر و مکلا کے لقب سے ملقب کیے جائیں۔ آپ ہز ہائنس کے فرزند اکبر ہیں۔ آپ کو آپ کے والد نے اپنی ریاست میں اپنا قائم مقام مقرر کیا ہے اور زمام انتظام آپ ہی کے ہاتھوں میں ہے۔ گورنمنٹ نظام نے آپ کو بھی جانسار جنگ بہادر کا خطاب عطا کیا ہے۔ اسوقت آپکی عمر چالیس سال

حسین محمد خان۔ نواب۔ رئیس پالن پور۔ واقع گجرات۔ احاطۂ بمبئی۔ ولادت ۱۸۵۲ء۔ آپ ہز ہائنس دیوان (نواب) سر شیر محمد خان بہادر۔ جی۔ سی۔ آئی۔ ای والی ریاست پالن پور کے حقیقی چچا کے بیٹے ہین۔ آپ لوہانی پٹھان (عرف ہتیانی) ہین۔ آپ کے جد اعلیٰ دیوان فتح خان سرکار انگریزی کے بہت بڑے خیر خواہ تھے۔ جنگ افغانستان کے موقع پر اُنھون نے سرکار کو اونٹون اور شلیتون سے مدد دی تھی۔ اُنکے چار فرزند تھے۔ دیوان زور آور خان۔ نواب احمد خان۔ نواب عثمان خان۔ نواب سکندر خان۔ انہین سے پہلے فرزند زور آور خان اپنے والد کے بعد جانشین ہوے اور باقی فرزندون کو بصوابدید پولٹیکل سپرنٹنڈنٹ منجملہ ریاست آٹھ آٹھ گانؤن بطور جاگیر دیے گئے۔ نواب عثمان خان علاوہ صفات فیاضی اور شرفا پروری کے علم دوست بھی تھے۔ اگرچہ اُنکا طریقہ مثل اپنے بزرگون کے مہدوی تھا مگر دیگر مذاہب کے علما سے بھی صحبت رکھتے تھے۔ اُنھون نے اپنے برادر معظم والی ریاست پالن پور کے ساتھ حضور پرنس آف ویلز کا (جو بفضلہ تعالیٰ ملک معظم ایڈورڈ ہفتم قیصر ہند ہین) بمقام بمبئی شرف حضوری حاصل کیا اور ساٹھ برس کی عمر مین ۱۸۹۲ء مین انتقال کیا۔ بجاے اُنکے نواب حسین محمد خان متمکن ہوے۔ آپ بھی مثل اپنے والد کے اُردو۔ فارسی۔ گجراتی اور انگریزی مین مہارت تامہ رکھتے ہین۔ آپ کو اپنی رعایا کی رفاہ و بہبود کا بہت بڑا خیال ہے چنانچہ آپ نے بگھوٹی سسٹم اور تقاوی فنڈ قائم کر کے اپنی رعایا کو بہت فائدہ پہونچایا اور زراعت کو اچھی ترقی دی ہے۔ قحط زدہ رعایا کی بھی آپ نے کافی اعانت کی۔ آپ گھوڑے کی سواری اور اُسکے حسن و قبح کے پہچاننے اور معالجہ کرنے مین مشہور ہین چنانچہ صاحبزادہ طالع محمد خان ولیعہد ریاست آپ کے شاگرد ہین۔ آپ کا ازدواج آپ کے چچا احمد خان کی بیٹی رتن بائی صاحبہ کے ساتھ ہوا۔ اُنکے بطن سے آپ کے لائق فرزند زبردست خان پیدا ہوے۔ انکو شیر کے شکار سے کمال

نواب حسین محمد خاں رئیس پالن پور

پرنس عمر بن عوض بن عمر القعیطی شمشیر نواز جنگ بہادر حیدرآباد دکن

ہنگامہ آرائی کے ذاتی جدوجہد سے کام نکالنے کو بحث مباحثہ پر مرجح سمجھتے ہیں۔ سکونت بمبئی۔

ہر دے رام اوپ رام۔ راؤ صاحب آپ کو جنوری ۱۸۹۱ء عیسوی میں راؤ صاحب کا خطاب عطا ہوا۔ سکونت بھروچ

گنگاجی رام جی۔ راؤ صاحب یکم جنوری ۱۸۹۱ء کو راؤ صاحب کا خطاب عطا ہوا۔ سکونت عدن۔

مہادیو جی ملال گپت۔ راؤ صاحب۔ آپکو یکم جنوری ۱۸۹۱ء کو راؤ صاحب کا خطاب عطا ہوا۔ سکونت رتناگری۔

پران شنکر تریو راشنکر۔ راؤ صاحب آپ کو ۲۴ مئی ۱۸۹۱ء کو راؤ صاحب کا خطاب عطا ہوا۔ سکونت سورت۔

للو بھائی نند لال۔ راؤ بہادر آپ کو راؤ بہادر کا خطاب ذاتی اعزاز کے طور پر ۱۸۸۱ء میں عطا ہوا۔ سکونت احمد آباد۔ بمبئی۔

مکند رائے متی رائے۔ راؤ بہادر۔ آپ کو خطاب راؤ بہادری کا ذاتی اعزاز کے طور پر ۹ جون ۱۸۸۲ء کو عطا ہوا۔ سکونت سورت بمبئی۔

سکونت بھروچ۔

دین شاہ دوسا بھائی ۔ گوروالا ۔ خان بہادر یکم جنوری ۱۸۹۷ء کو بطور اعزاز ذاتی بجلدوے حسن خدمات کے آپکو خان بہادر کا خطاب عطا ہوا سکونت مؤ وسط ہند۔

انندراؤ رام کرشن تالچرکر۔ راؤ بہادر۔ آپ ان بزرگون مین ہین جو دنیا مین بے شور و شغب زندگی گزارتے ہین۔ اور اسنے جوہر قابلیت کو نمود و نمایش کی غرض سے بھی روز بازار نہین کرتے۔ آپ نے بمبئی کے رابرٹ منی انسٹیٹیوشن مین تعلیم پائی۔ اور اسکے بعد محض اپنی ذاتی فکر و تدبیر اور جد و جہد سے آپ دنیا مین کامیاب اور سربلند ہوے۔ اکتوبر ۱۸۶۷ء مین آپ محکمۂ دیون جمھور مین ملازم اور گورنمنٹ کی ملازمت مین داخل ہوے۔ بارہ برس تک آپ افواج ہند کے ٹرنسپورٹ سروس مین فوجون کے چالان کرنے کا کام کرتے رہے۔ اس خدمت کو اس سلیقہ اور شائستگی اور تندہی کے ساتھ آپنے ادا کیا کہ افسران بالا دست ہمیشہ آپ کے مداح و ثنا خوان رہے۔ ۱۸۹۳ء مین آپ ڈاک یارڈ کے خزانچی کیے گئے اس خدمت کو بھی آپنے نہایت دیانت و امانت سے سرانجام دیا۔ ۱۸۹۶ء مین بجلدوے حسن خدمات ہز اکسلنسی لارڈ الگن بہادر وایسراے کشور ہند نے آپ کو خطاب راؤ بہادر سے مفتخر فرمایا۔ آپ مدت سے بندورا مینونسپلٹی کے ایک سرگرم و جفاکش ممبر ہین۔ اور اس مقام کی صفائی و حفظان صحت کے معاملہ مین آپ بجدے ساعی و کوشان رہتے ہین بحیثیت ایک ملکی ہمدرد کے آپ کو امور معاشرت کی اصلاح مین گونہ دلچسپی رہی ہے آپ کا طرز عمل ثابت کر رہا ہے کہ آپ سنجیدگی اور متانت کے ساتھ بغیر کسی

سوسائٹی کے رکن۔ اور مختلف تجارتی۔ خیراتی۔ اور علمی انجمنوں اور فنڈوں کے ممبر۔ ٹرسٹی
(متولی) اور ڈائرکٹر اور چیرمین۔ اور متعدد کتابوں کے مولف اور مصنف بھی ہیں۔ اور باوجود
کثرت کاروبار کے آپ اپنی ملکی صنعت و حرفت کے بڑے حامی ہیں چنانچہ اکثر نمائشگاہوں
میں آپ نوادر اشیاء صنعتی بھیجتے رہتے ہیں اور وہاں سے آپ کو سند و انعام ملا کرتے ہیں
سکونت بمبئی۔

حسن علی ولد محمد احسن۔ خان بہادر۔ خطاب خان بہادری ذاتی اعزاز
کے طور پر یکم جون ۱۸۸۹ء کو عطا ہوا۔ سکونت کراچی واقع سندھ۔

رتن جی بیزن جی۔ خان بہادر یکم جنوری ۱۸۸۹ء کو ذاتی اعزاز کے طور پر
انکو خان بہادر کا خطاب عطا ہوا۔ سکونت نصیر آباد۔

مانک جی کاؤس جی دوتی والا۔ خان بہادر ۳ جنوری ۱۸۹۳ء عیسوی کو
آپ کو بطور ذاتی اعزاز کے خان بہادر کا خطاب عطا ہوا سکونت پونا۔

جمال محی الدین۔ سید۔ خان بہادر۔ یکم مئی ۱۸۹۰ء کو خان صاحب کا
خطاب اور ۳ جنوری ۱۸۹۳ء کو خان بہادر کا خطاب بجلدوے حسن خدمات آپ کو
عطا ہوا۔ سکونت کھنڈگاؤں خاندیس۔

نوشیروان جی تہمورجی۔ گوالا۔ خان بہادر آپ کو ذاتی اعزاز کے طور
پر۔ بجلدوے حسن خدمات یکم جنوری ۱۸۹۴ء کو خان بہادر کا خطاب عطا ہوا۔

امتحان وصول قانون پاس کیا۔ ۱۸۵۹ء مین آپ الفنسٹن اسکول کے زمرۂ معلمین
مین داخل ہوے اور بعد چندے امتحان معلمین مین کامیاب ہو کر گوکلداس تیج پال گورنمنٹ
اسکول کے ہیڈ ماسٹر ہو گئے۔ اس عہدے پر آپ کو اپنی لیاقت اور کارگزاری دکھانے
کا عمدہ موقع ملا۔ اور آپ نے اپنے افسران بالادست کو اپنی حسن کارروائی سے نہایت
راضی اور خوش رکھا۔ ۱۸۶۸ء مین آپ ہز ہائنس ٹھاکر صاحب راجکوٹ متوفی کے
نگران و اتالیق مقرر ہوے۔ آپ نے اپنی کوشش اور محنت سے ٹھاکر صاحب کو زبان انگریزی
مین ایسا مشاق کر دیا جسکے لیے آپ کی تعریف و قدر شناسی کی گئی۔ ۱۸۷۱ء مین آپ
کچھ مین انسپکٹر سر رشتۂ تعلیم اور الفریڈ ہائی اسکول (بھوج) کے ہیڈ ماسٹر مقرر ہوے۔ دو
برس آپ نے اُن خدمات کو انجام دیا اور پھر آپ کو راؤ صاحب کچھ کی اتالیقی تفویض
کی گئی۔ اُسوقت بھی آپ انسپکٹری پر مامور رہے اور آپ کے ذمہ رجیا بائی صاحبہ
(جو اب مہارانی بیکانیر ہین) کی تعلیم بھی سپرد ہوئی۔ اسی سال (۱۸۷۳ء) مین آپ کی
تعلیمی خدمات بمقام کچھ کی بابت ڈیوک آف ارگائیل صاحب سکرٹری آف اسٹیٹ ہند
نے آپ کو مبارکباد دی۔ اور سرکاری رپورٹون مین راؤ صاحب اور اُنکی ہمشیرہ صاحبہ
کی تعلیم کی بابت آپ کی ثنا و صفت کی گئی۔ ۱۸۷۷ء مین آپ نے امداد قحط کی کمیٹی مین
بحیثیت ممبر کے کام کیا اور ۱۸۸۰ء مین اسسٹنٹ پولیٹکل ایجنٹ صاحب کی معیت مین
مردم شماری کا کام کیا۔ ۱۸۸۳ء مین باشندگان تبیرا نے ایک کتب خانہ آپ کے نام پر
کھولا۔ ۱۸۸۴ء مین آپ نے کچھ مین ایک نمائشگاہ صنعت کا انتظام شروع کیا اور
اُسے بخیر و خوبی انجام کو پہونچایا۔ یہی نمائشگاہ بعد کو سرجیمس فرگسن کے عجائب خانہ کی ایک
طرح سے بنیاد ثابت ہوئی۔ ۱۸۸۶ء مین آپ ملازمت سرکاری سے دستکش ہوے۔ راؤ صاحب
کچھ نے آپ کو سر دربار ایک خلعت فاخرہ سے مخلع کیا اور گورنمنٹ نے راؤ صاحب کا
خطاب بطور اعزاز ذاتی مرحمت کیا۔ آپ شہر بمبئی کے جسٹس آف دی پیس۔ رائل ایشیاٹک

اور مفسدہ پرداز جماعتوں کو ہموار کرکے سگر گیتیں کیمپ میں پہونچا دیا۔ اپنے ضلع کراچی کے
کوہستانی اقطاع کے بندوبست کو بطور ایک خاص خدمت کے بہت خوش اسلوبی
سے انجام دیا۔ اور صاحب کمشنر نے آپ کی مستعدی عملت اور قابلیت کی نسبت
اپنی پسندیدگی ظاہر کی جب ۱۸۹۷ء میں دوبارہ طاعون کا زور ہوا اُسوقت بھی آپنے
حسب سابق نہایت تندہی و سرگرمی سے اپنے فرائض ادا کیے۔ ۲۰ جنوری ۱۸۹۸ء
کو آپ کا تقرر عہدۂ جلیلہ ڈپٹی کمشنری و ڈسٹرکٹ مجسٹریٹی پر تھرپارکر میں کیا گیا۔ اس
زمانہ میں پھر اس مقام کے مفسدوں نے سر اُٹھایا تھا آپنے تین مہینہ میں تمام
فسادات کی بیخ کنی کر دی ۳۔ اکتوبر ۱۸۹۸ء کو آپ بمبئی میں انسداد طاعون کے کام
پر تعینات کیے گئے۔ ہز ایکسلنسی لارڈ سینڈہرسٹ صاحب نے اسکا اعتراف ایک
جلسۂ عام میں کیا۔ فی الحال آپ منتظم آبادی بہ حیدرآباد۔ سندھ کے عہدۂ جلیلہ پر فائز و
ممتاز ہیں۔ سکونت حیدرآباد سندھ۔
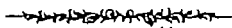
دلپت رام پران جیون کھکھر۔ راؤ صاحب۔ جسٹس آف دی پیس۔ آپ
نومبر ۱۸۳۵ء کو مقام دیو (پرتگالیوں کی عملداری) اپنے ماما کے مکان میں پیدا ہوئے
جنکی تجارت موزمبیق میں بہت چمکی ہوئی تھی بچپنے ہی میں آپ کی والدہ کا انتقال ہوگیا
تھا آپ کی مامی صاحبہ تلی بائی نے آپ کی پرورش کی۔ یہ بہت تعلیم یافتہ۔ روشنخیال
اور خوش عقیدہ خاتون تھیں۔ آپ نے اپنے والد ماجد سے گجراتی و مرہٹی اور سنسکرت
کی تعلیم پائی۔ پھر ایک گورنمنٹ اسکول میں آپ زبان پرتگالی حاصل کرنے کو بھیجے گئے
چونکہ آپ کو اپنی تعلیم آگے بڑھانا منظور تھی اسلیے آپ بمبئی آکر ۱۸۵۱ء میں الفنسٹن اسکول
اور ۱۸۵۶ء میں الفنسٹن کالج میں داخل ہوئے۔ آپ نے کلیر اسکالرشپ (وظیفہ)
مع ڈپلوما کے لارڈ الفنسٹن صاحب گورنر بمبئی کے ہاتھوں سے پایا۔ ۱۸۵۹ء میں آپنے

وائس چینسلری کے اہم فرائض انجام دیتے رہے ہے - اسکے علاوہ ڈاکٹر بھنڈارکر اعلی درجہ کے علی سوشل ریفارمر ہین - مئی ۱۸۹۱ء مین آپکی بیوہ دختر کے عقد ثانی سے صاف ثابت ہے کہ آپ نے اپنے دلیرانہ عمل سے ہندوون کی تمدنی اصلاح کے مقاصد اور اغراض کو نہایت درجہ تقویت پہونچائی ہے - سکونت پونا
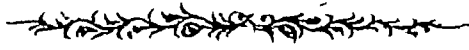
محمد یعقوب - سردار خان بہادر سی - آئی - ای آپ ۱۴ - اپریل ۱۸۵۹ء کو پیدا ہوے - ۱۸۷۵ء مین بمبئی یونیورسٹی کا امتحان میٹرکولیشن پاس کیا - اور بائی مانک جی بہرام جی جیجی بھائی انعام حاصل کیا ۲۰ جون ۱۸۷۶ء کو سرکاری ملازمت مین داخل ہوے - ۲۳ - مئی ۱۸۸۹ء کو ڈپٹی کلکٹر مقرر ہوے - جنوری ۱۸۹۷ء مین حضور والیسرائے کشور ہند نے حسن خدمات کے جلدو مین خطاب سردار بطور ذاتی اعزاز کے عطا فرمایا - جنوری ۱۹۰۰ء مین علیا حضرت ملکہ قیصرہ ہند مرحومہ نے خطاب سی - آئی - ای سے ممتاز و معزز فرمایا - کمشنر صاحبان سندھ نے وقتاً فوقتاً آپ کی خدمات کا سر دربار اور نیز سرکاری رپورٹون مین اعتراف فرمایا ہے - ۱۸۹۱-۹۲ء اضلاع تھر دپارکر کے قحط مین جس جانفشانی اور عرق ریزی سے آپ نے کام کیا اُسکے صلہ مین ۱۲ جنوری ۱۸۹۳ء کو کمشنر صاحب سندھ نے بمقام حیدرآباد سر دربار گورنمنٹ کیجانب سے ایک دونالی بندوق اُس مستعدی و سرگرمی کے صلہ مین جو آپ نے اپنے ادائے فرائض منصبی مین ظاہر کی تھی مرحمت فرمائی - ۱۸۹۵-۹۶ء مین جو شورش و سرکشی اضلاع تھر وپارکر مین پیدا ہوگئی تھی جسنے حکام سرکاری کو بلوائیون اور مفسدہ پردازون کی وجہ سے نہایت تنگ کر رکھا تھا اُس کے انسداد مین آپنے ایسی سعی بلیغ فرمائی کہ گورنمنٹ بمبئی نے نہایت شکرگزاری کے ساتھ آپ کی لائقانہ خدمات کا اعتراف کیا ۱۸۹۷ء مین جب بمقام شہر کرانچی طاعون کی وبا کا خروج ہوا تو اُسوقت آپ نے نہایت پرشور

کتبوں کے بارے میں کانگرس کے لیے ایک مضمون لکھا جو آپ کی فاضلانہ تحقیقات اور
وسیع معلومات کی نظر سے نہایت درجہ پسند کیا گیا۔ سنہ ۱۸۷۶ء میں آپکا سنسکرت ناٹک مالتی
مادھو شائع ہوا جو اپنی نوعیت کا ایک انتہائی نمونہ سمجھا جاتا ہے۔ سنہ ۱۸۷۹ء میں آپ رائل ایشیاٹک
سوسائٹی لندن کے آنریری ممبر مقرر ہوئے سنہ ۱۸۷۶ء میں جب ولسن صاحب کیجانب سے ناموں کے متعلق
لکچر قرار پایا تو ڈاکٹر بھنڈارکر اُسکے اول لکچرار مقرر ہوئے۔ سنسکرت اور پراکرت اور ہندوستان
کی دیگر دیسی زبانوں پر آپ نے جو فاضلانہ لکچر دیے اُن سے آپ کی ہمہ دانی اور قابلیت
بوجہ اکمل ثابت ہوتی ہے۔ اُنمیں سے بعض لکچر بمبئی کی رائل ایشیاٹک سوسائٹی کے
رسالہ میں بھی شائع ہوئے ہیں۔ کچھ دنوں بعد آپ نے پروفیسر میکس میولر صاحب کے
سلسلۂ کتب مذہبی ہنود کے لیے وایو پران کا ترجمہ شائع کیا۔ سنہ ۱۸۶۹ء مین ڈاکٹر بھنڈارکر
ڈاکٹر کیلہارن کے بجائے دکن کالج کے سنسکرت پروفیسر مقرر ہوئے کنارہ کشی سے کچھ
عرصہ قبل مستقل پروفیسر ہوکر صیغۂ تعلیم کی اعلیٰ ملازمت میں داخل ہوئے۔ سنہ ۱۸۷۹ء
میں گورنمنٹ نے آپ کو سنسکرت زبان کی قلمی کتابوں کی تحقیقات کے کام پر متعین کیا
اور اُنکی مساعی جمیلہ کے نتائج پانچ جلدوں میں شائع ہوئے۔ سنہ ۱۸۸۶ء میں گورنمنٹ
نے آپ کو سرداران کاٹھیاوار کی جانب سے بمبئی کی قائم مقامی کے لیے وانیا کی مشرقی
کانگرس میں منتخب کیا۔ اور اس مرتبہ آپنے اُسکی دعوت قبول کی۔ سنہ ۱۸۸۵ء میں گاٹنجن
یونیورسٹی نے آپ کو پی۔ ایچ۔ ڈی کی ڈگری عطا کی اور اُسکے بعد آپ یورپ اور امریکہ
کی بہت سی علمی انجمنوں کے ممبر مقرر ہوئے۔ آپکی تعلیمی خدمات اور علمی تحریک کی قدردانی
میں گورنمنٹ نے سنہ ۱۸۸۸ء میں آپ کو سی آئی ای کا خطاب عطا فرمایا۔ اسی سال گورنمنٹ
ہندنے آپ کو کلکتہ یونیورسٹی کا فیلو مقرر کیا۔ سنہ ۱۸۹۵ء مین آپ ملازمت سے کنارہ کش
ہوئے اور ہرچند آپ کو اپنی طولانی خدمات کی وجہ سے کسی قدر آرام کی ضرورت تھی
مگر آپنے ہنود کی خلائق کو ہمیشہ مقدم سمجھا اور مسٹر ٹیلنگ کے بعد بمبئی یونیورسٹی کے

رام کرشن گوپال بھنڈارکر- ڈاکٹر- سی- آئی- ای- ولادت ۶ جولائی ۱۸۳۷ء

آپ کے والد معاملت وار ملوان کی ماتحتی مین ایک کلرک تھے سنہ ۱۸۴۷ء مین رتناگری کے ضلع کے خزانہ مین منتقل ہونے کی وجہ سے آپ کو اپنے فرزند کو عمدہ تعلیم دلوانے کا موقع ملا- ڈاکٹر بھنڈارکر نے ابتداءً رتناگری کے انگلش اسکول مین تعلیم پائی- اسکے بعد الفنسٹن کالج بمبئی مین بھرتی ہوے- ریاضی سے آپ کو خاص دلچسپی تھی کالج کے درسات ختم کرنیکے بعد آپ دکن کالج کو منتقل ہوے آپنے یہان سے سنسکرت مین ایم اے کا امتحان پاس کیا- آپ بمبئی یونیورسٹی کے اُن چار ڈگری یافتہ طلبہ مین ہین جنھون نے پہلے سال امتحان مین کامیابی حاصل کی تھی آپ کی اعلیٰ سنسکرت دانی کے صلہ مین بمبئی یونیورسٹی نے آپ کو سنہ ۱۸۶۶ء مین سنسکرت کا ممتحن مقرر کیا- سنہ ۱۸۶۸ء مین آپ کچھ دنون کے لیے ڈاکٹر بیولر صاحب کی جگہ الفنسٹن کالج کے سنسکرت پروفیسر رہے- آثار قدیمہ کی تلاش وجستجو اور تحقیق وتدقیق کا آپ کو بہت بڑا شوق ہے اور آپ نے اُسکے متعلق رائل ایشیاٹک سوسائٹی کی شاخ بمبئی کے لیے بہت سے مضامین بھی لکھے ہین سنہ ۱۸۷۳ء مین ڈاکٹر بھنڈارکر بمبئی یونیورسٹی کے سنڈیکیٹ مقرر ہوے- اور سنہ ۱۸۸۲ء تک ہر سال اس عہدہ کے لیے منتخب ہوتے رہے- سنہ ۱۸۸۲ء مین آپ کا تبادلہ دکن کالج مین ہو گیا- بہ حیثیت پروفیسر اور ممتحن کے ڈاکٹر بھنڈارکر نہایت سرمی سے یونیورسٹی کے نظم ونسق مین مصروف ومنہمک رہے- جب ڈاکٹر برجس صاحب نے رسالہ انڈین اینٹی کویری شائع کیا تو آپ اکثر اُسمین مضامین لکھا کرتے تھے جب الفنسٹن کالج مین سنسکرت کی پروفیسری مستقل طور سے خالی ہوئی اور ڈاکٹر پیٹرسن اس جگہ مقرر ہوئے تو آپ اُنکے اسسٹنٹ قرار دیے گئے- بطور محقق آثار قدیمہ کے آپ کی شہرت یوماً فیوماً ترقی کرتی گئی- سنہ ۱۸۷۴ء مین آپ ماہرین علم مشرقی کی کانگرس موقوعۂ لندن مین مدعو ہوے لیکن چند خانگی وجوہ سے آپ وہان نہ جاسکے باین ہمہ آپ نے ناسک کے

ڈاکٹر رام کرشن گوپال بھنڈارکر سی-آئی-ای-پونا

خان بہادر محمد یعقوب سیٹھ اسمعیل سی-آئی-ای-عمرادسدھ

سالانہ کی ایک رقم اس غرض سے مخصوص کر دی کہ اس سے ایک سنسکرت کالج پونا میں کھولا جائے اور جو لوگ شاستروں میں امتحان پاس کریں انکو انعامات دیے جائیں ۱۸۵۱ء کے قریب بعض تعلیم یافتہ نوجوانوں نے جسمیں مسٹر بھیدے بھی شامل تھے گورنمنٹ میں ایک عرضی بھیجی کہ پونا کالج کے قائم رکھنے اور انعامات تقسیم کرنے سے ملک کی اخلاقی۔ ذہنی یا مادی ترقی کی کوئی امید نہیں ہو سکتی لہذا اگر ایک جز سرمایہ کا انگریزی ادب دانشا و حکمت و فلسفہ اور صنائع اور بدایع کی مستند کتابوں کے ترجموں پر صرف کیا جایا کرے تو اس سے ملک کو معتدبہ فائدہ پہونچے۔ گورنمنٹ نے ایک دکھنا انعام فنڈ قائم کر دیا جسکے سبب سے نہایت اعلیٰ درجہ کی انگریزی تصانیف کی اشاعت ملک میں ہو رہی ہے۔ ۱۸۵۸ء میں آپ سنسکرت کالج میں انگریزی لٹریچر کے پروفیسر مقرر کیے گئے۔ آپکے حسن خدمات نے بہت جلد آپکی ترقی کرائی اور آپ ستارا کے مدرسۂ انگریزی کے ہیڈ ماسٹر مقرر ہوے۔ آپ شہر پونا میں تعلیم نسواں کے حامیوں میں تھے۔ آپ گورنمنٹ کی ملازمت میں مختلف عہدوں پر ترقی کرتے کرتے سب جج درجۂ اول پر فائز ہوے اور رعایا و برایا میں ہر دلعزیزی حاصل کی اور بعد حصول پنشن پونا میں اقامت گزین ہوے ہیں۔ شہر میں کوئی اخلاقی۔ معاشرتی۔ مذہبی یا پولیٹیکل اصلاح کا کام ایسا نہیں ہوتا جسمیں آپ شریک غالب ہوتے ہوں اور اب ستر برس کے سن میں بھی آپ میں جوانوں کی ایسی ہمت کام کرنے کی ہے اور آپ مجسٹریٹی کا کام اب بھی پچ میں کرتے ہیں۔ آپ کو زراعت کا شوق ہے اور اپنے اوقات فرصت کو ایک باغ میں جو شہر کے قریب ہے صرف کرتے ہیں۔ سکونت۔ پونا۔

نارائن راؤ جی نسل ۔ راؤ بہادر۔ آپکو راؤ بہادر کا خطاب ذاتی اعزاز کے طور پر ۱۹۔ اکتوبر ۱۸۸۶ء کو عطا ہوا۔ سکونت احمد نگر بمبئی۔

خان بہادر بطور ذاتی اعزاز کے عطا ہوا۔ سکونت بیلگام بمبئی۔

برج لال پرشوتم - راؤ بہادر۔ آپ ۲۴۔جون سنہ ۱۸۴۳ء کو پیدا ہوئے۔ راؤ بہادر کا خطاب ذاتی اعزاز کے طور پر ۱۴۔اکتوبر سنہ ۱۸۸۲ء کو ان خدمات کے صلہ مین عطا ہوا جو آپنے محکمۂ پولیٹیکل بمبئی مین انجام دی تھین آپ ملازمت گورنمنٹ بمبئی مین سنہ ۱۸۶۶ء مین داخل ہوئے اور سنہ ۱۸۹۰ء مین ریاست دھرم پور واقع ایجنسی سورت کے دیوان یعنے وزیر اعظم مقرر ہوئے۔ آپکو ریاست ہاے لونا واڑہ اور بالاسنور سے جو ریوا کانتھا ایجنسی مین واقع ہین طلائی تمغے بمنظوری گورنمنٹ ہند ان خدمات کے جلدو مین عطا ہوئے جو آپنے ان امور کے تصفیہ مین انجام دیے جنکو دونون ریاستون کے مقبوضات ارضی کے تغیر و تبدل اور دعاوی اور حقوق سے تعلق تھا۔ سکونت وشنگر علاقہ برودہ
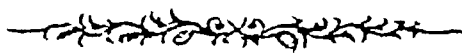
وشنو مورشیور بھیدے - راؤ بہادر۔ آپ فروری سنہ ۱۸۲۷ء مین بمقام پونا پیدا ہوئے۔ آپ جنوبی کوکن کے رہنے والے برہمنون مین ہین۔ آپ کے دادا نے دکن مین سکونت اختیار کی تھی۔ شروع مین آپ مدرسہ مین کچھ ایسے ہونہار نہین معلوم ہوئے۔ لیکن بعد چندے آپ مدرسہ کے بہترین طالبعلم شمار ہونے لگے۔ حتیٰ کہ بحیثیت ایک متعلم معلم کے آپکو سبق بھی پڑھانا ہوتے تھے اور سال بھر کے بعد آپ کی سفارش سفرمینا رجمنٹ کے مدرسۂ انگریزی کی ماسٹری پر کی گئی۔ اُس زمانہ کا ایک واقعہ قابل تذکرہ یہ ہے کہ جب پیشوا کی حکومت قائم تھی تو اسوقت چار لاکھ روپیہ سالانہ شاستری برہمنون کو خیرات وصدقات دینے مین صرف ہوا کرتے تھے۔ جب پیشوا کا گھر مٹا تو انگریزی گورنمنٹ نے یہ عطیات بندکر دیے اور پچاس ہزار

منوچہرجی رستم جی ڈھولو۔ خان بہادر۔ سی۔ آئی۔ ای۔ ولادت ۱۸۴۵ء
آپ کے والد ماجد کا نام رستم جی جیون جی تھا۔ آپ نے مبئی میں تعلیم پائی اور ۱۸۶۶ء میں عدن میں سرکاری ملازمت میں داخل ہوئے۔ ۱۸۶۹ء میں پولٹیکل ڈیپارٹمنٹ مین تقرر ہوا۔ آپ فی الحال مع حقیقہ اور مجسٹریٹ دیوانی اور عدالت ریذیڈنٹ کے رجسٹرار اور ۱۸۸۹ء سے صدر عدن کے متولی ہیں۔ ۱۸۸۸ء میں آپکو خان بہادر اور ۱۸۹۷ء میں سی۔ آئی۔ ای کا خطاب عنایت ہوا۔ سکونت عدن۔

کاشی ناتھ لکشمن۔ راؤبہادر۔ آپ ۱۶۔ جولائی ۱۸۳۲ء کو پیدا ہوئے۔ راؤبہادر کا خطاب ذاتی اعزاز کے طور پر ۲۴ مئی ۱۸۸۳ء کو اُن نمایاں خدمات کے صلہ میں عطا ہوا جو آپ نے زمانہ دراز تک محکمہ پولس خاندیس مین کی ہیں۔ آپ کرہاڑے برہمن خاندان سے ہیں اور لکشمن کرشن کے فرزند ہیں جو خاندیس کے محکمہ پولٹیکل اور پولس میں تھے۔ آپکو خطاب راؤبہادری کی سند دربار دھولیا میں ۱۵۔ جون ۱۸۸۳ء کو دی گئی۔ سکونت جلگاؤن۔ خاندیس۔

داجی گوبند گپتے۔ راؤبہادر۔ آپکو راؤبہادر کا خطاب ذاتی اعزاز کے طور پر ۲۸۔ فروری ۱۸۸۳ء کو عطا ہوا۔ سکونت تھانا ضلع مبئی۔

عبد العلی مُلّا حفیظ اللہ شیخ۔ خان صاحب۔ آپکو ۳ جنوری ۱۸۹۹ء کو خان صاحب کا خطاب ذاتی اعزاز کے طور پر عطا ہوا۔ سکونت مبئی۔

رستم جی ہرمزجی کوتوال۔ خان بہادر۔ ۲۲۔ جون ۱۸۹۷ء کو خطاب

حل کیا - سنہ ۱۸۶۶ء مین پھر آپکو ایک شمشیر آبدار مع خلعت کے مرحمت ہوئی - سنہ ۱۸۷۰ء
مین آپ بہمراہی مسٹر مینسفیلڈ صاحب خلیج فارس ہوتے ہوے بغداد پہونچے - یہ سفر
بھی ہندوستان و یورپ کے مابین سلسلۂ تار برقی کے متعلق تھا - اس اثنا مین کچھ اور
نازک فرائض آپ کے مفوض ہوے اور جس خوش اسلوبی سے آپنے اُنکو انجام
دیا وہ اس بات سے ثابت ہوتے ہین کہ سنہ ۱۸۷۷ء مین کمشنر صاحب سندھ نے
آپکو ایک شمشیر مرصع عطا کی - سنہ ۱۸۷۳ء سے سنہ ۱۸۷۸ء تک سندھ مین محکمۂ جاگیرات
سے آپکا تعلق رہا اور آخر کار آپکو عہدۂ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنری دیا گیا - سنہ ۱۸۸۸ء مین
بجلدوے خدمات آپکو لارڈ ڈفرن بہادر وایسراے ہند نے خطاب خانصاحب سے
سرفراز کیا - اور آپ کمشنر سندھ کے میر منشی کے عہدہ پر فائز ہوے - اسی سال
مین جب سردار ایوب خان کابل سے ہندوستان آئے تو آپ اُنکی میزبانی پر مامور
ہوے - سنہ ۱۸۹۲ء مین آپکو لارڈ لینسڈون کی گورنمنٹ نے خطاب خان بہادر عطا فرمایا -
جب سنہ ۱۸۹۵ء مین شہزادہ نصر اللہ خان لندن سے مراجعت فرما ہوے تو کراچی سے
کوئٹہ تک آپ اُنکی میزبانی پر متعین ہوے - سنہ ۱۹۰۰ء مین ۴۲ برس کی خدمات جلیلہ
کے بعد آپ ملازمت سرکاری سے کنارہ کش ہوے اور گورنمنٹ نے آپکو پوری
پنشن عطا فرمائی اور علاوہ اسکے ایکہزار جریب اراضی بطور جاگیر مرحمت کی - یہ جاگیر دو نسل
تک رہیگی اور اسی کے ساتھ ایک خلعت فاخرہ اور ایک مطلا شمشیر بھی آپکو عطا کی گئی - آپ
متعدد فارسی کتابون کے مصنف ہین چنانچہ کتب ذیل آپکی طبعزاد ہین - جیسلمیر نامہ در باب
غدر ہندوستان - سیاحت نامۂ ہندوستان - خیرپور نامہ - تاریخ ریاست خیرپور - لب تاریخ
سندھ - اب آپکا سن شریف قریب ستر برس کے ہے - آپ پنشن یافتہ اور جاگیردار
ہین - منیوسپل کمشنر اور مدرسۃ الاسلام سندھ - صنعتی کالج - وکٹوریہ جوبلی انسٹیٹیوٹ اور سندھ
لٹریچر کمیٹی کے ممبر ہین - آپ کے دو صاحبزادہ ہین - سکونت سکھر -

نمایاں خدمات کے صلہ میں ۳-جون ۱۸۹۹ء کو گورنمنٹ نے بطور ذاتی اعزاز کے آپکو خانصاحب کے خطاب سے سرفراز و ممتاز کیا - اسی سال ۲۷-جون کو ہز ایکسلنسی کے دربار لیوی کی شرکت کی اجازت عطا ہوئی - ۱۹۱۰ء میں آپ مسلمانوں کے جدید قبرستان واقع ٹانک سدر کے سکرٹری اور مجلس تائید مسلمانان بمبئی کے صدر نشین اور کوکنی کلب بمبئی کے وائس پریسیڈنٹ مقرر اور منتخب ہوے - ۳-مارچ ۱۹۱۲ء کو انجمن احباب بمبئی کے مربی قرار دیے گئے - اسکے علاوہ بمبئی کے جسٹس آف دی پیس ہونیکا اعزاز بھی آپکو حاصل ہے - سکونت بمبئی -
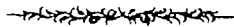
خداداد خان رازوخان - خان بہادر - خداداد خان

خلف ثانی رضا محمد خان اکتوبر ۱۸۳۷ء میں پیدا ہوے - آپ شریف افغانوں کے اُس خاندان سے ہیں جو "ترین" کے نام سے افغانستان میں موسوم ہے - آپکے پردادا پشنگ سے سندھ میں آئے تھے اور زمانۂ احمد شاہ میں مقام سکھر قدیم سکونت اختیار کی تھی - انگریزی اور فارسی کی تعلیم حاصل کرکے آپ ۱۸۵۳ء میں بحیثیت ایک محرر کے ملازمت سرکاری میں داخل ہوے - اور پندرہ برس کی عمر میں صاحب ڈپٹی کمشنر شکارپور کے دفتر میں مقرر ہوے - پھر ۱۸۵۴ء میں آپ محکمۂ جاگیر و پولیٹکل میں مامور ہوے - ۱۸۵۵ء سے آپ سر الیف جی گولڈسمڈ صاحب کی رفاقت میں رہے اور ایک مخفی سفارت کی خدمات جیسلمیر اور پوکرن میں انجام دیتے رہے - ان شائستہ خدمات کے صلہ میں سر بارٹل فریر صاحب کے ہاتھوں آپکو ایک شمشیر آبدار مرحمت ہوئی اور پھر ۱۸۶۱ء میں آپ اسی قسم کی ایک اور مہم پر سر ہنری گرین صاحب کی رفاقت میں بلوچستان بھیجے گئے - جب ۱۸۶۲ء میں کراچی سے لندن تک سلسلۂ تار برقی قائم کرنیکا معاملہ پیش ہوا تو اسمیں جسقدر مشکلات سد راہ تھیں انکو آپ نے کمال لیاقت و فراست سے

انجام دین - ہو رجر گے کے چورون اور لٹیرون کا قلع قمع کرایا۔ ۱۸۹۵ء مین مستقل
کیے گئے اور افسران گورنمنٹ انگلشیہ کو ڈاکوؤن اور لٹیرون کی گرفتاری مین خاص
مدد دی جسکے صلہ مین دیوان صاحب کو دو درجہ ترقی دیگئی اور صاحب کمشنر بہادر
سندھ نے دربار مین بطور نشان عزت ایک تلوار عطا فرمائی - ۱۸۹۸ء مین تین مہینہ
کی رخصت لی تھی - اس اثنا مین لٹیرون نے پھر زور باندھا اور جن لوگون سے
سرکار کو مدد دی تھی اُنکو تبنگ کرنا شروع کیا اور ایک نامی زمیندار کو مار ڈالا لہذا
دیوان صاحب اثنا ے رخصت مین طلب کیے گئے اور آپنے تمام بدمعاشون
کو گرفتار کرا دیا جسکے صلہ مین جنوری ۱۸۹۹ء کو ذاتی اعزاز کے طور پر راو بہادر
کا خطاب گورنمنٹ نے عطا فرمایا - سکونت نصرپور سندھ -

محمد علی مرگھے - قاضی - خانصاحب - آپکی ولادت یکم فروری ۱۸۶۳ء
مطابق ۱۲ - شعبان ۱۲۷۹ھ روز یکشنبہ کو خاص شہر بمبئی مین واقع ہوئی - آپ کے
دادا مولوی حافظ قاری محمد یوسف مرگھے ایک عالم باعمل اور صاحب تصانیف
اور مشہور قاضی بمبئی تھے - اُنکو ۲۷ - جون ۱۸۳۷ء کو گورنمنٹ برطانیہ نے تمام مسلمانان
بمبئی کا مذہبی سرغنہ اور قاضی تسلیم کیا اور سند منصب قضا عطا کی - اُنھون نے
شب عاشورہ محرم ۱۲۸۳ھ کو انتقال کیا - اُنکے بعد آپ کے والد قاضی محمد حسن مرگھے
۱۲۹۵ھ تک اس عہدہ کے فرائض اور مسجد جامع بمبئی کے قاضی اور صدر کے
امور منصبی بھی انجام دیتے رہے - اُنھون نے ۱۲۹۵ھ مین انتقال کیا اُسوقت سے
آپ منصب قضا کے جمیع فرائض ادا کرتے ہین - آپنے ابتدائی تعلیم عربی و فارسی و
فقہ حاصل کرنے کے بعد انگریزی کی تحصیل بھی کی - اکثر مقدمات متدائرہ عدالت
آپ نے نہایت بیدار مغزی سے فیصل کیے - آپکی ذاتی و خاندانی وجاہت اور

ہوئے تھے اور آپ کی کیمپ کے والنٹیروں کے طرز عمل کی بہت بڑی تعریف ہوئی۔ واقعی پارسیوں اور نیز ہندوستانیوں کے لیے آپکا ایسے بڑے عہدہ پر مامور ہونا فال نیک ہے۔ سنہ ۱۹۱۰ء سے آپ ڈکن کلب کے حواسوقت پونا میں ایک نہایت مفید انسٹیٹیوشن ہے آنریری سکرٹری ہیں۔ آپ کنٹونمنٹ کمیٹی پونا کے اعلیٰ ممبر ہیں۔ سکونت پونا۔

رکھول مولرام۔ دیوان۔ راؤبہادر۔ خاندان راجپوت۔ عمر ۴۸ سال۔ آپ کے آبا واجداد دہلی کے قریب مظفرگر ما ایک موضع کے رہنے والے تھے۔ بادشاہ اورنگ زیب کی بعض جابرانہ کارروائیوں سے وطن چھوڑکر ضلع شکارپور سندھ میں ایک موضع آباد کیا جسکا نام لوتھروا ہرروا تک مشہور ہے۔ لوگ سکونت اس خاندان کے لوگ اس مقام میں سکونت گزیں اور وہاں کے زمیندار رہے۔ اُسکے سبب سے یہ علاقہ لوتھرہ میرورمین رہے اور سیٹھیوں کے نام سے معروف ہوئے اور بعض نامعلوم وجوہ سے نصرپور میں سکونت اختیار کی۔ اُس زمانہ میں کلھوڑوں کی حکومت تھی۔ اس خاندان کے لوگ فارسی خوب جانتے تھے۔ بھیمی چند آپ کے داداکو میاں نورمحمد کے دربار میں وزارت کا عہدہ ملا اور اُنکی خدمات پسند رہیں۔ مالی ملک نے انکو ٹکس جاری کیا۔ دیوان بھیمی چند نے بڑی عقلمندی سے اسکو موقوف کرادیا۔ نصرپور میں آپکی ساتویں پشت گزر رہی ہے۔ جب امرائے سندھ کا زمانہ شروع ہوا تو اس خاندان کے لوگوں نے دوسرے مشاغل اختیار کیے کلھوڑوں کے عہد میں البتہ وہ ممتاز خدمات پر نسلاً بعد نسلٍ فائز رہتے آئے۔ عہد انگلشیہ سنہ ۱۸۴۳ء سے شروع ہوا اور آپ کے والد دیوان مولرام برٹش گورنمنٹ کے ملازم ہوئے۔ اور آخری زمانہ میں ڈپٹی کلکٹر رہے۔ دیوان رکھول اپریل سنہ ۱۸۶۷ء سے محکمہ مال میں داخل ہوئے۔ قائم مقام ڈپٹی کلکٹر تعلقہ سانگھڑ مقرر ہوئے جہاں عمدہ خدمات

دین شاہ دوسا بھائی کھمبٹا - کپتان - خان بہادر - ولادت ۱۶ - فروری سنہ ۱۸۵۸ء مقام کھمبایت - آپ ایک قدیم پارسی خاندان سے ہین جو اپنی اصل ونسل ایران کے اُن پناہ گیرون سے بیان کرتا ہے جو فارس پر عربون کے حملہ کے بعد ساتوین صدی مین ایران سے کھمبایت مین جہاز سے اُترا تھا - آپ نے الفنسٹن کالج بمبئی مین تعلیم پائی اور چوبیس برس کی عمر مین جنگی خدمات پر روانہ ہوے - سنہ ۱۸۷۸ء سے سنہ ۱۸۸۰ء تک مہم کابل مین آپ نے برابر کام کیا - احمد خیل کی جنگ مین جو ۱۹ - اپریل سنہ ۱۸۸۰ء کو افغانستان مین سب سے بڑی لڑائی تھی آپ موجود تھے جسکے جلدو مین آپکو ایک تمغہ اور کلاسپ ملا - آپ افغانستان مین ہز ہائنیس امیر عبدالرحمٰن خان مرحوم کی تخت نشینی اور جنرل رابرٹس کے قندھار کے حملے کیوقت موجود تھے - ستمبر سنہ ۱۸۸۰ء مین آپ ہندوستان کو واپس آے اُسی سال گورنمنٹ نے آپکو خانصاحب کے خطاب سے ممتاز کیا - بمبئی مین مصر کی مہم کی تیاری مین آپنے مدد دی اور گورنمنٹ بمبئی نے آپ کی گرانقدر کارگزاری کی تعریف کی - سنہ ۱۸۸۳ء مین آپ محکمہ کمسریٹ کے انتظام کے لیے کوئٹہ بھیجے گئے جہان سنہ ۱۸۸۵ء تک رہے اور نمایان خدمات انجام دیے جسکا شکریہ گورنمنٹ بمبئی نے ادا کیا - سنہ ۱۸۸۴ء مین آپ والنٹیر ریفلس بلوچستان مین پہلی مرتبہ داخل ہوے اور پارسیون اور ہندوستانیون کے والنٹیر ہونے کی سخت کوشش کی - سنہ ۱۸۹۰ء مین پارسی آپ ہی کی مساعی جمیلہ کے سبب سے پہلی مرتبہ پونا والنٹیر ریفلس مین داخل ہوے - سنہ ۱۸۹۰ء مین گورنمنٹ انگلشیہ نے بکمال قدرافزائی خان بہادر کا خطاب مرحمت فرمایا - فی الحال آپ اسسٹنٹ انسپکٹر جنرل سپلائی اینڈ ٹرانسپورٹس بمبئی کمان کے معزز عہدہ پر مامور ہین - مسٹر دین شاہ ہی وہ اول ہندوستانی ہین جنھون نے والنٹیر افواج ہند مین پہلے لفٹنٹ اور بعد ازان کپتان کی کمیشن حاصل کی - سنہ ۱۸۹۵ء کی بحری وبری فوج کی قواعد مین جو بمبئی مین ہوئی تھی آپ بھی شریک
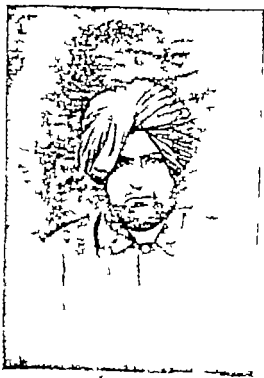
خان بہادر دین شاہ دوسابھائی کھمبتا رئیس پونا

راؤ بہادر ریکھول مولرام رئیس سندھ

خان صاحب قاضی محمد علی مرگھے رئیس ممبئی

خان بہادر خداداد خان بارو خان رئیس سکھر

طاعون مقرر ہوئے - آپ نے جنرل گیٹکرا اور سر جان کیمبل کے ساتھ اعلیٰ خدمات سرانجام دیے - انجمن اسلام بمبئی کی مینجنگ کمیٹی کی ممبری کی حیثیت سے آپ نے مسلمانوں کی تعلیم میں اعلیٰ درجہ کی مدد دی - زمانہ طاعون کی ماموری اور قابل قدر خدمات کے صلہ میں آپ خان بہادر کے خطاب سے ممتاز فرمائے گئے جو ہز اکسلنسی لارڈ سینڈ ہرسٹ نے فروری ۱۸۹۹ء کے ایک دربار عام میں عطا فرمایا - آپ نے اپنی جیب خاص سے ایکہزار روپیہ صرف کر کے عامۂ خلائق کے استعمال کے لیے مائیکلا میں ایک پبلک گارڈن (باغ عامہ) تعمیر کرایا ہے - سکونت مائیکلا بمبئی -

---

حاجی ابراہیم حاجی سمیر - خانصاحب ٹیل - جے - پی - آپکو ۳ - جنوری ۱۸۹۹ء کو خانصاحب کا خطاب بطور اعزاز ذاتی عطا ہوا - سکونت بمبئی -

---

واسدیو بابوجی - کا نیٹکر - راؤ بہادر - آپکو راؤ بہادر کا خطاب یکم جنوری ۱۸۷۷ء کو ذاتی اعزاز کے طور پر تقریب دربار قیصری عطا ہوا تھا - سکونت پونا -

---

بھیکاجی رتن جی - رانا - خانصاحب - آپکو ۳ - جنوری ۱۸۹۹ء کو خطاب خانصاحب ذاتی اعزاز کے طور پر عطا ہوا - سکونت بمبئی -

---

گردھر لال امرت لال - راؤ صاحب - آپ کو ۱۹۰۱ء میں خطاب راؤ صاحب ذاتی اعزاز کے طور پر عطا ہوا - سکونت ماہی کانٹھا -

---

کے طور پر بہ جلدوے حسن خدمات یکم جون ۱۸۸۸ء کو عطا ہوا ۔ سکونت سورت ۔
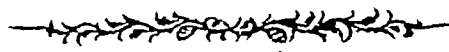
امبر سنگھ ۔ صوبہ دار میجر ۔ بہادر ۔ آپکو بہادر کا خطاب ۲۸ ستمبر ۱۸۹۴ء کو اُن حسن خدمات کے جلدو مین عطا ہوا جو آپ نے پانچوین بمبئی پلٹن کی صوبہ دار میجری کی حیثیت سے انجام دی تھین ۔ سکونت امرتسر ۔

محمد دائم ۔ حکیم ۔ خان بہادر ۔ آپ حکیم عبداللہ شاہ کے فرزند ہین جو بمبئی کے ایک طبیب حاذق اور مسلمانان بمبئی کے ایک مقبول اور مختار سرغنہ تھے ۔ طبابت مین اعلیٰ حذاقت کی ہردلعزیزی کے علاوہ آپکے والد عربی اور فارسی مین فضیلت حاصل کرنیکی وجہ سے نہایت اعزاز و امتیاز کی نظر سے دیکھے جاتے تھے ۔ حکیم محمد دائم صاحب نے اپنے والد ماجد اور بمبئی کے مشہور طبیب حکیم محمد باقر صاحب سے علوم مشرقیہ کی تحصیل و تکمیل کی ۔ تمام علما و اطبا نے آپ کے اکتساب علم الٰہیات کو بھی اُسی طرح مسلّم جانا ہے جس طرح آپکی طبی قابلیت کو تسلیم کیا ہے اور ایک جلسۂ عام مین آپکو فضیلت کی سند عطا کی ۔ آپ اپنی مخیرانہ و فیاضانہ سرشت کے سبب سے ہر طبقہ مین نہایت ہردلعزیز ہین ۔ آپ نے ۱۸۹۳ء مین بمبئی کے ہندو مسلمانون کے فساد کے زمانہ مین برٹش گورنمنٹ کے نہایت قیمتی خدمات انجام دیے ۔ آپنے بلا امتیاز قوم و مذہب خانمان برباد غربا کو ٹھہرنے کے لیے مکانات دیے اور پیٹ بھرنے کے لیے چاول روٹی اور دیگر اشیاء خوردنی تقسیم کین ۔ گورنمنٹ بمبئی نے حسن خدمات کے صلہ مین آپ کو جسٹس آف دی پیس مقرر فرمایا ۔ جب وبار طاعون نے بمبئی مین خروج کیا تو ہز اکسلنسی لارڈ سینڈہرسٹ کے حسب خواہش استقلال کے ساتھ انسداد طاعون مین کوشش کی اور بائیکلا کے خاص افسر

تھارو خان ولد فتح محمد سرائی - خان بہادر - آپکو خطاب خان بہادر ذاتی اعزاز کے طور پر بہ جلدوے حسن خدمات ۳۱ - مارچ ۱۸۸۶ء کو عطا ہوا - سکونت لاڑکانہ واقع سندھ -

مورو گوپال - پنڈہاری - راؤبہادر - آپکو راؤبہادری کا خطاب ذاتی اعزاز کے طور پر بجلدوے حسن خدمات فروری ۱۸۸۲ء میں عطا ہوا - سکونت اندا پور - بمبئی -

باپو میاں شیر میاں - خانصاحب - آپ کو خانصاحب کا خطاب یکم جنوری ۱۸۹۶ء کو بہ جلدوے حسن خدمات عطا ہوا - سکونت احمد آباد -

ہری لال اُمیا شنکر - راؤصاحب - آپکو راؤصاحب کا خطاب یکم جنوری ۱۸۹۸ء کو بطور اعزار ذاتی آپکی حسن خدمات کے جلدو میں مرحمت ہوا - سکونت احمد آباد -

دوسابھائی لیتوتن جی - خان بہادر - ۱۶ - فروری ۱۸۸۷ء کو علیا حضرت ملکۂ معظمہ قیصرہ ہند کے جشن جوبلی کی تقریب میں بطور اعزاز ذاتی آپ خان بہادری کے خطاب سے ممتاز ہوے - سکونت سورت -

گردھر لال اُلت رام - راؤبہادر - آپکو راؤبہادری کا خطاب ذاتی اعزار کے طور پر ۲۷ - دسمبر ۱۸۸۲ء کو عطا ہوا - سکونت احمد آباد -

ہرمزجی آدرجی پٹیل - خان بہادر - آپکو خان بہادری کا خطاب ذاتی اعزا

قدیمہ واقع کاٹھیاوار کی نسبت انجام دی تھین - آپ سنہ ۱۸۸۵ء مین ممبئی یونیورسٹی کے فیلو اور انسپکٹر سررشتۂ تعلیم قسمت شمالی احاطۂ بمبئی مقرر ہوے - آپ کاٹھیاوار جنرل لائبریری کے پریسیڈنٹ اور ایسٹ انڈیا ایسوسی ایشن اور گجرات ورنیکولر سوسائٹی کے لائف ممبر ہین - سکونت پونی ضلع سورت -
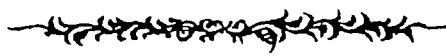
پیر بخش خان ولد فیروز خان - خان بہادر - یہ خطاب آپکو ذاتی اعزاز کے طور پر یکم جنوری سنہ ۱۸۷۷ء کو علیا حضرت ملکہ معظمہ کے دربار قیصری کی تقریب مین عطا ہوا تھا - سکونت شہداد پور - سرحد بالائی سندھ -
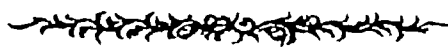
نارائن بلونت - بھیسے - راؤ بہادر - آپکو خطاب راؤ بہادری ذاتی اعزاز کے طور پر ۱۰ - فروری سنہ ۱۸۸۲ء کو آپ کی نمایان خدمات کے جلدو مین عطا ہوا - سکونت ممبئی

فرامجی اردشیر - خان بہادر - آپ کو خان بہادری کا خطاب ذاتی اعزاز کے طور پر بجلدوے حسن خدمات ۲۴ - مئی سنہ ۱۸۸۳ء کو عطا ہوا - سکونت احمد آباد -

گنپت راؤ مورو با - پٹیل - راؤ صاحب - آپ کو راؤ صاحب کا خطاب ذاتی اعزاز کے طور پر ۳۱ - جنوری سنہ ۱۸۷۷ء کو بجلدوے حسن خدمات عطا ہوا - سکونت ممبئی -

مہتاب خان - بہادر - سنہ ۱۸۹۵ء مین آپکی فوجی خدمات کے صلہ مین بہادری کا خطاب آپکو عطا ہوا -

دادامیان انورخان - دیس کھ - خان صاحب - ولادت ۱۸۲۹ء - آپ پچورہ کے وطن دار دیس کھ اور ایک قدیم مسلمان خاندان کے ممبر ہیں - آپ نے مرہٹی تعلیم پائی ہے جو اس زمانہ میں اُس نواح کے اسکولوں میں متداول تھی - آپ ضلع خاندیس کے نہایت مشہور اور نامی لوگوں مین ہین اور کُل پبلک معاملات میں دلچسپی ظاہر کرتے ہیں جسکی وجہ سے آپ نہ صرف اپنے ہم مذہبوں بلکہ ہندوؤں میں بھی یکساں عزت اور محبت کی نظر سے دیکھے جاتے ہین - آپ نے قحط - طاعون اور دیگر نازک موقعوں پر ہمیشہ امداد پہونچائی ہے - آپ ڈسٹرکٹ اور تعلقہ لوکل بورڈ کے ممبر ہیں - آپ صوم وصلوۃ کے نہایت پابند ہیں - آپ نے مسلمان جماعت کے لیے ایک عالیشان مسجد بنوائی ہے جسکے مصارف کے لیے آپ نے اپنی غیر منقولہ جائداد کا کچھ حصہ وقف کر دیا ہے - آپ قانون اسلحہ سے مستثنیٰ ہیں - آپ کی پبلک خدمات کے صلہ میں گورنمنٹ نے آپکو ۱۸۹۷ء میں خانصاحب کا خطاب عطا کیا - آپ خاندیس کے بہت بڑے زمیندار ہیں - سکونت خاندیس -

---

گوپال جی سُوربھائی - دیسائی - راؤبہادر - آپ ۲۴ - جون ۱۸۳۲ء کو پیدا ہوئے - خطاب راؤبہادری ۲۳ - جنوری ۱۸۸۲ء کو بطور ذاتی اعزاز کے اُن خدمات کے صلہ میں عطا ہوا جو آپنے سررشتہ تعلیم مین ۱۸۵۳ء سے ۱۸۹۲ء تک انجام دیں - آپ دیسائی سُوربھائی دیال جی رئیس پونی ضلع سورت کے صاحبزادہ ہیں جو ضلع مذکور کے ایک بڑے زمیندار ہیں - آپ کو راؤصاحب کا خطاب ۱۸۶۴ء میں عطا ہوا تھا اور راؤبہادری کی سند آپکو پولٹیکل ایجنٹ بھاؤنگر نے ۱۸۸۲ء میں ایک عام دربار میں عطا کی تھی - آپکا اور آپ کے والد کا شکریہ اُن خدمات کے متعلق گورنمنٹ نے ادا کیا جو تشخیص بندوبست ولھاسے ضلع سورت اور تحقیقات عمارات

متعلق ایک رسالہ لکھا ہے جسکی ملک اور اخبارات نے معقول قدر دانی کی ہے۔ عطاے خطاب کے اعزاز مین باشندگان شہر نے ۲ستمبر ۱۸۹۰ء کو ایک قیمتی خلعت عطا کیا جس سے آپکی ہر دلعزیزی ظاہر ہے۔ آپکو تعلیم عامہ سے بہت بڑی دلچسپی ہے جنکی دماغی ترقی کے لیے آپ ہمیشہ کوشان اور ساعی رہتے ہین۔ چنانچہ ان خدمات کی قدر دانی مین ۱۸۹۳ء مین آپ بمبئی یونیورسٹی کے فیلو مقرر ہوے۔ آپ کئی تعلیمی کمیٹیون کے بھی ممبر ہین۔ آپ کو جس طرح اپنے پیشہ سے نہایت دلچسپی ہے اُسی طرح رفاہ عام کے کامون سے آپکو خاص مذاق ہے۔ سکونت بمبئی۔
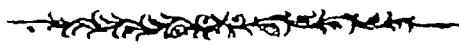
کوڑامل کھیلانی۔ دیوان۔ راؤبہادر۔ ولادت ۱۸۴۴ء۔ آپ کے والد کا نام چنبن مل ہے۔ آپ نے ۱۸۶۳ء مین سررشتۂ تعلیم مین ملازمت شروع کی اور ۳۶ سالہ نمایان خدمات کے بعد ۱۸۹۹ء مین ملازمت سے کنارہ کش ہوے۔ آپنے اس عرصہ مین کچھ عرصہ تک صیغۂ مال مین بھی کام کیا ہے۔ ۱۸۸۵ء مین آپ حیدرآباد کے ٹریننگ کالج کے پرنسپل اور ایجوکیشنل ڈپارٹمنٹ کے مترجم مقرر ہوے اور تاریخ کنارہ کشی تک ان خدمات کو بڑی لیاقت کے ساتھ انجام دیا۔ ان مختلف سرکاری خدمات اور نیز اس کارستر گی کی قدر دانی مین جو آپنے خروج طاعون کے زمانہ مین انجام دیا گورنمنٹ نے آپکو راؤبہادر کا خطاب عطا فرمایا۔ جب دوسری مرتبہ طاعون نمودار ہوا تو آپ کی حسن خدمات کے صلہ مین ہز اکسلنسی گورنر بمبئی کی جانب سے ایک اعزازی سرٹیفکٹ مرحمت ہوا۔ آپکو ایک ہزار ایکڑ زمین بھی مرحمت ہوئی ہے جسکا نصف حصہ بلا مالکانہ ہے۔ آپ ہر قسم کے اخلاقی اور تمدنی معاملات مین شریک ہوتے ہین اور سندھی انشا پردازی کی ترقی کے لیے آپنے اس زبان مین کئی کتابین تصنیف کی ہین جنکو سندھ کے سررشتۂ تعلیم اور عوام نے نہایت پسند کیا ہے۔ سکونت حیدرآباد سندھ۔

تقریب حویلی میں آپکو لارڈ سینڈہرسٹ گورنر بمبئی نے اپنے دستخط خاص سے ایک سرٹیفکٹ عنایت فرمایا۔ جنوری ۱۹۰۰ء میں ذاتی اعزاز کے طور پر راؤ بہادر کا خطاب ملا۔ راؤ بہادر ایک مخیر شخص ہیں۔ آپ نے ایک پرائیوٹ خیراتی شفاخانہ قائم کیا ہے جہاں آپ بذات خاص بیماروں کا علاج کرتے اور بلا قیمت دوا تقسیم کرتے ہیں۔ اب اپنے بزرگوں کی طرح راؤ بہادر بہ حیثیت چندر کمی ایک لایق سید ہیں۔ علم الادویہ اور خاص خاص امراض مثلاً نواسیر اور امراض الصبیان میں آپکی حذاقت مسلم ہے۔ کلوا مہیم میں آپکا ایک دھرم سالہ بھی ہے۔ آپ انجمن حرق وتدفین ہنود اور بمبئی کی شاخ رائل ایشیاٹک سوسائٹی کے ممبر ہیں۔ سکونت بمبئی۔

ٹھاکرداس کیکا بھائی۔ راؤ بہادر۔ ایل۔ ایم۔ ایس۔ ولادت ۸ فروری ۱۸۵۵ء۔ آپ سورت میں پیدا ہوئے تھے اور رنڈ و نیا قوم سے آپ کا تعلق ہے۔ والدین کا سایہ عاطفت اُٹھ جانے سے آپ نے اپنے ماموں موتی رام ٹھگو بھائی جسٹس آف دی پیس بمبئی کی سرپرستی مین تعلیم پائی اور ۱۸۷۲ء مین میٹریکولیشن امتحان پاس کیا اور کچھ دنوں تک الفنسٹن کالج میں تعلیم جاری رکھی مگر چونکہ ڈاکٹری کیجانب آپکا میلان تھا لہذا آپ نے گرانٹ میڈیکل کالج مین نام لکھوالیا اور ۱۸۷۸ء میں آنرڈ ڈیرہ میں ایل۔ ایم۔ ایس کا درجہ حاصل کیا۔ آپ نے تقریباً ایک برس تک بمبئی میں ملازمت کی۔ اسکے بعد ۱۸۷۹ء میں دو صوں سول اسٹیٹس ڈسپنسری کا اہتمام آپکو مفوض ہوا۔ رفتہ رفتہ ترقی کرکے آپ اول درجہ کے اسسٹنٹ سرجن مقرر ہوئے۔ آپ ہر طبقہ اور ملت کے لوگوں کے ساتھ یکساں سلوک اور برتاؤ کرتے تھے اور اپنے کام کو اس لیاقت اور جانفشانی سے انجام دیا کہ گورنمنٹ نے اسکے جلدو میں یکم جنوری ۱۹۱۰ء میں راؤ بہادر کا خطاب آپکو عطا فرمایا۔ آپ نے گجراتی زبان میں ہیضہ اور اسکے علاج کے

ہریش چندر کرشن جوشی۔ راؤ بہادر۔ جسٹس آف دی پیس۔ ولادت ۱۸۲۵ء

اس خاندان کے بانی مسٹر کرشن جوشی سنہ ۱۸۰۹ء مین موضع کلواہیم ضلع تھانہ سے بمبئی کو آئے تھے۔ آپ یجر ویدی پالشکر برہمن ہین اور آپ کے یہان کئی پشت سے مصرانی طبابت کا پیشہ جاری رہے۔ جب آپکی عمر صرف تین برس کی تھی آپ کے والد نے جو ایک نہایت نامور وید اور ایک فیاض شخص تھے قضا کی۔ آپ نے اٹھارہ برس کی عمر مین ہز مجسٹی کے دفتر پرمٹ مین بیس روپیہ ماہوار کی نوکری کی اور رفتہ رفتہ ترقی کر کے پانچسو روپیہ ماہوار کے اپریزر (تشخیص کنندہ) مقرر ہوے۔ آپ نے سنہ ۱۸۸۲ء تک اس عہدہ پر کام کیا۔ اسکے بعد پوری پنشن پر کنارہ کش ہوے۔ بارہ برس کی خانہ نشینی کے بعد سنہ ۱۸۹۴ء مین جب محصول درآمد پھر قائم کیا گیا تو سر جیمس کیمبل نے انسے اپنے سابقہ عہدہ پر کام کرنے کی استدعا کی۔ بقول ٹائمس آف انڈیا آپ کے دوبارہ تقرر کی وجہ یہ تھی کہ اغراض محاصل اور بمبئی کی تجارت پیشہ جماعت کی آسانی کے لیے آپکی خدمات کی خاص ضرورت تھی کیسلیے کہ کم تجربہ کار افسرون کے ہاتھ مین جانے سے مختلف اشیا پر محصول قائم کرنے کے پیچیدہ مسائل مین تاجرون کو بڑی دقت ہوتی" حالانکہ آپ کی عمر اُندنون ۶۸ برس کی تھی تاہم آپنے حسب ایما سر جیمس کیمبل تین سال تک کام کیا اور آپکی تنخواہ جسمین پنشن بھی شامل تھی ۷۵۰ ماہوار مقرر ہوئی آخر کبر سنی اور ناتندرستی کیوجہ سے سنہ ۱۸۹۶ء مین آپنے اپنے اہم فرائض سے قطعی سبکدوشی حاصل کی۔ بازار کی قیمتون کا جسقدر علم اور تجربہ آپکو تھا اُسکے کُل حکام معرف اور مداح تھے۔ چنانچہ اکثر ذی مرتبہ اور جلیل القدر افسرون نے اسکی قلمی اور زبانی داد دی ہے۔ ان وفادارانہ خدمات کے صلہ مین گورنمنٹ نے آپکی پوری پوری قدردانی فرمائی۔ سنہ ۱۸۸۲ء مین آپکی اول کنارہ کشی کیوقت گورنمنٹ نے آپکو چھ ہزار روپیہ عطا فرمایا۔ سنہ ۱۸۹۶ء مین آپ بمبئی کے جسٹس آف دی پیس ہوے۔ سنہ ۱۸۹۷ء مین ہز مجسٹی کی

راؤبہادر سر تیس حید رکرشن جوشی۔ رئیس بمبئی

راؤبہادر ٹھاکر داس کیکا بھائی دلال رئیس بمبئی

راؤبہادر کوڑامل کھیلانی رئیس جامدیشں

خانصاحب دادامیاں انورخان رئیس جادیق

نند شنکر تلجا شنکر - راؤ بہادر - آپ کو یکم جنوری سنہ ۱۸۷۷ء میں دربار قیصری کے مبارک موقع پر راؤ بہادری کا خطاب ذاتی اعزاز کے طور پر ملا - سکونت سورت

غلام رسول خان جتوئی - سرائی - خان بہادر - آپ خان بہادری کے خطاب سے ۲ - مئی سنہ ۱۸۹۶ء کو بطور ذاتی اعزاز کے سرفراز کیے گئے - سکونت حیدرآباد سندھ -

---

دادابھائی پالن جی - خان بہادر - آپ کو حسن خدمات کے صلہ میں خان بہادری کا خطاب بطور ذاتی اعزاز کے ۲۱ - اپریل سنہ ۱۸۸۲ء کو عطا ہوا - سکونت شہر پونا -

---

منسا رام ولد وٹن مل - راؤ صاحب - آپ کو آپ کی حسن کارگزاری کے صلہ میں راؤ صاحب کا خطاب جنوری سنہ ۱۸۷۷ء میں بطور ذاتی اعزاز کے عطا ہوا - سکونت - سہوان ضلع سندھ -

---

نوشیروان جی خورشید جی - خان بہادر - آپ کو خان بہادری کا خطاب یکم جنوری سنہ ۱۸۷۷ء کو تقریب دربار قیصری مرحمت ہوا تھا - سکونت احمد نگر

راؤجی گنگاجی بھورے - راؤ صاحب - آپ کو حسن خدمات کے صلہ میں راؤ صاحب کا خطاب جنوری سنہ ۱۸۷۷ء میں بطور ذاتی اعزاز کے عطا ہوا - سکونت پونا

بھرام جی دادابھائی سی۔ جے۔ پی۔ خان بہادر۔ ولادت ۲۳۔ اکتوبر ۱۸۳۱ء
آپ کو خان بہادری کا خطاب ۳۔ اپریل ۱۸۸۵ء کو بطور اعزاز ذاتی اُن قابل قدر خدمات کے صلہ مین عطا ہوا جو آپ نے اکثر اعلیٰ اور ذمہ داری کے سرکاری عہدون پر انجام دی تھین۔ آپ خانصاحب دادابھائی شاپورجی کے خلف اکبر ہین جنکو خلعت شیرپاؤ گورنمنٹ بمبئی سے ۱۸۳۷ء مین اور خان صاحب کا خطاب ۱۸۴۷ء مین ملا تھا۔ آپ نے تھانا و سورت و الفنسٹن کالج بمبئی مین تعلیم پائی۔ آپ ۱۸۵۳ء مین ملازمت سرکاری مین داخل ہوے۔ چونکہ آپ نے مختلف سول عہدون پر خدمات نمایان انجام دین اسلیے بجاے کرنیل ونسٹرول کے عہدۂ ڈپٹی رجسٹرار جنرل و رجسٹرار بمبئی کا آپ کو دیا گیا۔ آپ پہلے ہندوستانی شخص ہین جنکو یہ عہدۂ جلیلہ ملا ہے۔ ۱۸۶۹ء مین آپ جسٹس آف دی پیس مقرر ہوے اور ۱۸۷۲ء مین بمبئی کی پارسی چیف میٹرمونیل کورٹ کے ڈیلیگیٹ قرار دیے گئے۔ ۱۸۷۶ء مین آپ نے قائم مقام انسپکٹر جنرل صیغۂ رجسٹری کا کام کیا اور دیگر سرکاری عہدون پر بھی آپنے بہت نیکنامی حاصل کی۔ سکونت فورس روڈ بائیکلا۔
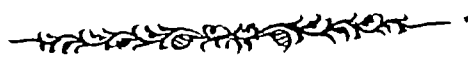
خوشحال راے سارابھائی۔ راو بہادر۔ آپ کو خطاب راؤ بہادری بتقریب دربار قیصری یکم جنوری ۱۸۷۷ء کو مرحمت ہوا تھا۔ سکونت احمد آباد۔

قابل شاہ ولد حسین شاہ۔ سید۔ خان بہادر۔ آپ کو خان بہادری کا خطاب بطور ذاتی اعزاز کے یکم جنوری ۱۸۷۷ء کو عطا ہوا ہے۔ سکونت تھر و پارکر۔ سندھ۔
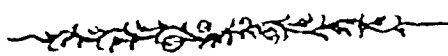
کو عطا ہوا۔ سکونت احمد آباد۔

پوپٹ ویلجی۔ راؤ بہادر۔ آپ ۱۷۔ فروری ۱۸۲۹ء کو پیدا ہوئے۔ اور آپکو بطور اعزاز ذاتی ۲۔ فروری ۱۸۷۷ء کو راؤ بہادری کا خطاب اُن نمایاں خدمات کے صلہ میں عطا ہوا جو آپ نے کاٹھیاوار کے جرائم پیشہ فرقہ واگھر کی گرفتاری میں انجام دیں۔ آپ خاندان مودہ بنیا سے ہیں۔ سکونت کاٹھیاوار۔

غیاث الدین جلال الدین۔ قاضی۔ میر۔ خاں بہادر۔ آپ ۲ جنوری ۱۸۹۳ء کو خان صاحب کے خطاب سے اور ۲۲۔ جون ۱۸۹۷ء کو خاں بہادری کے خطاب سے بطور ذاتی اعزاز کے سربلند کیے گئے۔ سکونت ناسک۔

کویرجی کاؤس جی۔ خاں بہادر۔ آپ یکم مارچ ۱۸۲۲ء کو پیدا ہوئے ۱۶۔ فروری ۱۸۸۷ء کو تقریب جشن جوبلی ملکہ معظمہ قیصرہ ہند میں آپ خان بہادری کے خطاب سے سرفراز و ممتاز ہوئے۔ آپ سلسلۂ ملازمت سرکاری گورنمنٹ بمبئی میں ۱۸۴۲ء مین داخل ہوئے تھے۔ چھیالیس سال کی مدت ملازمت میں آپ مختلف اعلیٰ مناصب پر مامور رہے اور اپنے فرائض منصبی کو نہایت خوش اسلوبی سے انجام دیتے رہے جس سے گورنمنٹ انگلشیہ کو بھی فائدہ پہونچا۔ ۱۸۸۶ء میں آپ نے ملازمت سے کنارہ کشی کی۔ اسی سال میں سورت کی پارسی ڈسٹرکٹ میٹریموینل کورٹ میں ڈیلیگیٹ مقرر ہوئے۔ آپ اول درجہ کے آنریری مجسٹریٹ ہین۔ سکونت سورت۔

حاصل کی اور بڑے بڑے معزز درجے پاے - آپکے بیٹے وشواس راو کھنڈے راؤ دکن کے درجۂ دوم کے سردار تھے جنکو گورنمنٹ سے ۱۸۱۹ء مین پنشن ملی تھی - اُنکے بعد اُن کے بیٹے راو بہادر کھانڈے راؤ وشوناتھ جانشین ہوے - آپ کی تعلیم پونا کالج مین ہوئی - ۱۸۸۴ء سے ۱۸۸۶ء تک آپ بمبئی لیجس لیٹو کونسل کے ممبر رہے - آپ پونا اور کولابہ کے مجسٹریٹ ہین اور شہر اور جزیرۂ بمبئی کے جسٹس آف دی پیس ہین - سکونت پونا -

---
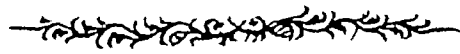
پیر بخش ولد بوچا خان - صوبہ دار میجر - سردار بہادر - خان بہادر - آپ ۱۸۳۴ء مین پیدا ہوے - سردار بہادر کا خطاب آپ کو ۲۱ نومبر ۱۸۸۲ء کو اور خان بہادری کا خطاب یکم جون ۱۸۸۸ء کو بطور اعزاز ذاتی کے آپ کی جنگی خدمات کے جلدو مین عطا ہوا - آپ عرصۂ دراز تک دوسری اور تیسری بلوچی رجمنٹون مین ایک نامی افسر رہے - آپ نے بتیس سال تک قابل قدر خدمتین انجام دین اور فارس - افغانستان اور مصر کی تین لڑائیون کے میڈل حاصل کیے سردار بہادری کے خطاب کے ساتھ آپ کو طلائی تمغہ اسٹار علیا حضرت ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کے دست مبارک سے عطا ہوا اور نیز خدیو مصر سے مصری ستارہ کا تمغہ پایا - اُس مشہور مہم مین جو کابل سے قندھار تک گئی تھی آپ لارڈ رابرٹس کے ہمراہی افسرون مین تھے اور اسی کے صلہ مین آپ تمغۂ ستارہ سے ممتاز ہوے تھے - آپ نے جنگ برما مین بھی خدمات انجام دین - سکونت گوٹ لاہوری لار خانہ واقع شکارپور سندھ -

---
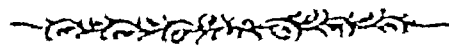
کیخسرو بر جورجی کوپر - خان بہادر - آپ کو خطاب خان بہادری اُن قابل قدر خدمات کے جلدو مین جو آپ نے فوج کے صیغۂ طبی مین کی تھین ۲۰ - مئی ۱۸۹۶ء عر

اصلاحیں ہوئیں اور جسوقت ریاست رئیس کے حوالہ کی گئی تو ریاست کے محاصل میں بھی بہت بڑا اضافہ پایا گیا۔ ۱۸۷۲ء میں آپ عہدۂ ڈپٹی اسسٹنٹ ایجنٹ پر مامور ہوے اور اکتیس سال کی وفادارانہ خدمات کے بعد ملازمت سے کنارہ کش ہوے فی الحال آپ بمبئی میں جسٹس آف دی پیس ہیں ۱۸۷۶ء میں آپ نے کاٹھیاوار کی ایک ڈائرکٹری تیار کی جسمیں اس صوبہ کے متعلق تمام حالات قلمبند کیے ہیں۔ اس کتاب کی سود مندی کو پولیٹیکل ایجنٹوں اور گورنمنٹ نے تسلیم کیا ہے۔ خان بہادر کا خطاب علیاحضرت ملکہ وکٹوریہ مرحومہ کی گولڈن جوبلی کی تقریب میں آپ کی طولانی اور قابل تعریف خدمات کے صلہ میں آپ کو عطا کیا گیا۔ سکونت بمبئی۔
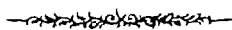
کھنڈے راؤ بشوناتھ راستے۔ راؤ بہادر۔ آپ ۱۸۴۵ء میں پیدا ہوے آپ کو راؤ بہادری کا خطاب ذاتی اعزاز کے طور پر یکم جنوری ۱۸۷۷ء کو تقریب دربار قیصری دہلی مع تمغۂ اعزازی کے عطا ہوا آپ دکن کے درجۂ اول کے سرداروں میں سے ہیں اور آپکا موروثی درجہ سردار کا ہے۔ آپ کنہستہ برہمن خاندان سے ہیں جسکی سکونت قدیم ویلیشور ضلع رتناگری ہے۔ اس خاندان کا ابتدائی نام گوکھلے تھا جسکی جگہ پر اب کچھ عرصہ سے راستے قائم ہوگیا ہے۔ بانی خاندان کا نام بلاجی تھا جسکی نسل میں سے بلاجی نائک کے تین بیٹے تھے جو ساہو راجہ ستارا کی ملازمت میں داخل ہوے اور اعلیٰ درجہ کے مناصب حاصل کیے۔ ان تین بیٹوں میں سے دوسرے بیٹے بھیکاجی کی ایک لڑکی کی شادی نرائن راؤ پیشوا سے ہوئی اور سب سے بڑا بیٹا مہر باجی اس خاندان کا مورث تھا۔ ان کے پرپوتے کھنڈے راؤ سیکلشور راستے کو مشہور ناناو فرنویس نے بہادر راؤ نرائن پیشوا کی ماتحتی میں فوج کی کمان پر مقرر کیا تھا۔ آپ نے بہت سی مہموں میں کامیابی

آپ بمبئی یونی ورسٹی کے گریجویٹ (سند یافتہ) مینو سپل کونسلر اور ممبر ڈسٹرکٹ لوکل بورڈ ہین - آپ نے ۱۸۶۸ء مین سر بیرو الیس صاحب سی - الیس کے ایما سے بطور ڈپٹی ایجوکیشنل انسپکٹر کے سرکاری ملازمت شروع کی اور اپنی مساعی جمیلہ اور حسن لیاقت سے اس صیغہ کو جو فائدہ پہونچایا وہ راو بہادر کے اُس اعزاز سے ظاہر ہے جو آپ کو ۱۸۸۹ء کو عطا ہوا - مسٹر جیکنس نے سند راؤ بہادری کی عطا کرتے وقت راؤ بہادر کی ایمانداری - مستعدی اور عقل سلیم کی بہت بڑی تعریف کی اور فرمایا کہ سندھ کے لوگون کی خواہشات اور خیالات کا جیسا صحیح علم آپ کو ہے اُس سے صیغۂ تعلیم کو آپ کی ذات سے بہت بڑی قوت حاصل ہوئی - کوہستانی خانہ بدوش جلکھریون مین تعلیم کا رواج ضلع کے ابتدائی مدارس کی اصلاح خصوصًا جو خُرد سال بچون کی تربیت اور تعلیم کے متعلق عمل مین آئی اور تعلیمی مسائل کا تصفیہ اور طلبہ مین مردانہ کھیلون کا مذاق یہ سب آپ کی کوشش لیاقت اور حسن اخلاق کے نتیجہ ہین - راؤ بہادر سیٹھ الومل ٹکم داس مختلف موقعون پر ایجوکیشنل انسپکٹر رہ چکے ہین اور ان قائم مقامیون کی مدت اوقات ایک ایک سال سے متجاوز تھی - سکونت سندھ حیدر آباد -

---

دھنجی شاہ ہرمزجی کراکا - خان بہادر - ولادت (احمد آباد) ۲۰ دسمبر ۱۸۳۵ء آپ نے احمد آباد اور راجکوٹ کی تعلیم گاہون مین اکتساب علوم کیا - آپنے یکم اپریل ۱۸۵۹ء کو راجکوٹ مین محکمہ کمسریٹ کی ہیڈ کلرکی سے گورنمنٹ کی ملازمت شروع کی اور بہت جلد ترقی کر کے ۱۸۶۹ء مین کاٹھیاوار کے ڈپٹی اسسٹنٹ پولیٹکل ایجنٹ مقرر ہوے اور ۱۸۷۲ء مین تبوا کے اسپشل اسسٹنٹ پولیٹکل ایجنٹ کے عہدہ پر شرف تقرر حاصل کیا - آپ کے انتظام سے ریاست مین بہت سی

اہل خاندان قومی خدمات پر ممتاز ہیں۔ آپ ایک تجربہ کار ڈاکٹر۔ اپنے ارادہ کے مضبوط۔ بامذاق شاعر۔ اور قوی الجثہ شخص ہیں۔ اور آپ تعلیم یافتہ کمیشنڈ افسروں کے ہمرتبہ سمجھے جاتے ہیں۔ سکونت پونا۔

گل حسن خان۔ میرخان بہادر۔ ولادت نومبر ۱۸۴۲ء مطابق شوال ۱۲۵۹ھ آپ بالائی سندھ کے حکمران تالپوری خاندان سے تعلق رکھتے ہیں اور آپ سر میر فیض محمد خان والی خیرپور سندھ کے برادر زادہ کے فرزند ہیں۔ آپ کے پردادا میر سہراب خان والی خیرپور ابتدائً صوبۂ سندھ پر حکمران تھے مگر سندھ کی مشہور جنگ میانہ کے بعد گورنمنٹ انگلشیہ کا تسلط ہوگیا اور اس خاندان کو پنشن عطا کی گئی۔ فی الحال میر فیض محمد خان میر خیرپور سندھ ہیں۔ میر گل حسن خان بہادر نے انگریزی ملازمت اختیار کی اور بائیس برس کی ملازمت کے بعد ڈپٹی کلکٹری کے عہدہ سے آپ نے پنشن حاصل کی۔ اسکے علاوہ آپ کو خاندانی پولیٹکل پنشن بھی ملتی ہے آپ کو مسلمانوں کے امور تعلیمی میں خاص دلچسپی ہے۔ آپ کی قیمتی خدمات سرکاری اور قومی خدمات کے صلہ میں ۱۸۷۷ء کے دربار قیصری دہلی میں گورنمنٹ نے آپکو خان بہادر کے خطاب سے ممتاز کیا۔ سکونت شکارپور سندھ۔

اَلُومل ٹیکم داس سیٹھ۔ راؤ بہادر۔ آپ دوری دیرو واقع سہوان تعلقہ سندھ کے اول درجہ کے جاگیردار ہیں۔ آپکے جدامجد سیٹھ ناؤمل ہیتچند مرحوم کو سی۔ ایس۔ آئی کا خطاب ملا تھا۔ راؤ بہادر بھی اُس پولیٹکل پنشن اور جاگیر سے فیضیاب ہیں جو آپ کے دادا کو ۱۸۳۲ء میں بخدمت اُن خدمات متعلقہ کے عطا ہوئی تھی جو اُنھوں نے جنگ افغانستان۔ جنگ سندھ اور ایام غدر میں انجام دی تھیں۔

عبدالقادر بن عبداللہ شیخ - خانصاحب - ولادت جنوری ۱۸۵۱ء

آپ کے والد شیخ عبداللہ ایک تمغہ یافتہ ہیڈ وافسر تھے - آپ نے ابتداے عمر مین سرکاری مدارس مین تعلیم انگریزی حاصل کی اور ۱۸۶۵ء مین محکمۂ فوجی کے شفاخانہ مین ملازم ہوے - ۱۵ ستمبر ۱۸۶۸ء کو تیسرے درجہ کے ہاسپٹل اسسٹنٹ مقرر ہوے اور آٹھوین بمبئی فوج پیدل کے ہمراہ ابی سینیا کو گئے جہان اپنے فرائض کو نہایت خوبی اور خوش اسلوبی سے انجام دیا جسکے صلہ مین اگست ۱۸۷۵ء مین درجۂ دوم کی ہاسپٹل اسسٹنٹی پر ترقی پائی ۱۸۷۸ء مین نوین بمبئی پلٹن کے ساتھ آپ مالٹا اور سایپرس کی فوج کشی پر روانہ ہوے اور بعد واپسی اس رجمنٹ کے ساتھ جنوبی افغانستان کو گئے ان خدمات کے صلہ مین ۱۵ اپریل ۱۸۸۲ء کو درجۂ اول کے ہاسپٹل اسسٹنٹ کے عہدہ پر مقرر ہوے اور فروری ۱۸۸۴ء مین اٹھائیسوین بمبئی پاینیر پلٹن کو آپ کے خدمات منتقل ہوے جسکے ساتھ ۱۸۸۵ء مین فوج کشی سوڈان پر روانہ ہوے - اس محاربہ مین ایک مرتبہ آپ اتفاقاً محصور ہو کر اپنے بریگیڈ سے جدا ہو گئے تھے مگر کچھ عرصہ کے بعد دشمنون کی زد اور جانبین کی گولیون کی بوچھار سے بچکر اپنے کمپ مین داخل ہوے - وہان سے واپسی کے بعد مہم لوشائی مین شریک ہوے جہان سے واپس ہو کر آپ کو سینیر ہاسپٹل اسسٹنٹ کے عہدہ پر ترقی ملی - آپ نے ہر مہم کی واپسی کے بعد عہدہ کی ترقیون کے علاوہ اپنے اعلیٰ افسرون سے اسناد حاصل کیے ہین - گورنمنٹ انگلشیہ نے چار تمغے اور خدیو مصر نے ایک تمغہ برانزا سٹار عنایت کیا - آپ کی جانفروشانہ خدمات کے صلہ مین گورنمنٹ نے خانصاحب کے خطاب سے بھی معزز و مفتخر کیا - ملازمت سے پنشن حاصل کرنے کے بعد حسب ضرورت گورنمنٹ نے آپ کو پھر طلب کر لیا - چنانچہ بالفعل آپ ان خدمات کے معاوضہ مین پنشن کے علاوہ تنخواہ بھی پاتے ہین - آپ کے اکثر

خانصاحب شیخ عبدالقادر بن عبداللہ رئیس پونا

خان بہادر میر گل حسن خان رئیس تکاریو سندھ

راؤ بہادر سیٹھ آلومل ٹیکم داس رئیس سندھ حیدرآباد

خان بہادر دھنجی شاہ ہرمزجی کراکا رئیس بمبئی

خلعت فاخرہ اور خطاب راؤ بہادر کی سند گلدوے حسن خدمات مرحمت فرمائی۔ آپ اپنی
صحت کی نادرستی کے سبب سنہ ۹ء میں گونڈل کی ملازمت سے دستکش ہوئے اور آپکی
کارگزاریوں کے صلہ میں ہز ہائینس ٹھاکر صاحب نے آپ پر خاص نظر عنایت کر کے
معقول پنشن کر دی۔ اور باشندگان گونڈل نے آپکی رخصتی سے پیشتر دعوتیں دیں اور
سپاسنامہ پیش کیے۔ گونڈل سے کنارہ کش ہو کے آپ نے پونا میں سکونت اختیار
کی۔ یہاں آپ میونسپلٹی کے ممبر نامزد کیے گئے۔ آنریری مجسٹریٹ اور ڈسٹرکٹ لوکل
بورڈ پونا کے بھی ممبر بنائے گئے۔ پونا کے قریب میں آپکی کچھ اراضی ہے اور آپ
اپنے اوقات فرصت کو اسی کی ترقی دینے میں صرف کرتے ہیں۔ آپ نے کسی
انجنیری کے مدرسہ یا کالج میں تعلیم نہیں پائی ہے لیکن طبعی رجحان سے اور ذاتی محنت
سے آپنے اس فن میں کمال پیدا کیا اور بڑے بڑے کام کیے اور ستائیس برس کی
میعاد ملازمت میں آپ نے باشندگان گونڈل کو مسحور اور ممنون کر لیا۔ سکونت پونا۔

میر عبد العلی۔ سردار خان بہادر جے۔ پی۔ آپکو سردار کا خطاب ۲۲ جنوری
سنہ ۷۳ء کو اور خان بہادر کا ۳۔ مئی سنہ ۹۱ء کو ذاتی اعزاز کے طور پر گلدوے
حسن خدمات عطا ہوا۔ علاوہ اسکے تمغہ قیصر ہند درجہ اول بھی ۲۴۔ مئی سنہ ۹ء کو
مرحمت ہوا۔ سکونت بمبئی۔

سیتارام کھنڈے راؤ۔ وید۔ راؤ صاحب۔ آپکو یکم جون سنہ ۸ء کو راؤ صاحب
کا خطاب عطا ہوا۔ سکونت بمبئی۔

کو ذاتی اعزاز کے طور پر خانصاحب کا خطاب عطا ہوا۔ سکونت ستارہ۔

گنیش گوبند گوکھلے ۔ راؤ بہادر ۔ آپ ۱۸۴۲ء مین بمقام گرا دا پیدا ہوے۔ ۱۸۵۹ء سے آپنے انگریزی تعلیم شروع کی مگر قبل تکمیل آپکو ۱۸۶۳ء مین بطور سرحدی سرویر کے کاٹھیاوار پولٹیکل ایجنسی کی ماتحتی مین جانا پڑا۔ ۱۸۶۷ء مین آپ نائب انجنیر مقرر ہوے اور جب گورنمنٹ نے ریاست گونڈل کا انتظام اپنے ہاتھ مین لیا تو آپ انجنیر ریاست مقرر ہوے۔ اس عہدہ کے فرائض ایسی لیاقت سے آپ ادا کرتے رہے کہ ہر سال رپورٹ مین آپکی تعریف اور کارگزاری شایع ہوتی رہی - علاوہ پولٹیکل ایجنٹون کے پانچ گورنران بمبئی نے یکے بعد دیگرے آپ کے کامون کا معائنہ کیا اور سب نے آپکی ثنا و صفت کی۔ سر رچرڈ ٹمپل گورنر جنرل بمبئی خاصکر "ویل پیل" کے معائنہ کرنیکو تشریف لے گئے جو سوا دولاکھ روپیہ کے صرف سے آپ کے اہتمام مین دریاے بھادر پر تعمیر کیا گیا ہے اور ہز اکسلنسی نے نہایت حیرت کے ساتھ اپنی مسرت اسبات پر ظاہر کی کہ ایک ہندوستانی نے ایسے سلیقہ اور قابلیت سے یہ حیرت انگیز کام کیا ہے جس زمانہ مین آپ گونڈل مین تھے کاٹھیاوار اور مغربی ہند و وسط ہند کی بڑی بڑی ریاستون نے اپنے یہان طلب کیا مگر گونڈل کے حکام نے آپ کو کسی طرح اپنے سے جدا نہو نے دیا۔ آپ تیرہ برس تک گونڈل مینوسپلٹی کے صدر انجمن رہے اور اس حیثیت سے آپ نے بڑی مقبولیت اور ہر دلعزیزی حاصل کی - آپ کو فن زراعت و باغبانی کی طرف رغبت ہے چنانچہ گونڈل مین آپ ہی کے طفیل سے ایک عمدہ باغ نصب کیا گیا ہے - آپنے ایک آزمایشی فارم اور زراعتی درجہ تعلیم بھی گونڈل مین کھولا تھا - فن باغبانی و زراعت پر آپنے متعدد کتابین بھی لکھی ہین - یہ کتابین گجراتی اور مرہٹی زبانون مین ہین اور مستند شمار کی جاتی ہین - ۱۸۸۳ء مین سر جیمس فرگسن گورنر بمبئی نے آپکو گونڈل مین سر دربار ایک

پشوتن جی پالن جی - شیلدار - خانصاحب - آپکو ذاتی اعزاز کے طور پر بکلد وسے حسن خدمات سنہ ۱۸۹۱ء میں خانصاحب کا خطاب عطا ہوا - سکونت ضلع بمبئی -

---

ہیرانند کھیم سنگھ - بی - اے - راؤ بہادر - آپ کی ولادت بتاریخ ۲ - مئی ۱۸۶۲ء بمقام حیدرآباد (سندھ) ہوئی - آپ کے والد ماجد سندھ کے ایک مشہور و معروف زمیندار تھے اور بوجہ اپنی علمیت اور فضیلت کے نہایت معزز سمجھے جاتے تھے - پانچ برس کی عمر میں آپ کے والد نے قضا کی اور آپکی مادر گرامی نے آپکو تعلیم دلوائی - آپ نے ۱۸۸۳ء میں الفنسٹن کالج بمبئی سے بی - اے - کا امتحان پاس کیا - ۱۸۸۵ء میں آپ نے ایل - ایل - بی - کا امتحان پاس کیا اور حیدرآباد سندھ میں وکالت شروع کی - ۱۸۹۱ء میں آپ میونسپل کمشنر اور ۱۸۹۲ء میں میونسپلٹی کے پریسیڈنٹ مقرر ہوئے - ۱۸۹۸ء میں آپکو گورنمنٹ نے خطاب راؤ بہادر عطا فرمایا - یہ خطاب آپکو ان خدمات کے صلہ میں ملا ہے جو آپ نے ۱۸۹۷ء کے انتظام طاعون میں کی تھیں - آپ اب ایک نہایت نامی اور مشہور وکیل ہیں اور میونسپل کارپوریشن کے صدر انجمن ہونیکی حیثیت سے گورنمنٹ کی نگاہ میں آپکی بہت بڑی عزت اور منزلت ہے - سکونت - حیدرآباد سندھ -

---

قلندر شاہ خان دارا شاہ - جمعدار - خانصاحب - آپکو ذاتی اعزاز کے طور پر ۳ - جون ۱۸۹۳ء کو بکلد وسے حسن خدمات خانصاحب کا خطاب عطا ہوا - سکونت محمود آباد - کاٹھیاوار -

---

ولی صاحب دادا میان - قاضی - خانصاحب - آپکو یکم جنوری ۱۸۹۵ء

اے ایس مُوس - خانصاحب - آپکو ۳ - جون ۱۸۹۹ء کو خطاب خانصاحب کا ذاتی اعزاز کے طور پر مرحمت ہوا - سکونت - بمبئی -

بھیم جی بھائی رستم جی - اشبرنر - خان صاحب - آپکو ۳ - جون ۱۸۹۹ء کو خطاب خانصاحب کا ذاتی اعزاز کے طور پر مرحمت ہوا - سکونت بمبئی -

مادھوراؤ سوبجی مورے - راؤ بہادر - ولادت ۴ - جولائی ۱۸۳۴ء بمقام مالون ضلع رتناگری - آپ کرناٹک کے ایک قدیم مرہٹہ خاندان سے ہین - آپکے والد ایسٹ انڈیا کمپنی کے زمانہ مین فوج مین ایک افسر تھے اور جنوبی اور شمالی ہندوستان اور عرب کی کئی لڑائیون مین اُنھون نے کارہاے نمایان انجام کیے - آپنے ریجیمنٹل اسکول اور ضلع اسکول مالون مین انگریزی و مرہٹی کی تعلیم پائی - ۱۸۵۰ء مین آپ محکمۂ پرمٹ مین ملازم ہوے اور بڑے بڑے عہدون پر مامور رہے - ۱۸۸۶ء مین آپ نیٹو اسسٹنٹ کلکٹر مقرر ہوے - ۱۸۹۲ء مین آپ نے سرکاری ملازمت سے کنارہ کشی کی - گورنمنٹ نے آپ کے عمدہ کامون کے جلدو مین آپکو راؤ بہادر کا خطاب مرحمت فرمایا - سکونت مالون ضلع رتناگری

میا رام جیت رام - ٹھاکر - راؤ صاحب - آپکو ۱۹۰۱ء مین راؤ صاحب کا خطاب اعزاز ذاتی کے طور پر عطا ہوا - سکونت بمبئی -

پونجل سنگھ - بہادر - آپکو یکم اگست ۱۸۹۴ء کو بجلدوے فوجی خدمات کے بہادری کا خطاب عطا ہوا - سکونت لدھیانہ - پنجاب -

خان بہادر کے خطاب سے معزز و ممتاز کیا۔ سکونت ستولاپور۔

بیچرداس بہاریداس دیسائی۔ سردار۔ راؤ بہادر۔ آپ راؤ بہادر بہاریداس اجوبھائی ساکن نریاد۔ کے تیسرے بیٹے ہیں۔ آپ بمقام نریاد ۲۔ فروری سنہ ۱۸۴۱ء کو پیدا ہوئے۔ آپ نے احمدآباد اور نریاد میں تعلیم پائی۔ سنہ ۱۸۶۷ء میں آپ لوکل بورڈ اسد کے ممبر منتخب ہوئے اور بعد چندے نریاد میونسپلٹی کے صدر انجمن مقرر ہوئے سنہ [illegible]ء میں جو زراعتی کمیٹی بمقام نریاد قائم ہوئی تھی آپ اسکے بانی مبانی تھے اور سنہ ۱۸۸۳ء کے بعد سے جو مختلف زراعتی نمائشگاہیں وہاں کھولی گئیں ان میں آپ پیش پیش رہتے تھے۔ آپ نے نریاد میں ایک کارخانہ گجراتی تمباکو کے چرٹ سازی کا قائم کیا۔ آپ نے اپنے ملک کے ذرائع آمدنی بڑھانے کی جو مستعدانہ کوششیں کیں انکو گورنمنٹ نے اچھی نگاہ سے دیکھا اور پہلے آپکو آنریری مجسٹریٹ کا اعزاز نصیب ہوا پھر سنہ ۱۸۸۷ء میں خطاب راؤ بہادر سے آپکو سرفراز کیا۔ سنہ [illegible]ء میں آپکو بمبئی کی مجلس واضعان آئین و قوانین کی ممبری کی عزت عطا کی گئی اور اسی سال حضور وائسرائے بہادر نے آپکو خطاب سردار سے مشرف فرمایا۔ سکونت نریاد ضلع کیرا۔

رام راؤ ویاس راؤ دیسائی۔ راؤصاحب آپ کو یکم جنوری سنہ ۱۸۹۵ء کو راؤصاحب کا خطاب عطا ہوا۔ سکونت دھارواڑ۔

ہیراچند موتی چند۔ راؤصاحب۔ آپکو سنہ ۱۹۱۱ء میں راؤصاحب کا خطاب ذاتی اعزاز کے طور پر عطا ہوا۔ سکونت سورت۔

روپیہ مقرر ہوے اور ۲۴ برس تک اس عہدہ پر مامور رہے - بعد ازان سنہ ۱۸۹۶ء مین بحصول پنشن کنارہ کشی کی - اُسوقت آپکی عمر ساٹھ سال کی تھی - سنہ ۱۸۹۶ء مین جب بمبئی مین طاعون کا خروج ہوا تو بمبئی کے خاص الخاص اور ذی اثر باشندون سے گورنمنٹ بمبئی نے انسداد طاعون کے متعلق مدد چاہی اور آپ نے فوراً جنرل گیٹکر صاحب اور سر جمیس کیمبل صاحب کے تحت مین کام کرنے کے لیے خوشی سے آمادگی ظاہر کی - اسکے صلہ مین لارڈ الگن صاحب والیسراے وگورنر جنرل بہادر ہند نے سنہ ۱۸۹۹ء مین آپکو خان صاحب کا لقب عطا فرمایا - آپکو گورنمنٹ بمبئی سے بھی ایک سرٹیفکٹ حاصل ہو چکا ہے اور طاعون کے امور مین آپکی راے مستند سمجھی جاتی ہے - سکونت بمبئی -

---
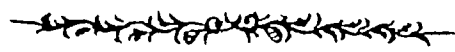
پیر محمد - مولوی - خان بہادر - ولادت ۱۲ - اکتوبر سنہ ۱۸۶۲ء - آپ کے والد شیخ حسین گورنمنٹ برطانیہ کے وفادار ملازم اور دفعداری کے عہدہ پر سرفراز تھے - آپ کے ایام رضاعت ہی مین آپ کے والدین رحلت کر گئے اور آپنے اپنے برادر عمزاد عبد القادر دفعدار ومیونسپل کمشنر شولاپور کے ظلِ عاطفت مین پرورش اور عربی وفارسی کی تعلیم پائی - آپ عنفوان شباب ہی سے مثل اپنے بزرگون کے افادہ خلائق اور رفاہ عامہ کے کامون کی جانب متوجہ ہوے - آپنے اپنے خسر قاضی سید میران ولد قاضی سید محمد علی کے فرائض قضا کو نہایت بیدار مغزی اور حسن قابلیت کے ساتھ انجام دیا - آپکو شولاپور کی میونسپل کمشنری اور آنریری مجسٹریٹی کے اختیارات بھی حاصل ہین - شولاپور کی قحط سالی اور وباے طاعون کے انسداد مین آپ نے گورنمنٹ اور پبلک کو بہت مدد پہونچائی ہے - آپ کی حسن خدمات کے جلدو مین ۳ - فروری سنہ ۱۹۰۲ء کو بطور ذاتی اعزاز کے گورنمنٹ انڈیا نے آپ کو

واقعات مندرج ہیں جو ہندوستان میں اسکے توطن اختیار کرنے سے ایک گزرے ہیں - اسکے سترہ حصے ہیں جمیں ۱۸۶۰ء تک کے حالات ہیں - یہ کتاب پارسیوں کی صحیح اور مفصل تاریخ ہے - سر جمیس کیمبل ایڈیٹر بمبئی گزیٹیر کو پارسیوں کے حالات جمع کرنے میں آپ سے خاص مدد ملی اور گورنمنٹ بمبئی نے اسکے لیے آپ کا شکریہ ادا کیا - ۱۸۸۳ء میں گورنمنٹ بمبئی نے آپکو جسٹس آف دی پیس مقرر کیا - آپ اہل بمبئی میں نہایت ذی اثر اور باوقار شخص ہیں - آپ اینتھروپولاجیکل سوسائٹی بمبئی کے وائس پریسیڈنٹ ہیں اور زروشترین ڈیتھ بینیفٹ فنڈ کی کمیٹی کے پریسیڈنٹ اور پارسی چیف میٹریمونیل کورٹ کے ڈیلیگیٹ ہیں - ۱۸۹۹ء میں گورنمنٹ ہند نے آپکو خان بہادری کا خطاب آپکی مفید خدمات کے صلہ میں عطا فرمایا - آپ زروشتی مذہب کے بڑے حامی اور پرجوش ممبر ہیں - اسوقت آپکی قوم میں آپکا بہت اثر ہے اور پارسیوں کے اخلاقی اور مذہبی معاملات میں آپکی رائے مستند سمجھی جاتی ہے - اور اصلاح کی کمیٹیوں اور سپریم کورٹ میں پارسیوں کے رسوم یا حقوق پر آپ کی شہادت کی بہت بڑی قدر و منزلت کیجاتی ہے - سکونت بمبئی -
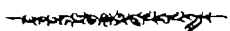
---

پالن جی پشوتن جی رگھینا - خان صاحب - ولادت ۱۸۳۲ء - آپ اپنے پدر بزرگوار پشوتن جی جیون جی رگھینا بہادر کے فرزند سوم گجراتی الاصل ہیں - آپ کے والد دفتر چیف انجینیر بمبئی کے ہیڈ کلرک تھے اور اسکے دوسرے بھائی بھی شاہی انجینیر محکمہ میں ملازم تھے - آپ نے بمبئی کے ایک یوروپین اسکول میں تعلیم پائی اور ۱۸۵۰ء میں میجر کرنل شینک صاحب شاہی انجینیر نے اسٹورکیپر مقرر کر دیا - چند سال اس عہدہ پر رہے تھے کہ آپنے جین جاکر مسٹر سی - ایچ - کاما کمپنی کی ملازمت اختیار کی - ۱۸۶۲ء میں آپ جنرل پوسٹ آفس بمبئی کے خزانچی کے عہدہ پر بمشاہرہ ڈیڑھ سو

جمشید جی رستم جی دیسائی - خان بہادر - ولادت ۷- اگست سنہ ۱۸۵۰ع مقام نوساری ریاست برودہ - آپ نے بمبئی مین تعلیم پائی اور سنہ ۱۸۶۵ع مین محکمۂ باربرداری کمسریٹ مین ملازم ہوے اور اپنی قابلیت و محنت کے سبب ایک ادنیٰ عہدہ سے اعلیٰ عہدہ پر ترقی حاصل کی - آپکو مہم افغانستان و مصر مین کام کرنے کے جلدو مین ایک تمغہ اور برنجی میڈل مرحمت ہوا - سنہ ۱۸۸۱ع مین آپ خانصاحب اور سنہ ۱۸۹۳ع مین خان بہادر کے خطاب سے مخاطب ہوے - سنہ ۱۸۹۰ع مین آپ شہر بمبئی کے جسٹس آف دی پیس مقرر ہوے - سنہ ۱۹۰۱ع مین آپ نے سرکاری ملازمت سے کنارہ کشی اختیار کی - سکونت - پونا -

---
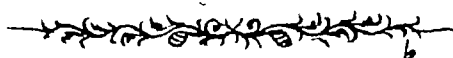
بہمن جی بہرام جی پٹیل - خان بہادر - ولادت ۱۸- دسمبر سنہ ۱۸۴۹ع بمقام بمبئی - آپ ایک قدیم پارسی خاندان سے ہین - آپ کے بزرگ سنہ ۱۶۴۸ع مین موضع سوماری ضلع سورت سے بمبئی مین آباد ہوے تھے - آپ کے ایک بزرگ سیٹھ رستم جی داراب جی کو برٹش گورنمنٹ نے اُنکی قابل قدر خدمات کے صلہ مین بمبئی کے پٹیل کا لقب عطا فرمایا تھا اور یہ اعزاز آپکے خاندان مین باوجود انقضاے ایک سو نیسٹھ برس کے اب بھی باقی ہے - آپ نے الفنسٹن انسٹیٹیوشن مین تعلیم پائی - آپکی ابتدائی فارسی تعلیم مدرسۂ ملا فیروز مین ہوئی جو بمبئی مین فارسی اور ایرانی زبانون کی تعلیم کا ایک اعلیٰ مکتب ہے - آپکو کمسنی ہی مین علمی مشاغل کی جانب رغبت ہوئی - سنہ ۱۸۷۱ع مین آپ نے فردوسی کی سوانح عمری موسومہ بہ احوال فردوسی گجراتی زبان مین لکھی سنہ ۱۸۷۲ع مین آپ نے گجراتی زبان مین فارسی کی ایک مختصر تاریخ مکتوبات کے پیرایہ مین تالیف کی جو ابتک بمبئی کے اکثر زورشتی اسکولون مین متداول ہے - اس سال آپنے پارسی پرکاش کے لیے مواد جمع کرنا شروع کیا جسمین پارسی جماعت کی تاریخ اور ترقی کے وہ اہم

خان بہادر جمشید جی رستم جی دیسائی رئیس پونا

خان بہادر بہمن جی بہرام جی پٹیل رئیس بمبئی

خان صاحب ایل جی پستن جی رگھیا رئیس بمبئی

خان بہادر مولوی پیر محمد رئیس تولاپور

کاؤس جی ای پٹیل - خان صاحب - آپ کو ۳ - جون ۱۸۹۷ء عیسوی کو خطاب خان صاحب کا عطا ہوا - سکونت بمبئی -

---

پریم چند کشن داس - راؤ صاحب - آپ کو راؤ صاحب کا خطاب ۱۵ - فروری ۱۸۸۶ء کو بطور ذاتی اعزاز کے حسن خدمات کے صلہ میں گورنمنٹ انگلشیہ نے مرحمت فرمایا ہے - سکونت تھاسرا ضلع کیرا -

---

دامودر وجیر نگم - مدلیار - راؤ صاحب - آپ کو یکم جوری ۱۸۹۸ء کو راؤ صاحب کا خطاب عطا ہوا - سکونت پونا -

---

سیتیاراما سوامی - یدو - راؤ صاحب - آپ کو ۲۲ - جون ۱۸۹۷ء عیسوی کو راؤ صاحب کا خطاب عطا ہوا - سکونت بمبئی -

---

سمیوئل علیسی جی - خان بہادر - سے - پی - آپ کو خان بہادر کا خطاب بطور اعزاز ذاتی یکم جنوری ۱۸۹۹ء کو عطا ہوا - سکونت بمبئی -

---

منگیش اناجی - راؤ صاحب - ولادت ۳ - ستمبر ۱۸۵۳ء - آپکو ۲۲ - جون ۱۸۹۷ء کو راؤ صاحب کا خطاب عطا ہوا - سکونت بیلگام -

---

گنیش ونکٹیش - جوشی - راؤ بہادر - آپ کو راؤ بہادر کا خطاب ۲۱ - مئی ۱۸۹۱ء کو عطا ہوا - سکونت شولاپور -

سامنے پیش کیا اور خود آپ کی جماعت نے رپن کلب مین جلسۂ دعوت منعقد کیا۔ اسیطرح چھٹی پراونشل کانفرنس نے بھی ایک سپاس نامہ آپ کو دینا تجویز کیا اور اُسی سال آپکو سی۔ آئی۔ ای کا خطاب مرحمت ہوا۔ شروع ۱۸۹۶ء مین بوجہ خرابی صحت آپکو کونسل سے کنارہ کش ہونا پڑا مگر آپ اپنے اہل ملک کی خدمت مین ہمیشہ مصروف و مشغول رہتے ہین۔ سکونت بمبئی۔

عبدالقادر۔ مولوی۔ حاجی۔ باغلطہ۔ خان صاحب۔ ولادت ۱۲۶۳ھ مطابق ۱۸۴۷ء۔ آپ خاندان باغلطہ باشندۂ حضرموت عرب سے ہین یہ قبیلہ علم و فضل مین معروف رہے۔ آپ علماے شافعیہ سے ہین اور علوم معقولی اور منقولی خصوصًا علم فرائض مین یدطولےٰ رکھتے ہین۔ آپ نے ۱۳۱۲ ہجری مین حج بیت اللہ کا شرف حاصل کیا اور مولوی شیخ محمد ساکن مچھلی شہر ضلع جونپور سے سند افتا حاصل کی اور اکثر عالمانہ کتابین تصنیف فرمائین۔ ۱۲ سال سے آپ میونسپل کمشنر ہین ۹۷-۱۸۹۶ء مین جب سورت مین طاعون پھیلا تو آپ کو گورنمنٹ نے طاعون کے کام پر مقرر کیا چنانچہ وہ خدمت آپ آج تک انجام دیتے ہین۔ اس خدمت کی انجام دہی کے صلہ مین گورنمنٹ نے بذریعۂ چند مراسلات کے خوشنودی ظاہر کی اور بنظر اعزاز ذاتی خطاب خان صاحب مرحمت فرمایا۔ آپ کو رفاہ عام کے کامون سے کمال دلچسپی ہے چنانچہ متعدد انجمنون اور کمیٹیون کے اعزازی صدرنشین سکرٹری اور رکن رکین ہین۔ بنظر اکتساب آپ کسی قدر تجارت بھی کرتے ہین۔ آپکے تین فرزند ہین (۱) میان علی (۲) میان حسن (۳) میان ابراہیم۔ سکونت سورت۔

وشن داس نہالچند۔ راؤ بہادر۔ آپ کو ۲۱۔ مئی ۱۸۹۵ء کو راؤ بہادر کا خطاب عطا ہوا۔ سکونت سندھ۔

ہوا تو آپنے اس مسئلہ پر بھی ایسی عمدہ راے دی جسکو گورنمنٹ نے تسلیم کیا اور آپ اُسکے صلہ میں ۱۸۸۳ء میں بمبئی میونسپل کارپوریشن کے ممبر منتخب ہوے پھر ۱۸۸۴ء اور ۱۸۸۵ء میں آپ دو بار کارپوریشن کے چیرمین منتخب ہوے ۱۸۸۶ء میں آپ مجلس واضعان آئین وقوانین (بمبئی) کے ممبر نامزد ہوے اور آپنے مسٹر جسٹس تلنگ آنجہانی کے ساتھ مسودہ قانون میونسپلٹی کے درست کرنے میں سخت کوشش کی۔ آپ کی طبیعت میں آزادی خیال۔ جوش ہمدردی اور متانت وسنجیدگی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے اور آپ نہایت بے لوث ہوکے اپنی قوت فیصلہ کو معاملات ملکی میں صرف کرتے ہین آپکے جوہر قابلیت سب سے زیادہ البرٹ بل کے معاملہ میں ظاہر ہوے اور اُس جوش وخروش کے زمانہ میں صرف آپکی پامردی نے بمبئی کو بیراہ روی سے باز رکھا جسکی سرایولن بارنگ صاحب اور مسٹر البرٹ صاحب نے قدرشناسی فرمائی۔ اُسی زمانہ مین انڈین نیشنل کانگرس قائم ہوئی جسکا سب سے پہلا اجلاس بمبئی میں بصدارت مسٹر ڈبلو سی بنرجی منعقد ہوا کانگرس کے پانچوین اجلاس میں آپ کو استقبالی کمیٹی کا چیرمین بنایا اسکے صدر انجمن سر ڈبلو ویڈربرن صاحب ممبر پارلیمنٹ تھے۔ اس جلسہ میں مسٹر بریڈلا بھی شریک ہوے تھے جو تقریر آپنے اُنکے خیر مقدم میں کی وہ بہت فصاحت اور بلاغت سے مملو تھی ۱۸۹۰ء میں جب کانگرس کا چھٹا اجلاس بمقام کلکتہ منعقد ہوا تو آپ اُسکے صدرنشین منتخب ہوے اور ۱۸۹۲ء میں آپ پونا کی چوتھی پراونشل کانفرنس کے میر مجلس قرار پائے اور آپنے یہ ظاہر کردیا کہ اپنے صوبہ کے ہندوستانیوں کے خیالات ظاہر کرنے کے واسطے آپ ہی سب سے زیادہ موزوں ہیں ۱۸۹۳ء میں بمبئی میونسپل کارپوریشن نے آپ کو مجلس واضعان آئین وقوانین کا ممبر منتخب کیا اور چند ورز بعد آپ ہزاکسلنسی حضور وائسراے بہادر کی مجلس واضعان آئین وقوانین کے ممبر ہوے۔ اس خدمت جلیلہ کے فرایض آپنے جس آزادی وخلوص کے ساتھ ادا کیے اُسکو تمام ملک نے نہایت قدر اور توقیر سے تسلیم کیا۔ چنانچہ ۱۸۹۵ء میں باشندگان بمبئی نے ایک سپاسنامہ آپکے

بمقام بلگام پراونشل کانفرنس کے اجلاس ہشتم کے صدر نشین منتخب ہوے۔ آپنے جو تقریر بحیثیت صدر نشین کی اُسنے آپ کی قابلیت کا سکہ اور بٹھا دیا۔ پولٹیکل معاملات مین مسٹر فیروز شاہ مہتا کے بعد آپ ہی کا نمبر ہے۔ سکونت بمبئی۔

فیروز شاہ مہربان جی مہتا۔ آنریبل۔ ایم۔ اے۔ سی۔ آئی۔ ای آپ اگست ۱۸۴۵ء مین پیدا ہوے بمبئی مین آپ کے والد ماجد مشہور کارخانہ کا ما کمپنی کے ایک رُکن تھے۔ ابتدائی تعلیم الفنسٹن انسٹیٹیوشن مین حاصل کرکے آپنے امتحان مٹیریکیولیشن پاس کیا اور ۱۸۶۴ء مین الفنسٹن کالج سے بی۔ اے کی ڈگری اور اُسکے چھ مہینہ بعد ایم۔ اے کی ڈگری حاصل کی۔ زمانہ طالبعلمی ہی مین آپ نہایت ہونہار معلوم ہوتے تھے اور پارسیون مین سب سے پہلے آپ ہی نے ایم۔ اے کی ڈگری پائی۔ زمانہ طالبعلمی کے اختتام پر فوراً آپ اُسی کالج کے ایک فیلو نامزد کیے گئے اور بعد چندے آپ بغرض تعلیم قانون انگلستان تشریف لے گئے۔ اُس زمانہ مین آپنے ہندوستان کی معاشرتی اور سیاستی اصلاحات مین بہت بڑا شغف ظاہر کیا اور لندن لٹریری سوسائٹی کے قایم کرنے مین آپ نے مسٹر دا بھائی نوروزجی اور مسٹر ڈبلو سی بنرجی کا تہ دل سے ساتھ دیا۔ یہی سوسائٹی آخر کار ایسٹ انڈیا ایسوسی ایشن مین ملحق ہوگئی۔ لندن سے بیرسٹری کی سند حاصل کرکے جب آپ واپس آئے تو آپنے بہت جلد اس پیشہ مین نمود حاصل کی اور معرکۃ الآرا مقدمون مین کامیابی حاصل کی ۱۸۹۳ء مین آپ ریاست جوناگڈھ کے مشیر عدالت مقرر ہوے۔ آپ نے دو برس تک اس خدمت کو ایسی عمدگی سے انجام دیا کہ جب آپ کنارہ کش ہوے تو ریاست نے آپ کو پانچ ہزار روپیہ کی ایک نقرئی کشتی انعام دی ۱۸۶۹ء مین آپ نے مسٹر دادا بھائی نوروزجی کی ملکی خدمات کے علانیہ اعتراف کا مسئلہ چھیڑا اور آخر کار اُسے اس خوش اسلوبی سے سر انجام دیا کہ مسٹر موصوف کو ایک معتدبہ رقم نذر کی گئی ۱۸۷۱ء مین جب اصلاح میونسپلٹی کا شور و غل بلند

ہیں جنکی ہمتیں نہایت خلوص اور سیرچشمی کے ساتھ باشندگان ہندوستان کی بہبود اور
صلاح وفلاح کی فکر وتدبیر پر ہمیشہ مصروف رہتی ہیں - آپ بمبئی میں ۲- اگست ۱۸۴۴ء
کو پیدا ہوئے - پانچویں برس سے آپ کی تعلیم شروع ہوئی آپنے الفنسٹن انسٹیٹیوشن اور الفنسٹن کالج
میں انگریزی پڑھی اور بہت جلد آپنے ایک جونیر اسکالرشپ حاصل کرلیا جب آپ بی اے
کا امتحان دینے والے تھے اُسی زمانہ میں آپ کے والد ماجد کاروبار کی ضرورت سے آپکو
عدن لے گئے تیس برس کے سن سے آپ کو کارخانجات سے تعلق رہا ہے اور اب بمبئی
کی انجمن مالکان کارخانجات کے ایک سربرآوردہ رکن ہیں - آپ کی کاروباری لیاقت
اور تجارت ہند کے معاملات مین جزئی وکلی واقفیت اسقدر بڑھی ہوئی ہے کہ آپکے اقوال
مستند سمجھے جاتے ہیں آپکو معاملات تمدنی میں خاص دلچسپی ہے اور بیس برس سے آپکے
مضامین اخبارات ورسالہ جات مین شائع ہورہے ہین ۱۸۸۸ء سے بحیثیت ایک ممبر کے
آپ کا تعلق میونسپل کارپوریشن سے بھی ہے اور یہاں آپ ممبروں مین نہایت ماہر اور
واقف کار سرپرستا سمجھے جاتے ہیں - آپ بمبئی پریسیڈنسی ایسوسی ایشن کے ایک سکرٹری بھی ہیں
اور اس طور پر آپ کو پولٹیکل معاملات سے علاقہ رہتا ہے - جب سے نیشنل کانگرس قائم ہوئی
ہے آپ اُسکے نہایت سرگرم اور پُرجوش موئدین میں ہیں اور اس قومی کام میں آپکی ہمت
مصروف رہتی ہے - آپنے مقامی اسٹینڈنگ کانگرس کمیٹی کے سکرٹریٹ کے فرائض ایسی لیاقت
اور خوبی سے ادا کیے کہ ۱۸۹۵ء میں جب مقام پونا کانگرس کا گیارھواں اجلاس ہوا تو آپ
مسٹر ہیوم صاحب کی معیت مین جوائنٹ جنرل سکرٹری کانگرس منتخب ہوئے - آپ کانگرس
کے ہر اجلاس مین تقریر فرماتے ہیں اور زیادہ تر آپ شہنشاہی مداخل ومخارج اور اخراجات
فوجی کے مسئلہ پر بحث کرتے ہیں - آپ کی ہر تقریر سے یہ مترشح ہوتا ہے کہ آپ جس بحث
پر زبان کھولتے ہیں اُسے نہایت غور وتامل سے مطالعہ فرماچکے ہیں اور اُسکی بابت سرکاری
وغیرسرکاری ہر قسم کی اطلاع وواقفیت آپ کو حاصل ہے - مئی ۱۸۹۵ء میں آپ

اور سحر بیانی سے آپ نے اپنا فرض ادا کیا وہ بالکل غیر متوقع تھی - ہر مقام پر آپ کی تقریر کو لوگون نے نہایت خوشدلی اور توجہ سے سُنا - انگلستان سے واپس آکر آپنے ایک رسالہ شائع کیا تھا جسمین آپ نے انتخاب پارلیمنٹ کے موقع پر اہل انگلستان کی گرمجوشی سے جو خیالات آپ کے دل مین پیدا ہوے تھے اُنکو بیان کیا تھا - یہ رسالہ بلحاظ سلاست بیان اور نیز بلحاظ حالات بہت دلچسپ ہے - آپ علاوہ پالٹکس کے اصلاح معاشرت کے میدان مین بھی گرم عنان رہتے ہین اور آپکو اپنے اہل ملک کی یہ سہل انکاری اور غفلت ذرا نہین بھاتی جو وہ اپنے طریقۂ تمدن کی اصلاح کے بارہ مین برت رہے ہین جب عمر رضامندی کے قانون پر ملک مین ایک شور و غل بلند تھا تو آپنے ایک رسالہ لکھا تھا جسمین تاریخی حالات بیان کرکے یہ ثابت کیا تھا کہ اس معاملہ مین گورنمنٹ کی مداخلت بجا اور موجہ ہے آپ کی بہترین تقریر اُس روز ہوئی جب ۱۸۸۶ء مین زیر صدارت لارڈ رے صاحب گورنر ایک جلسۂ عام اس غرض سے منعقد ہوا تھا کہ مستورات ہند کی رفع تکلیف کے واسطے لیڈی ڈفرن فنڈ ایسوسی ایشن کی ایک شاخ بمبئی مین بھی کھولی جاے - اس معرکۃ الآرا تقریر سے آپ کی جادو بیانی کی دھوم مچگئی ۱۸۹۶ء مین آپ نے مدراس ہندو سوشیل رفارم ایسوسی ایشن کے جلسۂ سالانہ مین صدر نشین ہوکر جو تقریر کی اُسپر بھی تحسین و آفرین کا ایک غلغلہ بلند ہوا اور آپ اُس ایسوسی ایشن کے آنریری ممبر کیے گئے ۱۸۹۶ء ہی مین بمقام کراچی جو اجلاس پراونشل کانفرنس کا ہوا اُسکے بھی آپ صدر نشین ہوے اور آپکی تقریر اس موقع پر نہایت پُر مغز اور اعتدال کا پہلو لیے ہوے تھی ۱۸۹۷ء مین آپ کو گورنر بمبئی نے مجلس واضعان آئین و قوانین کا ممبر بطور قائم مقام بمبئی یونیورسٹی نامزد فرمایا اور اس انتخاب کو لوگون نے عام طور سے پسند کیا - سکونت بمبئی -

---
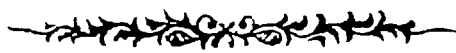
دین شاہ اڈلجی واچا جسٹس آف دی پیس - آپ اُن بزرگان ملک مین

میں چھپتی تھیں جب نیشنل کانگرس کے تیسرے اجلاس میں آپ اسکے صدر نشین کیے گئے تو آپ نے ایسی عمدہ و دلچسپ تقریر کی جسکی نسبت عام خیال یہ ہے کہ فصاحت بیانی اور سحر لسانی کا وہ ایک کرشمہ تھی۔ ملک میں اس اسپیچ کی بیحد تعریف ہوئی آپ کی شہرت صرف خوش بیانی کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ آپ اپنے اہل وطن میں اشاعت تعلیم و دردمندی کی دیرپا کوشش کرنے کی وجہ سے بلند نام ہیں۔ ۲۸۔ جون ۱۸۹۵ء کو آپ بمبئی ہائی کورٹ کے جج مقرر ہوئے۔ اُسوقت آپکا سن مبارک ۵۱ برس کا تھا۔ آپکے اس تقرر پر سارے معزلی ہمدنے نہایت جوش سے مسرت کا اظہار کیا تھا۔ اسوقت تک آپ اُسی عہدہ پر سرفراز ہیں۔ سکوت بمبئی۔

نراین گنیش چندورکر۔ آنریبل مسٹر جسٹس۔ بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ آپ ۱۸۵۵ء میں مقام ہُونا ورد (کمارا) پیدا ہوئے۔ ابتدائی انگریزی تعلیم اُسی ضلع کے اسکول میں پائی۔ ۱۸۶۹ء میں آپ بمبئی گئے اور دہاں الفنسٹن کالج میں داخل ہوئے۔ یہاں آپ کو راجہ صاحب دہار کا انعام اور نیز ایک اور انعام اُس مضمون پر ملا جو آپنے "انگریزی حکومتیں اور اُنکا نوٹنا"، کے عنوان پر لکھا تھا۔ ۱۸۷۶ء میں آپنے بی اے کا امتحان درجۂ اول میں پاس کیا اور جمیس ٹیلر کا انعام حاصل کیا جسکے سبب سے آپ جونیر دکشنا فیلو مقرر ہوئے ۱۸۷۷ء میں آپ اخبار اندو پرکاش کی اڈیٹری پر مامور ہوئے اور یہ کام آپنے گیارہ برس تک کیا۔ ۱۸۸۱ء میں آپ نے ایل۔ ایل۔ بی کا امتحان پاس کیا اور اس امتحان میں شریعت ہندو پر عمدہ مضمون لکھنے کی وجہ سے آرنلڈ اسکالرشپ پایا۔ پھر آپ نے ہائی کورٹ بمبئی مین نام لکھایا اور اپنا پیشہ نہایت کامیابی سے کرنے لگے۔ ۱۸۸۵ء میں آپ منجملہ اُن ڈیلیگیٹوں کے منتخب ہوئے جو ولایت میں اس غرض سے بھیجے گئے تھے کہ باشندگان انگلستان کو ہندوستان کے حالات و معاملات سے آگاہ و مطلع کریں۔ وہاں جس قابلیت

بدرالدین طیب جی۔ آنریبل مسٹر جسٹس۔ آپ ایک نہایت معزز عربی النسل خاندان سے ہین جسنے پہلے کھمبائت مین اور پھر بمبئی مین اقامت اختیار کی تھی۔ آپکے والدماجد طیب جی بھائی میان ایک بہت بڑے تاجر تھے اور اُنکی تجارت زیادہ تر انگلستان وفرانس سے رہتی تھی۔ آپ کی ولادت اکتوبر ۱۸۴۴ء کی ہے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم الفنسٹن انسٹیٹیوشن مین پائی اور سولہ برس کی عمر مین آپ کے روشن خیال والدماجد نے آپ کو انگلستان بھیجدیا۔ اپریل ۱۸۶۷ء مین آپنے بیرسٹری کی سند حاصل کی۔ آپ سب سے پہلے ہندوستانی بیرسٹر تھے جب آپ نے بمبئی مین بیرسٹری شروع کی تو چند ہی روز مین آپکی ذہانت اور جودت نازکخیالی اور عالی دماغی اور مزید بران آپ کی طلاقت اور سحر بیانی نے لوگون کو مسخر کرلیا اور آپ اپنی جماعت کے نہایت سربرآوردہ رکن شمار ہونے لگے۔ ایک مرتبہ آپ ایک فوجداری کے مقدمہ مین بریت جُرم کی پیروی کررہے تھے۔ اتفاق سے ایک اخبار نے آپکی خلاف شان کچھ اُمور شائع کیے۔ دوسرے روز جب اجلاس منعقد ہوا توصاحب چیف جسٹس نے آپ کو مخاطب کرکے فرمایاکہ یہ نکتہ چینی محض بے بنیاد ہے اور صرف آپ کی قابلیت اور آپکا کمال ہے جسنے ماخوذ کو بری کرایا ہے۔ چند روز بعد آپنے ملکی معاملات مین بھی دلچسپی ظاہر کرنا شروع کی۔ سب سے پہلے معرکۃ الآرا تقریر آپنے اُس جلسہ مین کی جو اس غرض سے منعقد ہوا تھاکہ پارلیمنٹ مین منچسٹر کے مال پر محصول درآمد موقوف کرنے کے خلاف ایک عرضی بھیجی جاے۔ ۱۸۸۲ء مین آپ بمبئی کی مجلس واضعان آئین وقوانین کے اڈیشنل ممبر منتخب ہوے۔ آپ نے اس کونسل مین معاملات مینوسپلٹی کے بارہ مین طولانی تقریرین کین جنپر ہرطرف سے تحسین وآفرین کی گئی اور سر جیمس فرگسن صاحب گورنر بمبئی نے یہان تک کہاکہ یہ تقریرین اگر پارلیمنٹ مین کی جاتین تو وہان بھی لوگ انکو بہت توجہ اور ذوق وشوق سے سُنتے۔ ۱۸۸۲ء کے بعد سے بمبئی کی تمام مجالس عام مین آپ ضرور زمرۂ مقررین مین ہوتے تھے اور آپ کی سحر بیانی کی تعریفین ہمیشہ اخبارات

آنریبل مسٹر جسٹس بدرالدین طیب جی رئیس بمبئی

آنریبل مسٹر جسٹس سر این گنیش چنداورکر رئیس بمبئی
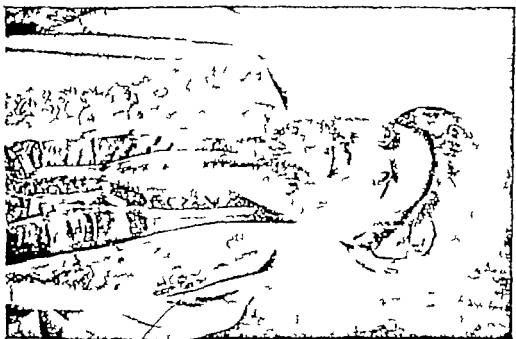
تھی اور سناگیا تھا کہ اس سال اس عہدہ کے ساتھ نائٹ کا بھی خطاب دیا جائیگا مگر آپنے انکار کر دیا۔ مسٹر ملباری دو بار ولایت تشریف لیگئے اور دونوں موقعوں پر آپنے وہاں ہندوستانی عورات کی اصلاح کے متعلق جلسے کیے اور اسمیں کامیابی حاصل کی۔ آپ کا سفر نامۂ ولایت انگریزی علم ادب اور وسیع نظری کا ایک قابل تعریف نمونہ ہے۔ ہندوؤں میں صغر سنی کی شادی اور جبریہ بیوگی کے مسائل آپ کی عمر کے ساتھ ہیں اور آپ نے اپنی سعی اور کوشش سے اس مرض دستورات کی بیخ کنی میں تقریراً و تحریراً اور انکے متعلق قانون کے اجرا کرانے میں جو حصہ لیا اُسکے لیے آپ کا نام ہندوستان کے تعلیم یافتہ گروہوں میں ابدالآباد تک قائم رہے گا۔ راست خیال۔ راست قول اور راست فعل آپ کا مقولہ ہے۔ آپکی حب الوطنی کی یہ کیفیت ہے کہ ایک مرتبہ جب آپ صغر سنی کی شادی کے مسئلہ کے متعلق ولایت تشریف لے گئے تھے تو آپ کو وہاں اسقدر محنت کرنا پڑی کہ رات کو بارہ کے تھکے ماندے آکر گر پڑے اور اپنے دوست ڈاکٹر کھاما سے کہا کہ اگر میں مرجاؤں تو میرا جسم لندن میں دفن کر دینا مگر میرا دل ہندوستان میں بھیجدینا کہ ہمالیہ کی برف میں دبا دیا جاوے۔ مسٹر ملباری کو ۱۹۰۸ء میں انکی پبلک خدمات کے صلہ میں قیصر ہند کا طلائی تمغہ عطا ہوا تھا مگر اس مرتبہ بھی آپ نے اُسکے قبول کرنے سے انکار کیا۔ سکونت بمبئی۔

محمد حسن علیخان۔ میر۔ ہز ہائنس سی۔ آئی۔ ای۔ ولادت ۱۸۲۴ء۔ آپ ہز ہائنس میر محمد ناصر خان مرحوم رئیس تالپور واقع سندھ کے فرزند ہیں جو ۱۸۳۲ء میں سندھ کے حکمران میروں میں شامل تھے اور صوبے کے الحاق کے دور میں گئے بعد ۱۸۴۵ء میں فوت ہوے۔ انکا سندھی خطاب سرکار فیض آثار تھا۔ گورنمنٹ انڈیا آپکو پولیٹیکل پنشن عطا کرتی ہے۔ آپکا خطاب سندھی سرکار رفعت مدار ہے۔ آپکو ۲۴ مئی ۱۸۷۹ء کو سی۔ آئی۔ ای کا خطاب عطا ہوا۔ سکونت حیدر آباد سندھ۔

یہ تحریر فرمایا نہ جب آپ کی انگریزی نظم کی یہ کیفیت ہے تو آپ کی گجراتی نظم کیسی ہوگی" آپ اُس مدح سرائی کے بہمہ نوع مستحق ہین جو اخبارون نے کی ہے۔ مسٹر ملیباری کا پایہ بطور اخبار نویس کے اور بھی بلند و ارفع ہے۔ آپ کے صدہا مضامین ٹائمس آف انڈیا مین طبع ہوے ہین۔ آپ خود بھی صاحب اخبار ہین اور جو شہرت اور نمود آپ کے اخبار انڈین اسپکٹیٹر اور رسالۂ ایسٹ اور ویسٹ نے حاصل کی ہے وہ آپ کی قابلیت اور ہمہ دانی پر دال ہے۔ اخبار اسپکٹیٹر کو آپ نے صرف چند روپیہ مین خرید کیا تھا مگر اُسکی حالت نہایت ہی ردی اور ناگفتہ تھی۔ مسٹر ملیباری کے پاس روپیہ نہ تھا بلکہ شروع شروع مین آپ کو خود ہی مضامین لکھنا اور خود ہی اہتمام کرنا۔ خود ہی پروف پڑھنا اور کبھی کبھی اخبارون پر کمر بستہ اور چیپیان لگانا اور خود ہی ڈاک مین ڈال آنا پڑتا تھا۔ کبھی ایسا ہوتا تھا کہ گاڑی مین سوار ہوکر شہر مین اخبار تقسیم کرنے آپ ہی جاتے تھے۔ آپ کی فہرست خریداران مین صرف پچاس آدمی تھے اور مصارف اخبار اتنے زیادہ تھے کہ گھر کے رہے سہے زیورات بھی بیچنے پڑے مگر آپ نے اپنی اعلیٰ قابلیت۔ تجربہ کاری۔ تحمل اور اعتدال سے اُسکو اس درجہ تک پہونچایا کہ لندن ٹیمس اور دنیا کے کل اخبارون نے انڈین اسپکٹیٹر کی تعریف کی ہے۔ ایسٹ اور ویسٹ تمام ایشیا مین ایک نہایت قابل قدر اور گران پایہ رسالہ ہے۔ مسٹر ملیباری پولیٹیشین بھی ہین اور اعلیٰ درجہ کے مگر خاموش۔ اہل انگلستان کی نظر مین بھی آپ کی جو وقعت ہے اُسکا اندازہ اس امر سے ہو سکتا ہے کہ ایک مرتبہ جب ایک ضروری مسئلہ پر پولیٹیشین لوگون کی راے حاصل کرنا مقصود تھی تو لارڈ رنڈالف چرچل صاحب نے جو بعد کو ہندوستان کے سکرٹری آف اسٹیٹ ہو گئے تھے آپ ہی کے مکان مین شہر کے نامی پولیٹیشنون کو بلا کر گفتگو کی تھی۔ ارل روزبری صاحب جو سابق مین انگلستان کے وزیر اعظم تھے اپنے سفر ہندوستان مین آپ کے مکان پر آپ سے ملے تھے۔ آپ کے مزاج مین استغنا بھی بدرجۂ اتم ہے۔ ایک مرتبہ آپ کو بمبئی کی شریوالٹی دیجاتی

سچے ہیں۔ مسٹر بہرام جی نے اپنی نیک دل ماں سے نفس کُشی۔ رحمدلی اور ہمدردی کے بہت
عمدہ سبق حاصل کیے۔ سب سے پہلے مسٹر ملباری کو ایک پارسی دعا یاد کرائی گئی اور کپڑا
بنا سکھایا گیا۔ اسکے بعد آپ کو گجراتی زبان کی تعلیم دی گئی۔ اسکے بعد آپ نے انگریزی
شروع کی۔ ساتھ ہی اسکے تجارت بھی سیکھی۔ بارھویں سال آپ کی والدہ نے بھی انتقال
کیا۔ آپ کو یکبارگی افلاس کا سخت مقابلہ کرنا پڑا اور معیشت کی فکر ہوئی۔ آپ دن کو اپنے
ہم عمر طلبا کو تعلیم دیتے تھے اور رات کو اپنا سبق یاد کرتے تھے۔ اسکے علاوہ آپ اپنا بہت سا
وقت شعرا کا کلام پڑھنے اور شعرگوئی میں صرف کرتے تھے۔ آپکو حساب سے سخت نفرت تھی۔
آخرکار ۱۸۷۱ء میں آپ نے امتحان پاس کیا اور اب آپ کی تقدیر چمکی۔ آپکے ممتحنوں
میں ایک صاحب پادری ٹیلر تھے جو خود بھی ایک مستند گجراتی گرامر اور چند گجراتی نظموں
کے مصنف تھے۔ ایکدن بہرام جی اُنکے پاس گئے اور اپنی نظمیں اُنکو دکھائیں۔ مسٹر ٹیلر
آپ کے کلام کو پڑھکر دنگ ہو گئے اور انکے چند حوصلہ افزا الفاظ نے نوجوان مصنف کی
ہمت میں جان ڈالدی۔ مسٹر ٹیلر صاحب نے انکو ایک مشہور زمانہ ڈاکٹر جان ولسن
صاحب کی خدمت میں پیش کیا۔ ڈاکٹر ولسن صاحب نے بہرام جی کا دیوان پڑھکر
اسکے کلام کی بہت بڑی تعریف کی اور کتاب کا نام نتی مود رکھا۔ اس کتاب کی تین سو
جلدیں ڈائرکٹر سررشتۂ تعلیم نے اور بہت سی سر کاؤس جی جہانگیر ریڈی منی اور دیگر
لوگوں نے خریدکیں۔ اکیس برس کی عمر میں آپ کی شادی ہوئی۔ نتی مود میں لمبا
وزن اور اقسام کے شعر ہیں اور اُسکی گجراتی پارسی گجراتی نہیں ہے بلکہ ہندو گجراتی ہے
یہ کتاب اخلاقی مضامین سے مملو ہے۔ مسٹر ملباری صرف گجراتی نظم کے مسلم الثبوت
اُستاد ہی نہیں ہیں بلکہ آپ کے انگریزی کلام نے بھی انگریزوں میں قبولیت کا درجہ
حاصل کیا ہے۔ چنانچہ خود ملک الشعرا لارڈ ٹینیسن نے آپکی تصنیف انڈین میوزاِن انگلش گاربا
(یعنی خیال ہندی بلباس انگریزی) پر جو آپکی خوش بیانی اور بلند خیالی کا ایک بین ثبوت ہے

رہتے ہین - آپ نے اس غرض سے بارہا یورپ اور امریکہ کا سفر کیا ہے اور اپنی تدبیر اور کوشش سے ہندوستان اور دونون ملکون کے مابین تجارت قائم کردی ہے جسکے لیے ہمارا ملک آپ پر جسقدر ناز کرے تھوڑا ہے - کچھ عرصہ ہوا کہ آپ نے لاکھون روپیہ کے آم ولایت بھیجنے کا انتظام کیا تھا جسمین آپ کو خاطر خواہ کامیابی ہوئی - تجارت کا شوق آپ نے اپنے اسلاف سے سیکھا ہے جنھون نے روئی اور اقسام تجارت اور لین دین مین تمام دنیا مین نام پیدا کیا تھا - حال مین آپ یورپ اور امریکہ کے دورہ کو تشریف لے گئے ہین بیان کیا جاتا ہے کہ وہان آپ نے دو ملین روپیہ کا لوہا خرید کیا ہے - سکونت بمبئی -

بہرام جی مہربان جی ملیباری - سی - آئی - ای - تمغہ یافتہ قیصر ہند درجہ اول -

ہرچند آپ پارسی قوم سے تعلق رکھتے ہین لیکن ہندؤن کی تمدنی اصلاح مین آپنے جو حصہ لیا ہے اُسکے لیے آپ کا نام نامی خصوصیت کے ساتھ تمام ہندوستان و انگلستان مین مشہور ہے - مسٹر ملیباری کے والد کا نام دھنجی بھائی مہتہ تھا - وہ مہاراجہ گیکوار والی بروده کی ملازمت مین ایک محرر تھے - مسٹر ملیباری کی عمر صرف چھ یا سات برس کی تھی جب آپ کے والد نے قضا کی - آپ کے سوتیلے والد مہربان جی نانا جی ملیباری تھے جو دوائی دُکان رکھتے تھے اور ساحل ملیبار سے صندل و شکر وغیرہ منگوا کر فروخت کرتے تھے - اُنھون نے آپکو متبنیٰ کیا - کچھ دنون بعد اُنکا کاروبار بگڑ گیا - مسٹر ملیباری کی والدہ ایک نہایت خوش تدبیر اور نیک سیرت عورت تھین - اُنکی نسبت مشہور ہے کہ اُنھون نے ایک مرتبہ ایک مہتر کے لڑکے کو روتا دیکھکر چھاتی سے لگا لیا اسپر پارسی گروہ مین بڑا فضیحتہ ہوا مگر اُنھون نے کچھ خیال نہ کیا - ایک دوسرے موقع پر جب مسٹر ملیباری سخت بیمار پڑے اور اُنسے ایک ہندو جوتشی نے بیان کیا کہ اگر کسی لڑکے کے ناخون اور بھوین کاٹ لائی جائین تو یہ لڑکا اچھا ہو جائے - بہرام جی کی مان نے جواب دیا کہ مین یہ تجویز پسند نہین کرتی کیونکہ سب بچے میرے

جہانگیر ہیں ویڈیا اینڈ سنز کے نام سے ایک کارخانہ قائم کیا تھا جسکو یورپ سے بہت وسیع طور پر تجارتی تعلقات تھے۔ ۱۸۶۳ء میں آپ اپنی قومی پوشاک میں فرانس اور انگلستان کی سیاحت کو تشریف لے گئے۔ نپولین سوم نے آپ کو خاص طور پر اپنے ایوان میں مدعو کیا۔ اور دو سال کے بعد شہنشاہ مذکور نے آپ کو ایک طلائی تمغہ عطا فرمایا۔ ۱۸۶۷ء میں آپ نے بوجہ اُس نقصان کے جو اُس زمانہ میں صدہا خاندانوں کو پہونچا تھا اپنا کارخانہ بند کر دیا۔ ۱۸۷۳ء میں آپ جسٹس آف دی پیس مقرر ہوئے اور جنوری ۱۸۹۳ء میں گورنمنٹ نے خطاب سی۔ آئی۔ ای سے ممتاز و سرفراز فرمایا جس وقت حضور ملکہ معظمہ مرحومہ نے قیصرہ ہند کا خطاب اختیار کیا ہے تو آپ سر جمشید جی بھائی نانی کے ہمراہ شریک دربار تھے۔ آپ مثل اپنی والدۂ گرامی کے مخیر و فیاض ہیں اور وسیع رسانی خلائق کا بہت خیال رکھتے ہیں جسکا اندازہ اس امر سے ہو سکتا ہے کہ دو برس کی مدت میں آپ نے بیالیس ہزار سے کچھ زیادہ روپیہ امور رفاہ عام میں صرف کیا ہے۔ حال میں آپ نے ڈیڑھ کروڑ کی جائداد امور خیر کے لیے وقف کر دی ہے۔ آپ اعلیٰ درجہ کے راستباز مستقل مزاج اور متورع آدمی ہیں۔ سکونت سورت۔

جمشید جی نوشیروان جی ٹاٹا۔ ہرچند آپ کا نام نامی اور اسم گرامی ایک عرصہ سے تمام دنیا میں مشہور ہے لیکن چند سال سے آپ کی تجویز ریسرچ یونیورسٹی نے جسکے ذریعہ سے آپ ڈگری یافتہ طلبا کی آیندہ تعلیم کا بندوبست کرنا چاہتے ہیں اور جس کا خیر کے لیے آپ نے تیس لاکھ روپیہ کی ایک کثیر رقم وقف کر دی ہے آپ کا نام اور بھی روشن کر دیا ہے۔ آپ کی اس فیاضی کا تمام لکھی پڑھی جماعتوں میں چرچا ہے اور خود گورنمنٹ ہند نے آپ کی سیرچشمی کی تعریف کی ہے۔ آپ کو صرف تعلیم ہی سے دلچسپی نہیں ہے بلکہ آپ ہندوستان اور یورپ کے مابین تجارتی تعلقات قائم اور مستحکم کرنے میں بھی مصروف و منہمک

گورنمنٹ کے جنگی جہازات کی تعمیر کا بھی کام سپرد ہوا - اس کام کو اُنھون نے بلا کسی یورپین کی مدد کے اس لیاقت اور عمدگی سے انجام دیا کہ سرکار انگلشیہ نے اُنکو ایک طلائی تمغہ اور کچھ جاگیر مرحمت کی - اس ڈیڑھ سو سال کی مدت مین ویدیون نے تقریباً ۳۰۵ جنگی جہازات اور کشتیان تیار کی ہین - سیٹھ نوشیروان جی ویدیا نے جو آپ کے پرنانا تھے فرانسیسی گورنمنٹ کی بھی بہت سی نمایان خدمات انجام دین جس کے صلہ مین گورنمنٹ مذکور نے اُنکی بہت بڑی عزت و توقیر کی - مسٹر جہانگیر ویدیا خلف نوشیروان جی بھی اپنے والد بزرگوار کی طرح اپنے پیشہ مین ممتاز گزرے ہین - ویدیون نے اپنی عقل و معلومات کو صرف اپنے پیشہ ہی تک محدود نہین رکھا - بلکہ اُنھون نے اور تجارتین بھی شروع کین - مسٹر جہانگیر کو لوئس فلپ نے ایک طلائی تمغہ عطا کیا تھا - سنہ ۱۸۴۲ء مین جب اُنکا انتقال ہوگیا اُسوقت اُنکی اکلوتی بیٹی موتلی بائی ویدیا مالک و قابض جائداد ہوئین - یہ ستودہ صفات خاتون جو مسٹر نوروزجی ویدیا کی ماں تھی سنہ ۱۸۱۱ء مین پیدا ہوئی اور اپنی تجارتی ذکاوت و فطرتی قابلیتون کی بدولت اُس نے نہ صرف اپنی موروثی دولت بلکہ اپنے شوہر کی دولت کو بھی اسقدر ترقی دی کہ وہ کروڑپتی ہوگئے سنہ ۱۸۳۷ء مین آپ کی مادر گرامی ۲۶ سال کی عمر مین بیوہ ہوگئین اور ۲۵ مئی سنہ ۱۸۹۷ء کو چھیاسی برس کی عمر کو پہونچکر اور نہایت سادہ مزاجی - پاکبازی - دوراندیشی اور کفایت شعاری سے زندگی بسر کرکے اُنھون نے بھی انتقال کیا - آپ کے بھائی مسٹر سہراب جی شاپور جی بنگالی بہت مشہور و ممتاز لوگون مین تھے - آپ کی والدہ علاوہ اسکے کہ فطرتاً فیاض تھین اپنے قابل صاحبزادون کے اثر سے پبلک معاملات مین بھی بہت دلچسپی ظاہر کرتی تھین - اُنھون نے اہل وطن اور تمام خلق اللہ کی نفع رسانی کی غرض سے چھبیس لاکھ روپیہ سے کم نہین صرف کیا - اب اپنے بھائیون مین صرف مسٹر نوروزجی ویدیا رہگئے ہین جو ہندوستان کے باشندون مین نہایت ہی دولتمند ہین - اگرچہ آپ نے یونیورسٹی کی تعلیم نہین پائی ہے مگر انگریزی و ہندوستانی زبانون سے بچپن ہی مین بخوبی واقف ہوگئے تھے - آپ نے بیس برس کی عمر مین مسٹر س

دادابھائی نوروزجی - مسٹر - آپ وہ سب سے پہلے ہندوستانی ہین جنکو برطانیہ اعظم کی پارلیمنٹ مین باریابی نصیب ہوئی ہے - آپ نومبر ۱۸۲۵ء مین بمقام بمبئی پیدا ہوے - جب چار برس کے تھے تو والد ماجد کا سایۂ عاطفت سر سے اُٹھگیا اور آپکی تعلیم و تربیت - پرورش و پرداخت آپکی مادر مہربان نے کی - چونکہ آپ بچپنے ہی سے ہونہار تھے لہذا آپ نے زمانۂ طالبعلمی ہی مین الفنسٹن انسٹیٹیوشن مین اتنا نام پیدا کیا کہ ۱۸۵۴ء مین سررشتۂ تعلیم نے آپ کو الفنسٹن کالج کا پروفیسر ریاضی مقرر کر دیا - یہ پہلا اتفاق تھا کہ مغربی ہندوستان مین ایک ہندوستانی کو کالج کی پروفیسری ملی تھی - ۱۸۵۵ء تک آپکی توجہ اپنے فرقہ کی معاشرتی اور تعلیمی حالت کی اصلاح و درستی پر مائل رہی - عام ملک کے معاملات سے آپ کو کچھ سروکار نہ تھا - اسی سال آپ نے محکمۂ تعلیمات کو خیرباد کہی اور کاما کمپنی پارسی تاجران لندن کے کارخانہ مین شامل ہونے کی غرض سے انگلستان روانہ ہوگئے - اگرچہ آپ وطن سے بہت دور پہونچگئے تھے مگر آپ کی ہمہ تن ہمت اپنے اہل وطن کی فلاح و بہبود کے خیال اور کوشش مین مصروف رہی - جب ۱۸۶۹ء مین آپ بمبئی واپس آئے تو آپ کی مساعی جمیلہ کے صلہ مین ایک کیسۂ زر آپ کی نذر کیا گیا - ۱۸۷۱ء مین آپ نے ایک پارلیمنٹری کمیٹی کے سامنے ہندوستان کی مالی حالت کے متعلق بہت گرانبہا اور زبردست شہادت دی - اسمین آپ کی عاقلانہ و عملی تدبیرات اور رچے ہوے خیالات جو ظاہر ہوے تو اُنپر اُس ملک مین تحسین و آفرین کا ایک غلغلہ بلند ہوا - اسکے بعد بیس برس تک اپنے وطن اور اہل وطن کے ساتھ جو ہمدردانہ جوش محبت آپ کو تھا اُسکے کافی و وافی ثبوت آپ نے اُن رسائل مین پیش کیے جو آپنے محبوب ترین مباحث پر وقتاً فوقتاً شائع کیے اور اُنمین سب سے زیادہ آپ کو جس مبحث سے تعلق خاطر تھا وہ "غرباے ہند کی حالت" کا مسئلہ تھا - اس اثنا مین آپ بہت سے معزز و ممتاز مراتب پر فائز بھی ہوے - ۱۸۸۵ء مین لارڈ رے صاحب نے آپ کو بمبئی کی مجلس واضعان آئین و قوانین مین لینا چاہا - ۱۸۸۶ء مین آپ

مسٹر دادابھائی نوروجی رئیس بمبئی حال مقیم لندن

بہرام جی مہرباں جی ملباری قیصر ہند رئیس بمبئی

میں اسباب ونتائج حروب صلیبیہ پر بہترین مضمون لکھکر ایک تمغہ طلائی حاصل کیا جب آپ
کامیابی اس تعلیمگاہ سے نکلے تو آپ نے سررشتہ تعلیم کی ملازمت میں جگہ پائی۔ آپ اُن
ہندوستانی اسسٹنٹ پروفیسروں میں ہیں جنھوں نے سب سے پہلے اس خدمت کو
سرانجام دیا ہے۔ اس حیثیت میں آپ نے اپنے اہل ملک کو اصلاح معاشرت اور تعلیم
نسواں کی تلقین کی۔ اور اخبارات میں بھی آپ مضامین بھیجتے رہتے۔ آپ طلبہ کی
انجمن ادب وحکمت کے سکرٹری بھی تھے اور چند مدت کے لیے اخبار راست گفتار کی
انگریزی ایڈیٹری بھی آپ کے ہاتھ میں رہی۔ ۱۸۵۷ء میں آپ اسسٹنٹ کمشنر انعام
مقرر ہوئے لیکن بعد چندے قسمت شمال کی کمشنری مال میں آپ تبدیل کردیے گئے۔
وہاں آپنے اس خوش اسلوبی سے اپنے فرائض انجام دیے کہ آپ کو افسری بندوبست
کا عہدہ جلیلہ عطا ہوا۔ ۱۸۷۴ء میں مہاراجہ گیکواڑ کے حسب خواہش آپ کی خدمات
بڑودہ کو منتقل ہوئیں۔ ۱۸۷۵ء میں جب راجہ سر ٹی مادھوراؤ وزیراعظم نے انتظام ریاست
کو کسی قدر درست کیا تو اُسوقت آپ وزیر صیغہ فوج و بندوبست و پولیٹیکل مقرر ہوئے۔ اور
آپکے ذمہ نوجوان راجہ کی تعلیم وتربیت بھی رکھی گئی۔ جب حضور پرنس آف ویلس بہادر نے
بڑودہ میں قدم رنجہ فرمایا تو آپ ہی وزیراعظم کی غیر موجودگی میں منتظم استقبال ومہمانداری تھے
اور آپنے اپنے فرائض کو بآئین شائستہ ادا کیا۔ ۱۸۷۷ء میں آپکو خطاب خان بہادر اور
تمغۂ قیصر ہند گورنمنٹ نے مرحمت فرمایا اور جب ۱۸۸۱ء میں مہاراجہ گیکواڑ مسند نشین
کیے گئے تو گورنمنٹ نے آپکو ایک خلعت اور الماسی انگشتری سے سرفراز فرمایا۔ پھر ۱۸۸۲ء
میں آپکو خطاب سی۔ آئی۔ ای۔ عنایت ہوا۔ ۱۸۸۳ء میں آپ نے ملازمت ریاست سے
کنارہ کشی اختیار کی۔ آپکے تین صاحبزادے ہیں ایک ملک متوسط میں اسسٹنٹ کمشنر ہیں دوسرے
صاحب برسٹین اسسٹنٹ کلکٹر ہیں اور محکمہ آبیوں بھی اُنسے متعلق ہے تیسرے صاحب
بارسٹر ایٹ لا ہیں۔ سکونت بمبئی۔

تصفیہ مین آپ نے سعی جمیل کر کے فریقین کو ملا دیا۔ ایلیین سٹیلمنٹ کے کام مین موجب حکم نوابصاحب خانگی طور پر انفصال چاہنے والے جاگیرداروں کی تجدید حقوق کے لیے آپ نے بشرکت نائب دیوان پرسوتم راے سندرجی جہالا کے ایسا خوشگوار عاقلانہ طریقہ اختیار کیا کہ ریاست کو نافع ہوا اور رعایا بھی خوش رہی۔ اور پولیٹکل ایجنٹ صاحب نے بھی دونون صاحبون کے اس کارنمایان پر اظہار مسرت کیا۔ بہاؤالدین کالج باعتبار اپنی شاندار عمارت اور نوعیت کے آپکی ناموری کی بڑی پایدار یادگار ہے۔ جسکے افتتاح کے وقت ہز اکسلنسی لارڈ کرزن صاحب وایسراے ہند نے بڑی تعریف۔ خوشی۔ اور آیندہ ترقی عمر کے لیے شاندار کلمات فرماے تھے۔ غرض کہ آپ ریاست اور برٹش گورنمنٹ کے درمیان باہمی اخلاص اور اتحاد کے بڑھانے ہز ہائنس نوابصاحب کے اور رعایا کے خوش رکھنے اور ریاست کی ترقی اور رفاہ خلائق کی صورتین نکالنے مین بڑے بیدار مغز اور بلند حوصلہ ہین اور چالیس برس کی مدت ممتد سے ظاہری و باطنی سخاوت وغیرہ سے ایسی ناموری حاصل کی ہے جو جوناگڈھ کی تاریخ مین ہمیشہ ثبت رہیگی۔ راج کیطرف سے القاب مین آپ کو امیرالامرا صدرالاعیان لکھا جاتا ہے

پشوتن جی جہانگیر طالع یار خان۔ خان بہادر سی آئی۔ ای۔ آپ ۱۸۳۱ء

مین بمقام سورت پیدا ہوے۔ آپ نیک صوت خان کے قدیم اور تاریخی پارسی خاندان کی اولاد پسری مین ہین۔ جس خاندان نے اٹھارھوین صدی کے وسط سے شاہان مغلیہ اور نیز برٹش گورنمنٹ کی خدمات انجام دی ہین۔ ۱۸۴۹ء تک آپنے الفنسٹن انسٹیٹیوشن بمبئی مین تحصیل علم کی اسکے بعد آپ الفنسٹن کالج مین داخل ہوے۔ اس تعلیمگاہ مین آپ اپنی محنت اور جودت کے سبب ہمیشہ ممتاز رہے اور علم ادب انگریزی۔ تاریخ منطق فلسفہ نفس ذہن انسان و فلسفہ اخلاق مین انعامات پایا کیے۔ آخر کار آپ نے انگریزی

کر رکھی تھی اسمیں سے بموجب رضامندی نواب محمد بہادر خاں مرحوم کے چالیس لاکھ روپیہ
ست ریاست میں ۷۶ میل تک ریل نکالی جو بہت ہی مفید اور موجب ترقی ہوئی سنہ ۱۸۸۵ء
سے سنہ ۱۸۸۹ء تک گرفتاری اجیاں اور دفع ہنگامہ میں کرنیل ہمفری صاحب کو بڑی مدد
دی جسکے متعلق صاحب موصوف اپنی تحریر مورخہ ۱۴ دسمبر سنہ ۱۸۸۹ء میں آپکی بڑی تعریف
اور شکریہ لکھتے ہیں۔ ہزہائینس کے جلسہ مسند نشینی منعقدہ ماہ جون سنہ ۱۸۹۲ء میں سر چارلس
ایلیوٹ صاحب پولیٹیکل ایجنٹ نے وزیر صاحب کی تعریف میں نوابصاحب سے فرمایا
کہ آپکے پاس جو وزیر صاحب ہیں جو نواب مہابتخاں مرحوم کے اور آپکے برادر محمد بہادر خان
مرحوم کے بڑے محب اور خیر اندیش رہے تھے اُنکے آپکے بھی رکن ریاست ہونے پر میں آپ کو
بہت بڑی مبارکباد دیتا ہوں۔ اور یہ بھی کہا کہ آج سے تیس برس اُدھر آپکے پدر عالیقدر
کے دربار کو فسادی درباریوں سے جو ایکسی کی اعانت سے پاک صاف کیا تھا جب سے
اتنک اس مدت دراز میں وزیر صاحب خدمت ریاست کی باحسن الوجوہ سرانجام دیتے رہے
ہیں اور وزیر صاحب اور دیوان ہری داس کا اس صدی کا مشہور نام آیندہ زمانہ میں
ایسا مشہور رہیگا جیسا گذشتہ صدی میں دیوان امرجی کا نام پایا جاتا ہے۔ سنہ ۱۸۹ء میں
جذامی خانہ تعمیر کرایا جسکی بنیاد ہزرائل ہائنس پرنس آلبرٹ وکٹر مرحوم نے ڈالی تھی اور انھیں
کے نام سے موسوم ہے علاوہ بریں دیگر شفاخانے بنا فرمائے۔ اور مدارس وغیرہ تعمیر
کرائے۔ جوناگڈھ کے کوہ داتار کے رستے کی صفائی آسائش خلق اللہ کے لیے کرائی جسکو
سنہ ۱۸۹۲ء میں سابق گورنر بمبئی لارڈ ہیرس صاحب بہادر نے افتتاح فرمایا۔ آپکے ذاتی
مصارف فیاضی کی رقم تقریباً تین لاکھ روپیہ ہوتی ہے۔ ان ممدوح امور کے صلہ میں بمقتضائے
پایہ شناسی سنہ ۱۸۹۳ء میں آپکو خطاب سی۔ آئی۔ ای حضور ملکہ معظمہ قیصرہ ہند نے عطا فرمایا
جسکا تمغہ مقام راجکوٹ کے دربار میں لارڈ ہیرس گورنر صاحب نے پہنایا۔ آپکی نظر میں
ہندو مسلمان یکساں ہیں چنانچہ یہاں ہنود کے باہمی فساد ہنود و اہل اسلام کے

اور امن وامان حاصل ہوئی۔ لفٹننٹ ایل رسل پولیٹکل افسر نے اپنی تحریر رقم زدہ ۲۶ جنوری ۱۸۶۵ء مین واگہیر قوم کے باغیون کی رفع بغاوت پر اپنی خوشی ظاہر کی۔ پولیٹکل ایجنٹ کرنیل کٹنگ صاحب نے بھی مہمات مذکورۂ بالا کے متعلق تعریف اور رضامندی ظاہر فرمائی۔ آپکے تعلیمی اور فیضرسانی کے طریقون کی کرنیل اینڈرسن صاحب نے بڑی تعریف کی ہے۔ ۱۸۸۰ء مین قدیم سکہ جات اور دیرینہ کتبات کے بڑی محنت وجستجو سے دستیاب کرنے مین آپکے پولیٹکل ایجنٹ کرنیل واٹسن صاحب بڑے معرف ہوے۔ اسی سال آپنے سرکار برٹش اور افاغنہ کی لڑائی مین برٹش مقتول سپاہیون کے عیال واطفال کے امدادی چندہ مین بڑی رقم دیکر اپنی فیاضی ظاہر کی۔ قدیم الایام سے جو دیہات ریاست کے مستاجری پر دیے جاتے تھے جس سے آپکو اپنا ذاتی نفع تھا اُسکو ریاست کی ترقی آیندہ کے لحاظ سے ۱۸۸۴ء مین موقوف کیا جسکی اصلاح دیوان مسٹر ہری داس صاحب کے زمانہ مین ہوکر عمدہ طور ترقی محاصل کا ثابت ہوا۔ شہر جوناگڈھ مین بیادگار نواب مہابتخان مغفور کے۔سی۔ایس۔آئی۔ کے خاص مسلمان طلبہ کی تعلیم کیواسطے مہابت مدرسہ ۱۸۸۶ء مین تعمیر کرایا۔ احمدآباد گجرات کے کالج کی یونیورسٹی مین تیس ہزار روپیہ مہابتخان فیلوشپ کے نام سے واسطے تعلیم مسلمان طلبہ کے دیا جسکی آمدنی سے ایک مہابت فیلو بہاؤالدین کالج مین داخل ہونے والا ہے اور جسکو لارڈ ریے سابق گورنر صاحب نے بہت پسند کیا تھا اور انگلستان مین جانے والے طلاب کے لیے بھی اسکالرشپ مقرر کی۔ ان جملہ امور فیاضی سے خاص وعام کیا بلکہ گورنمنٹ عالیہ کے بڑے بڑے افسرون نے بھی آپ کی بڑی تعریف کی ہے۔ قوم میینّہ کے دفع بغاوت کے لیے ثمرآور کوشش پر پولیٹکل ایجنٹ صاحب نے تحریر فرمایا کہ یہ مصالحت روشنضمیر وزیر صاحب اور ذی ہوش دیوان ہری اس کی دلی امداد و دانشمندی سے ہوئی ہے اس مشکل کام کا سرانجام پانا قابل تحسین وآفرین ہے۔ آپنے اپنی کفایت شعاری اور حسن تدبیر سے جو بڑی توفیر محاصل ریاست سے فراہم

شیخ محمد بہاء الدین خان بہادر سی۔ آئی۔ ای۔ وزیر جوناگڈھ

سر منچرجی مہرواں جی بھاؤنگری کے۔ سی۔ آئی۔ ای۔ حال مقیم لندن
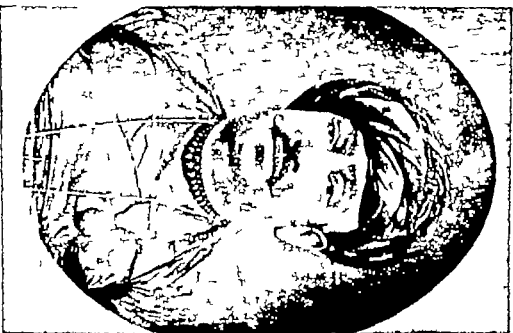
جوناگڈھ سے خاندانی تعلقات قریبہ رکھتے ہیں۔ اپنے دونوں بھائیوں سے آپ چھوٹے
ہیں۔ آپکی ہمشیرہ لاڈلی بو صاحبہ کی شادی نواب محمد مہابتخاں بہادر کے سی ایس آئی
سے ہوئی تھی جنکے بطن سے نواب محمد بہادر خاں بہادر جی سی آئی ای پیدا ہوکر وارث
ملک ہوئے۔ ابتدائے عہد نواب محمد مہابتخاں مرحوم میں آپکے تعلقات درباری قائم
ہوئے۔ دربار ہی میں آپکی عمدہ تربیت اور دینی تعلیم ہوئی اور بمقتضائے جوہر استعداد
ولیاقت اکیس برس کی عمر مین آپکو سرکاری خدمت ریاست کی سنہ ۱۸۵۶ء میں تفویض
ہوئی۔ سب سے اول لال رسالہ کی افسری عطا ہوئی جسکو آپنے نہایت عمدہ طور
سے سرانجام دیا۔ چنانچہ بجلدوئے حسن خدمات ملکی معاملات کے صلاح کار اور
مشیر بھی مقرر ہوئے۔ نواب محمد مہابتخاں اور انکی والدہ ماجدہ ماجی صاحبہ کے درمیان
جو شکر رنجی ہوگئی تھی اُسکو آپنے اپنے حسن تدبیر سے سنہ ۱۸۶۱ء میں مبدل باتفاق کردیا
آپنے ترقی اور ناموری کے یہانتک مدارج طے کیے کہ نواب صاحب موصوف نے
بعنایت رضا واستبشار سے خلعت وزارت فرمایا اور خدمات شائستہ کے صلہ میں
عطائے جاگیر سیر حاصل و پالکی و مشعل کا بھی خاص امتیاز دیا۔ سنہ ۶۳-۱۸۶۲ء میں آپنے جنگی کرائی
اور اُسکے ظالم اعوان مکرانی ماجیوں کے تاخت وتاراج کے رفع فساد میں کوشش بلیغ
کرکے اُس فتنہ کا خاتمہ اور اُن ستمگاروں کو گرفتار کیا جسکی تعریف کی چٹھی مورخہ ۲-اپریل
سنہ ۱۸۶۳ء میں لفٹنٹ ایچ ٹی ہیبرٹ صاحب ایکٹنگ اسسٹنٹ پولیٹکل ایجنٹ کاٹھیاواڑ
نے لکھا ہے کہ ہم ان ماجیون کی گرفتاری اور اس فتنہ وفساد کے دفع ہونے سے
بہت خوش ہوئے اور گورنمنٹ انگریزی بھی بہت خوش ورضامند ہوگی یہ ہمکو ایسی
خوشی ہوئی ہے کہ تحریر میں نہیں آسکتی سنہ ۱۸۸۴ء میں جیسلا میانامی باغی کو بڑی محنت
وجانفشانی سے اپنی جان عزیز کا کچھ خیال نہ کرکے گرفتار کیا جو دوران مقدمہ میں بعد
ثبوت جرم کے کشتنی قرار پاکر توپ دم کیا گیا جس سے وزیر صاحب کی بڑی نیکنامی

کے انسداد مین سعی بلیغ کی - آپنے طاعون کا ٹیکہ لینے مین سب سے پہلے سبقت کی جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ آپکے بہت سے معتقدین نے بھی عمل مذکور کو بدل و جان قبول کر لیا - مشرقی افریقہ کے جرمنی مقبوضات مین بھی جہان آپ کے معتقدین بکثرت آباد ہین آپنے ایسی ہی نمایان خدمات انجام دی ہین جسکے صلہ مین آپ کو قیصر ولیم نے نجم البروشش کا تمغہ عطا فرمایا ہے - آپنے خوجون کے مذہبی مقتدا کی حیثیت سے اُنکی تعلیمی - تجارتی و معاشرتی ترقیات مین جو کوششین کی تھین وہ نہایت اثر پذیر ہوئین - آپ موسم سرما کا بہت بڑا حصہ ہندوستان اور دیگر ممالک مین اپنے معتقدین کی ضروریات و حاجات کے استدراک اور معائنہ مین صرف کرتے ہین - آپ عام مسلمانان بمبئی کے سوشل سرغنہ ہین - سنہ ۱۸۹۷ء مین قیصر ہند آنجہانی کی شصت سالہ جوبلی کے موقع پر مسلمانان بمبئی نے آپ کو بغرض تہنیت و تبریک اپنا قائم مقام کر کے شملہ روانہ کیا تھا - سنہ ۱۸۹۸ء مین آپ یورپ تشریف لے گئے جہان حضور قیصر ہند آنجہانی نے آپ سے ونزر کاسل مین ملاقات کی اور اُسی موقع پر آپ کو اعلیٰ حضرت ملک معظم حال سے شرف ملازمت حاصل ہوا - اُسی سال آپ کو کے - سی - آئی - ای کا خطاب عطا ہوا - ۲۶ - جون سنہ ۱۹۰۲ء کو آپ جے - سی - آئی - ای کے خطاب سے مخاطب ہوئے - آپنے سنہ ۱۸۹۷ء مین اپنے چچا آغا جنگی شاہ کی صاحبزادی کے ساتھ شادی کی - سکونت بمبئی -

---

محمد بہاء الدین خان - شیخ - امیر الامرا صدر الاعیان - خان بہادر سی - آئی - ای نواب اسب - مدار المہام ریاست جوناگڈھ - آپ کی ولادت سنہ ۱۸۳۵ء مین واقع ہوئی - آپ شیخ محمد ہاشم سابق وزیر اعظم جوناگڈھ کے فرزند ہین - آپکے اسلاف کرام حنفی اور مشاہیر مین سے تھے - آپ بھی حنفی ہین - اپنے بزرگون کے تاریخی محامد و اوصاف کے آپ جامع - سخی اور شجاع - بلند حوصلہ - عالی ہمت اور بیدار مغز ہین - آپ نواب صاحب والی

ہوا جو سلطنت ایران میں ایک نہایت جلیل القدر منصب ہے۔ مگر چند روز بعد کچھ
ایسی سازشیں اور مخالفتیں شروع ہوئیں کہ اس کو چار و ناچار ملک چھوڑنا پڑا حسن علی شاہ
جب افغانستان ہوتے ہوئے سندھ میں آئے تو انھوں نے جنرل نیپیر صاحب سے
ملاقات کی اور اُنکے ساتھ جنگ و جدل میں شریک رہے انھوں نے اول جنگ افغانستان
اور سندھ میں نہایت قیمتی خدمات انجام دیں اور سرحدی جرگوں کو اپنا معتقد بنالیا۔ اسکے بعد
انھوں نے بمبئی اور پونا میں سکونت اختیار کی جہاں انگلو گورنمنٹ سے ایک ہز ہائینس
کا خطاب عطا ہوا۔ آغا خان خاندانی لقب ہے۔ جب آغا حسن علی شاہ نے ۱۸۸۱ء
میں چوراسی برس کی عمر میں انتقال کیا تو اُنکے بڑے بیٹے ہز ہائینس آغا علی شاہ اُنکے جانشین
ہوئے آغا علی شاہ سر جیمس فرگس صاحب کے عہد گورنری میں کونسل واضع آئین و قوانین
کے ممبر تھے انھوں نے ۱۸۸۵ء میں قضا کی وہ صرف چار برس اسماعیلیہ فرقہ کے مقتدا
رہے۔ اُنکے بعد سے موروثی ذمہ دارانہ فرائض آپکے سپرد ہیں۔ آپ اپنے والد کی
وفات کے وقت صرف دس برس کے تھے مگر خوش قسمتی سے آپکی والدہ ماجدہ نے
جو ایران کے ایک مشہور و معروف فیلسوف نظام الدولہ کی دختر اور برخلاف عام
ماؤں کے نہایت روشن ضمیر و ذی فہم تھیں آپکے ذاتی منصب و حیثیت کے لحاظ سے آپکو
نہایت اعلیٰ تعلیم دلوائی۔ آپ علاوہ عربی۔ فارسی کے انگریزی میں بھی معقول دستگاہ
رکھتے ہیں۔ آپکا مذاق علمی نہایت پاکیزہ ہے۔ آپکو اپنے آبا و اجداد کی طرح مردانہ کھیلوں
شکار۔ سواری اور گھوڑ دوڑ سے بہت بڑی دلچسپی ہے آپ بمبئی کی ایرانی آبادی
کے سرغنہ ہونے کے علاوہ ہندوستانی جماعتوں میں بھی نہایت ممتاز ہیں آپ انگریزی
سوسائٹی میں بھی برابر شریک ہوتے ہیں۔ جب بمبئی میں ہندو اور مسلمانوں کا ہنگامہ
ہوا تو آپکے فرمانے سے خوجہ لوگ اس جھگڑے فساد سے علیحدہ رہے۔ جب بمبئی میں
طاعون کے متعلق متواتر بلوے ہو رہے تھے تو آپنے نہایت مؤثر طریقہ سے انتظامی

بمبئی

سلطان محمد شاہ۔ آغا۔ آغا خان۔ ہز ہائینس۔ سر۔ جی۔ سی۔ آئی۔ ای۔ آپ ۲۔ نومبر ۱۸۷۷ء کو بمقام کراچی پیدا ہوے۔ آپکا سلسلۂ نسب براہ راست حضرت علی کرم اللہ وجہہ تک پہونچتا ہے جب رچرڈ شاہ انگلستان مذہبی لڑائیون مین مشغول تھا تو اُسوقت آپکے آبا و اجداد کئی صدی سے ملک مصر مین حکمران تھے جنھون نے خلافت بنی فاطمہ کو سواحل بحر اطلانطک تک وسعت دی تھی۔ جب بنی فاطمہؓ کی حکومت کو زوال ہوا تو آپکے اجداد نے مشرقی حصۂ ایران مین جاکر سکونت اختیار کی ایران مین سکونت اختیار کرنے کے بعد عرصۂ دراز تک اس خاندان کے تاریخی حالات کا پتہ نہین لگتا۔ آغا خان اول کے جد امجد جنھون نے بمبئی مین سکونت اختیار کی تھی ملک کرمان کے جو فارس کا بہت بڑا صوبہ ہے گورنر تھے آپ کے پردادا خلیل اللہ یزد کے بلوے مین مقتول ہوے تھے۔ فتح علی شاہ نے جو اُسوقت ایران کے فرمانروا تھے اُنکے قاتلون کو سخت سزائین دین اور اُنکے بیٹے حسین الحسینی یا حسن علی شاہ کو اپنی ایک لڑکی بیاہ دی۔ فتح علی شاہ کی وفات کے بعد محمد شاہ کی جانشینی مین جھگڑا پیدا ہوا۔ اُسوقت حسین الحسینی کرمان کے غدر فرو کرنیکے لیئے بھیجے گئے اور اس بلوہ کی بیخکنی مین کامیاب ہوے۔ اس صلہ مین اُنکو صوبۂ مذکور کا عہدۂ گورنری مفوض

ہز ہائنس سر سلطان محمد شاہ آغا خان ۔ جی ۔ سی ۔ آئی ۔ ای رئیس بمبئی

نوٹ

نواب عالی جناب عوض بن عمر العیطی جاں نثار جنگ بہادر آپ کی سوانح عمری صفحہ ۴۷ میں مندرج ہے۔ تصویر ہز ہائی نس سلطان عوض بن عمر العیطی والی شحر و مکلا کی تصویر کے قریب ریاستہائے ہندوستان کے حصۂ اول کے صفحہ ۱۵۷ میں ملاحظہ ہو۔

غلط نامہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۵	۱۱	احمد آباد	احمد نگر

بمبئی

فہرست اسماے گرامی خطاب یافتگان ومشاہیر احاطۂ بمبئی

بمبئی
BOMBAY.
نولکشور پریس لکھنؤ

چھتر سال - ٹھاکر - راؤ بہادر - آپ ریاست منگل گڈھ و بیرسیہ متعلقہ ایجنسی بھوپال کے رئیس ہین - آپ کی خاندانی وجاہت کے لحاظ سے گورنمنٹ نے آپکو بطور ذاتی اعزاز کے ۲۰ - مئی ۱۸۹۶ء کو خطاب مذکور مرحمت فرمایا سکونت بیرسیہ بھوپال -

ٹیکا رام منشی - رائے بہادر - ولادت ۱۸۳۴ء - آپ کی خدمات نمایان کے صلہ مین گورنمنٹ ہند نے آپ کو بطور ذاتی اعزاز کے یکم جنوری ۱۸۹۷ء کو رائے بہادر کے خطاب سے ممتاز کیا - سکونت راگھوگڈھ -

رام گوپال بوس - رائے بہادر - آپ سابق مین ریاست اندور کے اکوٹنٹ خزانہ تھے - آپ کی خدمات ریاست کے جلدو مین گورنمنٹ ہند نے آپکو بطور ذاتی اعزاز کے ۲۲ - جون ۱۸۹۷ء کو رائے بہادر کے معزز خطاب سے مفتخر کیا سکونت حال الہ آباد -

رادھے لال منشی - رائے بہادر - آپ ریاست ناگوڈ کے دیوان ہین - آپکی خدمات بائستہ کے جلدو مین آپ کو گورنمنٹ ہند نے بطور ذاتی اعزاز کے یکم جنوری ۱۸۹۸ء کو رائے بہادر کا خطاب عطا فرمایا - سکونت ناگوڈ -

لال بہاری لال - بابو - رائے بہادر - آپ کی قیمتی خدمات کے جلدو مین گورنمنٹ انڈیا نے یکم جنوری ۱۸۹۸ء کو بطور ذاتی اعزاز کے آپ کو رائے بہادر کا خطاب مرحمت فرمایا - سکونت ستنا -

۱۳۔ اکتوبر ۱۸۹۶ء کو بطور ذاتی اعزاز کے آپ کو راؤ بہادر کے خطاب سے مفتخر کیا۔ سکونت رتلام۔
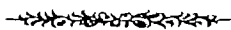
رام کشن آباجی عرف نانا بھیا۔ راؤ بہادر۔ آپ ریاست گوالیار کے بورڈ آف ریونیو کے سکرٹری ہیں۔ آپ کی اعلیٰ خدمات ریاست کے صلہ میں گورنمنٹ ہند نے آپ کو یکم جنوری ۱۸۹۸ء کو بطور ذاتی اعزاز کے راؤ بہادر کے خطاب سے مشرف کیا۔ سکونت گوالیار۔
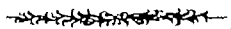
رگھوناتھ راؤ بھگوت۔ راؤ بہادر۔ آپ کی نمایاں خدمات کے صلہ میں گورنمنٹ ہند نے آپ کو بطور ذاتی اعزاز کے راؤ بہادر کے خطاب سے معزز و ممتاز کیا۔ سکونت گوالیار۔
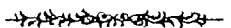
کرشنا راؤ مورتی۔ راؤ بہادر۔ تمغہ یافتہ قیصر ہند درجہ دوم۔ آپ ریاست دھار کی سپرنٹنڈنٹی کے معزز عہدہ پر ممتاز ہیں۔ گورنمنٹ ہند نے آپ کی مختلف نمایاں خدمات ریاست اور ملکی ہمدردی کے صلہ میں راؤ بہادر کے خطاب اور تمغہ قیصر ہند درجہ دوم سے سرفراز و ممتاز کیا۔ سکونت اندور۔
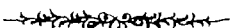
جگھیوں جیون مہتہ۔ رائے بہادر۔ آپ کھوج کے رئیس اور جیسلمیر کے دیوان ہیں۔ آپ کی اعلیٰ خدمات ریاست کے صلہ میں آپ کو گورنمنٹ انڈیا نے ۲۶ مئی ۱۸۹۴ء کو بطور ذاتی اعزاز کے رائے بہادر کا خطاب مرحمت کیا۔ سکونت جیسلمیر۔

دیبی پرشاد منشی - راے بہادر - آپ سری واستویہ کائستھ اور ضلع گورکھپور واقع ممالک متحدۂ آگرہ و اودھ کے باشندے ہین - آپ کے اجداد راجہ صاحب بانسی کی سرکار مین مناصب جلیل پر ممتاز تھے - آپ کے چچا منشی شیو غلام راے سمت ۱۸۸۵ مین راجہ بانسی کیجانب سے ریاست ریوان مین بھیجے گئے تھے جہان رئیس مادھوگڈھ نے اُنکو باعزاز تمام اپنے زمرۂ مصاحبین مین داخل کرلیا اور تنخواہ معقول کے علاوہ موضع گھوگھوار عطا فرمایا۔ اُنھون نے سمت ۱۹۲۸ مین پچاس برس کی عمر مین وہین انتقال کیا - منشی دیبی پرشاد منشی رام غلام کے فرزند ہین - آپ گیارہ برس کی عمر مین اپنے چچا کے پاس آئے اور اُنکی زیر نگرانی علم فارسی و ہندی مین مہارت تامہ حاصل کی بیس برس کی عمر یعنے سمت ۱۹۲۵ مین والی ریاست ریوان نے آپ کو سب انسپکٹری مادھوگڈھ کے عہدہ پر ممتاز کیا اور سرکش اقوام کی تہدید و تنبیہ کے لیے آپ پرگنہ پروی مین مامور ہوے جہان افواج ریاست کی امداد سے آپنے نہایت عمدگی سے اُنکو مطیع کیا - اسکے بعد مختلف پرگنون مین آپ اسی کام پر متعین ہوے - اسکے صلہ مین دربار ریوان نے آپ کو عہدۂ تحصیلداری اور مجسٹریٹی درجۂ دوم عطا کیا - سنہ ۱۸۸۶ع مین حسن کارگزاری کے جلدو مین آپ خاص ریوان مین ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ درجۂ اول باختیارات کامل مقرر ہوے - اثناے ملازمت مین اپنی خوش انتظامی کے لحاظ سے آپ خلعت وغیرہ سے مخلع ہوتے رہے سنہ ۱۸۹۶ع مین آپ کی نمایان خدمات ریاست کے صلہ مین آپ کو گورنمنٹ انڈیا نے راے بہادر کا خطاب عطا فرمایا اور ریاست ریوان سے آپ کو سر وپا تعظیم اور خلعت فاخرہ مرحمت ہوا - ابتداے ملازمت سے اسوقت تک آپنے اپنے عمدہ انتظام اور اعلیٰ خدمات سے حکام گورنمنٹ انگلشیہ - دربار ریوان اور اُسکے باشندون کو خوش اور رضامند رکھا - سکونت ریوان -

---

رگھوناتھ سنگھ - راؤ بہادر - گورنمنٹ ہند نے آپ کی قیمتی خدمات کے صلہ مین

ڈائمنڈ جوبلی کے موقع پر سی۔ایس۔آئی۔کے خطاب سے معزز و مفتخر فرمایا۔سکونت لشکر گوالیار۔

سوہن لال۔منشی۔رائے صاحب۔رائے بہادر۔آپ کا اصلی وطن مظفر نگر واقع ممالک متحدۂ آگرہ و اودھ تھا۔ریاست بیکانیر کی مدید ملازمت اور حسن خدمات کے صلہ میں گورنمنٹ انڈیا نے ۳۔جون ۱۸۹۳ء کو آپ کو بطور ذاتی اعزاز کے رائے صاحب کے خطاب سے معزز کیا۔اسکے بعد آپ کی خدمات ریاست بھرت پور کو منتقل ہو گئیں۔جہاں کی کونسل کے آپ سکرٹری اور ممبر ہیں۔آپ کی ان خدمات کے صلہ میں گورنمنٹ انڈیا نے آپ کو رائے بہادر کے معزز خطاب سے سرفراز فرمایا۔سکونت بھرتپور۔

مدار علی۔میر۔خان بہادر۔آپ ریاست کوٹہ کی سپرنٹنڈنٹی باغات کے عہدہ پر مامور ہیں۔صاحب پولیٹکل ایجنٹ نے اپنی رپورٹ مین آپکو ریاست کا خیرخواہ اور مستحق ملازم تسلیم کیا ہے۔اُن کی سفارش پر گورنمنٹ انڈیا نے آپ کو جنوری ۱۹۱۰ء میں بطور ذاتی اعزاز کے خان بہادر کے خطاب سے معزز و مفتخر کیا۔سکونت کوٹہ۔

گھمنڈی لال۔رائے صاحب۔آپ کوٹہ کے امپریل سروس ٹرانسپورٹ کے سپرنٹنڈنٹ ہیں۔گورنمنٹ انگلشیہ نے آپ کی اعلیٰ خدمات کے صلہ مین آپکو بطور ذاتی اعزاز کے رائے صاحب کے خطاب سے معزز و مفتخر کیا۔سکونت بھرتپور۔

رام کرشن پنت - راے بہادر - ولادت ۱۸۳۶ء - آپ ریاست کوٹھی کے دیوان ہین - آپ کی نمایان خدمات ریاست کے جلدو مین ۷ - اپریل ۱۸۹۷ء مین آپکو راے بہادر کا خطاب عطا ہوا - سکونت ریاست کوٹھی بگھیلکھنڈ -
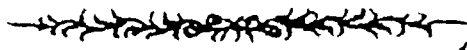
نرائن راؤ بھیکاجی - راؤ بہادر - آپ سابق مین ریاست جھالواڑ کے دیوان تھے - آپ کی خدمات ریاست کے صلہ مین گورنمنٹ ہند نے آپ کو بطور ذاتی اعزاز کے راؤ بہادر کے خطاب سے ممتاز و سرفراز کیا - سکونت جھالوا -
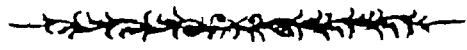
گنپت رام رام چندر - راو بہادر - سابق مین ریاست دیواس کی خدمات آپ کے سپرد تھین - گورنمنٹ ہند نے آپ کی خدمات بائستہ کے صلہ مین ۳۱ - اکتوبر ۱۸۹۷ء کو بطور ذاتی اعزاز کے آپ کو راے بہادر کا خطاب مرحمت کیا سکونت اوجین -
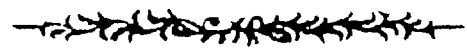
راؤجی جنار دھن بھیدے - تمغہ یافتہ قیصر ہند - آپ ریاست دیواس باتی خرد کے منصب وزارت پر مامور ہین - آپ کی اعلی خدمات کے جلد و مین گورنمنٹ عالیۂ ہند نے آپ کو قیصر ہند درجۂ دوم کا تمغہ عنایت کیا - سکونت دیواس -
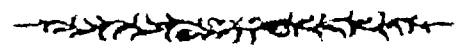
کاشی راؤ سروے - جنرل - سردار بہادر - سی - ایس - آئی - گورنمنٹ انڈیا نے آپ کو ۲۱ - جنوری ۱۸۹۶ء کو سردار بہادر کے خطاب سے سرفراز کیا - آپ ہز ہائنس مہاراجہ سیندھیا کی افواج گوالیار کے کمانڈر انچیف ہین - آپ کی اعلی خدمات ریاست کے جلد و مین گورنمنٹ انڈیا نے جناب ملکہ معظمہ قیصر ہند کی

کے متعلق چھوٹی ریاستوں کے سپرنٹنڈنٹ ہیں۔گورنمنٹ ہند سے آپ کی نمایان خدمات کے صلہ میں آپ کو بطور ذاتی اعزاز کے رائے بہادر کے خطاب سے معزز و مفتخر کیا۔سکونت بھوپاور۔

گوپال وشواس راؤ۔پنڈت۔راؤ بہادر۔آپ سابق مین ریاست دھار کے دیوان اور سپرنٹنڈنٹ تھے۔گورنمنٹ ہند سے آپ کی نمایان خدمات کے صلہ میں ۲۔جنوری ۱۸۹۹ء کو بطور ذاتی اعزاز کے آپ کو راؤ بہادر کا خطاب عطا کیا۔سکونت ریاست دھار۔

وی۔کے۔کنتے۔راؤ بہادر۔آپ سابق مین ریاست دیواس پانچ جز کے سپرنٹنڈنٹی کے معزز عہدہ پر مامور تھے۔گورنمنٹ انڈیا نے آپ کی خدمات شائستہ کے صلہ مین آپ کو بطور ذاتی اعزاز کے راؤ بہادر کے خطاب سے سرفراز فرمایا۔سکونت ریاست دیواس پانچ جز۔

بلونت راؤ ٹمیک۔راؤ بہادر۔آپ ریاست سیتامؤ واقع وسط ہند کے دیوان ہین۔گورنمنٹ ہند سے آپ کی اعلیٰ خدمات کے صلہ میں آپکو بطور ذاتی اعزاز کے راؤ بہادر کا خطاب مرحمت فرمایا۔سکونت سیتامؤ۔

جانکی پرشاد۔راؤ بہادر۔آپ ریاست دتیا کے دیوان کے معزز عہدہ پر مامور ہیں۔گورنمنٹ ہند سے آپ کی نمایان خدمات کے صلہ میں یکم جنوری ۱۸۹۵ء کو بطور ذاتی اعزاز کے آپ کو راؤ بہادر کے خطاب سے معزز و ممتاز کیا۔سکونت دتیا۔

سدھارا ضلع جالون۔

طہارت حسین۔ خان صاحب۔ آپ کا اصلی وطن گیا واقع بنگال ہے۔ آپ ہاسپٹل اسسٹنٹ اور بھوپال بٹالین مین معین ہین۔ آپ کی خدمات شائستہ کے جلدو مین ۲۵۔ مئی ۱۸۹۲ع کو گورنمنٹ انڈیا نے آپ کو بطور ذاتی اعزاز کے خان صاحب کا خطاب مرحمت کیا۔ سکونت بھوپال۔

مقصود علی خان۔ خان بہادر۔ آپ کی خدمات بائستہ کے صلہ مین گورنمنٹ انگلشیہ نے بطور ذاتی اعزاز کے آپ کو خان بہادر کے معزز خطاب سے مفتخر و مشرف کیا سکونت بھوپال۔

نوروزجی مانک جی کھوری۔ خان بہادر۔ آپ کی اعلیٰ خدمات کے جلدو مین گورنمنٹ انڈیا نے آپکو بطور ذاتی اعزاز کے خان بہادر کے خطاب سے ممتاز و سرفراز کیا۔ سکونت ریاست دھار۔

وامن راؤ بابوجی۔ رائے بہادر۔ آپ سابق مین ریاست جوبٹ کے عہدۂ سپرنٹنڈنٹی پر ممتاز تھے۔ گورنمنٹ ہند نے آپ کی خدمات بائستہ کے جلدو مین بطور ذاتی اعزاز کے آپ کو رائے بہادر کے خطاب سے معزز و مفتخر کیا۔ سکونت ریاست جوبٹ۔

گوپال راؤ جگناتھ بیاس۔ پنڈت۔ رائے بہادر۔ آپ بھوپا درانجنی

جب ہمایوں بادشاہ نے ہندوستان کو مراجعت کی تو آپ کے ایک بزرگ کمال حافظ بحیثیت ایک فوجی افسر کے وہاں سے ہندوستان میں وارد ہوئے اور دہلی میں سکونت اختیار کی۔ چند پشتوں کے بعد دہلی سے اٹاوہ کو اپنا مستقر قرار دیا۔ آپکے جدامجد مولوی فرخ حسین جو عہد شاہی میں لکھنؤ میں ملازم تھے ریاست ٹانک میں آئے اور نواب نصیر الدولہ بہادر رئیس اول ریاست کے ولیعہد نواب امیر الملک بہادر کی تعلیم کے لیے مقرر ہوئے۔ آپ کے والد مرحوم منشی محمد بادر حسین عرصہ تک ریاست ٹانک کے مدارالمہام رہے۔ غدر ۱۸۵۷ء میں انھوں نے گورنمنٹ انگلشیہ کی فوج کو جو کالپی فتح کرنے کو آئی تھی رسد رسانی کے ذریعہ سے معقول مدد دی اور بہ اعزاز و اکرام ریاست ٹانک میں عمر بسر کی۔ آپ محکمۂ ایجنسی سدرلینڈ میں مختلف عہدوں پر مامور رہکر ۱۸۸۳ء میں مجاس گورنمنٹ ریاست کھیادھانہ کے سپرنٹنڈنٹ مقرر ہوئے۔ ۱۸۸۵ء میں اعلم الامرا معین الملک عمر الدولہ صاحب جاہ ہیں سردار نواب محمد حسن خاں بہادر والی ریاست ٹانک نے از راہ قدر دانی محکمۂ ایجنسی سے آپ کو مانگ لیا اور دربار کا اول ممبر مقرر فرمایا۔ ۱۸۹۳ء میں جب نواب ممدوح نے مع اپنے فرزند نواب محمود حسن خاں کے مکہ معظمہ میں قضا کی تو ریاست گورنمنٹ کی نگرانی میں آئی اور آپ گورنمنٹ انڈیا کے حکم کے مطابق ریاست کے سپرنٹنڈنٹ مقرر ہوئے۔ آپ کے انتظام میں ریاست نے خاطرخواہ ترقی کی۔ رعایا خوشحال اور فارغ البال رہی۔ تعمیرات کی بنیاد پڑی۔ چند نہریں جاری ہوئیں۔ تار برقی کا سلسلہ قائم ہوا۔ افتادہ زمینیں مزروعہ ہوئیں۔ عدالتی اصول قائم ہوئے اور اسٹامپ جاری ہوا۔ اِن خدمات کے صلہ میں یکم جنوری ۱۸۹۵ء عیسوی کو گورنمنٹ عالیہ نے آپ کو خاں بہادر کا خطاب مرحمت کیا۔ ۱۹۰۱ء میں آپ نے پنشن کی درخواست کی اور انتظام ریاست ٹانک سے سبکدوش ہو کر ضلع جالون اور ہمیرپور میں زمیندارانہ زندگی بسر کرنے لگے۔ اب آپ کی عمر تخمیناً پچاس برس کی ہے۔ سکونت۔

دو سو روپیہ ماہوار کے سپرنٹنڈنٹ مقرر ہوے ۱۸۸۸ء مین آپ نے ایک مشہور ڈاکو جودھا نامے کو گرفتار کیا جسکے واسطے چار سو روپیہ کا انعام مقرر تھا۔ ۱۸۸۹ء مین موہن لال مشہور ڈاکو کی سراغرسانی پر مامور ہوے اور آپ نے بعد جہد بلیغ اسکی جماعت کے چالیس ڈاکوؤن کو گرفتار کر لیا۔ اسکے صلہ مین دربار نے آپ کو ایک خلعت اور ایک طلائی کنٹھی مرحمت فرمائی اور صاحب کلکٹر و سپرنٹنڈنٹ پولس آگرہ نے آپ کا شکریہ ادا کیا پھر سنہ ۱۸۹۰ء مین آپ نولسنگھ ڈاکو کی گرفتاری پر متعین ہوے جسکے واسطے دو ہزار روپیہ کا انعام مقرر تھا۔ آپ نے مردانگی سے اُسکا مقابلہ کیا اور اُسکی جمعیت کے دو آدمیونکو گرفتار بھی کر لیا۔ گورنمنٹ نے آپ کی اس قیمتی خدمت کے اعتراف مین آپ کو خطاب خان بہادر سے ممتاز فرمایا اور دربار نے آپ کو ایک خلعت مع ایک ریوالور کے مرحمت کیا۔ سنہ ۱۸۹۰ء مین آپ نے راجہ خان میواتی ڈاکو کو گرفتار کیا جسکے سبب سے وسط ہند کی اکثر ریاستون اور محکمہ ٹھگی و ڈکیتی کو سخت پریشانی لاحق تھی اِسکے صلہ مین صاحب ایجنٹ گورنر جنرل بہادر نے آپ کے واسطے دربار گوالیار سے سو روپیہ ماہوار کی معافی عطا کرنے کی سفارش کی۔ اور سنہ ۱۸۹۵ء مین مہربان سنگھ ڈاکو کی کل جمعیت کو گرفتار کر لیا جس کے صلہ مین دربار نے آپ کو چار سو روپیہ نقد اور انسپکٹر جنرل صاحب نے ایک ریوالور عطا فرمایا اسکے بعد بھی آپ نے متواتر ایسے کارہاے نمایان کیے جسکے سبب سے گورنمنٹ ممالک متحدہ آگرہ و اودھ اور محکمۂ ٹھگی و ڈکیتی نے مکرر سہ کرر آپ کی قدر افزائی کی اور سرکاری رپورٹون مین تعریف کے ساتھ آپ کا تذکرہ کیا گیا۔ اب آپ گوالیار سے پنشن یاب ہو کر ریاست وڈنگرپور مین سپرنٹنڈنٹ پولس ہین۔ سکونت وڈنگرپور۔

رضا حسین۔ منشی۔ خان بہادر۔ آپ ہاشمی النسل ہین۔ آپ کے بزرگ سلطنت بنی اُمیہ کے عہد مین مدینہ سے ایران مین آئے تھے۔ جہان آپ کی چند پشتین گذرین۔

اور اُسی سال دربار لیوی میں شرکت کا اعزاز بھی حاصل ہوا۔ سکونت بھوپال۔

شمشیر بہادر۔ نواب۔ ولادت ۱۲۸۶ھ۔ آپ نواب عبد الصمد خان کاری کے خاندان سے ہیں جو فن سپاہگری میں بہادر شاہ ظفر بادشاہ دہلی کے اُستاد اور ندیم تھے۔ بعد زوال سلطنت مغلیہ اسکے عزیز داور آپکے نانا نواب محمد رمضان علی خاں نے ٹیچوڑ میں توطن اختیار کیا اور یہیں جائداد ارضی خریدی جہاں آپ کے ماموں محمد غلام حیدر خاں اور محمد غلام قادر خاں اسی آبائی جائداد پر قابض اور آنریری مجسٹریٹ ہیں۔ آپ نے اپنے نانا کی زیر تربیت علوم عربی و فارسی۔ ہندی و انگریزی کی تعلیم پائی منشی محمد ظہیر الدین خاں ظہیر جہاں آبادی کی دختر آپ کو منسوب ہیں۔ نواب شمشیر بہادر کو ہز ہائنس راجہ دھیراج سر سوائی مہاراجہ سر رنجور سنگھ صاحب بہادر فرمانروائے ریاست اجے گڈھ نے آپکی نمایاں خدمات ریاست کے صلہ میں ۱۸۸۰ء کے ایک دربار عام میں نوابی کا خطاب مرحمت فرمایا اور ٹیکا اور تعظیم عطا کی۔ آپ کا شمار ریاست اجے گڈھ کے اعلیٰ جاگیرداروں میں ہے۔ شاعری کی جانب بھی آپ کو خاص میلان ہے۔ انکر تخلص کرتے ہیں اور یاس لکھنوی سے تلمذ رکھتے ہیں۔ آپ کا کلام نہایت پاکیزہ ہوتا ہے آپ نے فسانۂ عجائب کے جواب میں ایک فسانہ احگر عشق لکھا ہے۔ فن شہسواری اور قادر اندازی میں اکثر ماہرین فن نے آپکو داد دی ہے۔ سکونت اجے گڈھ۔ بوندیلکھنڈ۔

غلام قادر خان۔ خان بہادر۔ آپ ۱۸۵۸ء میں بمقام خورجہ پیدا ہوئے آبائی پیشہ سپاہگری ہے۔ بارہ برس کی عمر میں اپنے والد عبد القادر خان کے ہمراہ گوالیار گئے جہاں آپ دو پشت سے مہاراجہ سیندھیا کے نمکخوار تھے اور ۵ مئی ۱۸۸۳ عیسوی کو مہاراجہ سیندھیا بہادر کے سررشتہ پولس میں داخل ہوئے اور بتدریج ترقی کر کے

علی حسن - ابو نصر - سید - ولادت ۱۸۶۶ء - آپ کا خاندان سادات حسینی اور سادات بخاری کے نام سے مشہور ہے - آپ کے پردادا سید اولاد علیخان انور جنگ حیدر آباد دکن کے جاگیر دار اور بھوجی صاحبہ نواب شمس الامرا بہادر کی زوجۂ اولی کے عزیز تھے - انھین پانچ لاکھ کی جاگیر منصب ہفت ہزاری اور قلعہ داری گولکنڈہ کا اعزاز خاص حاصل تھا - آپ کے والد سید محمد صدیق حسن خان تھے جو اپنے کمال علم وفضل کے اعتبار سے تمام عرب وعجم اور ہندوستان مین مشہور ہین - آپ کے نانا منشی جمال الدین خان مدار المہام ریاست بھوپال اور گورنمنٹ برطانیہ اور ریاست کے متوسط تھے - آپ نے عربی و فارسی کی ابتدائی تعلیم اپنے والد سے تکمیل کے ساتھ حاصل کی اور زبان انگریزی سے بھی واقف ہین - ۱۳۰۷ھ مین آپ کے والد کے انتقال کے بعد آپ کی پبلک زندگی کا آغاز ہوا - آپ کی تصانیف سے کئی کتابین ملک مین موجود ہین نظم مین آپ کا تخلص سلیم وطاہر ہے - شوق سیاحت نے آپ کو ہندوستان کے تمام عمدہ مقامات کی سیر کرائی جس سے آپ کو نہایت عمدہ تجربہ ہوا - آپ نے بھوپال مین مغربی علوم اور یوروپین تہذیب و شائستگی پھیلانے کی کوشش کی اور اپنے زمانۂ آنریری ڈائرکٹری سررشتۂ تعلیم مین تعلیمی معاملات مین بہت کچھ تجدید اور اصلاح کی ۱۲۹۸ھ مین ہز ہائنس نواب شاہجہان بیگم صاحبہ والیۂ بھوپال نے آپ کو بارہ ہزار کی جاگیر اور ۱۲۹۹ھ مین بمقام کلکتہ اپنے دست خاص سے ایک تمغہ طلائی اور اعلی جاگیر دارون کا درجہ عطا کیا - اسکے بعد جشن تقریب تاج محل کے موقع پر آپ کو صفی الدولہ حسام الملک کے خطاب سے مخاطب کیا اور اپنی ریاست مین آپ کی اردلی اور سلامی مقرر کی - ہز ہائنس کے ساتھ آپ بڑے بڑے دربارون مین شریک ہوے اور ہز اکسلنسی وائسرائے کی خدمت مین نذر دینے اور عطر و پان لینے کی عزت حاصل ہے - مسٹر آرنلڈ صاحب پروفیسر مدرسۃ العلوم علیگڈھ کی تائید سے آپ ایشیاٹک سوسائٹی آف بنگال کے ممبر منتخب ہوے

سید علی حسن ابو نصر رئیس بھوپال

نواب شمشیر بہادر اخگر رئیس راجگڑھ

لالہ روشن لال تمغہ یافتہ قیصر ہند رئیس نرسنگ گڑھ

رائے بہادر منشی دیبی پرشاد رئیس یوان

آپ کی اعلیٰ خدمات ریاست کے صلہ میں گورنمنٹ انگریزی نے ۱۹۰۱ء میں آپ کو بطور ذاتی اعزاز کے رائے بہادر کے خطاب سے معزز و مفتخر کیا۔ سکونت ریاست جھالاوار۔

شیخ سبحان۔ خان صاحب۔ آپ ریاست جھالاوار میں محکمۂ جنگلات کے مصرم اور بخشی فوج ہیں۔ آپ کی خدمات شائستہ کی جلدو میں گورنمنٹ انڈیا نے آپ کو ۳۔ جون ۱۹۱۹ء کو بطور ذاتی اعزاز کے خان صاحب کا خطاب مرحمت فرمایا۔ سکونت جھالاوار۔
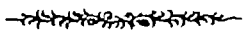
رگھوناتھ داس۔ چوبے۔ رائے بہادر۔ آپ ریاست کوٹہ میں دیوان کے عہدہ پر ممتاز ہیں۔ آپ کی نمایاں خدمات کے صلہ میں گورنمنٹ انڈیا نے آپ کو ۲۲۔ جون ۱۹۱۹ء کو بطور ذاتی اعزاز کے رائے بہادر کا خطاب مرحمت فرمایا۔ سکونت کوٹہ۔
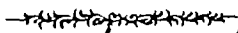
محمد حسین بیگ۔ حاجی۔ آغا کردستانی۔ خان صاحب۔ گورنمنٹ انڈیا نے ریاست دھولپور کی اعلیٰ خدمات انجام دینے کی جلدو میں آپ کو خان صاحب کے معزز خطاب سے سرفراز و ممتاز کیا۔ سکونت دھولپور۔
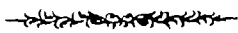
مظہر علی خان۔ میاں۔ خان بہادر۔ آپ کی خدمات نمایاں کی جلدو میں گورنمنٹ ہند نے ۲۶۔ مئی ۱۹۲۴ء کو بطور ذاتی اعزاز کے آپ کو خان بہادر کے معزز خطاب سے سرفراز و ممتاز کیا۔ سکونت ریاست کروائی۔
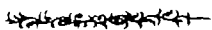
بشیشر ناتھ - لالہ تمغہ یافتہ قیصر ہند - آپ ریاست دیواس پاتی کلان کے سپرنٹنڈنٹ ہین - گورنمنٹ ہند نے آپ کی قیمتی خدمات کے جلدو مین آپ کو قیصر ہند درجۂ دوم کا تمغہ مرحمت فرمایا - سکونت دیواس -

کاشی پرشاد - رائے صاحب - آپ ریاست چرکھاری کے وکیل ہین - گورنمنٹ انڈیا نے آپ کی قیمتی خدمات کے جلدو مین ۳ - جون ۱۸۹۹ع کو بطور ذاتی اعزاز کے آپ کو رائے صاحب کے خطاب سے مفتخر کیا - سکونت چرکھاری -

کرشنا راؤ گوپال بھٹوک - راؤ صاحب - آپ ریاست دیواس ہین اسسٹنٹ سرجن ہین - آپ کی اعلیٰ خدمات طبی کے جلدو مین گورنمنٹ ہند نے آپ کو بطور ذاتی اعزاز کے راؤ صاحب کے خطاب سے معزز و مفتخر کیا - سکونت دیواس -

بالا پرشاد - لالہ - راؤ صاحب - آپ ریاست جگنی کے کامدار ہین - گورنمنٹ انڈیا نے آپ کی نمایان خدمات ریاست کے جلدو مین یکم جنوری ۱۸۹۵ع کو راؤ صاحب کا خطاب مرحمت فرمایا - سکونت ریاست جگنی -

دیدار حسین - خان صاحب - آپ ریاست اُرچھہ کے معزز وکیل ہین - گورنمنٹ انڈیا نے آپ کی قیمتی خدمات کے جلدو مین ۳ - جون ۱۸۹۹ع کو بطور ذاتی اعزاز کے آپ کو خان صاحب کے خطاب سے معزز و مفتخر کیا - سکونت اُرچھہ

پرمانند - پنڈت - رائے بہادر - آپ ریاست جھالاوار کے دیوان ہین -

سے بھی آپ سردار رہے۔ جسکی حلدو میں گورنمنٹ ہند نے ۱۹۰۱ء میں آپ کو تمغہ قیصر ہند عطا فرمایا۔ سکونت کشن گڈھ۔

سردیپ نرائن۔ پنڈت سی۔ آئی۔ ای۔ آپ اپنی جائداد رسی کے اعتبار سے اندور کے رئیس دار ہیں۔ گورنمنٹ انڈیا نے آپکو آپکی قیمتی خدمات کے صلہ میں یکم جنوری ۱۹۰۸ء کو سی۔ آئی۔ ای۔ کا معزز خطاب بطور ذاتی اعزاز کے مرحمت کیا۔ سکونت اندور۔

یار محمد خان۔ خان بہادر۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ آپکی نمایاں خدمات کے صلہ میں گورنمنٹ انڈیا نے بطور ذاتی اعزاز کے آپ کو ۲۔ مئی ۱۸۹۰ء کو خان بہادر کے خطاب سے اور ۲۱ مئی ۱۹۰۸ء کو سی۔ ایس۔ آئی کے خطاب سے سرفراز و ممتاز فرمایا۔ سکونت جاؤرہ۔

دیوناتھ سہائے۔ لالہ۔ تمغہ یافتہ قیصر ہند۔ آپ ریاست نروانی کے انجینیر ہیں۔ آپ کی قیمتی خدمات کے صلہ میں گورنمنٹ انڈیا نے آپ کو قیصر ہند درجۂ دوم کے تمغہ سے معزز و مفتخر کیا۔ سکونت نروانی۔

مبارک علی۔ میر۔ تمغہ یافتہ قیصر ہند۔ آپ ریاست جاؤرہ کے چیف جج اور صدر کمیٹی انسداد قحط کے افسر ہیں۔ گورنمنٹ انڈیا نے آپ کی ملکی خدمات کے صلہ میں آپ کو قیصر ہند درجۂ دوم کا تمغہ مرحمت فرمایا۔ سکونت جاؤرہ۔

رکن اعظم یا ممبر اعلیٰ بھی آپ ہی تھے۔ آپ نے اپنی اعلیٰ تعلیم کیوجہ سے سررشتہ تعلیم کی طرف
ایسی توجہ فرمائی کہ پہلے مارواڑ مین صرف انٹرنس تک خواندگی کا اسکول تھا اور اب
بی۔ اے۔ کا کالج نہایت خوبی کے ساتھ جاری ہے۔ ملکی انتظام اور عدالت کے
کام مین سری دربار کو آپنے ایسی مدد دی کہ مہاراج پرتاب سنگھ جی بہادر کے رئیس
ایدر ہو جانے کے بعد ہز ہائنس مہاراجہ سردار سنگھ جی نے آپ کو اپنی ریاست کا مشیر
اور کارکن مقرر فرمایا۔ اور سینیر ممبر آپ کے عہدہ کا نام قرار دیا۔ انھین خدمات کے صلہ
مین آپ کو ۲۶۔ جون ۱۹۰۲ء کو سی۔ آئی۔ ای۔ کا خطاب مرحمت ہوا۔ آپ کے تین
صاحبزادے ہین دھرم نرائن۔ کرپاشنکر پنڈت پرشاد۔ سکونت جودھپور۔
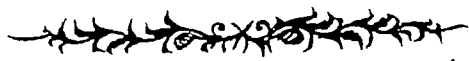
شیام سندر لال۔ بی۔ اے۔ راؤ بہادر۔ تمغہ یافتہ قیصر ہند۔ ولادت ۱۸۵۴ء
آپ مہیشوری فرقہ سے تعلق رکھتے ہین جسکے اسلاف اٹاوہ کے زمیندار تھے۔ آپ
نے ۱۸۷۵ء مین آگرہ کالج سے سائنس مین بی۔ اے۔ کا امتحان پاس کیا۔ اسکے
بعد آپ تقریباً پانچ چھ برس تک اجمیر گورنمنٹ کالج مین ریاضی کے پروفیسر مقرر رہے
جہان سے آپ کی نمایان قابلیت اور عمدہ لیاقت کے لحاظ سے اکسٹرا اسسٹنٹ
کمشنری کے عہدہ کے لیے آپ نامزد ہوے۔ بعدازان آپ کی خدمات ریاست جھالراپاٹن
کو منتقل ہوئین جہان تین برس تک آپ نے اپنے فرائض منصبی ادا کیے۔ بعد انقضاے
مدت آپ ریاست کشن گڈھ کو گئے جہان سولہ برس تک آپ مناصب جلیلہ پر ممتاز و
مامور رہے۔ فی الحال آپ دیوان اور ممبر کونسل ریاست ہین۔ آپ کی اعلیٰ خدمات
ریاست کے لحاظ سے گورنمنٹ نے ۱۸۹۳ء مین راؤ بہادر کے خطاب سے سرفراز کیا۔
امور رفاہ عام مین بھی آپ کو خاص دلچسپی ہے۔ چنانچہ قحط ۱۸۹۹ء و ۱۹۰۰ء عیسوی
مین آپ نے انسداد قحط مین سرگرمی کے ساتھ کوششین کین اور کمیشن قحط کی ممبری

شاد عمرکوٹ
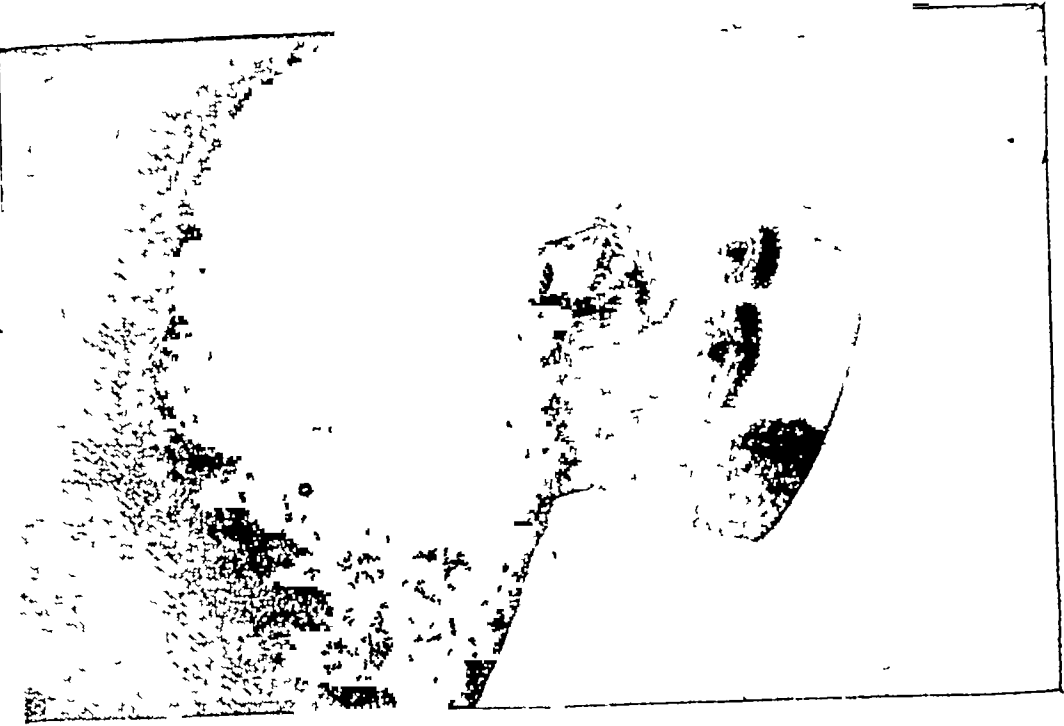
یونیورسٹی مین بی۔اے کی ڈگری حاصل کی مہاراجہ سر جسونت سنگھ جی نے آپ کو پہلے
بندوبست کے صیغہ میں مقرر کیا جب مارواڑ مین دربار کی طرف سے کونسل مقرر ہوئی
تو آپ کو کرنل سر مہاراج پرتاپ سنگھ جی سابق مصاحب اعلیٰ راج مارواڑ حال
والی ریاست ایدر نے اپنے بھائی یعنی ہز ہائنس مہاراجہ سری جسونت سنگھ جی کی اجازت
اور کرنل پاؤلٹ صاحب بہادر سی۔ایس۔آئی۔ سابق رزیڈنٹ مارواڑ کی سفارش
سے اپنا جوڈیشل سکرٹری اور ممبر کونسل مقرر فرمایا ۱۸۹۳ء میں دربار مارواڑ کے
دیہات خالصہ کا مالی بندوبست آپ نے کمال خیرخواہی اور نہایت احتیاط سے
کیا جسکے صلہ میں گورنمنٹ آف انڈیا نے ۱۸۹۵ء میں راؤ بہادر کا خطاب آپ کو
عطا فرمایا۔ بعد ازاں آپ کو سکرٹری مصاحب اعلیٰ کا عہدہ دربار سے ملا اور تمام ریاست
کا اکزیکیوٹو فائنشل اور جوڈیشل کام آپ ہی کی نگرانی اور رائے سے انجام پاتا رہا۔
۱۸۹۵ء مین مہاراجہ سری جسونت سنگھ جی سرگباش ہوئے اور مہاراج سر پرتاپ سنگھ
جی بہادر ریاست مین ریجنٹ مقرر ہوئے تو آپ نے مہاراجہ سردار سنگھ جی کو آئین
جہانبانی و اصول حکمرانی سکھانے مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ ۱۸۹۹ء میں جو
قحط عظیم علاقہ مارواڑ میں ظہور پذیر ہوا اُس مین آپ نے اس تندہی اور جانفشانی
سے رفع تکالیف و رفاہ رعایا اور مفاد ریاست میں سعی بلیغ فرمائی کہ گورنمنٹ انڈیا
نے یکم جنوری سنہ ۱۹۰۱ء کو آپکو طلائی تمغہ قیصر ہند مرحمت فرمایا۔ مارواڑ میں کے تباہی
و کجامی کئی سکوں کا چلن تھا لہذا آپ نے سنہ ۱۹۰۰ء مین دربار میں کلدار روپیہ کے
چلن کی تحریک پیش کی اور ایسی کوشش کی کہ چھ مہینہ مین تمام مارواڑ مین عام طور پر
کلدار کا چلن ہوگیا۔ جولائی سنہ ۱۸۹۹ء میں جب مصاحب اعلیٰ چین کی لڑائی میں تشریف
لیگئے اور سری دربار بہادر کی ناسازی مزاج نے اُنکو تبدیل آب و ہوا کے لیے سمندر
کے سفر پر مجبور کیا اور ریاست کے انتظام کے واسطے ایک اسپیشل کمیٹی مقرر ہوئی تو اُسکے

آپ نے کچھ دنون اپنے والد راے مہتہ پنالال۔سی۔آئی۔ای سابق دیوان ریاست اودیپور کے پرائویٹ سکرٹری کی حیثیت سے کام انجام دیا ہے۔آپ نے ایک انگریزی پرائویٹ لائبریری بھی قائم کی ہے اور میواڑ کی تعلیم کو ترقی دینے مین خاص کوششین کی ہین۔سکونت اجمیر۔

سکھدیو پرشاد۔پنڈت۔بی۔اے۔راؤ بہادر۔سی۔آئی۔ای۔

گولڈ میڈلیسٹ قیصر ہند۔آپ کی ولادت ۱۸۶۲ء مین بمقام جودھپور واقع ہوئی آپ نسباً کشمیری پنڈتون مین اُس خاندان کے رکن رکین ہین جو گُرٹ رازدان کے نام سے مشہور رہے۔آپ کے اسلاف کرام زمانۂ سابق مین دربار کشمیر کے مشیران ازمین تھے لیکن شاہان تیموریہ کے عہد سلطنت مین گورنر کشمیر کے جبر و تعدّی کی بدولت وہان سے ممالک مغربی و شمالی مین چلے آئے۔آپ کے والد ماجد پنڈت شیونرائن کو جو عربی و فارسی مین کامل الاستعداد ہونے کے سوا انگریزی مین بھی لیاقت تامہ رکھتے تھے مہاراجہ تخت سنگھ جی نے اپنے ولیعہد مہاراج سری جسونت سنگھ کی اتالیقی پر مقرر فرمایا تھا۔اُنھون نے اپنی مسند نشینی کے بعد پنڈت صاحب موصوف کو اپنا پرائیوٹ سکرٹری مقرر فرماکر ریاست کا بھی ایک اعلیٰ رکن قرار دیا اور سونا اور جاگیر و تعظیم بھی عنایت فرمائی۔آپ کے چچا پنڈت بھوانی پرشاد دربار بھوپال مین وکالت کے عہدہ پر مامور تھے جسکو اُنھون نے نہایت خوش اسلوبی سے انجام دیا یہانتک کہ غدر ۱۸۵۷ء مین گورنمنٹ آف انڈیا کی سفارش سے دربار بھوپال نے اُن کو جاگیر و تعظیم کے سوا پولٹیکل پنشن بھی عنایت کی۔چونکہ اُنکے کوئی اولاد نرینہ نہ تھی لہذا اُنھون نے اپنے اِس ہونہار برادرزادے کو اپنا متبنّیٰ مقرر کیا۔آپ نے اُنکی یادگار مین سیہور کے اسٹیشن پر ایک وسیع سرا تعمیر کرائی ہے۔آپ نے آگرہ کالج مین تعلیم پائی ہے اور ۱۸۸۲ء مین کلکتہ

اور کمال خیر خواہی اور دیانت و مستعدی سے ادا کرتے رہے ۱۸۹۵ء میں آپ چھبیس برس کی ملازمت کے بعد کنارہ کش ہوے۔ آپ کی کارگزاری کا ثبوت اس سے بڑھکے کیا ہوگا کہ آپ نے تین مہاراجاصاحبان کے عہد حکومت میں کام کیا اور ہر عہد میں آپ نہایت نیکنام اور سرخرو رہے۔ ۱۸۷۷ء کے دربار دہلی میں آپ کو "راے" کا خطاب عطا ہوا۔ اور پھر ۱۸۹۰ء مین آپ سی۔ آئی۔ ای کے خطاب سے سرفراز کیے گئے۔ ملازمت سے کنارہ کشی کے بعد سے آپ کتب مذہبی کے مطالعہ میں وقت صرف فرمایا کرتے ہین۔ آپ کا عقد کوٹھاری کے راے چھگن لال کی دختر سے ہوا ہے جس سے ایک فرزند کمار فتح لال ہین۔ سکونت اجمیر۔

فتح لال۔ مہتہ۔ ولادت ۱۸۶۴ء۔ آپ راے مہتہ پنالال سی۔ آئی۔ ای۔ سابق دیوان ریاست اودیپور کے فرزند ہیں۔ آپ نے میو کالج اجمیر میں اپنی تعلیم انگریزی شروع کی اور وہیں سے نہایت کامیابی کے ساتھ بی۔ اے کا امتحان پاس کیا۔ زمانۂ طالبعلمی میں اپنے ہمدرس طلبہ میں آپ ہمیشہ ممتاز رہے۔ مسٹر ڈیارڈ کیپلنگ آپ سے ملکر بہت محظوظ ہوے اور اپنی کتاب مین حیرت کے ساتھ آپ کی انگریزی اور پولٹیکل معلومات کی بہت تعریف کی ہے۔ آپنے ریاست اودیپور کی ایک مفید گائیڈ انگریزی میں تحریر کی ہے جو لارڈ لینسڈون صاحب اور لارڈ الجن صاحب کی نظر قبولیت کا شرف حاصل کر چکی ہے اور ہز رائل ہائنس ڈیوک آف کناٹ نے اپنی سیاحت اودیپور کی یادگار میں ایک مصرع مہر مرحمت فرمائی۔ آپ نے بابو ہریشچندر ساکن بنارس کی یادگار میں اودیپور مین ایک اسکول قائم کیا ہے جسکی نگرانی آپ خود کرتے ہیں۔ آپ ناگری پرچارنی سبھا کے لائف ممبر سات دھرم رکھشنی سبھا کے سکرٹری اور اودیپور کریکٹ کلب کے آنریری سکرٹری اور اودیپور ٹمپرنس کلب کے وائس پریسیڈنٹ ہیں۔

پنالال - مہتہ - رائے - سی - آئی - ای - ولادت ۲۷ - اگست سنہ ۱۸۴۲ء -

آپ جین مت اوسوال مہاجن جماعت کے ایک رکن ہین پندرھوین صدی مین آپکے مورث راؤ بیکاجی کی رفاقت مین جودھپور سے بیکانیر کی بنیاد ڈالنے آئے - اور یہان اُنکو بہت بڑا فروغ حاصل ہوا - ان مین مہتہ کرم چند ایک نامور وزیر تھے - شہنشاہ اکبر اعظم نے اُنکو ایک جاگیر بھی بخشی تھی - لیکن بعد چندے یہ خاندان گردش مین آیا اور مہارانا جگت سنگھ کے عہد مین اُنکو اودیپور آنا پڑا - یہان اس خاندان نے پھر سربلندی حاصل کی اور مہارانا اری سنگھ کے وقت مین مہتا اگرجی کا عروج ہوا - اگرجی کی وفات کے بعد اِس خاندان کے کئی شخصون نے اودیپور مین وزارت کے منصب پر سرفرازی حاصل کی - مہتہ پنالال نے فارسی و ہندی کی تعلیم سے فارغ ہوکر اکیس برس کی عمر مین ریاست کی خدمت شروع کی سنہ ۱۸۶۳ء تک آپ مختلف عہدون پر کام کرتے رہے حتیٰ کہ آپ کو مہارانا شمبھو سنگھ نے نائب دیوان مقرر کیا سنہ ۱۸۶۹ء مین جب منصب وزارت شکست ہوا ور محکمۂ خاص قائم کیا گیا تو آپ اس جدید محکمہ کے افسر اعلیٰ مقرر ہوے - آپ نے اس عہدہ کا کام اس خوبی اور لیاقت سے انجام کیا کہ دربار نے آپ کو جاگیر مرحمت فرمائی سنہ ۱۸۷۴ء مین مہارانا شمبھو سنگھ جی سخت علیل ہوے اور آپ کے دشمنون نے اس موقع سے فائدہ اُٹھاکر مہارانا کو آپ سے بدظن کردیا جس سے آپ نظر بند کرلیے گئے - ایک مہینہ کے بعد مہارانا کی بیماری مہلک ثابت ہوئی - جسوقت مہارانا کا داہ کرم ہو رہا تھا جس مین مہتہ پنالال بھی شریک تھے تو ایک مسلمان نے آپ پر تلوار سے حملہ کیا اور کئی کاری زخم لگائے جس سے آپکو تین مہینہ مین افاقہ حاصل ہوا اسی وجہ سے آپ کو اودیپور چھوڑکر اجمیر جانا پڑا اور آپ نے وہین اقامت اختیار کی لیکن جب مہارانا سجن سنگھ مسند نشین ہوے تو اُنھون نے آپ کی ضرورت نظم و نسق ریاست مین محسوس کی اور آپ کو پھر اجمیر سے بلا بھیجا - اور آپ کو آپ کی قدیمی جگہ پر بحال فرمادیا - چنانچہ سنہ ۱۸۷۵ء سے سنہ ۱۸۹۵ء تک آپ اس جلیل القدر عہدہ کے فرائض بخوبی اسلوبی
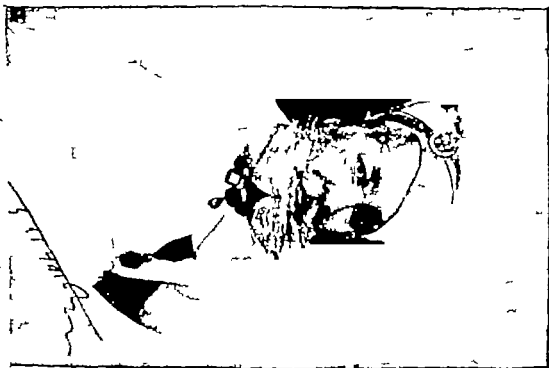
مہتا فتح لال رئیس اودے پور

رائے مہتا پنالال سی۔آئی۔ای رئیس اجمیر

پرسنل اسسٹنٹ مقرر ہوئے۔ ۹۷-۱۸۹۶ء کے قحط میں آپ نے نہایت سرگرمی سے انسداد قحط
کی کوشش کی۔ آپ کی خدمات نمایاں کے صلہ میں گورنمنٹ ہند نے جنوری ۱۸۹۹ء میں
رائے صاحب کا خطاب عطا کیا اور مارچ ۱۸۹۹ء میں مہاراجہ صاحب سیندھیا نے
سند خوشنودی مرحمت کی۔ اسکے بعد مردم شماری کی مختلف خدمات سپرد ہوئیں جنھیں آپ نے
۳۱- جولائی ۱۹۰۲ء تک نہایت عمدگی سے انجام دیا۔ سکونت گوالیار۔
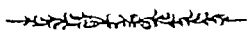
پانڈورنگ بابوراؤ۔ والاوالکر۔ تمغہ یافتہ قیصر ہند۔ ولادت ستمبر ۱۸۶۳ء
آپ دکنی برہمن ہیں۔ آپ کے والد مابوراؤ پانڈورنگ والاوالکر معزز وکیل اور کولھاپور
کی کئی ریاستوں کے کارباری تھے۔ آپ نے اپنی مادری زبان مرہٹی میں مہارت حاصل
کرکے راجہ رام کالج کولھاپور میں تعلیم شروع کی اور ولسن کالج بمبئی سے بی۔ اے کی ڈگری
حاصل کی۔ اسکے بعد رابرٹ منی انسٹیٹیوشن بمبئی کی ہیڈ ماسٹری پر منتخب ہوئے جسکے فرائض
۱۸۸۶ء تک آپ نے نہایت عمدگی سے ادا کیے۔ اس اثنا میں آپ مختلف علوم و فنون مثلاً علم نجوم
و ہیئت۔ علم موسیقی و فن مصوری و نباتاتی وغیرہ کا مطالعہ کرتے رہے۔ ۱۸۸۹ عیسوی
میں آپ نے بمبئی یونیورسٹی سے وکالت کا امتحان پاس کیا اور دو سال تک ملک برار کی
ہائی کورٹ میں وکالت کرتے رہے۔ اپریل ۱۸۹۲ء میں رتلام کی ججی پر ممتاز ہوئے جس پر
ابتک مامور ہیں۔ اپنی قانونی لیاقت اور عمدگی فیصلہ کے اعتبار سے آپ تمام ملک مالوہ
میں مامور اور مشہور ہیں۔ ۱۸۹۹ء کے قحط میں آپ ریاست کے افسر قحط مقرر ہوئے۔
آپ نے اس کام کو نہایت دیانت اور حسن انتظام سے انجام دیا جس پر مہاراجہ صاحب
اور حکام انگریزی نے آپ کی اعلیٰ خدمات کی تعریف کی اور اس حسن کارگزاری کے
صلہ میں گورنمنٹ ہند نے مئی ۱۹۰۱ء میں آپکو قیصر ہند کا نقرئی تمغہ مرحمت کیا۔ سکونت رتلام

آپ کو خلعت فاخرہ مرحمت ہوا۔ اور عمارت وشرانت واقع جینیدر بھون کی تعمیر کے بعد مہاراجہ صاحب نے آپ کو ایک ہزار روپیہ نقد انعام عطا کیا۔ ۱۸۸۵ء مین عہدہ اسسٹنٹ ممبری کونسل صیغۂ پبلک ورکس پر آپ کا تقرر ہوا۔ اس عہدہ کے فرائض آپ نے نہایت ہوشیاری وخوبی سے انجام دیے جس سے آپ کے افسر رضامند رہے اور دیوان ریاست نے سو روپیہ ماہوار پر ترقی دی۔ پھر ۱۵- فروری ۱۸۸۸ء کو پریسیڈنٹ کونسل ریجنسی نے دوسو روپیہ کے مشاہرہ پر آپ کو میونسپل سکرٹری و اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ آبپاشی کر دیا۔ ۱۸۹۶ء مین آپ اسسٹنٹ سنٹرل افسر قحط مقرر ہوے اور اڑھائی سو روپیہ ماہوار تنخواہ کی گئی۔ ۸- دسمبر ۱۸۹۷ء کو تین سو پچاس روپیہ کے مشاہرہ پر ضلع سکرواری کے صوبہ معین ہوے اور یکم جنوری ۱۸۹۸ء کو آپ کے حسن خدمات کے جلدو مین آپ کو گورنمنٹ انگلشیہ نے راے بہادر کے خطاب سے معزز کیا۔ ضلع سکرداری مین آپنے محکمۂ تعمیرات کو بہت ترقی دی اور سرائین وغیرہ تعمیر کرائین۔ ۱۷- مئی ۱۹۰۰ء کو پانچ سو روپیہ ماہوار کی تنخواہ پر آپ ضلع نیچھ کو تبدیل کیے گئے جہان ایام قحط مین دربار سیندھیا کی جانب سے غربا کو کھانا تقسیم کرنے کے لیے ایک محتاج خانہ جاری کیا آپ نہایت خلیق ومتواضع اور رحمدل شخص ہین۔ قومی معاملات سے بھی آپ کو بڑی دلچسپی ہے۔ سکونت گوالیار۔

دوارکا ناتھ۔ پنڈت۔ شیوپوری۔ راے صاحب۔ ولادت ۲۶- اگست ۱۸۶۴ء

آپ پنڈت امرناتھ کے پوتے ہین جنھون نے کپتان کوانا صاحب کے ساتھ محاصرہ لکھنؤ مین پھر سر جمیس اُٹرم صاحب کے زمانہ مین پھر غدر ۱۸۵۷ء مین گورنمنٹ برطانیہ کی وفادارانہ خدمات انجام دی تھین۔ آپکے والد پنڈت شیوناتھ تھے۔ ۱۸۸۶ء مین آپ مختاری کے امتحان مین پاس ہوے۔ یکم نومبر ۱۸۸۳ء کو کھیری کے قانونگو مقرر ہوے اور ترقی کرتے کرتے عہدۂ افسری بندوبست سرحد پر پہونچے۔ پھر یکم اپریل ۱۸۹۵ء کو انسپکٹر جنرل مدارس کے

یکم جنوری ۱۹۰۹ء کو راؤ بہادر کے خطاب سے مخاطب اور سر دربار ایک خلعت فاخرہ اور طلائی لنگر مرحمت کیا۔ اسکے بعد ۱۸۹۹ء کی قحط سالی کا انتظام اور ۱۹۰۱ء کی مردم شماری کا اہتمام بھی آپ ہی کو مفوض ہوا جسے آپ نے نہایت عمدگی سے سرانجام دیا جسکا اعتراف افسران گورنمنٹ انگلشیہ نے اپنی تحریروں میں کیا۔ آپ عہدۂ نائب دیوانی ریاست ریواں پر اسوقت مامور ہیں۔ اس محکمہ کو صیغۂ فوجداری میں سشن تک اور دیوانی میں بلاتعین تعداد دعوی مقدمات کی سماعت اور اپیل ماتحت کے فیصلہ کے اختیارات حاصل ہیں۔ آپ کے دو برادر خرد لال سیتا بہادر سنگھ اور کرپل لال جوالا سنگھ بھی ریاست کے مناصب جلیل پر فائز ہیں۔ آپ کے ایک فرزند لال رنگ بہادر سنگھ ہیں۔ سکونت ریواں۔

مالک چند۔ رائے بہادر۔ ولادت جنوری ۱۸۵۷ء۔ آپ ماتھر کایستھ ہیں۔ آگرہ اس خاندان کا قدیمی وطن تھا مگر پانچ پشت سے گوالیار مستقل مسکن ہو گیا ہے۔ آپکے دادا منشی ہرجیون لال کرپل جبکہ توجی افسر گوالیار کے دیوان تھے۔ آپ کے والد منشی پرکھو لال نے ملازمت پسند نہیں کی بلکہ اپنی زمینداری کے انتظام میں مصروف رہے۔ آپکے چچا گوالیار کے مشہور حکیم ہیں۔ آپ کے برادر خرد ماؤکیتہ لال مہارانی صاحبہ سیندھیا کی اتالیقی کے منصب پر ممتاز ہیں۔ آپنے فارسی تعلیم اپنے دادا منشی ہرجیون لال سے حاصل کی ہے جو فارسی کے ایک زبردست منشی تھے۔ آپ لشکر کالج میں چودہ سال کی عمر میں داخل ہوئے جہاں انگریزی سنسکرت۔ مرہٹی اور ہندی اور انجنیری کی تعلیم پائی اور ریاضی میں امتیاز حاصل کیا۔ نقشہ نویسی اور پیمائش کی طرف آپ کو خاص توجہ تھی لہذا ۱۸۷۷ء میں سینتیس روپیہ ماہوار کے مشاہرہ پر محکمۂ تعمیرات متعلق محلات میں سرویر مقرر ہوئے۔ ملک معظم قیصر ہند کی تشریف آوری کے وقت آنکی مہمانداری کے حسن انتظام کے صلہ میں

پہلے آپ ہی نے مرتب کیا۔ اس سے قبل وہان کی کوئی تاریخ موجود نہ تھی۔ مقام ریوان مین ایک عالیشان مسجد بھی آپ نے تعمیر کرائی اور آپ ہی کی حسن سعی سے ریاست ریوان مین اسوقت متعدد حفاظ نظر آتے ہین ورنہ اس سے پیشتر وہان کے مسلمانون مین ایک بھی حافظ نہ تھا۔ اعلیٰ لیاقت کی وجہ سے آپ رئیس ورعایاے ریوان اور گورنمنٹ انگلشیہ کی نظر مین معزز وموقر اور ہردلعزیز ہین۔ آپ کے فرزند مولوی حکیم ریاض علی ڈپٹی مجسٹریٹ حضور تحصیل ریوان ہین۔ سکونت ریوان۔
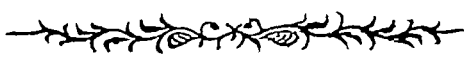
پرتاب سنگھ۔ لال۔ مہاراج کمار۔ راوبہادر۔ ولادت سمت ۱۹۱۷ بکرمی۔ آپ قوم کے اعتبار سے بگھیل راجپوت ہین۔ اس خاندان کا سلسلۂ نسب راؤصاحب چورہٹ کے شجرہ سے منشعب ہوا ہے اور آپ کے اصلی مورث اعلیٰ اُسی خاندان سے ہین جسمین ہزہائنس مہاراجہ صاحب ریوان ہین۔ آپ کے والد مہاراج کمار لال ستر ہن سنگھ ٹھاکر اور تعلقہ دار علاقہ جامون واقع ریوان تھے جو ریاست کے نائب دیوانی کے منصب پر ممتاز تھے۔ انھون نے سرسٹھ برس کی عمر مین ۱۸۹۰ء کو انتقال کیا۔ راؤبہادر لال پرتاب سنگھ نے فارسی اور سنسکرت کی تحصیل کے بعد ۱۸۷۹ء سے دربار ریوان مین ملازمت شروع کی اور نائب تحصیلدار مقرر ہوے۔ ۱۸۸۹ء مین تحصیلدار اور ڈپٹی مجسٹریٹ درجۂ دوم معین ہوے۔ اُسی زمانہ مین آپ نے قانون کا امتحان پاس کیا اور مہتمم بندوبست مقرر ہوے اسکے بعد سول ججی اور ریونو کمشنری پر سرفراز کیے گئے۔ نومبر ۱۸۹۵ء مین جب مہاراجہ صاحب ریوان کو گورنمنٹ انڈیا نے اُنکی ریاست تفویض فرمائی تو ہزہائنس نے آپ کی اعلیٰ قابلیت کے لحاظ سے آپ کو عہدۂ نائب دیوانی پر مامور فرمایا۔ ۱۸۹۶ء کی قحط سالی مین ریاست ریوان کے انسداد قحط کا اہتمام تمام وکمال آپ کے سپرد کیا گیا جسکو آپنے نہایت خوش اسلوبی سے انجام دیا۔ اس حسن انتظام کے صلہ مین آپکو گورنمنٹ ہند نے

راؤ بہادر لال پرتاب سنگھ رئیس ریواں

رائے بہادر منشی مالکچند رئیس گوالیار

رایصاحب پنڈت دوارکا ناتھ رئیس گوالیار

بابو راؤ والا والکر تمغہ یافتہ قیصر ہند رئیس رتلام

بغاوت کی وجہ سے شاہراہ دکن خطرناک ہو گئی تھی تو کپتان آسبرن صاحب نے فوج ریواں
کی مدد سے اُس شور و شر کو دور کیا اور شاہراہ پر امن و امان قائم کر دیا۔ اس فوج میں آپ
مصرم کی حیثیت سے دربار ریواں کی جانب سے کارکن تھے ۱۸۵۹ء تک ایجنسی کے
احکام کی تعمیل آپ کے سپرد رہی۔ ۱۸۶۰ء میں اپنے برادر اکبر مولوی حکیم امان علی کے
انتقال کے بعد آپ منتظم پرمٹ مقرر ہوئے۔ ۱۸۷۱ء میں ایجنٹ گورنر جنرل نے آپکو
معتمد ریاست تجویز کیا اور آپ ریاست کی جانب سے سرحدات ریواں وراکی کے
تصفیہ کے لیے بونڈری کمشنر کے ساتھ روانہ کیے گئے۔ آپ کے اس حسن خدمت مفوضہ
کی تعریف حکام انگریزی نے بھی اپنے خریطہ میں کی۔ ۱۸۷۴ء میں پولیٹیکل ایجنٹ کے
مشورہ سے کُل ریاست کے مجسٹریٹ یعنی حاکم فوجداری مقرر کیے گئے۔ اکتوبر ۱۸۷۴ء
میں کرنیل بار صاحب پولیٹیکل ایجنٹ و سپرنٹنڈنٹ ریاست نے آپ کو ممبر کونسل ریواں
منتخب کیا۔ ملکہ معظمہ قیصرۂ ہند کی جوبلی ۱۸۸۷ء میں گورنمنٹ انڈیا نے آپ کی خیرخواہانہ
خدمات ریاست کے اعتراف میں خان بہادر کے خطاب اور دربار عام میں ایک عطائے
لقب اور خلعت فاخرہ سے مخلع و ممتاز کیا۔ اپریل ۱۸۸۸ء میں ہز ایکسلنسی لارڈ ڈفرن
گورنر جنرل کی تشریف آوری ریواں کے موقع پر ریواں میں اور ہز ایکسلنسی لارڈ لینسڈون
گورنر جنرل ہند کے کلکتہ کے درباروں میں آپ مہاراجہ صاحب کے ہمراہ شریک ہوئے
اور عطر و پان عطا کر کے آپ کی عزت افزائی کی گئی۔ ۱۸۹۵ء میں چند ماہ تک آپ نے
قائم مقام نائب دیوان ریاست کی حیثیت سے خدمات انجام دیں۔ نومبر ۱۸۹۵ء سے
محکمہ ایجنسی بگھیل کھنڈ میں دربار ریواں کی وکالت کی حیثیت سے متعین اور مامور ہیں۔ کارہائے
منصبی ریاست کے علاوہ اپنی علم دوستی کی وجہ سے آپ صاحب تصانیف بھی ہیں۔
اسلام پر آپ نے ایک کتاب تحریر کی تھی جو قسطنطنیہ میں طبع ہوئی اور ممالک عرب، مصر،
بیروت، ٹیڈس وغیرہ کے علما میں مقبول ہوئی۔ بگھیل کھنڈ کی تاریخ اور بگھیلوں کا شجرہ آپ سے

بھوپال کے نائب وزیر دیوانی و فوجداری کے منصب پر ممتاز ہین - خان بہادر محمد غلام قادرخان
مکتبی اور سرکاری مدارس کی تعلیم سے فراغ حاصل کرکے ۳۰ - مئی ۱۸۶۹ء کو سولہ برس
کی عمر مین چھاونی نوگانوئن واقع بندیلکھنڈ مین نائب سررشتہ داری کے عہدہ پر مامور ہوے
۸ - فروری ۱۸۷۸ء کو ایجنسی بھوپال مین آپ کی تبدیلی ہوئی اور بیاورہ کے مہتمم سائر مقرر
ہوے اور حسن انتظام کی وجہ سے ۲۹ - مارچ ۱۸۸۳ء کو ریاست مقصودنگڈھ متعلق
بھوپال ایجنسی کی سپرنٹنڈنٹی کے عہدہ پر سرفراز کیے گئے ۱۸۹۴ء مین پانچ ماہ تک ریاست
ناگوڈ ایجنسی بگیلکھنڈ کے دیوان مقرر رہے - سترہ برس تک ریاست مقصودنگڈھ کی سپرنٹنڈنٹی
کی خدمات انجام دینے کے جلدو مین جنوری ۱۸۹۹ء مین گورنمنٹ برطانیہ نے آپکو خان بہادر
کے خطاب سے سرفراز کیا - دسمبر ۱۹۰۱ء مین آپ راگھوگڈھ واقع سنٹرل انڈیا کے
سپرنٹنڈنٹی اور مجسٹریٹی درجۂ اول کے معزز عہدہ پر مامور ہوے - آپنے اپنے خلف اکبر
محمد غلام حیدر خان کو مدرستہ العلوم علیگڈھ مین تعلیم دلائی جہان سے اُنھون نے بی اے
کا امتحان پاس کیا خلف اصغر غلام اکبر خان ابھی ابتدائی تعلیم پا رہے ہین سکونت راگھوگڈھ

رحمان علی - چشتی - صابری - مولوی - حکیم - خان بہادر - آپ کی ولادت قصبہ
نارا ضلع الہ آباد مین ۲ - ذی الحجہ ۱۲۴۴ھ روز جمعہ کو واقع ہوئی - گیارھوین برس جب
آپ کے والد حکیم شیر علی نے دفات پائی تو آپ کے برادر اکبر حکیم احسان علی وکیل مصنف
طب احسانی آپ کو اپنے ساتھ فتحپور لے گئے اور تعلیم و تربیت دینی شروع کی - علوم عربی
وفارسی مین فارغ التحصیل ہوکر آپ ۱۸۵۰ء مین اپنے بھائی مولوی حکیم امان علی خاص طبیب
مہاراجہ بشناتھ سنگھ والی ریوان کی سفارش سے ملازم ریاست ہوے اور ولیعہد ریاست
رگھوراج سنگھ جودیو کے ساتھ اودے پور اور جے پور کا سفر اختیار کیا جسمین آپ کو اپنی
قابلیت کے اظہار کا موقع ملا - ۱۸۵۷ء مین جب باشندگان بجے راگھوگڈھ دمیہر کی

فراغ تحصیل آپ دفاتر کمشنر پنجاب کے دفتر میں اکونٹنٹ مقرر ہوئے ۱۸۷۶ء میں آپ لاہور کے ٹریژری کلرکی کے عہدہ پر مامور ہوئے۔ اوائل ۱۸۸۰ء میں آپ کوئٹہ کو ایجنٹ گورنر جنرل بلوچستان کے دفتر میں منتقل کر دیے گئے اور کالفیا ملیشل کلرک مقرر ہوئے ۱۸۸۳ء میں کوئٹہ اور پشین کے پولیٹیکل ایجنٹ کے دفتر میں ہیڈ کلرکی پر ممتاز ہوئے۔ ۱۸۸۵ء میں کوئٹہ کے منصف اور مجسٹریٹ درجۂ دوم مقرر ہوئے ۱۸۹۶ء میں آپ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنری اور ایجنٹ گورنر جنرل بلوچستان کے پرسنل اسسٹنٹی کے عہدہ پر مامور ہوئے۔ اپریل ۱۹۰۲ء میں ترقی تنخواہ کے ساتھ بلوچستان سے سنٹرل انڈیا ایجنسی میں بعہدۂ اکسٹرا اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل سنٹرل انڈیا اندور میں معین ہوئے۔ بائیس سال تک آپ نے سرحد ہند یعنی بلوچستان کی خدمات انجام دیں۔ اس عرصہ میں جسقدر ایجنٹ گورنر جنرل بلوچستان آئے وہ سب آپ سے خوش رہے۔ جون ۱۸۹۹ء میں سرحدی خدمات کے صلہ میں گورنمنٹ نے آپ کو رائے صاحب کے خطاب سے معزز و سرفراز کیا۔ آپکی تصانیف سے تین کتابیں عمدۃ الجغرافیہ۔ تواریخ ہندوستان جغرافیۂ ہندوستان موجود ہیں جو طلباء کے استفادہ کے لیے ۱۸۷۰ء میں آپ نے تحریر کی تھیں۔ سکونت اندور۔
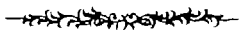
محمد غلام قادر خان۔ خان بہادر۔ آپ کی ولادت شہر آگرہ آباد میں ۲۔ مارچ ۱۸۵۳ء کو واقع ہوئی۔ آپ کے والد محمد سردار خان گورنمنٹ انگلشیہ کے عہد میں عرصۂ دراز تک ڈپٹی کلکٹری درجۂ اول کی خدمات انجام دیتے رہے پھر حیدرآباد دکن میں منصب تعلقداری پر ممتاز ہوئے اور وہیں انتقال کیا۔ آپ کے بھائی خان بہادر محمد عنایت حسین خان نے غدر ۱۸۵۷ء میں اکبرپور دہیں حکام کی جان و مال کی حفاظت کی۔ ان جان فروشانہ خدمات کے صلہ میں گورنمنٹ نے انکو خان بہادر کے خطاب اور انعامات سے سرفراز و ممتاز کیا۔ ڈپٹی کلکٹری کے عہدہ سے پنشن یاب ہونے کے بعد آپ وہ ریاست

ہنونت رام رام چندر - سیٹھ - راے بہادر - ولادت ۷ - نومبر ۱۸۴۷ء - آپ قوم ویش اگروال گوت گر سے تعلق رکھتے ہین - آپکے اسلاف کا قدیمی وطن پہلے حصار بھرجے پور رہا ہے بالفعل تقریبًا ایک صدی سے رزیڈنسی اندور مستقل مسکن ہے - آپ کے والد نے غدر ۱۸۵۷ء مین نہایت خیرخواہانہ طریقہ سے گورنمنٹ برطانیہ کی امداد کی - آپ ۱۸۷۴ عیسوی مین رزیڈنسی اندور کے خزانچی مقرر ہوے اور اب بھی اُسی معزز عہدہ پر ممتاز ہین - آپ نے بھی گورنمنٹ کی وفاداری کا اکثر اظہار کیا ہے - گورنمنٹ نے آپ ہی کی حسن سعی سے علاقہ غیر مین مسروقہ افیون لیجانے والون کی مناسب تادیب کی اور اُسکے صلہ مین آپکو ۱۹ - اگست ۱۸۸۱ء کو گورنمنٹ سے ایک خلعت فاخرہ مرحمت ہوا - رفاہ عام کے اُمور مین آپ کو خاص دلچسپی ہے - غریب مسافرون کی آسایش کے واسطے آپنے رزیڈنسی اندور مین ایک وسیع اور عالیشان دھرم سالہ بنوایا پھر اپنے متوفی والد کی یادگار مین ایک اور دھرم سالہ اور چھتری تعمیر کی - رامیشر جگنا تھ اور دوارکا مین زمین اور مکان دان کیے اور کئی مرتبہ قحط سالی کے موقعون پر غربا و مساکین کو مفت غلہ تقسیم کیا اور بازار کے نرخ سے ارزان فروخت کیا - ان تمام فیاضی اور غربا پروری کے کامون کے جلدو مین ۲۲ - جون ۱۸۹۷ء کو گورنمنٹ نے آپکو راے بہادر کے خطاب سے سرفراز و ممتاز کیا - سکونت اندور -

نندلال کول - پنڈت - راے صاحب - آپ کی عمر اسوقت چھیالیس سال کی ہے - آپ کے پردادا پنڈت گوبند رام کول اور دادا پنڈت ست رام کول سکھون کے عہد مین کشمیر کے منصب کارداری پر ممتاز تھے - اُنکی وفات کے بعد آپ کے والد پنڈت جنار دھن کول نے کشمیر کا توطن ترک کر کے امرتسر مین سکونت اختیار کی جہان پنڈت نندلال کول پیدا ہوے - آپ نے امرتسر کے کالج مین تعلیم حاصل کی ۱۸۷۴ء مین بعد

رائے بہادر سیٹھ ہوت رام رامچندر رئیس اندو

رائصاحب پنڈت مدن لال کول رئیس اندور

خان بہادر غلام قادر خان رئیس گوالیار

خان بہادر مولوی حکیم رحمان علی رئیس ریواں

نہایت بیدار مغزی سے انجام دیا۔ ۱۸۸۶ء میں قیام کونسل کے وقت آپ ممبر کونسل اور صیغہ جات سر رشتہ تعلیم و جنگلات و سرحدات و میونسپلٹی و دار الطبع کے مستقل نگران مقرر ہوئے۔ قحط سالی ۱۹۰۰-۱۸۹۹ء میں کار متعلقہ ریاست کے علاوہ سنٹرل افسر قحط بھی معین ہوئے۔ آپ کی خدمات لائقہ کے صلہ میں گورنمنٹ انڈیا نے ۱۹۰۸ء میں آپ کو بطور ذاتی اعزاز کے خاں صاحب کا خطاب مرحمت فرمایا اور جنوری ۱۹۱۰ء میں آپ کے زمانۂ ملازمت کی حسن کارگزاری کے صلہ میں نواب صاحب ٹونک نے اعتماد جنگ بہادر کا لقب اور پندرہ سو بیگہ اراضی بطور جاگیر معافی دوامی عطا فرمائی اور جوڈیشل ممبری کونسل کے معزز عہدہ پر سرفراز کیا۔ آپ کے ایک بھائی مرزا محمد اکبر علی خاں دہلی کے نامور اور معزز رئیس ہیں۔ دوسرے بھائی مرزا انوار علی خاں محکمۂ حسابات ریاست ٹونک کے افسر اعلیٰ ہیں۔ بالفعل آپ کی ایک دختر اور دو فرزند نرینہ موجود ہیں۔ سکونت ٹونک۔
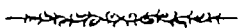
کستوری لال۔ منشی۔ رائے بہادر۔ ولادت اکتوبر ۱۸۴۶ء۔ آپکے برادر اکبر منشی دیوکی سدن کوریاڑی کی آنریری مجسٹریٹی کے اختیارات حاصل ہیں۔ آپ نے گورنمنٹ انڈیا کے محکمۂ پولس میں ملازمت اختیار کی جہاں وقتاً فوقتاً آپسے کارہائے نمایاں ظہور میں آئے۔ آپکی انھیں خدمات شائستہ کے صلہ میں گورنمنٹ انڈیا نے یکم جنوری ۱۸۹۱ء کو رائے بہادر کے خطاب سے سرفراز فرمایا۔ اِس سے قبل آپ راجپوتانہ مالوہ ریلوے میں اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پولس تھے جس سے آپ نے پنشن حاصل کی اور اسکے بعد آپ ریاست اندور کی انسپکٹر جنرلی پولیس کے معزز منصب پر سرفراز کیے گئے۔ آپکے ایک بھتیجے رائے لکھن لال پنجاب کے ڈسٹرکٹ جج اور آپکے فرزند ماتھوا پرشاد دہلی۔ اے پنجاب چیف کورٹ کے وکیل ہیں۔ سکونت اندور

محمد علی خان۔ مرزا۔ اعتماد جنگ بہادر۔ خان صاحب۔ آپ کی ولادت ۴۔ ستمبر ۱۸۵۵ء مطابق ۱۰۔ ذی الحجہ ۱۲۷۱ھ کو آپ کے وطن مالوف دہلی مین واقع ہوئی۔ آپ کا تاریخی نام شیر علی خان ہے۔ آپ خاندان مغلیہ سے تعلق رکھتے ہین آپ کے بزرگ گیارھوین صدی ہجری مین ترکستان اور سرحد ایران سے دہلی مین آئے اور سلطنت مغلیہ کی بعض بڑی خدمات اُنسے متعلق ہوئین۔ آپکے والد مرزا علیخان اور آپ کے چچا مرزا تہور علی خان قدامت ملازمت شاہی کے لحاظ سے بہادر شاہ آخری بادشاہ دہلی تک ملازم شاہی رہے اور بعد انتزاع سلطنت دہلی گورنمنٹ برطانیہ کی ملازمت مین داخل ہوے جہان صیغۂ پولس و فوجداری کے اعلیٰ عہدون سے فرائض انجام دیے۔ ۱۸۵۷-۵۸ء مین گورنمنٹ کی جانب سے قلعۂ دہلی کے دفتر شاہی کے معائن مقرر ہوے۔ مارچ ۱۸۶۹ء مین آپ کے والد کے انتقال کے بعد آپکے چچا مرزا تہور علی خان نے گورنمنٹ سے خوشنودی مزاج اور حسن خدمات کا سرٹیفکٹ حاصل کر کے ملازمت انگلشیہ سے ترک تعلق کر دیا اور نواب وزیر الدولہ بہادر والی ٹونک کے حسب الطلب ٹونک چلے گئے جہان آخر عمر تک اعلیٰ خدمتون پر مامور و سرفراز رہے اور گورنمنٹ انگلشیہ اور والیان ریاست ٹونک دونون کو رضامند اور خوش رکھا۔ آپ اپنے والد کی رحلت کے بعد اپنے نانا محمد طالع یار خان کے پاس ٹونک مین چلے آئے اور ابتدائی تعلیم ریاست مین حاصل کر کے مدارس دہلی مین علوم متداولہ مین مہارت تامہ پیدا کی۔ ۱۸۷۱ء مین آپ اپنے چچا مرزا محمد تہور علی خان وکیل ریاست ٹونک حاضر باش رزیڈنسی اندور میواڑ کے پاس چلے آئے اور ۱۸۷۴ء مین اُنکے قائم مقام اور ۱۸۸۱ء مین مستقل وکیل دربار مقرر ہوے۔ شروع ۱۸۹۵ء مین آپ کو عاقلانہ خدمات کے لحاظ سے نواب صاحب ٹونک نے صدر الجنبی ہاروتی و عہدۂ سفارت پر سرفراز کیا جسے آپنے

خانصاحب مرزا محمد علی خان رئیس ٹونک

رائے بہادر منشی کستوری لال رئیس اندور
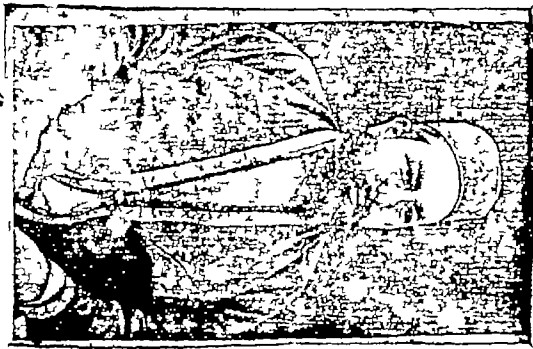
راما نج پرشاد سنگھ۔ لال۔ سی۔ آئی۔ ای۔ آپ کو خدمات شائستہ کے صلہ میں گورنمنٹ سے یکم جون ۱۹۲۰ء کو بطور ذاتی اعزاز کے خطاب مذکور مرحمت ہوا۔ سکونت ریواں۔

محمد حسن خان۔ سی۔ آئی۔ ای۔ گورنمنٹ انڈیا نے آپکی اعلیٰ خدمات کے صلہ میں آپ کو بطور ذاتی اعزاز کے سی۔ آئی۔ ای کے معزز خطاب سے ممتاز کیا۔ سکونت بھوپال۔

جوگل کشور۔ رائے بہادر۔ آپ ریاست گوالیار کے محکمہ کاشتکاری و زراعت کے اسسٹنٹ ڈائرکٹری کے عہدہ پر مامور ہیں۔ آپ کی اعلیٰ خدمات کے صلہ میں گورنمنٹ نے یکم جنوری ۱۹۲۰ء کو رائے بہادر کا خطاب مرحمت فرمایا۔ سکونت گوالیار۔

بینی مادھو گھوش۔ رائے بہادر۔ آپ کو مقامی قحط کمیٹی کے سکریٹری کی حیثیت سے گورنمنٹ انڈیا نے ۱۲۔ مئی ۱۹۲۰ء کو رائے بہادر کے معزز خطاب سے مخاطب کیا۔ سکونت سیہور۔

گنگا پرشاد۔ بابو۔ رائے بہادر۔ آپ ریاست ریواں میں اسسٹنٹ انجینیری کے منصب پر مامور ہیں۔ آپ کی قیمتی خدمات ریاست کے لحاظ سے گورنمنٹ ہند نے یکم جنوری ۱۹۲۰ء کو آپ کو خطاب مذکور سے معزز کیا۔ سکونت ریواں۔

جہان آپ نے چار برس تک کام کیا۔ ۱۸۸۴ء مین آپ نے سرکاری ملازمت اختیار کی اور آٹھ برس تک بندیلکھنڈ ایجنسی کے میر منشی رہے ۱۸۹۲ء مین آپ سنٹرل انڈیا ایجنسی مین پانچ برس تک ہیڈ منشی رہے پھر وہان سے ترقی پاکر آپ آنریبل ایجنٹ گورنر جنرل وسط ہند کے نیٹو اسسٹنٹ کے عہدہ پر مقرر ہوے ۷۔ جولائی ۱۸۹۶ء کو گورنمنٹ ہند نے آپکی خدمات ریاست نرسنگھ گڈھ مین منتقل کین جسکے آپ اب بھی سپرنٹنڈنٹ ہین۔ آپ کی حُسن کارگزاریونکا آنریبل ایجنٹ کی رپورٹون مین اکثر ذکر آیا ہے۔ ۱۹۰۲ء مین جب مسٹر بیلی ایجنٹ گورنر جنرل کشور ہند ریاست نرسنگھ گڈھ کو تشریف لے گئے تو آپ کی ریاست کی تمام اصلاحات و ترقیات ملاحظہ کین اور اپنی اسپیچ مین آپ کی حُسن کارگزاری کی تعریف کی اور اِسی دربار مین آپ کو قیصر ہند کا سیمی تمغہ مرحمت فرمایا گیا۔ سکونت نرسنگھ گڈھ۔
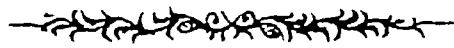
نانک چند۔ راے بہادر۔ سی۔ آئی۔ ای۔ تمغہ یافتہ قیصر ہند درجۂ اوّل۔ آپ اندور کے معزز عہدۂ دیوانی پر مامور ہین۔ گورنمنٹ انڈیا نے آپ کی اعلےٰ خدمات کے جلدو مین وقتاً فوقتاً مندرجۂ بالا خطابات اور تمغہ سے سرفراز فرمایا سکونت اندور۔

جوجھار دیو سنگھ۔ دیوان۔ راؤ بہادر۔ سی۔ آئی۔ ای۔ آپکو اعلیٰ خدمات کے جلدو مین گورنمنٹ انڈیا نے پہلے راؤ بہادر اور پھر یکم جنوری ۱۸۹۵ء کو سی۔ آئی۔ ای کے معزز خطاب سے سرفراز و ممتاز کیا۔ سکونت چرکھاری۔
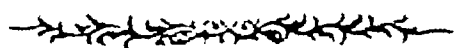
جسکو گورنمنٹ نے منظور کیا اور آپ کو اول درجہ کی پنشن عطا کی۔ دربار قیصری میں آپ کو امپیریل میڈل اور خاں بہادر کا خطاب عطا ہوا۔ جب ہر ہائنس مہاراجہ سیاجی راؤ گیکوار کو اختیارات حکمرانی عطا ہوئے تو گورنمنٹ ہند نے ازراہ خوشنودی مزاج آپ کو ایک بیش بہا خلعت اور ایک طلائی گھڑی عطا کی۔ آپکی کنارہ کشی کے کچھ دنوں بعد ہر ہائنس سر رنجیت سنگھ جی کے۔ سی۔ آئی۔ ای والی رتلام نے آپکو ۱۸۹۲ء میں ریاست کی دیوانی کے لیے منتخب کیا اور ۴۔ جولائی ۱۸۹۲ء عیسوی کو ایک عالیشان دربار میں آپ کو خلعت و مہر دیوانی عطا کی۔ ہر ہائنس کی افسوسناک وفات پر بھی آپ بدستور اپنے عہدہ پر قائم رہے اور ہر ہائنس سجن سنگھ کی نابالغی کے زمانہ میں آپ نے جو کارہائے نمایاں کیے اور ریاست میں جو تہذیب اور شائستگی پھیلائی وہ ہر آئینہ قابل ستائش ہے۔ جب ہر ہائنس حصول تعلیم کے بعد اپنی دارالریاست میں تشریف لائے تو ریاست کے نظم ونسق کے علاوہ راجہ صاحب کی تعلیم و تربیت کے فرائض بھی آپ کو مفوض ہوئے جنکو آپ نے نہایت لیاقت اور عمدگی سے ادا کیا۔ ۱۸۹۷ء میں قیصرہ مرحومہ نے آپ کو سی۔ آئی۔ ای کا خطاب عطا فرمایا۔ حال میں آپ کو قیصر ہند درجۂ دوم کا تمغہ عطا ہوا ہے۔ آپ اب بھی اس عہدۂ جلیل کے فرائض نہایت خوبی اور خوش اسلوبی سے انجام دیتے ہیں۔ سکونت رتلام۔

روشن لال لالہ۔ تمغہ یافتہ قیصر ہند۔ آپ نے ۱۸۹۰ء میں ۲۱ برس کی عمر میں آگرہ کالج سے کلکتہ یونیورسٹی کا امتحان بی۔ اے پاس کیا اور اُسی سال آپ ہر ہائنس مہاراجہ وشوناتھ سنگھ بہادر والی چھترپور کے اتالیق مقرر ہوئے ۱۸۰۰ء میں آپ کو راجکمار کالج نوگاؤں واقع بندیلکھنڈ کی ہیڈ ماسٹری ملی

مین تعلیم پائی۔ آپ نے کمسنی ہی مین گورنمنٹ کی ملازمت اختیار کی اور بہت جلد
ترقی حاصل کی۔ ابتداءً آپ امتحان مقابلہ کے ذریعہ سے بمبئی پریسیڈنسی کی صدر
عدالت کے گجراتی اور مرہٹی مترجم مقرر ہوے۔ ۱۸۶۲ء مین جب ہائی کورٹ
قائم ہوا تو گورنمنٹ نے آپکو عدالت کا مددگار مترجم اور گجراتی اور مرہٹی زبانونکا
ترجمان مقرر کیا جہان آپ نے رفتہ رفتہ ہیڈ مترجم اور ترجمان کے عہدہ پر ترقی
پائی۔ اِس عہدہ کے علاوہ آپ ہائی کورٹ کی اول بینچ کے اسسٹنٹ لارپورٹر
بھی تھے۔ صدر عدالت اور ہائی کورٹ کے کامون کے ایک طولانی تجربہ سے
آپ کی قانونی معلومات نہایت وسیع ہوگئی۔ آپ نے بمبئی کے سرکاری قانونی
کلاس مین شریک ہوکر جوڈیشل صیغہ کا امتحان پاس کیا اور آپ ماتحت جج مقرر
کیے گئے۔ قانون شہادت اور قانون معاہدہ کی پیچیدہ نوعیت کے خیال سے
گورنمنٹ بمبئی نے دو عالمون کے ساتھ آپ کو اِن قوانین کے مرہٹی اور گجراتی ترجمہ
کے لیے نامزد کیا اور اسکے صلہ مین بطور انعام ایک معقول رقم آپ کو مرحمت ہوئی۔
برودہ کمیشن مین آپ ترجمان مقرر ہوے تھے۔ ۱۸۷۵ء مین مہاراجہ گیکوار کی خواہش
پر گورنمنٹ ہند نے آپ کو برودہ بھیجا جہان آپ چیف جسٹس کے عہدہ پر مقرر
ہوے۔ یہان آپ نے اول جو کام کیا وہ ریاست کے جوڈیشل صیغہ کا انتظام
اور دیوانی اور فوجداری عدالتون کی رہنمائی کے لیے قواعد کی تدوین اور ترتیب
تھی۔ برودہ کی انتظامی رپورٹ مین راجہ سر ٹی مادھوراؤ نے بارہا آپکی حسن قابلیت
کا تذکرہ کیا ہے۔ ہزہائنس گیکوار کے سفر یورپ کے زمانے مین آپ بھی انتظامی
کونسل کے ایک ممبر تھے۔ اِس تقرری پر مسٹر میلول صاحب ایجنٹ گورنر جنرل
برودہ نے آپ کو مبارکباد دی۔ ہرچند مہاراجہ صاحب برودہ کو آپ کی
مفارقت ناگوار تھی مگر آپ نے پچپن سالگی کی وجہ سے پنشن کی درخواست کی

کو آپ کی حسن کارگزاری کی بست نہایت عمدہ رپورٹ کی اور لکھا کہ حسن قابلیت
سے بخشی کھاں سنگھ لے کیتان ہیپس صاحب کو ایک خطرناک موقع سے بچایا اور رئیس
امجھرہ کے بعض بیان کردہ شیروں کو گرفتار کیا ہے وہ نہایت ہی قابل تعریف ہے
اسی طرح گورنمنٹ ممبئی اور دیگر فوجی حکام نے آپکی دلاوری اور شجاعت کے
متعلق نہایت حوصلہ افزا الفاظ میں داد دی ہے۔ ۱۸۷۰ء میں آپنے انگلستان
اور براعظم یورپ کا سفر کیا اور ۱۸۷۷ء کے دربار دہلی میں اُن خدمات کے صلہ میں
جو آپ نے ہر محسٹی کی سلطنت ہند کی خیر خواہی میں کی تھیں آپ کو سی۔ایس۔آئی
کا خطاب ملا۔ اس قابل قدر اعزاز پر سرٹی مادھوراؤ نے یہ ارشاد فرمایا کہ" اس
عزت و سربلندی کا استحقاق آپ سے زیادہ کسی کو نہیں ہے اور آپ کو یہ اپنی
محنت وجانفشانی کا صلہ ملا ہے"۔ ۱۸۷۹ء کے آخر میں آپ سرونٹ ایبی کمانڈر چیف
مقرر ہوئے اور پھر آپ کو منصب جلیلہ وزارت عطا کیا گیا اور آپ اس منصب
جلیلہ پر ۱۸۸۳ء تک فائز رہے جسوقت آپ کنارہ کش ہوئے تو سرلیپل گریفن
صاحب نے آپ کے جوہر قابلیت کی بڑی تعریف کی۔ ۱۸۹۱ء میں آپ نے
بوجہ کبرسنی اجمیر میں قیام کیا۔ لیکن ۱۸۹۹ء میں آپ کو اس غرض سے اندور واپس
آنا پڑا کہ معاملات ریاست کو اپنے قیمتی مشوروں سے مدد دیں۔ چونکہ آپ نہایت
تجربہ کار اور زمانہ دیدہ ہیں اسلیے ہر مشکل اور پیچیدہ معاملہ میں کونسل ریاست آپسے
صلاح و مشورہ لیتی ہے۔ اسوقت آپ کی عمر بہتر برس کی ہے مگر آپ کی ہمت اور
مستعدی ویسی ہی ہے جسے لوگ تمثیلاً بیان کرتے ہیں۔ سکونت اندور۔
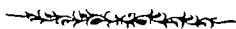
خورشید جی رستم جی۔ تھانہ والا۔ خان بہادر۔ سی۔آئی۔ای۔ ولادت ۴
مارچ ۱۸۳۵ء آپ نے پہلے اپنے وطن مالوف تھانہ اور پھر انسٹی ٹیوشن ممبئی

راجپوتانہ و وسطِ ہند

لکھمان سنگھ بخشی۔سی۔ایس۔آئی۔آپ ۱۷۔اپریل سنہ ۱۸۲۰ء کو بمقام بہلاوا (متعلقۂ ریاست جودھپور) ایک راجپوت خاندان مین پیدا ہوے۔سنہ ۱۸۳۴ء مین آپکے والدین جودھپور چھوڑکر اندور آ ئے۔حُسن اتفاق سے آپ ہز ہائنس مہاراجہ تکاجی راؤ مرحوم کے رفیق مکتب منتخب ہوے اور اِسطرح آپ نے مدرسۂ اندور مین تعلیم پائی۔جب مہاراجہ نے عنان حکومت اپنے دستِ اقتدار مین لی تو آپ کو کمیدان مقرر فرمایا۔سنہ ۱۸۵۲ء مین محتشم الیہ نے آپکو ایک خلعتِ فاخرہ اور جاگیر اور عہدۂ بخشی گری سے ممتاز و سرفراز فرمایا۔آپنے بہت سے کارہاے نمایان انجام دیے اور فوج کی آراستگی مین خاص سلیقہ صرف فرمایا۔آپ نے ایک فوجی مدرسہ قائم کیا اور رسالہ کے قواعد پر ایک کتاب بھی لکھی ہے جس سے ثابت ہوگیا کہ آپ اہل قلم اور صاحب سیف دونون ہین۔سنہ ۱۸۵۷ء مین گورنمنٹ انگلشیہ کی خیر خواہانہ خدمات آپ سے وقوع مین آئین۔جب سنہ ۱۸۶۱ء عیسوی مین لارڈ کیننگ صاحب وایسراے و گورنر جنرل ہند نے جبلپور مین دربار منعقد فرمایا تو محتشم الیہ نے آپ کو پانچ ہزار روپیہ کا ایک خلعت فاخرہ مرحمت فرمایا۔آپ نے فوجی خدمات اعلیٰ درجہ کی کی تھین۔کرنل ڈیورنڈ صاحب نے گورنمنٹ

خان بہادر خورشید جی رستم جی تھانہ والا رتلام

بخشی کھمان سنگھ سی ایس آئی رئیس اندور

راجپوتانہ ووسط ہند

فہرست اسماے گرامی خطاب یافتگان صوبۂ راجپوتانہ ووسط ہند

نام مع خطاب وسکونت	صفحہ
ب	
بالمکند - راے بہادر - رئیس گوالیار -	۱۴
بالا پرشاد - لالہ - راؤصاحب رئیس ریاست جگنی -	۲۳
بشیشر ناتھ - تمغہ یافتہ قیصر ہند - رئیس دیواس	۲۳
بلونت راؤ ٹرمبک راؤ بہادر - رئیس سیتامئو -	۳۰
بینی مادھو گھوش - راے بہادر - رئیس سیہور -	۶
پ	
پانڈورنگ بابوراؤ والاوالکر تمغہ یافتہ قیصر ہند رئیس رتلام -	۱۶
پرتاب سنگھ - لال - مہاراج کمار - راؤ بہادر رئیس ریوان -	۱۳
پرمانند - پنڈت - راے بہادر - رئیس جھالاوار -	۲۳
پیالال - مہتہ - راے - سی - آئی - ای - رئیس اجمیر -	۱۷
ٹ	
ٹیکارام - منشی - راے بہادر - رئیس اگوگڑھ	۳۵
ج	
جانکی پرشاد - راؤ بہادر - رئیس دتیا -	۳۰
جگجیون جیون مہتہ - راے بہادر - رئیس جیسلمیر -	۳۴
جوجھار دیوسنگھ - دیوان - راؤ بہادر - سی - آئی - ای - رئیس چرکھاری -	۵
جوگل کشور - راے بہادر - رئیس گوالیار -	۶
چ	
چھتر سال ٹھاکر - راؤ بہادر رئیس بیرسیہ علاقہ بھوپال -	۳۵
خ	
خورشید جی رستم جی - تھانہ والا - خان بہادر سی - آئی - ای - رئیس رتلام -	۲

راجپوتانہ و وسط ہند
RAJPUTANA & CENTRAL INDIA.
نولکشور پریس لکھنؤ

تقریب میں گورنمنٹ انڈیا نے ایک سند مرحمت فرمائی۔ رفاہ عام کے کامون کے صلہ میں یکم جون ۱۸۸۸ء کو آپکو گورنمنٹ ہند نے راؤصاحب کے خطاب سے اور ۲۰۔ جون ۱۸۹۸ء کو راؤبہادر کے خطاب سے سرفراز کیا۔ ایام قحط مین اپنے صرف سے آپ نے کارہاے رفع تکالیف جاری کیے اور گورنمنٹ کو بھی انتظام انسداد قحط میں مدد دی جسکے صلہ دمین گورنمنٹ نے ۲۶۔ فروری ۱۸۹۸ء کو خاص سند مرحمت کی۔ آپ کے اکتالیس مواضع اور کاروبار ساہوکاری کی کوٹھی ہے۔ آپ کے دو فرزند ہین۔ شیام سندر (ولادت ۱۸۹۶ء) کوسل کشور عرف چھمن (ولادت ۱۸۹۵ء)۔ سکونت جلیور۔

دیبی پرشاد۔ چودھری۔ راے صاحب۔ ولادت ۵۔ اپریل ۱۸۶۲ء۔ آپ جموئیہ چوبے برہمن ہیں۔ آپ کے بزرگ مالکھن سنگھ بندیلکھنڈ سے ملک متوسط میں آئے اور عملداری مرہٹہ میں چودھری مقرر ہوے۔ اور تسلط سلطنت برطانیہ کے وقت اُنھوں نے سرکاری حکام کو جدید انتظام قائم کرنے میں مدد دی۔ آپ چودھری امراؤ سنگھ کے فرزند ہین جو ملک متوسط مین ایک نامی شخص تھے۔ آپ میونسپل کمیٹی اور ڈسٹرکٹ کونسل کے ممبر اور آنریری مجسٹریٹ ہین۔ آپ کے حسن خدمات کے صلہ میں گورنمنٹ ہند نے یکم جنوری ۱۹۰۰ء کو آپ کو راے صاحب کے خطاب سے سرفراز کیا۔ آپ سیدہ مواضع کے زمیندار ہیں۔ آپ کے ایک فرزند رام پرشاد عرف شام سندر ہیں ولادت مارچ ۱۹۰۱ء۔ سکونت جبلپور۔

بہمن جی منوچہر جی۔ آپکو پبلک خدمات کے صلہ میں قیصر ہند کا تمغہ عطا ہوا۔

آر۔ متر ا۔ آپ کو پبلک خدمات کے صلہ میں قیصر ہند کا تمغہ عطا ہوا۔

بہاری لال بھارگو - راؤ بہادر - ولادت ۱۸۵۸ء - آپ کے بزرگ لالہ چیند ربھان خزانچی موضع ٹانگڑی ضلع گورگانوہ کے قدیم باشندے تھے - مگر ۱۸۲۰ء مین جبلپور مین سکونت گزین ہوے جہان وہ ٹوڈی رام - سیتارام - جیون رام رئیس آلہ آباد کی وساطت سے نائب خزانچی کے عہدے پر فائز ہوے - بعد چندے اُن کے حسن انتظام کے لحاظ سے گورنمنٹ انگلشیہ نے اُنکو جبلپور کا صدر خزانچی مقرر فرمایا اور اضلاع سیونی اور منڈلہ کے خزانہ بھی اُن کو مفوض ہوے - اس کام کے علاوہ اُنھون نے ۱۸۴۳ء مین تجارتی کاروبار اور ساہوکاری شروع کی - ۱۸۵۰ء مین مواضع مالگزاری خرید کیے اور ۱۸۵۶ء مین اُنھون نے راؤ بہادر بہاری لال کو متبنٰی کیا اور ۱۸۵۷ء مین افسران گورنمنٹ کے حکم سے جو جدید رسالہ قائم ہوا تھا اُسکے واسطے علاوہ خزانۂ سرکاری کے اپنی خاص کوٹھی سے گھوڑون کی خرید کے لیے روپیہ دیا - ۱۸۵۸ء مین اُنھون نے انتقال کیا حتی کہ اُسوقت راؤ بہادر کی عمر صرف نو برس کی تھی مگر حکام انگریزی نے آپ کو اسی عمر مین رام لال کی سربراہ کاری مین خزانچی مقرر کیا - آپ کے ایام نابالغی مین کوٹھی کی داد وستد اور زمینداری اور آپ کی تعلیم و تربیت کا انتظام رام لال سربراہ کار اور روپ رام منیب کے زیر نگرانی انجام پاتا رہا جب ۱۸۶۵ء مین بنک بنگال کی ایک شاخ خاص جبلپور مین کھولی گئی تو عہدۂ خزانچی گری شکست ہو گیا - اُسکے بعد ۱۸۶۷ء مین آپ ضلع سیونی کے خزانچی مقرر ہوے - آپ ۱۸۶۹ء یعنی عنفوان شباب ہی مین ہتکارنی اسکول کمیٹی کے وائس پریسیڈنٹ اور ۱۸۷۰ء مین ممبر مینوسپل بورڈ پھر ممبر ڈسٹرکٹ بورڈ اور ۱۸۷۶ء مین اسکول مذکور کے پریسیڈنٹ اور ۱۸۸۲ء مین آنریری مجسٹریٹ مقرر ہوے اور اب تک ہین ۱۸۹۳ء مین بھارگو کمرشیل بنک آپ ہی کی مساعی جلیلہ سے جبلپور مین قائم ہوا جسکے آپ لائف میجنگ ڈائرکٹر ہین - آپ کو تعلیمی ترقی کی جانب ابتدا ہی سے خاص میلان اور توجہ ہے - یکم جنوری ۱۸۷۷ء کو آپکو دربار قیصری دہلی کی

رائےصاحب چودھری دیبی پرشاد رئیس جلیور

راؤبہادر سیٹھ بہاری لال رئیس جبلپور

خان بہادر مولوی محمد حسین دیوان کھیراگڈھ

خان صاحب محمد امیر خان رئیس ناگپور

نانک چند - رائے صاحب - آپ ۱۸۵۶ء میں مقام بنارس پیدا ہوئے آپ کے والد بزرگوار بابو شیو دیال وہاں کے تاجر تھے - آپ نے کوئنس کالج بنارس میں تعلیم پائی ہے - اور بعد فراغ تعلیم سررشتۂ تعلیم کی ملازمت میں داخل ہوئے - آپ کی نمایاں خدمات کے صلہ میں آپ کو ۳ - جون ۱۹۰۲ء کو گورنمنٹ ہند سے خطاب رائے صاحب عطا ہوا - آپ سررشتۂ تعلیم میں اکیس سال تک ملازم رہے جہاں آپنے اپنی مفوضہ خدمات کو نہایت قابلیت اور لیاقت سے انجام دیا ہے اور آپ کی اُن گراں بہا خدمات سے ملک متوسط کے سررشتۂ تعلیم کو نہایت فیض اور فائدہ پہونچا ہے - سکونت ساگر -

بھٹ جی شاستری گھیٹ - پنڈت - مہامہو پادھیا - علوم مشرقی میں تجربہ رکھنے کے امتیاز میں گورنمنٹ انگلشیہ نے آپ کو بطور ذاتی اعزاز کے مہامہو پادھیا کا خطاب مرحمت فرمایا - سکونت ناگپور -

ایس سی سنیال - رائے بہادر - ۲۶ - جون ۱۹۰۲ء کو گورنمنٹ انگلشیہ نے آپ کی اعلیٰ خدمات کے صلہ میں آپ کو بطور ذاتی اعزاز کے رائے بہادر کے خطاب سے مفتخر کیا - سکونت ناگپور -

سرندر ناتھ بارت - رائے بہادر - آپ اسسٹنٹ سرجن جبلپور ہیں - آپ کی طبی خدمات کے صلہ میں گورنمنٹ ہند نے بطور ذاتی اعزاز کے یکم جنوری ۱۸۹۰ء کو آپ کو رائے بہادر کا خطاب مرحمت کیا - سکونت جبلپور -

امداد علی - خان بہادر - خطاب ہذا یکم جنوری ۱۸۹۵ء کو بطور ذاتی اعزاز کے آپ کو گورنمنٹ عالیہ سے مرحمت ہوا ہے - سکونت ڈموہ -

رام کرشن راؤجی - پنڈت - راؤ بہادر - خطاب ہذا - ۲۶ - جون ۱۹۰۲ء کو مرحمت ہوا - سکونت ناگپور -

کاشی ناتھ کیشو - ٹھاکر - راؤ بہادر - آپ کو خطاب راؤ بہادر ۹ - نومبر ۱۹۰۱ء کو بطور ذاتی اعزاز کے مرحمت ہوا - سکونت رائے پور -

وامن مہادیو کولھٹکر - راؤ بہادر - آپ کو خطاب راؤ بہادر ۲۱ - مئی ۱۸۹۸ء کو مرحمت ہوا ہے - سکونت جبلپور -

راجا رام سیتا رام دیکشت - راؤ بہادر - آپ نے خطاب ہذا سے یکم جنوری ۱۸۹۰ء کو سرفرازی حاصل کی - سکونت ناگپور -

باپو راؤ دادا - راؤ بہادر - آپ کو خطاب راؤ بہادر یکم جنوری ۱۸۹۸ء بطور ذاتی اعزاز کے مرحمت ہوا - سکونت ناگپور -

اُمان چرن چکرورتی - بابو - رائے بہادر - ۲۲ - جون ۱۸۹۷ء کو آپ کو خطاب رائے بہادر عطا ہوا - سکونت ناگپور -

نربھے سنگھ مندلوئی ۔ سہاگ پوری ۔ راؤ صاحب خطاب ہر یکم جنوری ۱۸۹۲ء کو عطا ہوا ۔ سکونت ہوشنگ آباد ۔

سی رنگیا نیدو ۔ راؤ صاحب ۔ راؤ بہادر ۔ یکم جنوری ۱۸۹۱ء کو راؤ صاحب کا خطاب مرحمت ہوا تھا ۔ پھر کلدوے حسن خدمات عدالتی خطاب راؤ بہادر دوسری جنوری ۱۸۹۹ء کو عطا ہوا ۔ سکونت ناگپور ۔

بلونت راؤ بھسکاٹے ۔ راؤ صاحب خطاب ہر ۲ ۔ مئی ۱۸۹۱ عیسوی کو مرحمت ہوا ۔ سکونت رائے پور ۔

آر ۔ نارائن راؤ ۔ راؤ صاحب ۔ خطاب ہر ۱۶ ۔ فروری ۱۸۸۷ عیسوی کو تقریب جشن جوبلی حضور قیصرہ آنجہانی مرحمت ہوا ۔ سکونت وردہا ۔

موہن لال سیٹھ ۔ رائے صاحب ۔ آپکی اعلیٰ خدمات کے لحاظ سے گورنمنٹ انڈیا نے آپ کو بطور ذاتی اعزاز کے رائے صاحب کے خطاب سے ممتاز فرمایا ۔ سکونت ساگر ۔

بیزن جی دادا بھائی ۔ عتا ۔ خان بہادر خطاب ہر یکم جنوری ۱۸۹۰ء کو مرحمت ہوا ۔ سکونت ناگپور ۔

علیم الدین ۔ قاضی ۔ خان بہادر ۔ آپ مرواڑہ میں تحصیلداری کے عہدہ پر فائز ہیں آپ کو خطاب خان بہادر یکم جنوری ۱۸۹۰ء کو مرحمت ہوا ۔ سکونت دموہ

نرپراج سنگھ - لالہ - زمیندار - رائے بہادر خطاب ہذا یکم جنوری ۱۹۰۰ء کو عطا ہوا - سکونت برپلی ضلع سمبھلپور -

رگھوناتھ گجانند - تمغہ یافتہ قیصر ہند - آپ کی پبلک خدمات کی جلد وین گورنمنٹ انگلشیہ نے آپ کو بطور ذاتی اعزاز کے قیصر ہند کا تمغہ مرحمت کیا - سکونت نرسنگھپور -

ٹیکارام سیٹھ - رائے بہادر - یہ خطاب آپ کو بطور ذاتی اعزاز کے ۲۴ - مئی ۱۸۸۹ء کو عطا ہوا - سکونت نرسنگ پور -

ہری ہر سنگھ - رائے بہادر - یہ خطاب آپ کو یکم جنوری ۱۸۹۴ء کو بطور ذاتی اعزاز کے عطا ہوا ہے - سکونت پدم پور چندر پور سمبلپور -

کالیداس - چودھری - بابو - رائے بہادر - ۲۶ - مئی ۱۸۹۴ء کو یہ خطاب آپ کو بطور ذاتی اعزاز کے عطا ہوا ہے - سکونت ہوشنگ آباد -

ونایک جگیشر بٹی - رائے بہادر - یکم جنوری ۱۸۷۷ء کو سرکار سے آپ کو یہ خطاب بطور ذاتی اعزاز کے عطا ہوا - سکونت ناگپور -

الیجا جیکب - خان صاحب خطاب ہذا یکم جنوری ۱۸۹۸ء کو مرحمت ہوا - سکونت رائے پور -

تقریباً دو سال کا عرصہ ہوا کہ گورمنٹ نے اُنکی خدمات ریاست کھیراگڈھ کو منتقل کردیں جہاں وہ دیوان ریاست مقرر ہوے تھے۔ اُنکے فرزند مایور راؤ دانی کو ۱۹ء میں گورمنٹ نے امداد قحط کے محکمہ میں اسسٹنٹ چارج افسر مقرر کیا۔ اس ذمہ داری کے کام کو آپ نے نہایت دیانت اور مستعدی سے انجام دیا۔ اسکے جلد ہی گورمنٹ نے یکم جنوری ۱۹۰۱ء کو آپ کو راؤ صاحب کے معزز خطاب سے سرفراز کیا۔ اسکے قبل آپ رائپور بیچ کے آنریری مجسٹریٹ تھے اور اب لوکل بورڈ اور ڈسٹرکٹ کونسل کے ممبر ہیں۔ آپ کی خیرخواہانہ خدمات کے لحاظ سے درباریوں کی فہرست میں بھی آپ کا نام داخل ہے آپ کے قصبہ میں ایک مسلم مواضع ہیں اور ایک گاؤن میں آپ کا حصہ ہے اسوقت آپ کی عمر تیس سال کی ہے۔ سکونت رائے پور۔

بشیشر داس۔ رائے بہادر خطاب ہوا ۹۔ نومبر ۱۹۰۱ء کو آپکو مرحمت ہوا۔ سکونت کامپتی۔

لکھمی چند سیٹھ۔ رائے بہادر آپ مالگزار و مہاجن ہیں خطاب ہوا آپکو ۹۔ نومبر ۱۹۰۱ء کو عطا ہوا۔ سکونت بالا گھاٹ۔

دُرگا شنکر پنڈت۔ دوبے۔ رائے بہادر خطاب ہوا یکم جنوری ۱۹۰۱ء کو عطا ہوا۔ سکونت ہٹا ضلع دموہ۔

چندر کمار چیٹر جی۔ مالو۔ رائے بہادر خطاب ہوا یکم جنوری ۱۹۰۱ء کو عطا ہوا۔ سکونت ہوشنگ آباد۔

جو نسلاً بعد نسلٍ چلا آتا ہے ۱۸۴۲ء مین اُنکے انتقال کے بعد اُنکے فرزند اور آپ کے
والد چودھری دسرت (جسرت) قابض جائداد آبائی ہوے مثل اپنے والد کے یہ بھی
بڑے مخیر و فیاض تھے ۱۸۶۵ء مین ٹون ہال بنانے کی ضرورت سے اُنھون نے کئی
ہزار روپیہ کا ایک باغ گورنمنٹ کو دیدیا جسکا نام گورنمنٹ نے دسرت باغ رکھا اور اُس
مین ٹون ہال تعمیر کرایا ۱۸۶۶ء مین اُنھون نے رحلت کی تو آپکی والدہ نے سدا برت
یعنی مساکین و محتاجین کی پرورش کے لیے اسی ہزار کی مالیت کے مواضع کا منافع وقف
کردیا جو اسوقت تک بدستور جاری ہے اور مہادیوجی کا مندر۔ جین مندر۔ ایک
کنوان اور ایک تالاب تعمیر کیا۔ اِسکے علاوہ اجودھیا مین اور حمیاپور بھاگلپور مین
غربا کی آسائش کے لیے ایک ایک دھرم سالہ بنوایا۔ اُنکا انتقال ۱۸۹۲ء مین ہوگیا۔
آپ نے بھی اُس انتظام سابقہ کو بدستور جاری و قائم رکھا۔ زمانۂ قحط سالی مین آپ نے
اکثر غربا کی دستگیری کی اور ایک ہزار روپیہ ہتکارنی ہائی اسکول جبلپور کی تعمیر کے لیے دیا۔
آپ کو ان فیاضانہ کارروائیون اور مذہبی پابندیون کی وجہ سے باشندگان شہر اور
حکام وقت ہمیشہ محبت اور وقعت کی نظر سے دیکھتے رہے۔ آپ کی ارضی جائداد جبلپور
مین واقع ہے۔ سکونت جبلپور۔
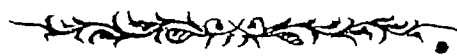
باپوراؤ دانی۔

راؤصاحب۔ اس خاندان کا اصلی مستقر دکن ہے۔ آپکے
دادا رام چندر دانی ریاست ناگپور مین تحصیلدار تھے جہان بعد چندے اُن کو دان کا
کام سپرد کیا گیا جو اُس زمانہ مین ایک ممتاز اور ذمہ داری کی خدمت سمجھی جاتی تھی۔
راجہ ناگپور نے اُن کی اِس حسن کارگزاری کے صلہ مین خدمت مذکورہ کی رعایت سے
دانی کا خطاب عطا کیا جو اُسکے بعد سے ایک موروثی لقب ہوگیا۔ آپ کے والد گنپت راؤ
دانی نے ایک عرصہ تک تحصیلدار رہکر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنری کے عہدہ تک ترقی کی

کانسٹبل مقرر ہوکر ضلع بانس بریلی واقع ممالک متحدۂ آگرہ واودھ کو بھیجے گئے۔ پھر کچھ دنوں کے لیے الہ آباد کو تبدیل کیے گئے جہاں سے آپ ملازمت سے مستعفی ہوکر یکم فروری ۱۸۷۴ء میں ضلع سیونی چھپارہ واقع ملک متوسط کے محکمۂ پولس میں بھرتی ہوئے اور رفتہ رفتہ ترقی یاب ہوکر فی الحال آپ انسپکٹر درجۂ دوم ہیں۔ ۱۸۷۹ء میں آپ نے ضلع سیونی میں مسلح ڈاکوؤں سے ایک دشوار گزار جنگل میں مقابلہ کرکے اُن کو گرفتار کیا۔ اسکے صلہ میں صاحب چیف کمشنر نے سر دربار عام ایک شمشیر عطا کی۔ ۱۸۸۱ء مین ضلع ساگر میں تبدیلی ہوئی۔ یہاں کی نمایاں خدمات پر بھی حکام وقت نے اسناد خوشنودی مزاج عنایت کیے۔ پھر ۱۸۸۹ء مین ضلع نماڑ میں تبدیل کیے گئے۔ یہ ضلع ریاست اندور دھار۔ خاندیش اور برار سے ملحق ہے جہاں ڈاکہ زنی کی وارداتیں کثرت واقع ہوتی ہیں۔ یہاں کے قزاقوں کے کئی مسلح گروہ آپ نے گرفتار کیے جسکے صلہ میں ۱۸۹۵ء میں صاحب چیف کمشنر نے دربار عام میں ایک پستول مرحمت کیا۔ آپ اپنے زمانۂ ملازمت میں حکام وقت اور باشندگان شہر میں معزز اور نامور رہے ان حسن خدمات کے صلہ میں ۲۔ جون ۱۹۰۷ء کو گورنمنٹ انڈیا نے آپ کو خان صاحب کے خطاب سے سرفراز کیا۔ سکونت نرسنگپور۔
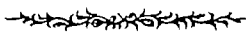
بھیّالال۔ چودھری۔ آپ کے بزرگ چودھری دلیت ۱۸۵۵ء میں مرہٹون کے عہد مین وارد جبلپور ہوے۔ اُس زمانہ میں یہاں کی آبادی بہت پاشان اور کم تھی اُنکے بیٹے مدو چودھری فیاضی اور غربا پروری میں اُسوقت اپنی آپ نظیر اور بہت زیادہ معزز اور نامور تھے اور ۱۸۱۸ء مین گورنمنٹ انگلشیہ کے تسلط کے وقت بھولے امن وامان قائم رکھنے آبادی کو ترقی دینے اور جدید بندوبست جاری کرنے میں گورنمنٹ کو قیمتی مدد دی جس کے صلہ میں وہ چودھری کے خطاب سے سرفراز کیے گئے

محمد احفاظ الرحیم - حافظ - شیخ - خان صاحب - ولادت ۲۳ - مارچ ۱۸۶۴ء
آپ کے بزرگ شیوخ انصار سے تھے اور خاص مدینۂ طیبہ کے متوطن تھے - سلطان بلبن کے عہد مین دہلی مین آئے اور بعد چندے میرٹھ مین سکونت پذیر ہوے چنانچہ آپ کا مولد و مسکن بھی یہی شہر ہے - آپ نے بارہ سال کی عمر مین قرآن مجید حفظ کیا اور بیس برس کے سن مین عربی - فارسی اور بقدر ضرورت انگریزی مین مہارت حاصل کی اسکے بعد کشمیر کو گئے جہان آپ حاکم عدالت کے عہدہ پر مامور ہوے - سری مہاراجہ رنبیر سنگھ والی کشمیر نے آپ کی حسن کارگزاری دیکھکر آپکو جلد جلد مختلف مناصب جلیل پر ترقی دی یہانتک کہ آپ ضلع مناور قلمرو جمون کے عہدۂ ڈپٹی کمشنری پر سرفراز کیے گئے جس کے فرائض آپ نے عرصہ تک نہایت عمدگی سے انجام دیے - مگر مہاراجہ صاحب کے انتقال کے بعد بوجوہ چند در چند آپ وہان سے قطع تعلق کر کے ملک متوسط مین چلے آئے - یہان کے حکام نے آپ کی خاندانی وقعت کے لحاظ سے آپ کو عہدۂ منصفی پر مامور کیا - کچھ عرصہ کے بعد آپ تحصیلدار ہو گئے اور اُس عہدہ کے فرائض آپ اسوقت تک ادا کر رہے ہین سنہ ۱۸۹۷ء کی خشک سالی مین انسداد قحط کا کام آپ کے سپرد کیا گیا جسے آپ نے نہایت جانکاہی سے انجام دیا - اسکے جلدو مین گورنمنٹ انڈیا نے یکم جنوری سنہ ۱۸۹۸ء کو آپ کو خان صاحب کے خطاب سے معزز او مفتخر کیا - آپ کے والد حاجی شیخ محمد عبدالرحیم صاحب بھی عرصۂ دراز تک اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر رہے ہین اور فی الحال پنشن پاتے ہین - آپ کے چچا اور اکثر اعزا بھی معزز مناصب پر مامور ہین - سکونت مرواڑہ ضلع جبلپور -

---

نواب علی شاہ - سید - خان صاحب - آپ کی ولادت سنہ ۱۸۴۹ء مین موضع کھل خانپور ضلع گجرات پنجاب مین واقع ہوئی - آپ کے والد سید چراغ علی شاہ تھے - معمولی نوشت و خواند کے بعد آپ یکم اپریل سنہ ۱۸۶۸ء کو ضلع گوجرانوالا کے محکمۂ پولس مین

خانصاحب مستی نواب علی شاہ رئیس نماڑ

خانصاحب محمد احاط الرحیم رئیس مڑداره

راو صاحب پوراو دائی رئیس رلسے پور

چودھری کھیالال رئیس جبلپور

مامور تھے نوکر ہو گئے اور ستمبر ۱۸۸۵ء میں عہدۂ تحصیلداری سے پنشن حاصل کی اور رہلی میں ۳۱-جنوری ۱۹۰۳ء کو انتقال کیا۔ آپ نے عربی و فارسی کی تعلیم حاصل کی اور اپریل ۱۸۵۹ء میں چودہ سال کی عمر میں ملازمت سرکاری میں داخل ہوئے۔ ۱۸۶۳ء میں سررشتہ دار مقرر ہوئے مگر اُسی سال آپ نے اس عہدہ سے استعفا داخل کیا۔ اپریل ۱۸۶۴ء میں ہوشنگ آباد سے دموہ کو چلے گئے۔ اور پھر آپ محکمۂ بندوبست میں محصرم مقرر ہوئے۔ بعد اختتام بندوبست آپ نے نومبر ۱۸۶۶ء میں وکالت کا امتحان دیا اور ۲-فروری ۱۸۶۷ء سے آپ نے دموہ میں وکالت شروع کی۔ ستمبر ۱۸۷۵ء سے آپ پھر رہلی میں آگئے۔ اور یہیں وکالت کرتے ہیں دسمبر ۱۸۹۶ء میں علاقۂ رہلی میں قحط پڑا اور آپ محتاج خانے کے آنریری سپرنٹنڈنٹ قرار دیے گئے اور تمام فرائض کو نہایت خوش اسلوبی اور مستعدی سے انجام دیا آپ کو حسن خدمات کے صلہ میں یکم جنوری ۱۸۹۸ء کو خانصاحب کا خطاب عطا ہوا اور ۲۶ فروری ۱۸۹۸ء کو ایک دربار عام میں صاحب چیف کمشنر بہادر ملک متوسط نے مقام جبلپور میں آپ کو دو سندیں عطا کیں جنمیں سے ایک خطاب خانصاحب کی اور دوسری جشن ملکہ معظمہ قیصرہند کی جوبلی کے متعلق ہے۔ سکونت رہلی ضلع ساگر۔

چندی پرشاد۔ رائے بہادر۔ آپ چاندا کے مالگزار ہیں۔ آپکی خدمات نمایاں کے صلہ میں گورنمنٹ سے ۲۶ جون ۱۹۰۲ء کو بطور ذاتی اعزاز کے خطاب مذکور عنایت ہوا سکونت چاندا

بھارگو لکشمن گڈگل راؤ بہادر۔ آپکی اعلیٰ خدمات کے صلہ میں گورنمنٹ انگریزی سے یکم جنوری ۱۸۹۷ء کو آپکو بطور ذاتی اعزاز کے خطاب مذکور عطا ہوا سکونت ناگپور

خدمات ریاست راج نند گانون مین منتقل ہوئین جہان آپ عہدۂ سپرنٹنڈنٹی پر ممتاز ہین اور جملہ سات سو بیس روپیہ ماہوار پاتے ہین۔ سکونت ریاست راج نند گانون

رالگھو باجی مہاڑک۔ راؤ بہادر۔ آپ کے مورث اعلیٰ سابق مین راجہ مہاراجہ ساہو چھترپتی والی ریاست پونا کے مان کڑہی اور جاگیردار تھے۔ مان کٹری ایک تعظیمی لقب ہے جو راجہ صاحب موصوف کی سرکار سے ممتاز لوگونکو عطا ہوتا تھا۔ راجہ نمباجی کو فتحیاب سرکار کا خطاب اور پرگنہ راجم بطور جاگیر کے ملا تھا۔ اب بھی آپکے خاندان کے لوگ سرکار کے لقب سے ملقب ہین۔ ہنونت راؤ کے پرپوتے رگھوپت راؤ آپ کے والد تھے۔ ۱۸۸۴ء سے آپ بجاے اپنے والد کے متمکن اور اس اعزاز سے بہرہ اندوز ہین۔ یکم جنوری ۱۸۹۷ء کو آپ کی نمایان خدمات کے جلدو مین گورنمنٹ نے راؤ بہادر کے خطاب سے سرفراز کیا۔ آپ کے اکلوتے شانزدہ سالہ فرزند لال گپت راؤ راج کمار کالج مین تعلیم پا رہے ہین۔ اسوقت آپکے قبضہ مین معافی کے پچیس گانون ہین۔ آپ ضلع راے پور کے لوکل بورڈ اور ڈسٹرکٹ کونسل کے ممبر ہین اور اس سال کے دربار تاجپوشی دہلی کے لیے گورنمنٹ نے آپکو مدعو کیا ہے سکونت قصبۂ راجم تحصیل رائپور

محمد عبد الرحمان۔ خانصاحب۔ آپکی ولادت ۱۴ اگست ۱۸۴۴ عیسوی کو ہوشنگ آباد مین واقع ہوئی۔ آپ روہیلے پٹھان ہین۔ آپکے جدامجد فقیر محمد خان رامپوری پہلے راجہ ناگپور کی سرکار مین ملازم تھے۔ بعدہ گورنمنٹ انگلشیہ کی ملازمت اختیار کی اور تمنداری کے عہدہ پر مامور ہوے اور آخر مین میسور کی کمان حاصل کی جہان اُنھون نے ۱۸۳۹ء مین انتقال کیا۔ آپ کے والد محمد امیر خان میسور سے ہوشنگ آباد چلے گئے جہان اپنے بھائی غلام رسول خان کی کوشش سے جو منشی گری کے عہدہ پر

راے بہادر ٹھاکر گجراج سنگھ رئیس راے پور

راجہ برج راج سنگھ رئیس کھریار راے پور

خان بہادر منشی عبدالرحمان رئیس رہلی ساگر

راؤ بہادر رگھوبا جہاڑک راجم راے پور
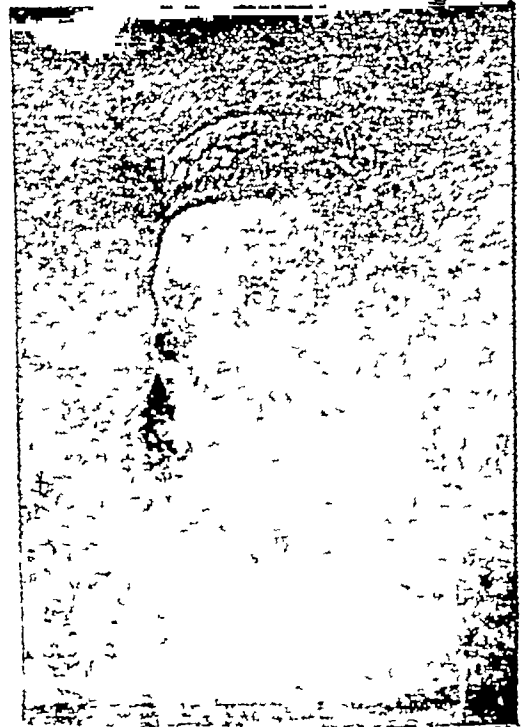
چوہان راجپوت اور مہاراجہ پرتھی راج والی دہلی کی نسل میں ہیں۔ سنہ ۱۱۹۳ء میں جب سُلطان محمد غوری نے جنگ تھانیسر میں پرتھی راج کو شکست دی اور سلطنت دہلی کو مسخر کیا تو اُنکے بیٹے پتمبر سنگھ چھتیس گڈھ چلے گئے۔ انکے بیٹے رمئی کنور نے پٹنہ راج قائم کیا۔ اُنکی اولاد میں مہاراج بھوپال دیو تھے جنھوں نے اپنی ریاست کو دو حصوں میں تقسیم کرکے اپنے بیٹوں کو دیدیا۔ بھوپال دیو کے اس بیٹے کی اولاد میں جو پٹنہ کا مالک ہوا تھا مہاراج نرسنگھ دیو تھے جنھوں نے پھر اپنے راج پٹنہ اور کھریار کو دو حصوں میں تقسیم کیا کھریار کی گدی کے مالک اُنکے چھوٹے بیٹے گوپال رائے ہوے۔ انگریزی عملداری سے پہلے راجگاں کھریار بھوسلہ دربار کے مطیع تھے۔ جب ناگپور کی ریاست قلمرو برطانیہ میں شامل ہوئی تو راجگاں کھریار زمرۂ زمینداراں میں شریک کیے گئے۔ آپ کرشن چندر کی اولاد ہیں اور پدمن سنگھ کے جانشین ہیں۔ پدمن سنگھ کو گورنمنٹ انگلشیہ نے اُنکے خیرخواہانہ خدمات سے خوش ہوکر راجہ کا ذاتی خطاب عطا فرمایا تھا۔ آپ نے اپنے علاقہ میں انگریزی اور ہندی مدرسہ اور اسپتال جاری کیے ہیں سنہ ۹۷-۱۸۹۶ عیسوی کی قحط سالیوں میں آپ نے مفلس اور قحط زدہ لوگوں کی امداد میں رقم کثیر صرف کی اور خیراتخانے اور امدادی کام کھولے جسکے صلہ میں آپ کو یکم جنوری سنہ ۱۹۰۱ء کو تمغہ قیصرہند درجۂ اول عطا ہوا۔ آپ آنریری اسسٹنٹ کمشنر اور مجسٹریٹ بھی ہیں۔ آپ کے صاحبزادہ بیرکرم دیو ہیں۔ سکونت کھریار ضلع رائے پور۔

گجراج سنگھ۔ رائے بہادر۔ آپ ۲۲ جون سنہ ۱۸۹۱ء کو ممالک متوسط میں عہدۂ اکسٹرا اسسٹنٹی پر مامور ہوے۔ ۱۵ دسمبر سنہ ۱۸۹۴ء کو بصلہ حسن خدمات آپکو رائے بہادر کا خطاب مرحمت ہوا۔ آپ یکم جنوری سنہ ۱۹۰۱ء کو درجۂ سوم کے اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر مقرر ہوے جسکی تنخواہ پانچسو روپیہ ہے۔ ۱۲ ستمبر سنہ ۱۹۰۱ء سے آپکی

آپ کی اِن خدمات بانستہ کے صلہ مین گورنمنٹ نے ۲۰ مئی ۱۸۹۰ء کو بطور ذاتی اعزاز کے آپ کو راے بہادر کے خطاب سے سرفراز فرمایا۔ سکونت ساگر۔

ہرندر ناتھ راے۔ تمغہ یافتۂ قیصر ہند۔ ولادت ۱۶ جنوری ۱۸۶۶ء۔ آپکے والد چودھری ستی ناتھ راے تھے۔ آپکے آبا و اجداد کا اصلی وطن تاکی ضلع چوبیس پرگنہ واقع بنگال ہے۔ آپ نے ۱۸۸۲ء سے اپنی تعلیم کیننگ کالج لکھنؤ مین شروع کی جہان سے آپ نے کلکتہ یونیورسٹی کے انٹرنس اور ایف۔ اے کے امتحانات پاس کیے جنمین آپ نے بطور سکنڈ لینگوج کے فارسی زبان لی تھی اور ۱۸۸۹ء مین کلکتہ مڈیکل کالج سے آپ نے علم طب و جراحی کی سند حاصل کی اور بھوانی پور کلکتہ مین آپ نے مطب کرنا شروع کیا۔ ۱۸۹۵ء سے ۱۸۹۷ء تک آپ کلکتہ کارپوریشن مین ڈیکل انسپکٹر مقرر رہے۔ یکم نومبر ۱۸۹۷ء کو ناگپور واقع ملک متوسط کے افسر صحت معین ہوے ۲۳ مئی ۱۹۰۱ء کو انسداد طاعون کی نمایان خدمات کے جلدو مین گورنمنٹ نے آپ کو تمغۂ قیصر ہند درجۂ دوم عطا کیا۔ سکونت ناگپور۔
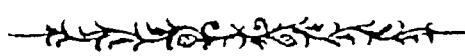
چھوٹے لال۔ تمغہ یافتہ قیصر ہند۔ آپکو گورنمنٹ انگلشیہ نے آپکی ملکی اعلیٰ خدمات کے صلہ مین بطور ذاتی اعزاز کے قیصر ہند کے تمغہ سے سرفراز و ممتاز کیا۔ سکونت چاندا۔
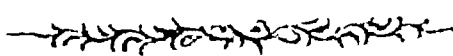
دین بندھو۔ پٹنائک۔ راے صاحب۔ آپ کو خطاب ۱۳ جون ۱۸۹۷ء کو مرحمت ہوا۔ آپ سون پور کے دیوان ہین۔ سکونت سونپور۔
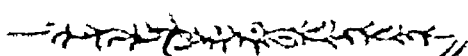
برج راج سنگھ دیو۔ زمیندار کھریار۔ تمغہ یافتۂ قیصر ہند درجۂ اول۔ آپ

رایصاحب پنڈت منالال دوبے رئیس جبلپور
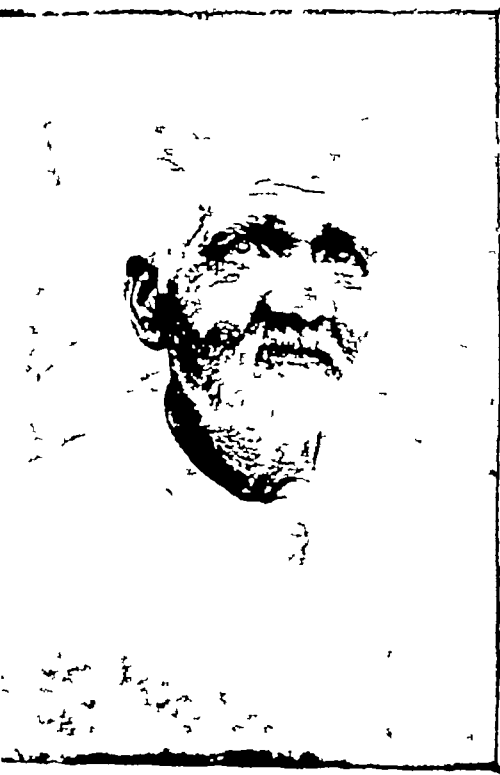
رائے بہادر ٹھاکر مہاراج سنگھ رئیس ساگر

رایصاحب پنڈت کرپاشنکر رئیس جبلپور

بابو ہریندر ناتھ رائے قیصر ہند رئیس ناگپور

دو مواضع کے معافی دار تھے اور کھوائی میں قصبۂ تیھوریا کی گڈھی اُن ہی کی تعمیر کرائی ہوئی موجود ہے۔ عذر ۱۸۵۷ء میں آپ نے بیس ہزار روپیہ سرکار انگلشیہ کو بطور راہ ادستعار دیئے تھے جو گورنمنٹ نے بعد تسلط تام مع سود واپس کردیئے آپ بچپن سے ساگر ہی میں سکونت پذیر رہے اور وہیں ہندی اور فارسی کی تعلیم حاصل کی اور ایسی ذہانت سے کئی مرتبہ انعام اور طلائی تمغہ پائے۔ بعد فراغ کچھ دنوں اسکول کے مدرّس رہے اسکے بعد ۱۴ مارچ ۱۸۵۴ء کو آپ محکمۂ بندوبست میں ملازم ہوئے ۱۸۵۶ء میں محرّر بندوبست ہوکر جھانسی کو تبدیل کیے گئے ۷ جون ۱۸۵۷ء کو جھانسی میں فوج سرکاری کی بغاوت سنکر آپ نے اپنے ایک عزیز ٹھاکر رگھناتھ سنگھ کو جمعیت بہم پہونچانے کی غرض سے روانہ کیا۔ چنانچہ وہ ایکسو پچاس مسلح سپاہی لیکر فوراً جھانسی میں داخل ہوئے مگر گولی بارود کے دستیاب ہونے سے وہ ناکام رہے اور رانیِ جھانسی کا قبضہ ہوگیا جس سے آپ کو سخت مصیبت اُٹھانا پڑی۔ بالآخر آپ تبدیل لباس کرکے جھانسی سے پیادہ پا روانہ ہوئے اور سات دن میں ساگر میں داخل ہوئے امن و امان قائم ہونے کے بعد آپ پھر جھانسی کی محرری پر مامور ہوئے۔ یہاں آپ سرکاری فوج کے ساتھ ساتھ پھرتے رہے اور افسران فوج کو مقامات مورچہ بندی کا نقشہ تیار کرنے اور باغیوں کے حرکات و سکنات کی اطلاع دینے میں مدد دی۔ اسکے بعد آپ ڈپٹی کلکٹر ساگر کے عہدۂ منصرمی پر ترقی یاب ہوئے۔ ۱۸۶۶ء میں عہدۂ مذکور کی تخفیف کی وجہ سے آپ کنارہ کش ہوگئے۔ گو حکام دوسرے معزز عہدے دیتے رہے مگر آپ نے زمینداری کے کاموں کو ترجیح دی اور گوشہ نشینی اختیار کی۔ تیرہ سال کے بعد یعنے ۱۸۷۹ء مین آپ نے پھر گورنمنٹ کی خدمات بلامعاوضۂ تنخواہ انجام دینا شروع کیں آپ پہلے ڈسٹرکٹ بورڈ کے ممبر مقرر ہوئے پھر ۱۸۹۰ء سے آنریری مجسٹریٹی کے اختیارات عطا ہوئے۔ اسکے بعد جیلخانہ کے وزیٹر یعنے معائنہ مقرر ہوئے

کرپاشنکر جہا۔ پنڈت۔ رائے صاحب۔ آپ گجراتی ناگر برہمن ہین ۱۸۵۸ء مین بمقام علیگڈھ پیدا ہوے۔ آپ نے ۱۸۷۶ء مین انٹرنس کا اور ۱۸۷۹ء مین ایف۔ اے۔ کا امتحان پاس کیا ۱۸۸۱ء تک بی۔ اے مین پڑہتے رہے۔ اُسکے بعد آپ ملازمت سرکاری مین داخل ہوے اور آپ کا تقرر رائے پور (ملک متوسط) کے ضلع اسکول کی ہیڈ ماسٹری پر ہوا۔ یہان آپ نے سات برس تک کام کیا ۱۸۸۷ء کے دربار دہلی مین آپ کو گورنمنٹ ہند نے ایک اعزازی سرٹیفکٹ عطا فرمایا۔ اُسکے بعد آپ ساگر ضلع اسکول مین ہیڈ ماسٹر مقرر ہوے۔ اِس خدمت پر آپ چھ برس تک مامور رہے اور آپکی وجہ سے اِس اسکول نے بڑی ترقی اور نمود پائی ۱۸۹۴ء مین آپ درجۂ اول کے ڈپٹی انسپکٹر مدارس مقرر ہوے ۱۸۹۷ء مین آپ کو گورنمنٹ ہند نے خطاب رائے صاحب کا مرحمت فرمایا۔ آپ نے ۱۹۰۱ء مین تیس برس سے زیادہ ملازمت سرکاری کے فرائض بہ خوش اسلوبی انجام دیکر کنارہ کشی اختیار کی۔ آپکے چار صاحبزادے ہین۔ پہلے پنڈت لجاشنکر جبلپور ٹریننگ اسکول مین ملازم ہین۔ دوسرے پنڈت جمناشنکر قانون کی تعلیم پا رہے ہین۔ تیسرے متھراشنکر الہ آباد بنک مین ملازم ہین اور چوتھے دیاشنکر جبلپور کالج مین طالبعلم ہین۔ سکونت جبلپور۔

مہاراج سنگھ۔ ٹھاکر۔ رائے بہادر۔ آپ کے پردادا کو دربار دہلی سے ہزاری کا منصب حاصل تھا۔ وہ ایک قلیل جمعیت فوج کے ساتھ موضع تگادن ضلع اکبرپور سے ساگر مین داخل ہوے اور یہان راحت گڈھ کی قلعہ داری پر مامور ہوے اور موضع ٹیلا بزرگ پرگنہ نراولی بطور جاگیر کے اُنکو مرحمت کیا گیا جو اب تک اِس خاندان کے قبضہ مین موجود ہے۔ اِسکے چند دیہات مالگزاری سرکار انگلشیہ سے آپ نے خرید کیے وہ بھی آپکی ریاست مین شامل ہین اور آپ کے ننھیالی بزرگ مرہٹون کی عملداری مین

بھی گورنمنٹ انڈیا کو اپنی خیرخواہانہ خدمات سے ہمیشہ رضامند رکھا جسکے صلہ میں حکام وقت نے وقتاً فوقتاً اسناد خوشنودی مزاج عطا کیے۔ اور دربار قیصری دہلی کے موقع پر یکم جنوری ۱۸۷۷ء کو گورنمنٹ کی جانب سے آپ کو سند ملی۔ انسداد قحط ۱۸۹۷ء میں آپ نے گورنمنٹ کو قیمتی مدد دی اور رعایا کی پرورش اور آسایش کے خیال سے ریاست میں بیس تالاب اور چھ کنویں تعمیر کرائے جسکے صلہ میں ۲۸ جولائی ۱۸۹۷ء کو جناب ملکۂ معظمہ کی شصت سالہ سالگرہ کے دربار منعقدۂ ناگپور میں بہ خدمات اور ۲۱ مئی ۱۸۹۸ء کو راو بہادر کا معزز خطاب مرحمت ہوا۔ سکونت بلسگڈھ ضلع چاندا۔

منّالال۔ پنڈت۔ دوبے۔ راے صاحب آپ کے اسلاف کرام کان کبج برہمن اور ٹھور ضلع کانپور کے قدیم باشندے تھے۔ آپ جبلپور میں متولد ہوے اور وہیں تعلیم و تربیت پائی ہندی۔ اُردو۔ انگریزی اور کسیقدر سنسکرت کی تحصیل کے بعد ۱۸۵۸ء میں آپ پبلک ورکس ڈپارٹمنٹ میں ملازم اور محکمۂ تعمیرات میں مارک اسٹری کے عہدہ پر مامور ہوے ۱۸۶۹ء میں آپ نے رُڑکی کالج میں اکونٹنٹ درجہ چہارم کا امتحان پاس کیا اور اُسی سال ناگپور میں آپ اکونٹنٹ مقرر ہوے۔ آپ کی لیاقت اور تجربہ کے لحاظ سے ۱۸۸۰ء میں درجۂ سوم پر آپ کی ترقی ہوئی۔ آپکے دوران ملازمت میں کل امسر آپکی حسن لیاقت اور کارروائی سے رضامند رہے ۱۸۹۶ء میں نیکنامی کے ساتھ آپ ملازمت سے کنارہ کش ہوے اسی سال جناب ملکۂ معظمہ کے جشن سالگرہ کے موقع پر گورنمنٹ انڈیا نے آپ کی قیمتی خدمات کے صلہ میں آپکو راے صاحب کے خطاب سے ممتاز فرمایا۔ آپ کے برادر اصغر پنڈت گردھاری لال دوبے بھی درجۂ سوم کے اکونٹنٹ تھے اور اب سو روپیہ ماہوار پنشن پاتے ہیں۔ سکونت جبلپور۔

بالا پرشاد - پنڈت - رائے بہادر - ولادت ۲۵ - نومبر ۱۸۴۱ء - آپ کا اصلی وطن فتحپور ہسوہ ہے - آپ کے والد مہاراجہ ناگپور کی فوج مین ملازم اور پانچوین پلٹن کے کمانڈنگ افسر تھے - آپ ممالک متوسط کے محکمۂ پولیس مین یکم جولائی ۱۸۶۱ء کو چیف کانسٹبل مقرر ہوے اور ۳۱ - اگست ۱۸۶۴ء کو انسپکٹری پولیس کے عہدہ پر ترقی کی - یکم اکتوبر ۱۸۷۸ء کو آپ کی خدمات اندور واقع وسط ہند مین منتقل کی گئین اور آپ ریلوے پولیس انسپکٹر اور مجسٹریٹ معین ہوے - کئی مرتبہ آپ نے ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس کی قائم مقامی بھی کی ہے - ۱۸۸۰ء مین پانچسو روپیہ کے مشاہرہ پر راجپوتانہ ریلوے مین مستقل سپرنٹنڈنٹ پولیس اور مجسٹریٹ مقرر ہوے - پولیس کی چند نمایان خدمات کے انجام دینے کے جلدو مین گورنمنٹ نے ۱۶ فروری ۱۸۸۶ء کو رائے بہادر کے خطاب سے سرفراز و ممتاز کیا - ایام ملازمت مین آپ نے تحصیل مرواڑہ ضلع جبلپور مین ارضی جائداد خرید کی تھی جہان آپ نے ۱۰ مارچ ۱۸۹۲ء کو پنشن یاب ہوکر مستقل سکونت اختیار کی - آپ کے دو چھوٹے بھائی بھی معزز مناصب پر ممتاز تھے - پنڈت نانک پرشاد سنٹرل انڈیا جیل چھاؤنی اندور کے جیلر تھے - اور پنڈت کالکا پرشاد اجمیر ریلوے کے پولیس انسپکٹر تھے جو فی الحال پنشن پاتے ہین - سکونت قصبۂ مرواڑہ ضلع جبلپور -

---

گنگ شاہ - باپو - راؤ بہادر - ولادت ۹ - محرم ۱۲۵۱ھ - آپکے مورث اعلیٰ کنور راگھارام تھے - اُنھون نے شہنشاہ اورنگ زیب کو راجہ چھترپال راجۂ ریاست ٹیپا گڈھ پر فوج کشی کرنے کے وقت امداد دی اور اسکے صلہ مین زمینداری پلسگڈھ کی حاصل کی جو اسوقت تک اس خاندان کے قبضہ مین موجود ہے - اس ریاست سے گورنمنٹ انگلشیہ کو بھی حسب ضرورت اکثر مدد ملی ہے - آپ کے والد کا نام پرتاب شاہ تھا جن کے انتقال کے بعد ۲۶ جنوری ۱۸۶۶ء کو آپ نے مسند آبائی پائی آپ نے

خان بہادر قاضی محمد سراج الرحمان رئیس ہاپوڑ

خانصاحب منشی محمد غوث رئیس کامٹی

رائے بہادر پنڈت بالا پرشاد رئیس مڑوارہ

راؤ بہادر گنگستاہ مایور رئیس سگدہ چاند

ریاست نظام سے موروثی منصب آپ کے نام اتک جاری ہے۔ آپ کے
دونوں فرزند محمد عنایت الرحمٰن اور محمد فیض الرحمٰن مدرسۂ سرکاری میں تعلیم پاتے
ہیں۔ سکونت رہاپور۔ ضلع ساڑ ملک متوسط۔

محمد غوث بیتی خانصاحب۔ ولادت ۱۸۴۰ء۔ آپکے مورث اعلیٰ شیخ عصمر حسین
تھے جو نوابصاحب مدراس کے مصاحب خاص تھے آپکے والد محمد بدیع الدین تینتیسویں
مدراس پلٹن میں رجمنٹل منشی تھے بتیس سال تک یکنامی کے ساتھ اُنھوں نے سرکاری
ملازمت کی۔ کنارہ کشی کے وقت اُنکی حسن کارگزاری کے صلہ مین مذکورہ بالا پلٹن کے
افسروں نے ایک نقرئی ڈبیہ عطا کی جس پر انگریزی اور اُردو میں چند سطریں بطور سند
کے منقش ہیں۔ غدر ۱۸۵۷ء میں آپ نے فوجی خدمات انجام دیں اور اپنی پلٹن کے
ساتھ برہانپور تشریف لے گئے۔ اُسکے بعد آپ فوجی ملازمت سے مستعفی ہو گئے پھر ۱۵ دسمبر
۱۸۶۶ء کو محکمہ جنگلات میں آپ ملازم ہوئے۔ فروری ۱۸۶۹ء کو داروغہ جنگلات کا عہدہ
ملا۔ ستمبر ۱۸۸۰ء تک آپ برابر ترقی کرتے رہے۔ اور یکم جنوری ۱۸۸۲ء کو دوسو روپیہ
ماہوار پر مستقل سب اسسٹنٹ کنسرویٹر مقرر ہوئے۔ ۱۸۸۲ء مین آپ ڈویژنل افسر ہوئے
یکم مارچ ۱۸۸۹ء کو دوسو پچاس روپیہ کے مشاہرہ پر آپکی ترقی ہوئی یکم جنوری ۱۸۹۱ء
کو گورنمنٹ نے آپ کی حسن خدمات کے صلہ مین آپ کو خان صاحب کے
خطاب سے ممتاز کیا۔ ۲۶ فروری ۱۸۹۱ء کو آپ ڈپٹی کنسرو اسسٹنٹ کنسرویٹری اور
ایکسٹرا اسسٹنٹ کنسرویٹری پر مامور ہوئے۔ ۱۸۹۵ء میں آپ رائے پور کے
ڈویژنل افسر مقرر ہوئے اور یکم جنوری ۱۸۹۶ء کو آپنے پنشن حاصل کی آپ کو
قصبۂ کامٹی کی آنریری مجسٹریٹی کا اعزاز حاصل ہے۔ سکونت کامٹی۔ ملک متوسط

کی موروثی خدمت پر نامزد کیے گئے۔ سنہ ۹۷-۱۸۹۶ء کی خشک سالی مین رؤسا و تاجران شہر کو قحط زدہ لوگون کی پرورش و امداد کی جانب مائل کیا اور چندہ کے ذریعہ سے غلہ کی ایک دوکان جاری کی جس سے غربا و محتاجین کو کافی مدد ملی اور عورات پردہ نشین کے لیے ماہوار چندہ کی تقسیم کا خاص اہتمام فرمایا۔ برہانپور کی ۳۰- اپریل سنہ ۱۸۹۷ء کی خوفناک آتش زدگی کے بعد غربائے خانمان برباد کی امداد کے لیے جو کمیٹی قائم ہوئی تھی اُسکے آپ سکرٹری تھے اور کثیر التعداد چندہ فراہم کر کے صدہا ہندو مسلمان خانہ بدوشون کو امداد پہونچائی جسکے صلہ مین ۲۶- فروری سنہ ۱۸۹۸ء کو دربار منعقدۂ جبل پور مین صاحب چیف کمشنر بہادر نے سند عطا فرمائی۔ سنہ ۱۸۹۹ء اور سنہ ۱۹۰۰ء کی عالمگیر اور مُہلک قحط سالی کے زمانہ مین امداد مواضع کے علاوہ خاص شہر برہانپور کے نوربافون کی امداد کے لیے گورنمنٹ نے نوربافی کا جو کارخانہ جاری کیا اُسکے لیے صاحب ڈپٹی کمشنر نے قاضی صاحب کو تنخواہدار سکرٹری مقرر کرنا چاہا تھا مگر آپ نے بلحاظ ہمدردی غربا و مساکین ۲۰- اپریل سے اس خدمت کو بطور آنریری سکرٹری کے انجام دینا شروع کیا جس سے تا اختتام قحط سالی ساڑھے سات ہزار بندگان خدا کی جانین محفوظ رہین۔ اور دوسرے مقامات کے مقابلہ مین اس شہر مین قحط زدون کی تعداد اموات کم ہوئی۔ اور جو مال تیار ہوا وہ نہایت عمدہ پائدار اور ارزان تھا جو قاضی صاحب کی نگرانی و اہتمام کا نتیجہ تھا۔ اس عہدہ سے آپنے ۷- اگست سنہ ۱۹۰۱ء کو کنارہ کشی اختیار کی۔ یکم جنوری سنہ ۱۹۰۱ء کو گورنمنٹ ہند نے آپکو خان بہادر کے خطاب اور آنریری مجسٹریٹی برہانپور اور عہدہ وائس پریسیڈنٹ میونسپل کمیٹی سے معزز و ممتاز کیا۔ ریاست نظام کے قدیم تعلقات رکھنے کی وجہ سے ہزاکسلنسی نواب سر آسمان جاہ بہادر وزیر اعظم ریاست نظام ۱۶- مارچ سنہ ۱۸۸۹ء کو واپسی کلکتہ کے بعد آپ ہی کے مہمان ہوئے تھے —

برہان پور ضلع نیماڑ میں داخل ہے۔ آپ کے آبا و اجداد سلاطین مغلیہ کے عہد میں سفارت وصدارت و قضا کے مناصب پر ممتاز اور اعزازی خطابات مثل شریعت خان وغیرہ سے سرفراز رہے ہیں۔ آپ کے دادا مولوی عبدالغفار مرحوم علاقۂ نظام میں دس ہزار سوار کے بخشی تھے۔ آپ کے والد قاضی مولوی محمد عزیز الرحمن صاحب بعوض برہانپور کے درجۂ اول کی آنریری مجسٹریٹی و سب رجسٹراری کی خدمات کے صلہ میں ۲۲-اکتوبر سنہ ۱۸۶۶ء کو خان بہادر کا خطاب مرحمت ہوا۔ نواب مختار الملک اول مرحوم کے زمانہ میں عدالت تصفیۂ ساہوان حیدرآباد کے رکن اعظم تھے۔ اور انکو علاقۂ دیوانی نظام دکن سے موروثی منصب کے دوسو روپیہ ماہوار بھی ملتے تھے۔ خان بہادر کے انتقال کے بعد قاضی سراج الرحمن صاحب کی کمسنی کی وجہ سے گورنمنٹ نے آپ کے برادر عم زاد مولوی محمد حبیب الرحمن مرحوم کو آنریری مجسٹریٹی و سب رجسٹراری و ممبری و صدر نشینی میونسپل کمیٹی کے تمام خاندانی اعزاز مرحمت کیے۔ اور یکم جون سنہ ۱۸۸۸ء کو خانصاحب کے خطاب سے سرفراز کیا۔ سنہ ۱۸۸۰ء میں جب قاضیوں کے ایکٹ کے اجرا کے وقت مسلمانان ہند سے استمزاج کیا گیا تو باشندگان برہانپور نے حسب دستور قدیم آپ کو اپنا قاضی قبول کیا۔ ۹-جون سنہ ۱۸۸۶ء کو آپ قانون اسلحۂ ہند کی قیود سے مستثنے کیے گئے۔ اپریل سنہ ۱۸۸۴ء سے آپ برابر برہانپور میونسپل کمیٹی کے ممبر اور وائس پریسیڈنٹ منتخب ہوتے رہے ہیں۔ اور لوکل بورڈ کے ممبر اور سکرٹری اور ڈسٹرکٹ کونسل کے ممبر ہیں۔ امور رفاہ عام میں دلچسپی ظاہر کرنے کی وجہ سے اکثر آپ کو اسناد خوشنودی مزاج حکام اور گورنمنٹ سے عطا ہوئے ہیں۔ ۲۲-مئی سنہ ۱۸۸۹ء کو صاحب چیف کمشنر بہادر نے آنریری مجسٹریٹی کا عہدہ عطا کیا۔ اور ۳۰-مئی سنہ ۱۸۸۹ء کو اپنے مخصوص ملاقاتیوں کی فہرست میں آپکا نام نامی درج فرمایا۔ ۲۰-اپریل سنہ ۱۸۹۵ء کو آپ برہانپور کی سب رجسٹراری

اسطرح گھیر لیا کہ اگر وہ اپنے صبر اور استقلال سے کام نہ لیتے تو وہ فوراً ہلاک کر ڈالے جاتے اور نتیجہ یہ ہوتا کہ ساری جماعت کا خاتمہ ہو جاتا خان بہادر کی فارسی زباندانی اور ایشیائی مذاہب کی واقفیت اور بے تعصبی اکثر موقعون پر آپ کے نہایت کام آئی ہے۔ ۱۸۹۲ء مین آپ نے افریقہ مین اینگلو جرمن سرحدی کمیشن کے ساتھ کام کیا نوسو پچاس روپیہ سکرٹری آف اسٹیٹ نے اس خدمت کے جلدو مین انعام عطا کیا رائل جغرافیائی سوسائٹی کی جانب سے آپ کو ایک آلہ مقیاس الموسم دیا گیا ہے آپ نے سرحد کے دونون حصون کے نقشے تیار کیے جنکو جرمن حکام نے نہایت پسند کیا۔ آپ نے جزیرۂ زنجبار کی بھی پیمائش کی اور ہز ہائنس سلطان زنجبار آپ کے کام سے اسقدر خوش ہوے کہ آپ کو درجۂ دوم کا تمغہ کوکب دری اور ایک طلائی شمشیر عطا فرمائی اور اعلیٰحضرت حضور ہز مجیسٹی ملکِ معظم قیصر ہند کے ایک شاہی فرمان کی روسے آپ کو اس تمغہ کے پہننے کی اجازت خاص حاصل ہوئی ۱۸۹۳ء مین اضلاع مقلا شہر اور حضرموت واقع عرب کی پیمائش کی یہ پیمائش رائل جغرافیائی سوسائٹی کی جانب سے شروع ہوئی تھی اس مہم مین جو کامیابی ہوئی اُس مین خان بہادر نے ایک خاص حصہ لیا جسکی مسٹر تھیوڈر بنٹ نے رائل جغرافیائی سوسائٹی کے ایک جلسہ مین کافی طور سے داد دی ۱۸۹۸ء مین آپ نے سرا ے۔ ہارڈنگ کے۔سی۔ ایم۔ جی۔ سی۔ بی کے ساتھ ایسٹ افریقہ کی سرحد بندی کا کام انجام دیا اور یہان بھی بڑی نیک نامی حاصل کی اب آپ محکمہ مساحت ہند کے اکسٹرا اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ ہین سکونت جبلپور ملک متوسط

محمد سراج الرحمن۔ قاضی۔ خان بہادر۔ ولادت ۱۵ دسمبر ۱۸۶۳ء شہر برہانپور آپکا موطن ہے جو زمانۂ شاہی مین گجرات کا دار السلطنت تھا اور فی الحال

چونتیس برس کی خدمت کے بعد ملازمت سے کنارہ کشی کی۔ کنارہ کشی کے وقت آپ صیغہ پیمایش کے اکسٹرا اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ تھے سکونت جلپور۔ ملک متوسط۔

امام شریف خان بہادر۔ تاریخ ولادت ۷۔ اپریل ۱۸۴۹ء۔ آپ نے گورنمنٹ ہند کے صیغہ مساحت میں ملازمت شروع کی اور اپنی غیر معمولی خدمات اور لیاقت اور کارگزاری سے گورنمنٹ ہند کی خوشنودی حاصل کی آپ نے ہندوستان کے باہر سرکاری خدمات انجام دیں مئی ۱۸۷۸ء سے نومبر ۱۸۸۰ء تک آپ میجر۔ ای۔ پی لیچ۔ وی سی۔ آر۔ ای کے ہمراہ مہم افغانستان میں رہے اور محاصرۂ قندھار کے وقت موجود تھے آپ نے ۱۸۸۵ء میں کپتان آر۔ اے۔ وہاب کے زیر حکم ہزارہ فیلڈ فورس مین کام کیا اور مراسلات سرکاری مین آپ کی خدمات کی تعریف کی گئی اور تمغہ عطا ہوا۔ اگست ۱۸۹۴ء سے نومبر ۱۸۹۶ء تک آپ نے افغانی سرحدی کمیشن میں کام کیا جسکے صلہ مین گورنمنٹ نے آپ کو پانسو روپیہ نقد اور خاں بہادر کا خطاب عنایت فرمایا۔ ۱۹۰۰ء میں آپ نے کوارٹر ماسٹر جنرل کے تحت میں ملک بختیاری اور دریائے کارون واقع ایران کی پیمایش کی اور ہزاکسلنسی لارڈ ڈاہرٹس کمانڈر انچیف کا شکریہ اور پانسو روپیہ انعام حاصل کیا آپ نے پیمایش کا زیادہ تر کام کبھی اُن برف آلودہ پہاڑی خطوں مین کیا جو بعض جگہ ۱۲۵ فیٹ کی بلندی پر تھے اور بعض دفعہ اُن وادیون میں جن میں ۱۱۱ سے ۱۱۳ درجہ تک متواتر حرارت رہتی ہے۔ اس کام میں سب سے اہتمامت صبر اور سرگرمی کی ضرورت تھی جن آدمیوں سے سابقہ پڑا تھا وہ بڑے سخت لوگ تھے دو مرتبہ خان بہادر پر قریب سے گولیان چلائی گئیں اور بقول میجر سایر انھوں نے بڑی قابلیت و استقلال کا برتاؤ کیا میجر سایر اسسٹنٹ کوارٹر ماسٹر جنرل ہند لکھتے ہیں "ایک موقع پر پہاڑ کے ایک بدمعاش گروہ نے اُنکو

پر مقرر ہوسے۔ اور بعد کو گومل اور درۂ کھجوری کچھ مین کام کیا۔ ان خدمات کی قدر دانی
اور اعتراف مین لفٹننٹ گورنر پنجاب نے ڈیرہ اسمعیل خان مین ایک دربار عام مین خان بہادر
کا شکریہ ادا کیا۔ آپ نومبر و دسمبر ۱۸۹۰ء مین مہم وادی ژہوب مین پیمایشی جماعت کے ہمراہ
تھے۔ ۱۸۹۴ و ۱۸۹۵ء مین گومل سے بکھائی تک سرحد ڈیرہ جات کی خاص پیمایش کے کام
پر بھیجے گئے۔ آپ نے ان مقامات کی پیمائش کی اور نقشے تیار کیے۔ ۱۸۹۵ء مین
روسی افغانی سرحدی کمیشن کی پیمایشی جماعت کے ہمراہ رہے اور نہایت قابلیت
سے اپنے فرائض منصبی انجام دیے اور خان بہادر کا خطاب پایا۔ دوبارہ سرحد کے
ایک متنازعہ فیہ حصۂ ملک کی حد بندی کے لیے میجر سکاک کی ماتحتی مین بھیجے گئے۔ اور
گورنمنٹ ہند نے تین ہزار روپیہ کا ایک خلعت آپ کو عطا کیا۔ خان بہادر نے ایران
مین بختیاری ملک کے ایک بڑے حصے کی پیمایش کی اور نقشہ تیار کیا۔ اور گورنمنت
ہند کا شکریہ حاصل کیا۔ آپنے ایران مین تقریباً اڑسٹھ ہزار مربع میل اُس زمین کی پیمایش
کی اور نقشہ بنایا جو ساحل چوربہر پشکر دسے بندر عباس تک پھیلی ہوئی ہے۔ اس نمایان
خدمات کے صلہ مین رائل جغرافیائی سوسائٹی نے آپ کو پرجیین صاحب کا عطیہ عنایت
کیا۔ اور فوجی اغراض کے خاص کام کے لیے لارڈ رابرٹس کمانڈر انچیف ہند سے
پانچسو روپیہ کا ایک انعام حاصل کیا۔ کرنل سرتی ہولڈچ۔ آر۔ ای۔ کے سی۔ آئی۔ اے
سی۔ بی اپنے ایک مراسلہ مین فرماتے ہین "ہمارے ہندوستانی سرحد کے جغرافیہ کی
نسبت خان بہادر ایک ایسے مستند الرائے شخص ہین کہ گورنمنٹ ہند کی ملازمت
مین شاید ایسا کوئی دوسرا ملازم نہ ہوگا جسکو انکی طرح عملی قسم کی رازدارانہ واقفیت حاصل
ہو۔ علاوہ برین وہ خیرخواہ سرکار اور راستباز شخص ہین اور ان ہندوستانی ملازمون کی
ایک زندہ مثال ہین جنکی نسبت سر ولیٹ رجوے نے اختتام کمیشن پر لکھا تھا کہ گورنمنٹ
مین ان سے بہتر اور کوئی ملازم نہین ہے۔ خان بہادر نے ۱۹۔ دسمبر ۱۹۰۱ء کو

سید محمود احمد آباد گجرات سے آکر برہانپور میں آباد ہوئے تھے۔ اس خاندان کے اکثر ممبر جاگیردار ہیں۔ برار اور ناگپور کے اضلاع میں معزز تاجر ہیں۔ آپ نے ابتدائی تعلیم برہانپور میں پائی اور سنہ ۱۸۸۹ء میں جبلپور کالج سے علم ریاضی میں بی اے کی ڈگری آنر کے ساتھ حاصل کی۔ ممالک متوسط میں اپنے خاندان میں آپ پہلے شخص ہیں جنہوں نے بی اے کا امتحان پاس کیا۔ آپ پہلے پہل انجمن اسلامیہ ہائی اسکول جبلپور کے ہیڈ ماسٹر ہوئے۔ اگست سنہ ۱۸۹۱ء میں آپ نے نائب تحصیلداری سے سرکاری ملازمت شروع کی۔ دوسرے سال آپ جبلپور کے منصف مقرر ہوئے اور سنہ ۱۸۹۶ء میں عہدۂ تحصیلداری پر ضلع بالاگھاٹ کو منتقل ہوئے۔ سنہ ۱۸۹۷ء کی قحط سالی میں آپکی عمدہ خدمات کا شکریہ گورنمنٹ نے خصوصیت کے ساتھ ادا کیا۔ سنہ ۱۸۹۹ء کے زمانہ قحط میں آپ ضلع سیونی میں تعینات تھے وہاں آپکی قیمتی خدمات کے صلہ میں ۲۵ مئی سنہ ۱۹۰۱ء کو آپ کو قیصر ہند کا تمغہ مرحمت ہوا۔ اور اپریل سنہ ۱۹۰۱ء میں اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنری کے عہدہ پر سرفراز کیے گئے۔ سکونت برہانپور۔ ملک متوسط۔

یوسف شریف۔ منشی۔ خان بہادر۔ تاریخ ولادت ۱۸۔ دسمبر سنہ ۱۸۴۶ء۔ آپنے گورنمنٹ ہند کے محکمۂ مساحت میں ۱۶ جون سنہ ۱۸۶۷ء کو بطور سب سرویر ملازمت شروع کی۔ سنہ ۱۸[illegible]ء کے آخر تک چھوٹا ناگپور ملک متوسط اور راجپوتانہ میں کام کیا۔ بعد ازاں آپ بلوچستان کو منتقل ہوئے۔ اور اُسکے بعد شمالی مغربی سرحد پر کام کیا۔ آپ نے اکثر موقعوں پر پیمایش کے نہایت ہی خوش فرائض انجام دیے ہیں اور ہمیشہ اپنے حکام کی خوشنودی حاصل کی ہے۔ آپ سنہ ۱۸۸۱-۹۳ء میں خاص کام پر تعینات رہے۔ اور میجر ٹی۔ ایچ۔ ہولڈچ کی ماتحتی میں موسی درہ واقع ملک خوانی آفریدی کی پیمایش کی اور گورنمنٹ کا شکریہ حاصل کیا۔ نومبر اور دسمبر سنہ ۱۸۹۳ء میں مہم تخت سلیمان میں خاص پیمایشی کام

محمد امین ۔ حافظ مولوی سید ۔ شمس العلما ۔ ولادت سنہ ۱۸۶۰ء آپ کا
اصلی وطن قصبۂ سہسوان ضلع بدایون ہے مگر تقریباً ستر سال سے تعلقات معاش
کی وجہ سے آپکا وطن بریلی کو منتقل ہوگیا ہی ۔ آپ سید نقوی ہین ۔ اور سلسلۂ خاندان
حضرت مودود چشتی علیہ الرحمہ سے ملتا ہے آپ کے جدامجد مولوی بشیرالدین حسین
کو میجر جنرل سلیمن نے ملک متوسط مین طلب کرکے صدرامین مقرر کیا تھا ۔ اُس
زمانہ سے آپ کے اکثر اہل خاندان اس ملک مین معزز عہدون پر مامور رہے ۔
آپ کے والد مولوی سید اشفاق حسین درجۂ اول کے اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر تھے
جنھون نے پنشن حاصل کرکے بریلی مین سکونت اختیار کی اور آپ کے دو بھائی
تحصیلدار تھے ۔ آپ کی عربی و فارسی کی تعلیم بریلی مین ہوئی اور آپ بواسطہ
مولوی فضل حق صاحب خیرآبادی کے شاگرد ہین ۔ علم طب مین آپ کو حکیم
امام الدین خان دہلوی سے تلمذ ہے ۔ آپ حافظ قرآن بھی ہین اور حج حرمین شریفین
سے مشرف ہوچکے ہین ۔ مکۂ معظمہ کے شیخ الاسلام نے علوم عقلیہ و نقلیہ کی سند
آپ کو عطا کی ہے ۔ زبان انگریزی مین آپ کو مہارت تامّہ حاصل ہے ۔ اور
بقدر ضرورت مرہٹی ۔ ہندی اور اوڑیا زبانون مین بھی دخل ہے ۔ دس سال
تک آپ محکمۂ پیمایش و بندوبست کے ڈپٹی کلکٹر رہ چکے ہین ۔ بالفعل آپ جبل پور
مین سٹی مجسٹریٹ درجۂ اول ہین ۔ انتظام قحط کے متعلق حسن کارگزاری کے
صلہ مین سنہ ۱۸۹۸ء کو شمس العلما کا خطاب مرحمت ہوا ۔ سکونت جبل پور ملک متوسط
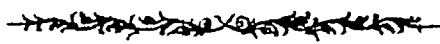
عبدالحسین ۔ میان ۔ بھائی ملا سید ۔ تمغۂ قیصر ہند ۔ ولادت ۲ ۔ جون سنہ ۱۸۶۹ء
شہر برہانپور ضلع نماڑ کے ایک معزز خاندان سادات سے آپ کا تعلق ہے اور آپ
داؤدی بوہرہ یعنی مذہباً اسماعیلی شیعہ ہین ۔ ایک صدی قبل آپ کے مورث اعلی

تمس العلما سید محمد امین رئیس حلپور

میاں بھائی ملا عبد الحسین رئیس حلیور

حاں بہادر مستی امام تریف رئیس حلیور

حاں بہادر مستی یوسف تریف رئیس حلیوا

۱۸۹۳ء کو رحمت ہوا۔ سکونت بھنڈارہ۔

گنیش ایلاجی پیڈھے۔ راؤصاحب۔ آپکو خطاب ہذا۔ ۹۔ نومبر ۱۸۹۱ء کو
رحمت ہوا۔ سکونت واردھا۔

نتھورام۔ سیٹھ۔ رائے صاحب۔ آپ کو خطاب ہذا ۲۵ مئی
۱۸۹۵ء کو رحمت ہوا۔ سکونت اردھا۔

داجی راجیندر۔ پنڈت۔ رائے صاحب۔ آپ کو خطاب ہذا
۲۵۔ مئی ۱۸۹۵ء کو رحمت ہوا۔ سکونت ناگپور۔

موہن لال۔ رائے صاحب۔ ولادت ۳۱۔ مارچ ۱۸۵۳ء خطاب
ہذا۔ یکم جنوری ۱۸۹۶ء کو رحمت ہوا۔ سکونت جبلپور۔

کاؤس جی ہلّی دارو۔ خانصاحب۔ یہ خطاب ۱۸۹۶ء کو عطا ہوا۔

سندرلال۔ لالہ۔ رائے صاحب۔ آپ کو خطاب ہذا۔ یکم جنوری ۱۸۹۶ء
کو رحمت ہوا۔ سکونت ملتائی بیتول۔

اونکارداس۔ لالہ۔ رائے بہادر۔ خطاب رائے بہادر یکم جنوری ۱۸۹۶ء
کو عطا ہوا۔ سکونت سیونی۔

ترقی کی اور اسکے لیے ایک عالیشان عمارت بھی تعمیر ہو گئی ہے - آپ طلبا کے ہمدرد اور قومی تعلیم کے معاملہ مین سر سید احمد خان کے پیرو ہین - آپ کے پانچ فرزند اور ایک دختر ہے - محمد سمیع اللہ خان ولادت ۱۸۸۹ء - محمد حمید اللہ خان ولادت ۱۸۹۱ء محمد سعید اللہ خان ولادت ۱۸۹۴ء - محمد ذکی اللہ خان ولادت ۱۸۹۶ء - بلقیس جہان بانو ولادت ۱۹۰۰ء - محمد سلیم اللہ خان - ولادت ۱۹۰۲ء - سکونت صدر بازار شہر ناگپور۔
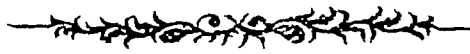
عبد الرحمان - شیخ - خانصاحب - آپ آشٹہ کے مالگزار ہین - خطاب ہذا ۲۶ - جون ۱۹۰۲ء کو مرحمت ہوا - سکونت آشٹہ -

---

شیر علی - خانصاحب - خطاب ہذا ۳۱ - دسمبر ۱۸۹۸ء کو مرحمت ہوا -

عبد المجید خان - خانصاحب - خطاب ہذا ۲۱ - مئی ۱۸۹۸ء کو مرحمت ہوا - سکونت ناگپور -

---

لڑیا بھاؤ - راؤبہادر - خطاب ہذا - ۲۰ - مئی ۱۸۹۶ء کو مرحمت ہوا - سکونت کمپتا بھنڈارہ -

---

گنگا سنگھ - راؤصاحب - آپکو خطاب راؤ صاحب - یکم جنوری ۱۸۹۸ء کو مرحمت ہوا - سکونت ہوشنگ آباد -

---
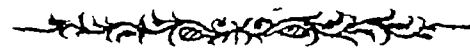
رنگ راؤ ہری - راؤصاحب - آپ کو خطاب ہذا - ۳ - جون

ہنومان پرشاد - پنڈت - رائے بہادر - آپ برہمن ہیں - آپ انگریزی عملداری میں پندرہ گانوں کے مالگزار ہیں اور ایک گانوں معافی ہے - ریواں میں بھی آپ کو ایک گانوں کی معافی حاصل ہے - اسوقت آپ کا سن ۴۲ سال کا ہے - آپ ڈسٹرکٹ کونسل کے ممبر اور آنریری مجسٹریٹ بھی رہ چکے ہیں - آپ کو ۱۹۰۸ء میں خدمات قحط کے صلہ میں رائے بہادر کا خطاب مرحمت ہوا - آپ نے قحط کمیشن مین شہادت بھی دی ہے - سکونت نیچے راگھوگڑھ -

---

محمد امیر خان - خان صاحب - آپ کی ولادت شہر حیدر آباد دکن میں ۱۸۴۸ء مین واقع ہوئی - آپ کے دادا چودھری سردار خاں لودی پٹھان اوریلیع آباد واقع اودھ کے رئیس تھے - ستر سال سے زیادہ عرصہ ہوا کہ آپ کے والد لال خاں حیدر آباد دکن میں وارد اور گورنمنٹ نظام کی فوجی ملازمت مین داخل ہوے - ۱۸۵۰ء مین پانچویں کنٹمنٹ رسالہ کے شکست ہوجانے کے بعد ۱۸۵۵ء مین وہ میجر شکسپیر صاحب کے ساتھ شہر ناگپور مین آئے اور اُسی کو اپنا مستقر قرار دیا جہاں ستمبر ۱۸۶۰ء میں انھوں نے انتقال کیا - اپنے والد کے انتقال کے ایک سال کے بعد ۱۸۶۱ء میں آپ کلکتہ یونیورسٹی کے امتحان انٹرنس میں کامیاب ہوے - سترہ برس تک آپ مختلف اسکولوں میں مدرس اور انگریزوں کو اُردو زبان کی تعلیم دیتے رہے - اکتوبر ۱۸۷۸ء مین قانونی امتحان دیکر آپ وکالت کرنے لگے - ۹۷-۱۸۹۶ء کے زمانہ خشکسالی مین آپ نے انسداد قحط میں بہت بڑی کوشش کی جسکے اعتراف میں گورنمنٹ انڈیا نے یکم جنوری ۱۸۹۸ء کو خانصاحب کے خطاب سے سرفراز کیا - آپ عرصہ سے شہر ناگپور کے میونسپل کمشنر اور انجمن حامی اسلام ناگپور کے صدر نشیں ہین - آپ کی کوشش سے مدرسہ انجمن نے چودہ سال کے عرصہ مین نمایاں

علاقہ پھر آپ کے حوالہ ہوا - آپ کے علاقہ مین سناسی مواضع ہین - ۱۸۶۹ء مین گورنمنٹ ہند نے آپ کو پانچ سو روپیہ کا ایک خلعت عنایت کیا اور ۱۸۹۸ء مین آپ خطاب راے بہادر سے سرفراز کیے گئے - عہدہ موروثی وشمکھی ۱۸۵۵ء سے تخفیف مین آگیا - آپ کے چار بیٹے ہین بشناتھ سنگھ - شمبھوناتھ سنگھ - جے ناتھ سنگھ - رگھناتھ سنگھ - سکونت سیونی چھپارہ -

محمد تقی - سید - خانصاحب - آپ کی ولادت سہاگپور ضلع ہوشنگ آباد مین واقع ہوئی - آپ کے والد کا نام سید اشرف ہے جو سید محمد جونپوری کی اولاد سے تھے - آپ نے اپنے وطن مین تعلیم پائی - ۱۸۶۳ء مین آپ محکمہ پولیس مین ڈویژنل محرر مقرر ہوے - اُسکے بعد ہیڈ کانسٹبل کیے گئے - ۱۸۶۷ء مین چیف کانسٹبل ہوے اور ۱۸۷۴ء تک عہدۂ مذکور کا کام کرتے رہے - ۱۸۷۵ء مین آپ نے موضع چاندلا کے ڈاکہ کی سراغ رسانی مین کامیابی حاصل کی اور ڈاکوؤن کو گرفتار کیا جسکے صلہ مین آپ عہدۂ انسپکٹری پولیس پر مامور ہوے - اسکے بعد آپ نے بہت بڑے بڑے ڈاکو گرفتار کیے جنکے صلہ مین ۱۸۹۳ء مین مسٹر اوڈبرن صاحب سابق چیف کمشنر ممالک متوسط نے آپکو ایک تلوار اور ایک پستول مرحمت فرمایا - ۲۶ - جولائی ۱۸۹۴ء کو لارڈ الگن صاحب سابق وایسراے ہند نے آپ کو ایک سند عطا فرمائی اور خطاب خانصاحب عنایت کیا - ۱۸۹۴ء مین آپ نے اکتیس سال کی ملازمت کے بعد پنشن حاصل کی - اب آپ بنچ مجسٹریٹ اور ممبر مینوسپل کمیٹی ہین - اور پانچ مواضع کے مالگزار ہین - سکونت سہاگپور - ضلع ہوشنگ آباد -

رائے بہادر سیٹھ بلب داس رئیس جبلپور

رائے بہادر دادو گلاب سنگھ رئیس سیونی

رائے بہادر ہنومان پرشاد رئیس بجے راگھوگڈھ

خانصاحب محمد تقی رئیس ہوشنگ آباد

کی۔ میوہار ڈومن شاہ نے نہایت جوانمردی و جانبازی کے ساتھ اُسکا مقابلہ کیا
اور بالآخر اُسکو شکست دی مگر خود اُسی لڑائی میں مقتول ہوئے۔ اُس وقت
زبردست شاہ کے بیٹے راجہ نظام شاہ فرمانروائے ریاست تھے اُنھوں نے سمبت ۱۸۱۳
میں کھڑگ رام خلف ڈومن شاہ کو عہدۂ میوہاری پر ممتاز کیا اور دونوں علاقے
بدستور اُنکے قبضہ میں رہنے دیے۔ سمبت ۱۸۲۵ میں موراجی سپہ سالار ریاست ساگر نے
وحکتی کی۔ میوہار کھڑگ رام نے ریاست منڈلہ کی طرف سے سپہ سالار گورکا
مقابلہ کیا اور اُسی مجادلہ میں مقتول ہوئے۔ علاقہ بھورگڈھ بالکل تباہ ہوگیا۔
اسوقت سے اُنکے چاروں بیٹے پریشان ہوکر لکھنادون میں چلے گئے سمبت ۱۸۲۷
میں اُنکے دو بیٹے بھگونت سنگھ اور موتی رام بھیروالی منڈلہ کی خدمت میں حاضر
ہوئے۔ اُنھوں نے اُنکو نواب شہادت خاں کی نیابت پر مقرر کردیا۔ نواب صاحب
موصوف کے انتقال کے بعد یہ دونوں شخص سیونی کو چلے آئے۔ اُسوقت دیوان
محمد امین خاں وہاں کے صوبہ دار تھے۔ اُنھوں نے اُنکی نہایت قدر و منزلت کی
اور اُنکو مالی و خانگی کا انتظام سپرد کردیا۔ جب مہاراجہ ناگپور نے گوسائیں کھڑگ بھارتی
کو صوبہ دار سیونی مقرر کیا تو اُنھوں نے ان چاروں بھائیوں کو اپنے یہاں
مختلف عہدے عنایت کیے۔ چنانچہ بھگونت سنگھ کو اپنا نائب مقرر کیا اور دریاؤ سنگھ
اُنکے چھوٹے بھائی کو عہدۂ دیشمکھ عطا کیا۔ جب سیونی قلمرو برطانیہ میں داخل ہوا تو
دریاؤ سنگھ بدستور اپنے عہدہ پر کام کرتے رہے۔ اُنکے انتقال کے بعد اُنکے بیٹے
بھیروں بخش کو وہی عہدہ ملا۔ بھیروں بخش کے بعد آپ اس موروثی عہدہ پر مقرر
ہوئے مگر چونکہ آپ اُسوقت نابالغ تھے اسلیئے گورنمنٹ نے ازراہ عنایات
خسروانہ آپ کا کام کرنے کے لیے ایک گماشتہ متعین کیا اور آپ کا علاقہ
کورٹ آف وارڈس کے اہتمام مین دیدیا گیا۔ جب آپ سن رشد کو پہنچے تو آپکا

پسند کی جسکے بعد علاوہ پنشن معمولی کے ایکہزار روپیہ سال زائد بطور انعام خاص کے عالیجناب دبیر کبیر ہند نے دینا منظور فرمایا ہے۔ شعر گوئی مین آپ کو جناب مرزا دبیر صاحب مرحوم و مغفور سے تلمذ ہے۔ مذہبی شاعری یعنی مرثیہ گوئی اور تاریخگوئی کا خاص مذاق ہے۔ سکونت پہرسر علاقہ ریاست بھرتپور متصل آگرہ۔
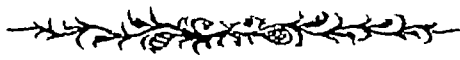
بلبھ داس۔ سیٹھ۔ رائے بہادر۔ ولادت ۲۶۔ دسمبر ۱۸۶۱ء۔ سیٹھ گوپالداس کے بیٹے اور راجہ گوکل داس کے بھتیجے اور اُن کی کوٹھی کے نصف کے حصہ دار ہین اور آپ کی فراست و دانائی۔ دوراندیشی۔ کاروباری لیاقت۔ رحمدلی۔ مروت۔ و خوش اخلاقی جبلپور مین ضرب المثل ہے۔ آپ مینوسپلٹی کے پریسیڈنٹ اور "گوکل داس بلبھ داس کاٹن مینوفیکچرنگ کمپنی" کے سکرٹری ہین۔ آپ کو ۲۔ فروری ۱۸۸۳ء کو خطاب رائے بہادر مرحمت ہوا۔ آپ کے تین لڑکے ہین۔ منولال۔ کنہیالال و جمناداس۔ سکونت جبلپور۔
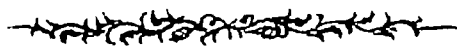
گلاب سنگھ۔ دادو۔ رائے بہادر۔ آپ کے آبا و اجداد اپنے اصلی وطن رائے بریلی ملک اودھ سے ملک متوسط مین آئے اور مہاراجہ دیوگڈھ کی سرکار مین بیوہاری کے عہدہ پر فائز ہوئے۔ مہاراجہ نے انکو بچی کا علاقہ عنایت کیا جب سمبت ۱۷۹ بکرمی مین یہ علاقہ راجہ نرند شاہ والی منڈلہ کو ملا تو اُنھون نے بھی بھول شاہ بیوہار کو جنکی اولاد مین آپ ہین بدستور عہدہ بیوہاری پر قائم رکھا اور علاقہ بھی اُنھین کے قبضہ مین رہنے دیا۔ چند روز بعد راجہ نے اُنکو بھونرگڈھ کا ایک دوسرا علاقہ عطا کیا۔ سمبت ۱۸۰ مین بھول شاہ کا انتقال ہوگیا اور اُنکے بجائے ٹودمن شاہ اُنکے بیٹے جانشین ہوئے۔ سمبت ۱۸۲۹ مین ایک غنیم نے ملک دکھن سے ریاست منڈلہ پر چڑھائی

حسب رواج زمانہ علوم عربیہ و فارسیہ میں تکمیل حاصل کی اور آگرہ کالج میں تعلیم کو ختم کیا۔ بعد فراغ آپ اپنے والد سید تامت علی ڈپٹی مجسٹریٹ و اسسٹنٹ پولیٹیکل سپرنٹنڈنٹ ساگر و جبلپور کی وساطت سے سرکاری ملازمت میں داخل ہوئے اور بہت جلد عہدۂ میر منشی کمشنری جبلپور پر ممتاز ہوئے۔ ۱۸۵۶ء میں ڈپٹی کلکٹری بندوبست عطا کی گئی۔ اس خدمت کو بھی آپ نے اس خوبی اور لیاقت سے انجام دیا کہ سرجرڈ ٹمپل سے تجربہ کار افسر نے سرکاری تحریرات میں آپ کی لیاقت کی بہت کچھ تعریف کی۔ ایام غدر ۱۸۵۷ء میں مثل اور اہل خاندان کے جبکہ آپ کے والد ماجد باغیوں کے ہاتھ سے قتل ہوئے آپ بھی گورنمنٹ انگلشیہ کی خیرخواہی اور وفاداری میں ثابت قدم رہے اور اسکے صلہ میں خلعت گرانبہا سے مخلع ہوئے اور ڈپٹی کلکٹری کے مدارج میں بھی آپ نے خاص طور پر ترقی پائی۔ ۱۸۶۹ء میں صاحب سکرٹری اسٹیٹ ہند کے حکم کے موافق ممالک متوسط میں اسسٹنٹ کمشنری کے عہدہ کے لیے ایک ہندوستانی افسر کی ضرورت تھی۔ اس عہدہ کے لیے آپ منتخب ہوئے۔ آپ ہی سب سے پہلے ہندوستانی شخص ہیں جو افسری ضلع یعنی ڈپٹی کمشنری پر ممتاز کیے گئے۔ ۱۸۷۷ء کے دربار دہلی میں خان بہادری کا خطاب اور تمغہ مرحمت ہوا۔ اور ۱۸۸۲ء میں سی۔ آئی۔ ای۔ کے خطاب سے سرفراز فرمائے گئے۔ ۱۸۸۵ء میں مستقل سٹلمنٹ افسر (افسر بندوبست) مقرر ہوئے اور چودہ برس یعنی دسمبر ۱۸۹۸ء تک اس عہدۂ جلیلہ کی خدمات انجام دیتے رہے اور لوکل گورنمنٹ اور گورنمنٹ آف انڈیا نے ہر سال اپنے رزولیوشن میں آپ کی حسن کارگزاری کی توصیف اور تعریف فرمائی۔ گو ۱۸۸۱ء میں آپ کی عمر ۵۵ سال اور مدت ملازمت ۲۷ سال ہو چکی تھی مگر آپ کی لیاقت اور تجربہ کی وجہ سے وقتاً فوقتاً اٹھارہ برس تک توسیع ملازمت ہوتی رہی یکم جنوری ۱۸۹۹ء میں پچیس سال کی نمایاں ملازمت کے بعد آپ نے خود کنارہ کشی

شنکر راؤ مادھو راؤ چٹ نویس - بی - اے - تمغہ یافتہ قیصر ہند درجۂ اول - ڈپٹی کمشنر سمبھل پور - آپ ۴ - دسمبر ۱۸۶۳ء کو پیدا ہوے اور ناگپور کے ایک مشہور اور ممتاز و متمول خاندان کے یادگار ہین جس زمانہ مین کہ ناگپور مین بھونسلا راجاؤن کی حکومت تھی آپ کے آباو اجداد اُنکی سرکار مین مدار المہامی کے عہدہ پر ممتاز تھے - گورنمنٹ انگلشیہ بھی آپ کے خاندان کی عزت اور وقعت کرتی ہے - آپ کے بڑے بھائی گنگا دھر راؤ صاحب کو سی - آئی - ای کا خطاب مرحمت ہوا ہے اور وہ لیجسلیٹو کونسل کے ممبر بھی رہ چکے ہین - ۱۳ - جولائی ۱۸۸۵ء کو آپ اسٹیٹوٹری سول سروس مین داخل ہوے اور ۳۱ - مئی ۱۸۹۲ء تک اضلاع ناگپور - وردھا - چھندواڑہ - نرسنگ پور مین اسسٹنٹ کمشنر رہے - اُسکے بعد آپ مستقل ڈپٹی کمشنر مقرر ہوے اور ضلاع بالاگھاٹ وردھا اور سمبھل پور مین نہایت لیاقت کے ساتھ اپنے منصبی فرائض انجام دیے - فی الحال آپ سمبھل پور مین درجہ دوم کے ڈپٹی کمشنر ہین - علاوہ برین آپ ایک بہت بڑے علاقہ کے مالک و زمیندار بھی ہین - آپ کی نمایان خدمات کے صلہ مین یکم جنوری ۱۹۰۲ء کو آپ کو تمغۂ قیصر ہند درجۂ اول عطا ہوا - سکونت سمبھل پور -

---
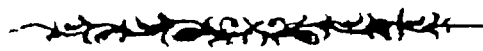
اولاد حسین - سید - خان بہادر - سی - آئی - ای - ولادت ۲۶ - جون ۱۸۲۶ء - آپ کا سلسلۂ نسب امام ہشتم حضرت موسی رضا علیہ السلام تک پہونچتا ہے آپ کے بزرگ سید محمد غازی کو سلطان محمود غزنوی کی ہمشیر زادی منسوب تھی - وہ اپنے برادر نسبتی یعنے محمود غزنوی کے بھانجے سید مسعود سالار غازی کے ساتھ ہندوستان مین وارد ہوے اور علاقہ جات بیانہ ذخیرہ کی فتح کے بعد زمانہ سلطنت مغلیہ مین آپ کے بزرگون نے قصبۂ ہیلک کو جو فی الحال ریاست بھرت پور مین شامل ہو گیا ہے بحیثیت معافی داری اپنا مستقر قرار دیا اور محمد پور ہیلک کے نام سے موسوم کیا - خان بہادر نے

خان بہادر سید اولاد حسین رئیس بہیر سرکھرتپور

مسٹر شنکر راؤ مادھو راؤ چٹنویس رئیس ناگپور
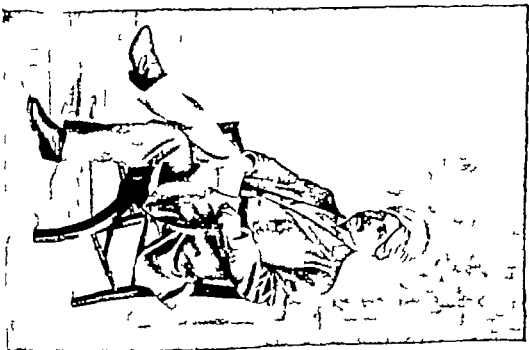
عطا ہوا۔گذشتہ دو سال مین ریاست مذکور مین آپ نے متعدد سڑکین۔ محلات۔ ہسپتال۔ بازار۔ اسکول۔ کچہریان و دیگر عمارات تعمیر کرائی ہین جنکی نظیر ریاستہاے چھتیس گڑھ میں کہیں نہیں ملتی۔ علاوہ چھ سو کے جو اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنری کی تنخواہ ہے آپ کو دو سو روپے الاونس اور پچہتر روپیہ پنشن کسٹری بیوشن جملہ آٹھ سو پچہتر روپیہ مشاہرہ ملتا ہے۔ آپ کے پانچ بیٹے اور تین بیٹیان ہین۔ ان مین سے بڑے صاحبزادے سید محسن حسین اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر مین۔ سکونت کھیراگڈھ۔

بپن کرشنا بوس۔ راے بہادر۔ سی۔ آئی۔ ای۔ اوّل الذکر خطاب یکم جون ۱۸۸۸ء کو اور مؤخر الذکر یکم جنوری ۱۸۹۸ء کو آپکو عطا ہوا۔ سکونت ناگپور۔

بھوت ناتھ دے۔ راے بہادر۔ یہ خطاب ذاتی ہے جو یکم جون ۱۸۸۸ء کو آپ کو عطا ہوا۔ سکونت راے پور۔

دسرتھی پوجاری۔ راے صاحب۔ آپکو خطاب ہذا یکم جنوری ۱۹۱۱ء کو مرحمت ہوا۔ سکونت رہرکول۔

متھرا پرشاد۔ راے صاحب۔ آپکو خطاب ہذا یکم جنوری ۱۹۱۱ء کو مرحمت ہوا۔ سکونت چھندوارہ

سی۔ جی۔ لال کاکاخان بہادر۔ آپکی نمایاں خدمات اور مساعی جمیلہ کے صلہ میں گورنمنٹ نے آپکو بطور ذاتی اعزاز کے خطاب مذکور سے ممتاز کیا۔

آپ بھی ایک امیدوار تھے۔ آپنے تین سال تک نارمل اسکول لکھنؤ مین علوم مروجہ کی تکمیل کرکے سند حاصل کی۔ اُسی زمانہ مین آپ نے کچھ کچھ انگریزی سے بھی واقفیت پیدا کرلی تھی۔ یکم ستمبر ۱۸۶۶ء سے آپ ملازمت سرکاری مین داخل ہوے۔ نومبر ۱۸۸۳ء تک آپ بہت سے اضلاع اودھ مین فارسی و عربی کے مدرس اعلیٰ رہے۔ اُس زمانہ مین آپ نے اودھ اخبار و علیگڑھ انسٹی ٹیوٹ وغیرہ مین علمی۔ اخلاقی۔ مذہبی اور پولٹیکل مضامین بھی لکھے تھے اور ایک رسالہ موسوم بہ کلید سخن تصنیف کرکے مطبع اودھ اخبار مین چھپوایا تھا جسکو گورنمنٹ نے پسند کیا اور آپ کو انعام مرحمت فرمایا۔ ۱۸۸۳ء مین آپ کالن بروننگ صاحب ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم اودھ کی سفارش سے ڈپٹی کمشنری جبل پور مین نائب سررشتہ دار مقرر ہوے۔ اُسکے بعد آپ سررشتہ دار ہوے۔ اپریل ۱۸۸۰ء سے آپ مڑواڑہ ضلع جبلپور مین عہدۂ تحصیلداری پر متعین ہوے جو آپ کی حُسن کارگزاری سے تمام ہندوستان کے لیے چونے کی ساخت و تجارت کا مرکز بن گیا۔ مڑواڑہ مین آپ نے ایک بڑا اور خوبصورت بازار بھی بنوایا ہے جسکو سر جان مارلین سابق چیف کمشنر نے اپنے ہاتھ سے کھولا تھا اور اب مارلین گنج کے نام سے مشہور ہے۔ مئی ۱۸۸۷ء مین آپ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ہوے۔ اِس عہدے کی خدمات آپ نے نہایت خوش لیاقتی سے انجام دین جس کے صلہ مین سر انٹیونی میکڈانل صاحب نے جو اُس زمانے مین ممالک متوسط کے چیف کمشنر تھے آپ کو ریاست کھیراگڈھ کی دیوانی کے لیے منتخب کیا چنانچہ ۸۔ مارچ ۱۸۹۲ء سے اب تک آپ ریاست مذکور کے عہدۂ دیوانی پر ممتاز ہین۔ بحیثیت دیوان ریاست آپ نے وہان بہت سی ترقیان و اصلاحات کی ہین۔ ریاست کی آمدنی آپ کی خوش انتظامی سے دوگنی ہوگئی ہے اور عدالتون مین ہر طرح کی باقاعدگی و خوش اسلوبی پیدا ہوگئی ہے۔ ان خدمات کے جلدو مین آپ کو مئی ۱۸۹۶ء مین خان بہادر کا خطاب

کی تقریب میں ۱۶- فروری ۱۸۸۷ء کو عطا ہوا تھا۔ سکونت کاپنتی

محمد حسین۔ نور۔ مولوی۔ سید۔ خاں بہادر۔ آپ ۲ محرم الحرام ۱۲۶۴ھ مطابق جولائی ۱۸۴۶ء کو قصبۂ بھدیواں میں پیدا ہوئے جو لکھنؤ سے اُس مقام پر واقع تھا جہاں اب چار باغ ریلوے اسٹیشن ہے۔ آپ مولوی سید عزت علی کے بیٹے اور مولوی سید رفعت علی رفعت کے بھتیجے اور مولوی سید سرعلی خرسند کے پوتے ہیں۔ مولوی سید عزت علی پہلے شاہی مدرسہ کے مدرس تھے اُسکے بعد مہاراجہ مالک کرشن نصیر الدولہ بہادر دیوان اودھ کی اولاد کے اتالیق مقرر ہوئے تھے۔ آپ سید سدی رضوی حضرت امام موسیٰ رضا علیہ السّلام کی نسل میں ہیں۔ آپ کے مورث اعلیٰ سید غلام رسول نیشاپور سے ہندوستان میں آئے تھے۔ اُنکو نوح سے تعلق تھا۔ اُنھوں نے موضع رسول پور کو آباد کرکے وہاں سکونت اختیار کی۔ اُنکے پرپوتے سید کفایت اللہ کا عقد شیخ خیر الدین رئیس دوگاوان کی دختر سے ہوا جنکی مختصر ریاست بھدیواں میں تھی اور چونکہ وہ وراثتاً سید کفایت اللہ کو ملی اسلیے آخرالذکر نے بھدیواں میں توطن اختیار کیا۔ سید کفایت اللہ آپ کے پردادا تھے۔ آپ نے اپنے والد ماجد اور عم مکرم مولوی رفعت علی رفعت سے فارسی کی تحصیل کی۔ دینیات اور علوم صرف و نحو عربی کو مولوی نصر اللہ خاں خورجوی رحمۃ اللہ علیہ سے سیکھا معقولات میں مولوی سید محمد سعید ہسوالی آپ کے اُستاد تھے۔ آپ حنفی المذہب ہیں اور شاہ سید رؤف احمد صاحب ہانسوی سے بیعت رکھتے ہیں۔ آپ کا عقد حضرت شاہ عبد الرزاق ہانسوی قدس سرہ کی پوتی شاہ شجاعت علی کی چھوٹی صاحبزادی سے ہوا ہے۔ جب ۱۸۶۳ء میں ولیم ہنڈ ورصاحب ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم مقرر ہوئے تو اُنھوں نے علمائے لکھنؤ کے خاندان سے چند فارسی اور عربی دان نوجوانوں کو سررشتہ تعلیم کی ملازمت کے لیے منتخب کیا جس میں

کپور چند - سیٹھ - راے صاحب - خطاب ہذا یکم جنوری ۱۸۹۷ء کو عطا ہوا
سکونت راے پور -

عالم چند - پنڈت - راے صاحب - خطاب ہذا ۲۲ - جون ۱۸۹۷ عیسوی
کو مرحمت ہوا - سکونت سارن گڈھ

بہاری لال - سیٹھ - راے صاحب - خطاب ہذا ۲۲ - جون ۱۸۹۷ عیسوی
کو مرحمت ہوا - سکونت ہوشنگ آباد -

ریکھچند - منیتی - سیٹھ - راے صاحب - خطاب ہذا یکم جنوری ۱۸۹۷ء کو عطا
ہوا - سکونت ہینگن گھاٹ - وردہا -

اس آر دیبی پرشاد - راے بہادر - ایل - ایم - سی - ڈی سایف - تخمیناً
ایک سو بیس سال کا عرصہ ہوا جب آپ کے جد امجد منشی راے نولراے کانپور
مین گورنمنٹ انگلشیہ کے یہان میر منشی تھے - آپ نے بھی پینتالیس سال سے زیادہ
عرصہ تک بحیثیت فوجی و دیوانی افسر کے اضلاع مغربی و شمالی و اودھ و ممالک
متوسط مین نمایان خدمات انجام دی ہین - فی الحال آپ بحصول پنشن خانہ نشین
ہین - آپ کی حُسن خدمات کے صلہ مین آپ کو راے بہادر اور ایل - ایم - سی -
ڈی - ایف کے خطابات مرحمت فرمائے گئے - سکونت بھنڈارہ -

کستور چند - سیٹھ - راے بہادر - یہ خطاب ذاتی ہے اور آپ کو جشن جوبلی

گورنمنٹ نے اپنی مشکوری ظاہر کی۔ آپ کو امور تعلیمی سے بھی بہت بڑی دلچسپی ہے آپ متعدد دینی انجمنوں اور مدرسوں و کالجوں کے معاون اور صدر انجمن ہیں اور تعلیمی رپورٹوں میں آپ کا ذکر خیر بہت تعریف سے ہوا کرتا ہے۔ آپ ایک بہت بڑی جاگیرداری کے مالک ہیں اور بحیثیت ایک زمیندار کے آپ کو اپنی رعایا کی دلدہی اور تالیف قلوب کا بڑا خیال رہتا ہے اور آپ اپنے صوبہ کے ایک بیسرسان بزرگ ہیں۔ ۱۹۰۷ء میں مسٹر جیکوبس کو امور کی وزارت ملتی تھی مگر آپ نے اس سے انکار کر دیا۔ آپ کے صفات و محاسن اور آپ کی مقبولیت پر نظر کر کے حضور وائسرائے بہادر کشور ہند نے آپ کو اسلئے منتخب کیا کہ آپ حضور ملک معظم کے جشن تاجپوشی میں ملک متوسط کے قائم مقام ہو کے انگلستان تشریف لیجائیں چنانچہ آپ نے بطیب خاطر اس دعوت کو قبول کیا اور انگلستان جاکر اس جشن میں شریک ہوئے اور اب آپ انگلستان سے مراجعت فرما ہوئے ہیں۔ سکونت ناگپور۔

بھانو داس۔ بیڈو۔ رائے صاحب۔ خطاب ہائیکم جنوری ۱۹۰۸ عیسوی کو مرحمت ہوا۔ آپ آنریری مجسٹریٹ ہیں۔ سکونت کامپٹی۔

لچھمی پرشاد۔ رائے صاحب۔ خطاب ہائیکم جنوری ۱۹۰۸ء کو مرحمت ہوا۔ سکونت ہرداہوشنگ آباد۔

پریاگ داس۔ لالہ۔ رائے صاحب۔ خطاب ہائیکم جنوری ۱۹۰۸ء کو عطا ہوا۔ سکونت سمبلپور۔

ہونے پر مجبور کر دیا۔ آپ ۱۸۸۸ء مین ڈسٹرکٹ کونسل کے میر مجلس اور درجۂ اول کے آنریری مجسٹریٹ مقرر ہوے۔ چند مدت تک آپ لوکل بورڈ کے بھی میر مجلس رہے ہین۔ انتظام منادر بھونسلا کے واسطے جو کمیٹی قائم کی گئی تھی اُسمین برابر آپ ایک ممتاز ممبر رہے۔ آپ ہی کے حُسن انتظام سے اب اُن مندرون کا نہایت عمدہ انتظام ہو رہا ہے شکست وریخت کی مرمت ہوتی رہتی ہے۔ حساب کتاب صاف رہتا ہے بحیثیت آنریری مجسٹریٹ کے آپ نے نہایت عمدہ کام کیا جس کے سبب سرکاری رپورٹون مین آپ کی بہت بڑی تعریف و توصیف کی گئی ہے۔ ۱۸۹۳ء مین آپ ہز اکسلنسی وائسراے کی کونسل واضعان آئین و قوانین کے ممبر منتخب ہوے۔ ۱۸۹۵ء تک آپ نے اِس خدمت جلیلہ کو نہایت خوش اسلوبی اور مستعدی سے انجام دیا اور اُس زمانہ مین جو اہم قوانین وضع ہوے اُنمین آپ کی محنت اور قابلیت بہت اچھی طرح ظاہر ہوئی۔ پھر ۱۸۹۸ء اور ۱۸۹۹ء مین دوبارہ ممبر کونسل منتخب ہوے۔ آپ نے ملک متوسط کے قانون لگان کے معاملہ مین نہایت عمدہ کارروائی کی جسکو گورنمنٹ اور اہل ملک نے بھی نہایت پسند کیا۔ ناگپور میونسپلٹی کے پریسیڈنٹ ہونے کی حیثیت سے آپ نے شہر ناگپور کو بڑے بڑے فائدے پہونچائے چنانچہ شہر کی روشنی مین معتدبہ ترقی ہوئی ہے۔ سڑکون کا انتظام نہایت عمدہ ہے۔ تجارت کو بہت بڑا فروغ ہوا ہے اور حفظان صحت کے انتظامات بہت اچھی طرح چل رہے ہین اور ان سب پر مستزاد "ڈنڈہم پارک" ہے جس نے عوام الناس کو ایک اچھی تفرج گاہ سے متمتع کر رکھا ہے۔ آپکی انھین مساعی جمیلہ کے صلہ مین گورنمنٹ نے مئی ۱۸۹۵ء مین آپ کو خطاب سی۔ آئی۔ ای سے سرفراز فرمایا۔ آپ معاملات ملکی مین بڑی دلچسپی سے حصہ لیتے ہین اور ۱۸۹۷-۱۸۹۹ء کے قحط اور طاعون کے زمانہ مین آپ نے ایسی عمدہ خدمت اپنے ہموطنون کی کی

مسٹر گنگا دھر مادھو چٹنویس رئیس ناگپور

راجہ سیٹھ گوکل داس رئیس جبلپور

ہندوستانی عورات کی ڈاکٹری تعلیم کے واسطے جو ایک ایسوسی ایشن قائم ہے اُسکے آپ لائف کونسلر ہیں۔ آپ نے لیڈی الجن ہاسپٹل تیار کرایا ہے۔ ۷ دسمبر ۱۸۹۶ء کو لارڈ الجن صاحب سابق وایسرائے نے اُسکا افتتاح کیا تھا۔ آپکی فیاضی اور سیرچشمی کے اور بھی بہت سے نظائر موجود ہیں۔ آپ دربار وایسرائے میں جو ۱۸۹۰ء میں بمقام ملک پنجاب منعقد ہوا تھا خاص طور پر مدعو ہوئے تھے۔ ملکہ معظمہ مرحومہ کی جوبلی کے موقع پر آپ نے جناب ممدوحہ کا ایک اسٹیچو نذر کیا تھا جو جبلپور میں موجود ہے۔ ریاستہائے راجپوتانہ کے بڑے بڑے راجہ اور مہاراجہ آپ کی عزت فرماتے ہیں۔ آپ کو پہلے رائے صاحب کا خطاب ملا تھا اُسکے بعد ۱۸۸۳ء میں رائے بہادر سے مخاطب ہوئے۔ یکم جنوری ۱۸۹۸ء کو راجہ کا خطاب مرحمت ہوا۔ آپ کے عینیے رائے بہادر بلبھ داس اکثر مواقع پر آپ کی کارگزاریوں اور فیاضیون مین شریک رہے ہیں۔ آپ کے بیٹے کا نام کنور جیون داس ہے جو اپنے چچا رادھا بائی کی غیر حاضری میں دوکان کا کاروبار دیکھتے ہیں۔ سکونت جبلپور ملک متوسط۔

گنگا دھر راؤ مادھو چٹنویس۔ سی۔ آئی۔ ای۔ آپ کی ولادت ۱۸۶۳ء میں واقع ہوئی۔ آپ ملک متوسط کے ایک نہایت معزز خاندان سے ہیں۔ گورنمنٹ اور اہل ملک میں آپ کے والد بزرگوار مادھو راؤ گنگا دھر چٹنویس صاحب کی بہت بڑی عزت تھی۔ آپ کے خاندان کو بھونسلا راجگان ناگپور کے دربار سے تعلق رہا ہے اور اُس سرکار میں وزارت و سفارت کی خدمات جلیلہ پر آپ کے مورث ممتاز و سرفراز رہے ہیں۔ آپ نے پہلے فری چرچ انسٹی ٹیوشن (ناگپور) میں اور بعد ازاں الفنسٹن کالج (بمبئی) مین تعلیم پائی ہے لیکن ۱۸۸۰ء میں آپ کے والد ماجد کی وفات نے آپ کو طالب علمی سے نکال کر کاروبار دنیوی میں مصروف

گوکلداس۔ راجہ۔ آپ کی قوم مہیسری اور مسلک وشنو ہے۔ آپ اُس قدیم خاندان سے تعلق رکھتے ہین جو انگریزی عملداری سے بہت پہلے ممالک متوسط مین سکونت گزین ہوا تھا۔ اُس زمانہ مین بھی آپ کے یہان مہاجنی کا کاروبار ہوتا تھا۔ ایام غدر مین سیٹھ خوشحال چندجی دوکان کے مالک تھے۔ اُنھون نے گورنمنٹ برطانیہ کو بہت قیمتی مدد دی تھی جسکے صلہ مین اُنکو پانچ سو روپیہ کا ایک خلعت اور سند عطا ہوئی تھی۔ آپ سیٹھ خوشحال چند کے بڑے بیٹے ہین اور اپنی خاندانی نظیر پر قدم رکھتے آئے ہین۔ جب ۱۸۵۳ء کو کالاہانڈی مین بدعملی ہوئی تھی تو اُنھون نے اپنی خدماتِ گورنمنٹ کے سپرد کین جن کی نسبت گورنمنٹ نے آپ کا شکریہ ادا کیا۔ ۱۸۵۵ء کو جب وسط ایشیا مین جنگ کا احتمال تھا تو آپ نے رسدرسانی فوج کے واسطے درخواست پیش کی تھی جسکا حکام عالی مقام نے شکریہ کے ساتھ اعتراف کیا آپ نے کورٹ آف وارڈس کو کمی سود پر روپیہ قرض دے دے کر بہت سے رئیسون کی املاک وجایداد تباہی وبربادی سے بچالی ہے۔ آپ نے اپنے والد کی یادگار مین جبلپور مین ایک ٹاون ہال تعمیر کرایا ہے۔ آپ نے ایک روئی کا کارخانہ جاری کیا ہے جسمین بہت سے مرد وعورت ولڑکے پرورش پارہے ہین۔

نام مع خطاب وسکونت	صفحہ	نام مع خطاب وسکونت	صفحہ
چندر پور ضلع بھلپور۔	۲۷	ی	
		یوسف شریف خان بہادر رئیس جبلپور۔	۱۸

غلطنامہ ملک متوسط

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۷	۱۸	عبدالحسین ۔میاں ۔ بھائی ۔	میاں بھائی عبدالحسین

(نوٹ ۱)۔ خانصاحب محمد امیر خان رئیس ناگپور مندرجہ صفحہ ۱۴ کی تصویر کے لیے پلیٹ متعلقہ ہندسہ $\frac{۱۴}{۴۲}$ ملاحظہ ہو۔

ملک متوسط

فہرست اسمائے گرامی خطاب یافتگان ومشاہیر ملک متوسط

ملک متوسط
CENTRAL PROVINCES.
نولکشور پریس لکھنؤ

بھوٹان

ہزہائنس پیگ سنگے دورزی دیب۔ راجہ بھوٹان۔ ریاست بھوٹان کی اصل تت ہے بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ تبت کے تارک الوطنوں نے چار صدی اُدھر صوبہ کہامہ میں قبضہ کرلیا لیکن لاماؤں کا تسلط غالباً اس سے پہلے تھا۔ موجودہ گورنمنٹ حسین مہیا اور ملت دوبون کی صورتین پائی جاتی ہیں سولھویں صدی کے وسط سے شروع ہوئی ہے۔ اول راجہ دھرم راج شب ڈنگ ناگ کورنگ نم گیل تھے جو ۱۵۶۹ء میں پیدا ہوئے تھے۔ آپ کا مذہب بودھ ہے۔ آپ ۲۲۔ اگست ۱۸۸۵ء کو مسند آرائے ریاست ہوئے۔ بھوٹان کے رقبہ آبادی یا آمدنی کی نسبت کوئی صحیح آگاہی موجود نہیں ہے۔

(۱۱) لینگرن (۱۲) میوسن رام (۱۳) ننگسہفوہ (۱۴) میوفینگ (۱۵) جیرنگ (۱۶) لانگی آنگ
(۱۷) بھاول (۱۸) ملئی سوہ مست (۱۹) دوارانانگٹرین (۲۰) میوڈن (۲۱) ننگلی وائی۔
(۲۲) پامسن گٹ۔

بھوسلہ کے عہد نامہ کے ذریعے گورنمنٹ انگلشیہ کے تحت میں آئی۔ اس خاندان کے بڑے بیٹے کو جیراج یا یوراج کہتے ہیں۔ آپ کو ۲۔مئی ۱۹۰۶ء کو خطاب مہاراجہ بہادر بطور ذاتی اعزاز کے عطا ہوا۔ آپ کی ریاست چھوٹا ناگپور ملک بنگال کی تمام ریاستوں سے بڑی ہے۔ اسکا رقبہ چھ ہزار پچپن میل مربع اور آبادی تین لاکھ چوبیس ہزار پانچ سو باون اور آمدنی چھتیس ہزار اور خراج ایک ہزار آٹھ سو اکانوے روپیہ گیارہ آنہ ہے۔

چھوٹا اودے پور

راجہ چندر سیکھر پرشاد سنگھ دیو۔ راجہ چھوٹا اودے پور۔ آپ راجہ دھرم جیت سنگھ دیو کے جانشین ہیں۔ آپ کا تعلق ایک چھتری خاندان سے ہے جو سرگجا خاندان کی چھوٹی شاخ میں ہے۔ ریاست اودے پور سرگجا اور دوسری ریاستہائے چھوٹا ناگپور کیطرح اس عہد نامہ کے ذریعے جو مادھوجی بھوسلہ اور گورنمنٹ ہند کے درمیان ہوا تھا ۱۸۱۸ء میں گورنمنٹ انگلشیہ کے تحت میں آئی۔ ریاست کا رقبہ ایک ہزار پچپن مربع میل ہے اور آبادی سینتیس لاکھ پانچ ہزار چھتیس اور آمدنی تخمیناً سات ہزار روپیہ اور خراج پانچ سو تینتیس روپیہ پانچ آنہ ہے۔

اس کوہستانی حصۂ آسام میں تین (۱) سوہرہ (چیرہ) (۲) کہریم اور (۳) ننگسپنگ کسیقدر بڑی اور باقی بائیس بالکل چھوٹی ریاستیں ہیں۔ انکے نام یہ ہیں۔ (۱) نونگکلیو (۲) میلیم (۳) مہارام (۴) تیلا (۵) میریاو (۶) رمبری (۷) سوہیونگ (۸) میو ٹیانگ (۹) ناگس ہیک (۱۰) میوسلام

کوریا

راجہ شیو منگل سنگھ - آپ راجہ پران سنگھ دیو کے جانشین ہین اور دھول سنگھ چوہان کی اولاد مین ہین جسنے راجپوتانہ سے آکر کوریا کو فتح کیا تھا - راجہ کا خطاب موروثی چلا آتا ہے جسکو ۱۸۷۵ء مین برٹش گورنمنٹ نے بھی باضابطہ تسلیم کیا - ریاست کا رقبہ ایک ہزار چھ سو پچیس مربع میل ہے - آبادی چھتیس ہزار دوسو چالیس اور آمدنی تخمیناً چھ ہزار روپیہ اور خراج چار سو روپیہ ہے -

سرائے کالا

راجہ اودت نرائن سنگھ دیو بہادر - راجہ بہادر سرائے کالا - ولادت ۱۸۴۹ء آپ ۲۵ - نومبر ۱۸۶۳ء کو گدی نشین ہوے - آپ ایک راجپوت خاندان سے تعلق رکھتے ہین جو اڑیسہ کے پروہت خاندان کے ایک رُکن کی نسل مین ہے - اِس خاندان کا سرغنہ زمانۂ قدیم مین کنور کے خطاب سے مخاطب تھا جو پروہت راجگان کا عطا کیا ہوا تھا - اِس ریاست مین بڑے بیٹے کو ٹکیٹ کا لقب ملتا ہے - اسکا رقبہ چار سو اڑتیس میل مربع اور آبادی ترانوے ہزار آٹھ سو اُنتالیس اور آمدنی سترہ ہزار روپیہ ہے - آپ خراج نہین دیتے ہین -

سرگجا

مہاراجہ رگھوناتھ سرن سنگھ دیو - مہاراجہ سرگجا - ولادت ۱۸۶۰ء - آپ ۵ مارچ ۱۸۷۹ء کو گدی نشین ہوے - آپ ایک راجپوت خاندان سے تعلق رکھتے ہین جو ۱۷۵۸ء مین مرہٹون کا مطیع ہوکر برار کا باج گزار قرار پایا - اُس کمک کی پاداش مین جو مہاراجہ سرگجا نے گورنمنٹ کے خلاف غدر بالامئو کے موقع پر دی تھی گورنمنٹ ہند نے اس ریاست پر فوج کشی کی مگر کسی مجادلہ کی نوبت نہین آئی اور معاہدہ ہوگیا - ۱۸۱۸ء مین یہ ریاست مادھوجی

گنگ پور

راجہ رگھوناتھ سکھر دیو۔ راجہ گنگ پور۔ ولادت ۱۸۲۹ء۔ آپ ۲۰ نومبر ۱۸۵۸ء کو مسند نشیں ہوئے۔ آپ چھتری ہیں۔ اس ریاست کا رقبہ دو ہزار پانچ سو اٹھارہ مربع میل ہے۔ آبادی ایک لاکھ اکانوے ہزار چار سو چالیس اور آمدنی دس ہزار روپیہ اور خراج پانچ سو روپیہ ہے۔

جشپور

راجہ بشن پرشاد سنگھ دیو۔ راجہ جشپور۔ آپ راجہ پرتاپ نرائن سنگھ دیو بہادر سی۔ آئی۔ ای کے جانشیں ہیں۔ آپ راجپوت ہیں۔ یہ ریاست پہلے ریاست سرگجا کی باجگزار تھی مگر جب سے برٹش گورنمنٹ کے تحت میں آئی آجتک ریاست کے ذریعہ سے صرف خراج دیا جاتا ہے۔ اسکا رقبہ ایک ہزار نو سو تریسٹھ مربع میل اور آبادی ایک لاکھ تیرہ ہزار نو سو چھتیس ہے۔ آمدنی پندرہ ہزار اور خراج سات سو چہتر روپیہ ہے۔

کھرسوان

ٹھاکر مہندر نارائن سنگھ دیو۔ ولادت ۱۸۶۹ء۔ آپ ۲۔ مارچ ۱۸۸۴ء کو مسند نشیں ہوئے۔ آپ اس راجپوت خاندان سے تعلق رکھتے ہیں جو قدیم پروہت خاندان کے چھوٹے بیٹے کی اولاد میں ہے۔ یہ پروہت خاندان ملک اڑیسہ میں جگدیش پور راجپوتانہ سے آکر سکونت گزیں ہوا تھا۔ ٹھاکر کا خطاب اولاً راجہ پروہت نے عطا کیا تھا۔ ریاست کا رقبہ ایک سو سینتالیس مربع میل ہے۔ آبادی بتیس ہزار چار سو ستر اور آمدنی اٹھارہ ہزار روپیہ ہے۔ آپ خراج نہیں دیتے ہیں۔

فتحمندی حاصل کر کے اُنکو نکال دیا اور خود اس ملک پر قابض و متصرف ہوگئے۔ اُنکی بائیسوین پشت مین راجہ گوپی ناتھ سنگھ تھے جنھون نے جمپتی سنگھ مہاپاتر کا خطاب و لقب حاصل کیا۔ اُنکے پوتے راجہ ہری ہر کھتیر یلنے بیربر کا خطاب اضافہ کیا۔ یہ ۱۸۴۲ء مین گدی نشین ہوئے اور ۱۸۹۰ء مین قضا کی۔ اُنکے بعد انکے بیٹے راجۂ حال وارث ہوئے۔ یہ ریاست اڑیسہ کے باج گزار محالون مین ہے اور اسکا رقبہ چھیالیس مربع میل۔ آبادی بیس ہزار پانچ سو چھیالیس اور آمدنی آٹھ ہزار چار سو بانوے روپیہ۔ خراج آٹھ سو بیاسی روپیہ ہے۔

باج گزار محالات چھوٹا ناگپور

بونائی

راجۂ بونائی۔ آپ نے ۱۸۵۷ء کو کیونجھر کی بدامنی اور ہنگامہ مین گورنمنٹ کو نہایت قیمتی مدد دی تھی۔ آپ کا تعلق دم بنگسار چھتری خاندان سے ہے۔ رقبہ ایک ہزار تین سو اُنچاس مربع میل ہے اور آبادی تخمیناً بتیس ہزار۔ آمدنی تخمیناً چار ہزار پانچ سو روپیہ اور خراج دو سو روپیہ ہے۔

چنگ بھاکر

بھیا مہابیر سنگھ دیو۔ بھیا چنگ بھاکر۔ ولادت ۱۵۔ اپریل ۱۸۷۹ء۔ آپ ۱۷ جون ۱۸۹۷ء کو مسند نشین ہوئے۔ آپ اُس راجپوت خاندان سے تعلق رکھتے ہین جو کوریا کے چوہان راجپوتون کی ایک شاخ ہے اور جسکے مورث اعلیٰ جو راول سنگھ راجہ غریب سنگھ والی کوریا کے سوتیلے بھائی تھے۔ اِس ریاست کا رقبہ نو سو چھ مربع میل ہے۔ آبادی تخمیناً اٹھارہ ہزار۔ آمدنی تخمیناً نو ہزار روپیہ اور خراج تین سو چھیالیس روپیہ تین آنہ ہے۔

اور نمایاں خدمات انجام دین اور اُسکے صلہ وین بطور ذاتی اعزاز کے راجہ بہادر کا خطاب حاصل کیا۔ اُنکے انتقال کے بعد آپ وارث ہوے اور پٹ گیتسور پال کے لقب سے ملقب ہوے آپ مانی ریاست کی چونتیسوین پشت میں ہین۔ آپ کی ریاست کا رقبہ چار سو مربع میل آبادی اُنتیس ہزار سات سو۔ آمدنی سترہ ہزار چار سو سینتیس روپیہ۔ خراج دو سو چھیاسٹھ روپیہ دس آنہ آٹھ پائی ہے۔

رنپور

راجہ رنپور کرشن چندر سنگھ بجر دھر نریندر مہا پاتر۔ راجۂ رنپور۔ آپ راجہ بنود دھر بجر دھر نریندر کے جانشین ہین۔ آپ کا تعلق ایک نہایت قدیم چھتری خاندان سے ہے جسکی نسبت بیان کیا جاتا ہے کہ تین ہزار چھ سو سال قبل ایک شکاری ماسر پاسک نے قائم کیا تھا۔ ماسر پاسک کے بیٹے کا ذکر ماسر نریندر نام تھا۔ اُسکے بعد جتنے حکمران راجہ ہوے وہ سب نریندر کے لقب سے ملقب ہوے۔ راجہ کنج بہاری نریندر کے عہد حکومت میں خطابات بجر دھر و مہا پاتر کا اضافہ ہوا۔ ریاست کا رقبہ دو سو تین مربع میل اور آبادی چالیس ہزار ایک سو پندرہ ہے جسمین زیادہ تر ہندو اور کچھ مسلمان اور قدیم باشندے ہین۔ آمدنی تیس ہزار چھ سو اکتالیس روپیہ۔ خراج ایک ہزار چار سو روپیہ تیرہ آنہ دو پائی ہے۔

ٹگریا

راجہ بنامالی کھیتر پابیر بمہتی سنگھ مہا پاتر۔ راجۂ ٹگریا۔ ولادت ۱۸۶۸ء آپ حکمران رئیس ہین۔ ۸۔ اپریل ۱۸۸۲ء کو گدی نشین ہوے۔ آپ کا تعلق ایک چھتری خاندان سے ہے جسکی نسبت سُورتنگ سنگھ مانند جاتا ہے کہ پچیس پشتین گذری ہین جو شمالی ہند سے مقام پوری کو تیرتھ کے لیے آئے تھے۔ چار سو برس کا عرصہ ہوا کہ اُنھون نے یہان کے اصلی باشندون پر

نیلگیری

راجہ کرشن چندر مردراج ہری چندن - راجۂ نیلگیری - ولادت ۱۸۶۲ء - آپ ۲۲ - نومبر ۱۸۹۳ء کو بحالت نابالغی مسند نشین ہوے - آپ نسبًا چھتری ہین اور نرائن سنگھ بھجنگ ماندھاتا برت بسنت ہری چندن کی اولاد مین ہین جو چھوٹا ناگپور کے حکمران خاندان کے ایک رکن تھے اور جنھون نے راجہ پرتاب ردرم دیو راجہ اُڑیسہ کی لڑکی سے پندرھوین صدی کے شروع مین شادی کی اور ریاست نیلگیری کی بنیاد ڈالی تھی - آپ انکی بچیسوین پشت مین ہین - اس خاندان مین راجہ اور مردراج کے خطابات موروثی ہین جسکو ۱۸۷۴ء مین گورنمنٹ ہند نے باضابطہ تسلیم کیا - اس ریاست کا رقبہ دو سو اٹھتّر مربع میل ہے - آبادی چھپن ہزار ایک سو اٹھانوے - آمدنی پینتالیس ہزار پانچ سو پچانوے روپیہ اور خراج تین ہزار نو سو روپیہ سات آنہ آٹھ پائی ہے -

پل لہارا

راجہ گنیشور پال - راجۂ پل لہارا - آپ ایک حکمران رئیس ہین - ولادت ۱۸۹۴ء آپ ۳۰ - اگست ۱۹۱۳ء کو گدی نشین ہوے - آپ کا تعلق اُس چھتری خاندان سے ہے جسکے بانی راجہ سنتوش پال عرف پٹ گنیشور پال تھے - اس خاندان کا ہر ایک راجہ "پٹ گنیشور پال" اور "پٹ منی پال" کے لقب سے ملقب ہوتا آیا ہے - یہ ریاست مدت تک کیونجھر مین شامل اور راسکے راجہ کی باجگزار رہی لیکن کسی وجہ سے سخت جھگڑے پیدا ہوے جس سے پل لہارا کی ریاست برٹش باجگزار مشتہر کی گئی - ریاست پل لہارا اب اگرچہ کیونجھر کی باجگزار نہین مگر جو روپیہ وہ گورنمنٹ کو دیتی ہے وہ آخر الذکر ریاست کے متعلق اور اسکے حساب مین جمع ہوتا ہے - اندرونی انتظام اور تعلقات گورنمنٹ بالکل خودمختارانہ ہین - آپ کے والد پٹ منی پال نے ۱۸۶۷ء مین کیونجھر کے باغیون کی سرکوبی مین عمدہ

میل ہے۔ آبادی ترسٹھ ہزار دو سو ستاسی۔ آمدنی پچیس ہزار پانسو اٹھائیس روپیہ
اور خراج چار ہزار دو سو گیارہ روپیہ آٹھ آنہ آٹھ پائی ہے۔

نرسنگ پور

راجہ سادھو چرن مان سنگھ ہری چندن مہاپاتر۔ راجۂ نرسنگ پور تاریخ
ولادت ۱۸۸۳ء۔ آپ ۴۔ دسمبر ۱۸۹۸ء کو عالم نابالغی میں مسند نشیں ریاست ہوئے
آپ ایک راجپوت خاندان سے تعلق رکھتے ہیں اور بانی خاندان دھرم راجہ کی
تیئیسویں پشت میں ہیں۔ آپ کے مورث اعلیٰ نے یہاں کے قدیمی باشندوں کے
اصلی سرغنہ کو مغلوب اور معزول کر کے خود اپنی حکومت قائم کی تھی۔ پچھلی نو پشتوں سے
یہ خاندان مسلسل حکمران اور مان سنگھ ہری چندن مہاپاتر کے لقب سے ملقب ہوتا آتا
ہے جسے گورنمنٹ برطانیہ نے بھی ۱۸۷۴ء میں تسلیم کیا۔ ریاست کا رقبہ ایک سو
ننانوے مربع میل اور اسکی آبادی بیتیس ہزار آٹھ سو اور آمدنی چونتیس ہزار ساٹھ
پچانوے روپیہ اور خراج ایک ہزار چار سو پچپن روپیہ آٹھ آنہ تین پائی ہے۔

نیا گڈھ

راجہ نرائن سنگھ ماندھاتا۔ راجۂ نیا گڈھ۔ آپ ۱۸۹۰ء میں راجہ رگھوناتھ سنگھ
ہری چندن کے انتقال کے بعد جانشین ریاست ہوئے اور گورنمنٹ ہند سے
خطاب راجگی کو موروثی تسلیم کیا۔ آپ راجپوت خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ رقبۂ
ریاست پانچ سو اٹھاسی مربع میل اور آبادی ایک لاکھ سترہ ہزار آٹھ سو باسٹھ۔
آمدنی ترسٹھ ہزار دو سو بیس روپیہ سالانہ اور خراج پانچ ہزار پانچ سو پچیس روپیہ
چار آنہ ایک پائی ہے۔

آپ ایک راجپوت خاندان سے تعلق رکھتے ہین اور جوتی بھنج برادر آدی بھنج کی اولاد ہین
ہین۔ جوتی بھنج ریاست مور بھنج کے بانی مبانی تھے جسکو قائم ہوے چونتیس پشتین
گذرین۔ آپ کا سلسلۂ نسب راجگان مور بھنج سے ملتا ہے۔ بھنج کا خطاب ادی سنگھ
کو اُنکے بہادرانہ کارنامون کے صلہ مین گجپتی راجہ پوری سے حاصل ہوا تھا۔ اُسوقت سے
یہ خطاب راجگان کیونجھر اور مور بھنج کے خاندانون مین برابر چلا آتا ہے۔ راجہ کا خطاب
موروثی ہے اور اُسوقت سے شروع ہوا ہے جب مرہٹے ملک اُڑیسہ مین حکمران تھے
برٹش گورنمنٹ نے خطاب مذکور سنہ ۱۸۷۴ء مین موروثی تسلیم کیا۔ آپ کو مہاراجہ کا خطاب
بطور اعزاز ذاتی یکم جنوری سنہ ۱۸۷۸ء کو عطا ہوا۔ آپ کی ریاست کا رقبہ تین ہزار چھیانوے
میل ہے۔ آبادی دو لاکھ اڑتالیس ہزار ایک سو ایک۔ آمدنی اٹھاسی ہزار چھ سو
ترپن اور خراج ایک ہزار سات سو دس روپیہ ہے۔

کھانڈپارا

راجہ نتو برمردراج بھرمر برراے۔ راجۂ کھانڈپارا۔ ولادت سنہ ۱۸۳۷ء۔
آپ ۲۸۔ فروری سنہ ۱۸۶۷ء کو مسند نشین ریاست ہوے۔ آپ حکمران رئیس ہین اور
ایک راجپوت خاندان سے تعلق رکھتے ہین۔ یہ ریاست پہلے نیاگڈھ کا ایک حصہ
تھی۔ دو سو برس سے راجہ نیاگڈھ کے چھوٹے بھائی راجہ جدو ناتھ سنگھ نے علحدہ ہوکر
خودمختارانہ حکومت قائم کی۔ آپ بانی ریاست کی آٹھوین پشت مین ہین۔ آپکے
والد بزرگوار کا نام نامی راجہ کرشن چندر سنگھ مردراج بھرمر برراے ہے۔ آپ
اپنے بھائی راجہ کنج بہاری سنگھ مردراج بھرمر بر کے جانشین ہین جنھون نے سنہ ۱۸۶۷ء
مین لاولد انتقال کیا۔ راجہ کا خطاب موروثی ہے اور اُسوقت سے شروع ہوا
ہے جب اُڑیسہ مین مرہٹون کی عملداری تھی۔ ریاست کا رقبہ دو سو چوالیس مربع

گورنمنٹ نے اپنے ہاتھ میں لیا۔ آپ قوم کے چھتری ہیں۔ اس خاندان کے بانی اور مورث اعلیٰ ہری ہر سمت سنگھ بھون نے اس ریاست کے اصلی راجہ ڈھینک کو قتل کرکے ڈھینکانال پر قبضہ کرلیا۔ راجہ اور مہندر کے خطابات مرہٹوں کے دیئے ہوئے ہیں جنکو گورنمنٹ ہند نے بھی تسلیم کیا ہے۔ ریاست کا رقبہ ایک ہزار چار سو تریسٹھ مربع میل۔ آبادی دو لاکھ اٹھائیس ہزار دو سو پچاسی ہے۔ آمدنی تقریباً ایک لاکھ پچیس ہزار اور خراج پانچ ہزار ایک سو روپیہ ہے۔

ہنڈول

راجہ جنار دھن مردراج جگدیو۔ راجۂ ہنڈول۔ ولادت ۱۸۵۵ء آپ ۱۰۔ جولائی ۱۸۷۷ء کو مسندنشیں ہوئے۔ آپ چھتری ہیں۔ سابق میں ہنڈول تین یا چار چھوٹی ریاستوں سے مشتمل تھا جو جنگل میں دبی ہوئی تھیں اور جنپر مختلف سردار حکومت کرتے تھے۔ آخر میں دو مرہٹہ بھائیوں نے جو مدراس کے کھیمڈی راجہ کے خاندان سے تھے انکو نکال دیا اور ایک بڑی ریاست قائم کی۔ راجہ جنار دھن مردراج بانی ریاست کی چھبیسویں پشت میں ہیں۔ راجہ کا خطاب ہر والی ریاست کے نام کے ساتھ مرہٹوں کے زمانہ سے چلا آتا ہے۔ ۱۸۷۴ء میں گورنمنٹ نے بھی باضابطہ اسکو تسلیم کیا ہے۔ اس ریاست کا رقبہ تین سو بارہ مربع میل۔ آبادی بتیس ہزار نو سو تہتر۔ آمدنی اڑتالیس ہزار چھ سو نوے اور خراج پانسو اکاون روپیہ ہے۔

کیونجھر

مہاراجہ دھنوربجے نرائن بھنج دیو۔ راجۂ کیونجھر۔ ولادت ۷۔ جولائی ۱۸۴۹ء آپ حکمراں رئیس ہیں۔ ۴۔ ستمبر ۱۸۶۱ء کو نابالغی کے زمانہ میں مسندنشین ہوئے تھے

میل آبادی تیس ہزار پانچ سو چھبیس۔ آمدنی تقریباً اٹھائیس ہزار اور خراج ایکہزار تین سو ستانوے روپیہ پندرہ آنہ پانچ پائی ہے۔

بوڈ

راجہ جوگندر دیو۔ راجۂ بوڈ۔ ولادت ۱۸۵۶ء۔ آپ ۱۸۷۹ء مین گدی نشین ہوے۔ آپ کا تعلق ایک چھتری خاندان سے ہے جسکے بانی گندمردن دیو تھے۔ اس خاندان کو حکومت کرتے ہوے سترہ پشتین گذری ہین۔ راجہ کا خطاب مرہٹہ سلطنت کے زمانے سے ہے جسکو برٹش گورنمنٹ نے آپ کے والد راجہ پتمبر دیو کی حیات مین باضابطہ تسلیم کیا تھا۔ ریاست کا رقبہ ایک ہزار دو سو چونسٹھ مربع میل۔ آبادی نوآسی ہزار پانچ سو اکاون۔ آمدنی تقریباً چھتیس ہزار اور خراج آٹھ سو روپیہ ہے۔

دس پلّا

راجہ نرائن دیو بھنج۔ راجہ دس پلّا۔ ولادت ۱۸۶۰ء۔ آپ ۲۰ جولائی ۱۸۹۷ء کو گدی نشین ہوے۔ آپ سورج بنسی چھتری ہین۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ریاست کی بنیاد قائم ہوے پانسو برس گذرے اور آپ بانی ریاست سے سولھوین پشت مین ہین۔ رقبہ ریاست کا پانسو ارسٹھ مربع میل۔ آبادی سینتالیس ہزار پانسو ستانوے۔ آمدنی تقریباً اٹھارہ ہزار روپیہ اور خراج چھ سو اکسٹھ روپیہ ہے۔

ڈھینکانل

راجہ سور پرتاب مہندر بہادر۔ راجۂ ڈھینکانل۔ ولادت ۱۸۷۴ء۔ آپ ۲۹ اگست ۱۸۸۵ء کو اپنی نابالغی کے زمانہ مین گدی نشین ہوے اور ریاست کا انتظام

اٹھملک

راجہ بھبو دیندر دیو سمنت۔ راجۂ اٹھملک۔ آپ چھتری ہیں۔ مہاراجہ مہندر دیو سمنت کی وفات کے بعد آپ اُنکے جانشین ہوئے۔ آپ کے مورث اعلیٰ پرتاب دیو راجہ جے پور کے سات بھائیون کے ہمراہ زیارت کے لیے پوری میں آئے جہاں راجۂ پوری کسی وجہ سے اُنسے سرگرم پیکار ہوے۔ دو بھائی اس محاربہ میں مقتول ہوے اور پانچ بھائیوں نے پہاڑوں میں جاکر بومائی پر قبضہ کرلیا اور ایک بھائی کو راجہ بناکر حکمرانی کرنے لگے۔ پرتاب دیو نے راجۂ مہانڈی کو جو نشاۂ دوم تھا شکست دیکر اُسکے مقبوضات پر قبضہ کیا اور اپنے نام سے پرتاب پور آباد کیا۔ پرتاب دیو کی کئی پشتوں بعد کے حکمران راجہ نے اپنی ریاست کو آٹھ حصوں مین تقسیم کیا اور ہر ایک کا جُداجُدا سردار مقرر کردیا۔ اُسوقت سے اس ریاست کو اٹھملک کہنے لگے جسکے معنی آٹھ سردار کے ہیں۔ ریاست کا رقبہ سات سو میں مربع میل اور آبادی اکتیس ہزار چھ سو پانچ ہے جسمیں کچھ قدیم پہاڑی باشندے اور زیادہ تر اہل ہنود ہیں۔ ریاست کی آمدنی بائیس ہزار روپیہ سے زیادہ ہے اور خراج چار سو اسی روپیہ مقرر ہے۔

برمبا

راجہ تنبھیسر برمنگراج مہاپاتر۔ راجۂ برمبا۔ ولادت ۱۸۵۱ء۔ آپ ۱۵ جولائی سنہ۱۸۸۱ء کو گدی نشین ہوے۔ اس ریاست کا بانی ایک مشہور چھتری پہلوان ساں کیا جاتا ہے جسکو والی اُڑیسہ نے دو گاؤں عطا کیے تھے۔ یہ موضع کاندھوں کی ملکیت تھا اور یہی قوم اسمیں آباد تھی لیکن پہلوان نے وہاں کے اصلی باشندون کو نکال دیا اور رفتہ رفتہ اپنا علاقہ دور تک بڑھالیا۔ راجہ تنبھیسر برمنگراج مہاپاتر دات کے چھتری اور بانی ریاست کی اکیسویں پشت مین ہیں۔ ریاست کا رقبہ ایک سو چونتیس مربع

اجودھیا سے اُڑیسہ مین وارد ہوے اور وہان کے اصلی باشندون کو مغلوب کرکے
قابض ریاست اور راجہ کے خطاب سے مخاطب ہوے - اُنکی براہ راست ساتوین
پشت مین راجہ اجادستھے جنھون نے بیر برہری چندن مہا پاتر کا لقب اختیار کیا جو
اُنکے بعد اُنکے اعقاب مین بھی جاری رہا - اُنکی اٹھارھوین پشت مین راجہ دیاندھی
بیر برہری چندن مہا پاتر بہادر تھے جنکو اپنی ہمسایہ ریاست انگول کی بدنظمی کے فرو
کرنے مین گورنمنٹ کو مدد دینے کے جلدو مین گورنمنٹ برطانیہ نے راجہ بہادر کے
خاندانی خطاب کو تسلیم کیا - ریاست تالچیر ۲۴ - نومبر ۱۸۰۳ء کو سلطنت انگریزی کے
تحت مین آئی - رقبہ ریاست تین سو نناوے مربع میل اور آبادی باون ہزار چھ سو
چوہتر ہے - اکتیس ہزار ایک سو ترسٹھ روپیہ ریاست کی آمدنی ہے اور ایک ہزار
اُنتالیس روپیہ دس آنہ پانچ پائی زرخراج ہے جو گورنمنٹ انگلشیہ کو سالانہ ادا
کیا جاتا ہے -

اتھ گڈھ

راجہ سری کرن بشوناتھ - بیوارتا - پٹ نائک - راجہ اتھ گڈھ - ولادت
۱۲ - اگست ۱۸۵۰ء قدیم زمانہ مین اتھ گڈھ راجگان اُڑیسہ کی ملکیت تھا جنمین
ایک نے اپنے وزیر کی ہمشیر سے شادی کی اور راجہ کا خطاب اور ریاست اپنے
سالے کو دیدی - راجہ سری کرن بشوناتھ بانی خاندان سے اٹھائیسوین پشت مین
ہین - آپ ۱۸۹۶ء مین مسند نشین ریاست ہوے - آپ کرن کایستھ ہین - ریاست
کا رقبہ ایک سو اڑسٹھ مربع میل اور اُسکی آبادی چھتیس ہزار چھ سو تین ہے - آمدنی
پچیس ہزار روپیہ سے زیادہ ہے اور دو ہزار آٹھ سو روپیہ خراج ادا کیا جاتا ہے -

راجہ کشور چند ربیر بہادر چندن والی تا پچیر

کھیج دیو نے مقام ماری پدا میں جگناتھ کا ایک مندر تعمیر کیا تھا جو اب تک موجود اور ہزار ہا جاتریوں کا معبد و زیارت گاہ ہے۔ آپ وشنو مذہب کے پیرو ہیں ۱۸۰۳ء تک یہ ریاست مرہٹوں کے ماتحت تھی مگر اب ۱۸۲۹ء کے عہد نامہ کے مطابق جو برٹش گورنمنٹ اور مہاراجہ حدوناتھ کھیج دیو کے مابین موکد ہوا تھا سلطنت انگریزی کے ماتحت ہے۔ آپ کے زمانہ میں ریاست کی آمدنی اور آبادی اور رعایا کی سرسبزی ترقی پر ہے۔ دیوانی و فوجداری کے مقدمات ریاست کے جج اور اسکی ماتحت عدالتوں کے ذریعہ سے فیصل ہوتے ہیں۔ ریاست کے جج کو دیوانی کے اختیارات برٹش گورنمنٹ کے ڈسٹرکٹ جج کے برابر اور فوجداری کے اختیارات مثل سشن جج کے ہیں۔ فوج پولس سپرنٹنڈنٹ پولس کی ماتحت ہے۔ قدیم پوسری فوج کی تعداد دو سو ستر ہے۔ ایک جیلخانہ دارالصدر میں اور دو جیلخانے سب ڈویژنوں میں ہیں۔ گذشتہ بیس برس کے اندر ریاست میں تعلیم کو بہت کچھ ترقی ہوئی ہے۔ ماری پدا دارالصدر میں ایک انگلش ہائی اسکول قائم ہے جس میں ایک سو سینتیس طلبا تعلیم پا رہے ہیں۔ اسکے علاوہ مختلف قسم کے مدارس اور سکولوں کی تعداد تین سو چودہ ہے جنمیں کل چار ہزار نو سو ستر لڑکے زیر تعلیم ہیں۔ ریاست میں چھ شفاخانے اور سات ڈاکخانے ہیں جو انگریزی محکمہ ڈاکخانہ کے زیر انتظام ہیں ریاست کا رقبہ چار ہزار دو سو سینتالیس مربع میل ہے اور آبادی چھ لاکھ دس ہزار دو سو چھیاسی ہے۔

تالچیر

راجہ کشور چندر بیر مدھری چندن۔ مہاپاتر۔ راجۂ تالچیر۔ آپ اجودھیا کے سورج بنسی راجپوتوں کی نسل سے ہیں۔ اس خاندان کے مورث اور بانی نرہری سنگھ

ریاستہاے بنگال وآسام

حصۂ دوم

باج گزار محال اُڑیسہ

مور بھنج

راجہ سری رام چندر بھنج دیو - راجۂ مور بھنج - آپ کی ولادت جنوری سنہ ۱۸۷۲ء
مین مقام باری پدا مین واقع ہوئی - یہ ریاست انتہائی شمالی اُڑیسہ مین واقع ہے
اِسکے شمال مین مدنا پور جنوب مین بالاسور دنیلگیری اور مغرب مین کیونجھر اور ضلع
سنگھ بھوم واقع ہے - اُڑیسہ کی تمام باج گزار ریاستون مین یہ ریاست سب سے
زیادہ وسیع اور وقیع ہے - تین سو برس کا عرصہ ہوا کہ جے سنگھ نے شہنشاہ اکبر کے
عہد مین اس ریاست کی بنیاد ڈالی تھی جو جے پور (راجپوتانہ) کے راجہ تھے - رئیس حال
نے کٹک کالج مین تعلیم پائی - آپ سنہ ۱۸۹۲ء مین مسند نشین ہوے - انتظام ریاست
ایک کونسل کے ذریعہ سے ہوتا ہے جسمین آپ کے زیر صدارت چار سرکاری اور
دو غیر سرکاری ممبر ہین - ریاست کا انتظام انگریزی اُصول حکمرانی سے ملتا جلتا ہے
اسکی کل آمدنی مالگزاری دس لاکھ اور زر خراج ایک ہزار سرسٹھ روپیہ دس آنہ چھ
پائی ہے جو برٹش گورنمنٹ کو دیا جاتا ہے - قدیم مندرون اور تالابون کے آثار
اس ریاست کے گذشتہ جاہ وجلال کا پتہ دیتے ہین - سنہ ۱۸۷۲ء مین مہاراجہ بیدیا ناتھ

راجہ سری رامچندر بھنج دیو والی مور بھنج

فوجداری کے اختیارات بھی مرحمت ہوے - غلام علی خان نے جو سی - ایس - آئی کے خطاب سے ممتاز تھے - اکتوبر ۱۸۶۸ء مین انتقال کیا - اُسوقت آپ جو اُنکے بھتیجے اور داماد ہین جانشین ریاست ہوے - ۱۸۷۶ء مین آپ کو نواب کا موروثی خطاب عطا ہوا - ۱۸۷۷ء مین آپ سی - ایس - آئی کے خطاب سے مخاطب ہوے - آپکے تین صاحبزادہ ہین خلف اکبر کا نام غلام علی خان ہے - ریاست کا رقبہ دوسو پچپن مربع میل ہے - آبادی تقریبًا پینتیس ہزار اور آمدنی دو لاکھ بہتر ہزار دوسو پچاس سالانہ ہے جسمین سے ایک بہت بڑا حصہ ارکان خاندان کی جاگیرون مین نکل جاتا ہے -

سیوار اُوادل کے فرزند سیدلچی کے متبنیٰ بیٹے سیوار اُودوم گدی نشین ہوئے اور ۱۸۲۶ء
میں برٹش گورنمنٹ سے سند حاصل کی انکی وفات کے بعد انکے بھتیجے دلمٹ راؤ جانشین
ہوئے جنھوں نے ۱۸۶۱ء میں انتقال کیا اور انکے بڑے بیٹے سیواشن کھار اُووارث
ہوئے۔ ابتداءً یہ لوگ جاگیردار سنڈور کے نام سے پکارے جاتے تھے مگر لارڈ نارتھ بروک
صاحب کی گورنمنٹ نے انکو راجہ کا خطاب نسلاً بعد نسل مرحمت کیا۔ ۱۸۷۸ء میں انکی وفات
پر انکے سوتیلے بھائی راجہ رامچند روٹیل راؤ راجہ ہوئے۔ اُنکے انتقال پر آپ گدی نشین ہوئے
رقبہ ریاست ایک سو چونسٹھ مربع میل اور آبادی گیارہ ہزار دو سو پانچ ہے میں قریب
کُل ہندو ہیں۔ سکونت جال بلاری۔ مدراس۔

بیگن پلی

نواب سید فتح علی خان بہادر سی۔ ایس۔ آئی۔ نواب بیگن پلی

ولادت ۱۸۴۹ء مسند نشینی ۱۸۶۸ء بادشاہ عالمگیر نے سترھویں صدی میں اپنے دربار کے حلقہ امیر
محمد بیگ خاں کو بیگن پلی کی جاگیر عطا کی تھی۔ مگر تین پشت کے بعد جب اُس خاندان کی اولاد
ذکور میں کوئی وارث باقی رہا تو نظام نے ۱۷۶۷ء میں آپکے مورث اعلیٰ کو یہ ریاست
مرحمت فرمائی۔ ۱۸۰۰ء میں اُس معاہدہ کی رو سے جو گورنمنٹ ہند و نظام حیدرآباد کے
مابین منعقد ہوا تھا ریاست برٹش گورنمنٹ کی حفاظت میں آئی۔ اُسوقت مظفرالملک حکمران
تھے۔ ۱۸۲۵ء سے ۱۸۴۸ء تک حسب الحکم گورنمنٹ ہند ریاست مذکور کا انتظام تکلکٹر کڑپہ کے
سپرد رہا جسکی وجہ سے چند در چند شکایتیں تھیں جو گورنمنٹ سے جاگیرداران بیگن پلی کے فتنہ
اور فساد کے متعلق پہنچی تھیں۔ ۱۸۴۹ء میں گورنمنٹ نے کورٹ آف ڈائرکٹرز کے فیصلہ
کے موافق حسین علی خاں کو اس ریاست کا مالک قرار دیا حسین علی خاں کی رحلت کے
بعد اُنکے بھتیجے غلام علی خاں جانشین ہوئے۔ جنکو ایک سند کے ذریعہ سے دیوانی اور

ریاستہائے احاطۂ مدراس

حصہ دوم

سنڈور

راجہ سری منت ونکٹ راؤ راؤ صاحب ہندو راؤ گھوڑپڑے مملکت مدار سیناپتی

ولادت ۱۰- جولائی سنہ ۱۸۹۲ء۔ مسند نشینی ۳- دسمبر سنہ ۱۸۹۲ء۔ آپ اپنے والد کے انتقال کے بعد ۳- دسمبر سنہ ۱۸۹۲ء کو وارث ریاست ہوے - آپ اُس ہندو مرہٹہ خاندان سے تعلق رکھتے ہین جسکے مورث اعلیٰ ملال جی راؤ گھوڑپڑے تھے جو بیجاپور کی فوج مین ایک اعلیٰ افسر تھے - انکے فرزند میرا جی سیوا جی اعظم کے ملازم تھے - انکے بیٹے سیدا جی نے سردار ریاست بدر سے علاقہ سنڈور فتح کیا اور اس فتح کو سمبھا جی جانشین سیوا جی نے اور زیادہ مستحکم کیا۔ سنہ ۱۷۱۵ء مین انکی وفات کے بعد انکے دوسرے بیٹے گوپال راؤ گدی نشین ہوے انکے بعد سلطان حیدر سنڈور پر حملہ آور ہوے اور اُنکے جانشین ٹیپو سلطان نے قلعہ کی تعمیر کو مکمل کیا۔ گوپال راؤ کے بیٹے سیوا راؤ سنہ ۱۷۸۶ء مین میدان کارزار مین افواج میسور کے ہاتھ سے مقتول ہوے۔ ٹیپو سلطان کی زوال سلطنت کے بعد سنہ ۱۷۹۹ء مین پیشوا نے سنڈور کی افسری کا دعویٰ کیا اور اُنکی استدعا پر سر ٹامس منرو صاحب افواج انگلشیہ لیکر پہونچے اور سنہ ۱۸۰۱ء مین فوج برطانیہ نے قلعہ کو ڈھا دیا۔ سنہ ۱۸۱۷ء مین زوال حکومت پیشوا کے بعد

ساونور

مہربان نواب عبدالمجید خانصاحب دلیر جنگ بہادر والی ساونور

آپ ۷ - اکتوبر سنہ ۱۸۹۰ع کو پیدا ہوے ہین اور راجکوٹ کے راجکمار کالج مین تعلیم پاتے ہین - ابھی آپ کی شادی نہین ہوئی ہے - آپ ۲۶ - جولائی سنہ ۱۸۹۲ع کو گدی نشین ہوے مگر بوجہ نابالغی ریاست کا انتظام فی الحال کلکٹر و پولٹیکل ایجنٹ دھاروار کی نگرانی مین دیوان کے سپرد ہے - آپ کا خاندان میان خیل پٹھانون سے تعلق رکھتا ہے - ملک عبدالکریم خان کابلی اور بہلول خان کے درمیان بین جنھون نے اس خاندان کی بنیاد قائم کی تھی بیس پشتین گزری تھین - ملک اوطان خان جو اس نسل کی پندرھوین پشت مین تھے افواج تیموریہ کے ہمراہ ہندوستان مین آئے - داود خان جو سترھوین پشت مین تھے دربار دہلی مین ممتاز ہوے اور انکو نواب کا خطاب مرحمت ہوا - سنہ ۱۶۲۶ع مین بہاول خان نے بیجاپور مین ملازمت اختیار کی - سنہ ۱۶۸۶ع مین عبدالرؤف خان نے عالمگیر کی ملازمت کی اور دلاور خان بہادر دلاور جنگ کے خطاب سے مشرف و ممتاز ہوے اور علاوہ اسکے بانکاپور - تورگل - اعظم نگر یا بلگام کے بائیس محالات عطا ہوے جنکی آمدنی چوبیس لاکھ روپیہ تھی - پہلے انھون نے بانکاپور کو اپنا مستقر بنایا مگر بعد ازان انھون نے قصبۂ نور کو آباد کیا - نواب عبدالمجید خان کا نام جنوبی اضلاع مین ابتک اعزاز کے ساتھ لیا جاتا ہے - نواب عبدالحکیم خان پیشوا اور ٹیپو سے سرگرم پیکار رہے - سنہ ۱۷۸۶ع مین وہ پونا تشریف لے گئے جہان پیشوا نے انکی دس ہزار ماہانہ پنشن مقرر کردی تھی - عبدالخیر خان انکے فرزند اکبر کو پیشوا نے ساونور کی جاگیر عطا کی جسمین پچپیس مواضع شامل تھے اور جسکی آمدنی اڑتالیس ہزار روپیہ تھی - سنہ ۱۸۱۸ع مین بعد اختتام جنگ مرہٹہ برٹش گورنمنٹ نے اُسپر انکا قبضہ تسلیم کرکے ریاست کو برقرار و برقائم رکھا - اس ریاست کا رقبہ ستر مربع میل ہے - آبادی اٹھارہ ہزار چارسو چھیالیس اور آمدنی تقریباً اٹھاسی ہزار روپیہ ہے - آبادی کا انحصار محض زراعت پر ہے -

کاپشی

سردار کا لقب سانتی ہے اور وہ مرہٹہ برہمن ہیں۔ ریاست کا رقبہ ستیس مربع میل۔
آبادی تقریباً تیرہ ہزار۔ آمدنی چالیس ہزار دو سو چہتر اور خراج ایک ہزار چار سو روپیہ ہے۔

تورگل

رئیس کا لقب سنا خاص خیل ہے اور وہ مرہٹہ برہمن ہیں۔ ریاست کا رقبہ
اکیسویں مربع میل۔ آبادی تقریباً تیرہ ہزار۔ آمدنی بینتالیس ہزار آٹھ سو چھبیس روپیہ
اور خراج چار ہزار دو سو پچاس روپیہ ہے۔

وتواڈ

اس ریاست میں دو حصہ دار ہیں۔ بڑے کا لقب امیر الامرا ہے اور چھوٹے کا
چاں ہمت بہادر۔ دونوں صاحب مرہٹہ برہمن ہیں۔ ریاست کا مجموعی رقبہ چالیس مربع
میل۔ آبادی تقریباً انیس ہزار۔ آمدنی تخمیناً نوے ہزار روپیہ اور خراج چار ہزار روپیہ ہے۔

کاگل خرد

اِس ریاست میں تین حصہ دار ہیں۔ جکے لقب سرجی راؤ سرلشکر اور ٹمکار ہیں۔ یہ لوگ
صاحب مرہٹہ برہمن ہیں۔ ریاست کا مجموعی رقبہ پچاس مربع میل۔ آبادی تقریباً ساٹھ ہزار
آمدنی تقریباً ایک لاکھ دو ہزار روپیہ اور خراج دو ہزار آٹھ سو چھبیس روپیہ ہے۔

انچلکرنجی

نرائن راؤ گوونِد عرف بابا صاحب گھوڑپڈے سردار انچل کرنجی۔ آپ کونکنستھا برہمن ہین۔ آپ ۸۔ اکتوبر ۱۸۷۶ء کو مالک ریاست ہوے۔ آپ کی ریاست مین اکاسی مواضع ہین جنکی آمدنی دو لاکھ چار ہزار ایکسو دس روپیہ ہے۔ ریاست کا رقبہ دوسوسات مربع میل۔ آبادی تخمیناً پینسٹھ ہزار اور خراج دو ہزار روپیہ ہے۔

وشال گڈ

رئیس کا لقب پنت پرتینیدھی ہے اور وہ وشِشٹھا برہمن ہین۔ ریاست کا رقبہ ایکسو اکیس مربع میل۔ آبادی تخمیناً تیس ہزار۔ آمدنی ایک لاکھ تیس ہزار چھ سو بانوے اور خراج پانچہزار نوسو چھہتر روپیہ ہے۔

بوادا

رئیس کا لقب پنت امیتیا ہے اور وہ وشِشٹھا برہمن ہین۔ ریاست کا رقبہ ایکسو سینتیس مربع میل۔ آبادی تخمیناً تینتالیس ہزار۔ آمدنی تقریباً ستاسی ہزار چارسو ایکیس اور خراج تین ہزار چارسو بیس روپیہ ہے۔

کاگل

رئیس کا لقب سرجی راؤ وزارت مآب ہے۔ آپ مرہٹہ برہمن ہین۔ ریاست کا رقبہ ایکسو اٹھائیس مربع میل۔ آبادی تقریباً باون ہزار۔ آمدنی تخمیناً ایک لاکھ اکاسی ہزار پندرہ روپیہ اور خراج دو ہزار روپیہ ہے۔

دس ہزار ہے۔

رام درگ

ونکٹ راؤ یوگی راؤ عرف راؤ صاحب بھاوے۔ خاندان بھاوے
اس ریاست پر قابض ہے اس ریاست کے بانی رام راؤ داجی تھے۔ غدر کے زمانہ
مین اُنکے ایک بزرگ رام راؤ نے سرکار انگریزی کی خیرخواہی کی۔ اُنکو تبنیت
کی سند ملی۔ انھون نے ۱۸۷۲ء مین انتقال کیا۔ انکے لڑکے یوگی راؤ ہوئے
اور ۱۸۸۰ء مین وفات کر گئے۔ انکے صاحبزادے ونکٹ راؤ ہوے آپ درجہ
اول کے سردار ہین۔ ریاست کا رقبہ ایک سو اکھتر مربع میل ہے۔ آبادی تخمیناً پینتیس
ہزار اور آمدنی ایک لاکھ آٹھ ہزار نو سو چھیاسٹھ ہے۔

مدھول

مانوجی رام ونکٹ راؤ راجہ عرف ناناصاحب گھوڑپڑے۔
سن ۱۹۰۰ء مین آپ کو سند وراثت حاصل ہوئی آپ مدھول کے سردار بھوسلہ گھوڑپڑے
خاندان سے ہیں۔ یہ خاندان بیجاپور کے مسلمانوں کے عہد مین نہایت ممتاز تھا
اور شیواجی کے مورثوں کی اولاد مین ہے ۱۹۰۰ء مین ملوت راؤ کے انتقال
پر آپ جانشین ہوے۔ آپ اول درجہ کے سردار ہین۔ ریاست کا رقبہ تین سو
اکسٹھ مربع میل ہے۔ آبادی تخمیناً ساٹھ ہزار اور آمدنی ایک لاکھ ستانوے
ہزار تین سو چھپیس روپیہ ہے۔

آبادی تقریباً بائیس ہزار ہے۔

جمکھنڈی

پرشرام راؤ رامچندر عرف بھاؤ صاحب پٹوردھن۔ آپ ۲۸۔ فروری ۱۸۹۷ء کو مسند نشین ہوئے۔ آپ کا تعلق ایک برہمن خاندان سے ہے۔ ریاست کا رقبہ پانچسو چھپن مربع میل ہے۔ آپ کے قبضہ مین چھیاسی مواضع ہین جنکی آمدنی تین لاکھ ستانوے ہزار چارسو بائیس روپیہ ہے۔ آبادی تخمیناً ایک لاکھ ہے۔

کرندواڑ۔ کلان

چنتامن راؤ رگھوناتھ عرف بالا صاحب پٹوردھن۔ ولادت ۱۸۵۰ء۔ آپ ۱۸۷۶ء مین گدی نشین ہوئے۔ اس خاندان کے مورث اعلی کرشن راؤ بابا صاحب تھے۔ آپ برٹش گورنمنٹ کو نوہزار چھ سو اٹھارہ روپیہ بارہ آنہ سالانہ دیتے ہین۔ ریاست کا رقبہ ایک سو چوہتر مربع میل ہے آبادی تخمیناً سینتالیس ہزار اور آمدنی ایک لاکھ اسی ہزار روپیہ ہے۔

کرندواڑہ خورد

ہری ہر راؤ ونائک عرف داجی صاحب پٹوردھن ومادھو راؤ گنپت راؤ عرف بھاؤ صاحب پٹوردھن۔ آپ دونون صاحب اس ریاست کے حصہ دار ہین۔ ریاست کا رقبہ ایک سو چونتیس مربع میل ہے۔ آبادی تخمیناً تیس ہزار ہے۔ دونون صاحبون کی مجموعی آمدنی تقریباً ایک لاکھ

جنوبی مرہٹہ جاگیردار

سانگلی

جسودا بائی صاحبہ بیوہ چنتامن راو اپا صاحب پٹوردھن-آپ کے شوہر کے مورث اعلیٰ ہریپت تھے جو پیشوا اول کی فوج کے ایک افسر تھے۔ ۱۸۵۱ء میں دھوندھو راو چنتامن جانشین ریاست ہوئے اور اُنکی وفات کے بعد آپ مالک ریاست ہیں-ریاست کا رقبہ ایک ہزار تراسی مربع میل ہے-آبادی تقریباً دو لاکھ ہے-

میراج شاخ کلان

گنگا دھر راو گنیش عرف بالا صاحب پٹوردھن-ولادت ۱۸۶۶ء آپ ۷-جون ۱۸۷۵ء میں گدی نشین ہوئے-اس خاندان کے بانی رائن راو ولد گنگا دھر راو تھے-انکے صاحبزادے گپت راو پہلے سردار تھے جو بعد انقراض سلطنت پیشوا گورنمنٹ انگلشیہ کے باجگذار ہوئے-ریاست کا رقبہ تین سو انتیس مربع میل ہے-آبادی تقریباً اسی ہزار ہے-آمدنی تقریباً دو لاکھ تہتر ہزار چار سو ستر روپیہ ہے-آپ برٹش گورنمٹ کو بارہ ہزار پانچسو ستاون روپیہ خراج دیتے ہیں-

میراج شاخ خورد

مادھو راو ہری ہر عرف بابا صاحب پٹوردھن- آپ ۷-اپریل ۱۸۹۹ء کو جانشین ہوئے-اس خاندان کے بانی گنگا دھر راو کے فرزند اصغر مادھو راو تھے انھوں نے ۱۸۴۵ء میں انتقال کیا-ریاست کا رقبہ دو سو سات مربع میل ہے-آپکے قبضہ میں چونتیس مواضع ہیں جنکی آمدنی ایک لاکھ اٹھاون ہزار ایک سو اٹھانوے روپیہ اور

مین چھہ ہزار چار سو روپیہ دیتے ہین اور چار ہزار آٹھ سو سینتالیس روپیہ اُن حقوق کے عوض مین ادا کرتے ہین جو اُنھون نے راجہ ستارہ سے حاصل کیے ہین۔ نو سو اٹھاون روپیہ ایک آنہ چار پائی۔ پنت پرتندھی کو چند گانون کی مالگزاری ادا کرتے ہین اسکے علاوہ اور بھی چند اضلاع مین چھوٹی رقمین دیا کرتے ہین اِن جاگیر کی آبادی تقریبًا اسی ہزار ہے اور آمدنی ایک لاکھ اٹھائیس ہزار اٹھارہ روپیہ ہے آپ کے قبضہ مین ایک سو تیرہ گانون ہین۔

پھلٹن

مادھوجی راو جان راو عرف باپو صاحب نائک نیمبالکر جاگیردار پھلٹن۔

پھلٹن کے جاگیردار نیمبالکر کے لقب سے مشہور ہین۔ یہ ایک قدیم خاندان سے تعلق رکھتے ہین۔ بیجاپور کے مسلمان فرمانرواؤن کے زمانہ مین عرصہ تک پھلٹن پہ یہ خاندان قابض رہا۔ سرکار انگریزی نے جان راؤ سے جنھون نے ۱۸۲۵ء مین وفات پائی سنہ ۱۸۲۰ء مین پہلا معاہدہ کیا۔ انکے جانشین بناجی نائک ہوے جنھون نے راجہ ستارہ کو تیس ہزار روپیہ نذرانہ پیش کیا سنہ ۱۸۴۱ء مین بناجی نائک کا انتقال ہوگیا اسی زمانہ مین اُنکی بیوی کو متبنیٰ کرنے کی اجازت ملی۔ اُنھون نے سردار مادھوجی نائک کو متبنیٰ کیا اور پھر راجہ ستارہ کو وہی رقم ادا کرنا پڑی۔ آپ ۲۶ مارچ سنہ ۱۸۶۰ء مین گدی نشین ہوے۔ پچھتر گھوڑون کے معاوضہ مین آپ کو نو ہزار چھہ سو روپیہ سالانہ ادا کرنا پڑتا ہے۔ آمدنی دو لاکھ انتیس ہزار نو سو کیس روپیہ ہے۔ رقبہ تین سو ستانوے مربع میل ہے۔ آبادی تقریبًا ساٹھ ہزار ہے۔

سرکاری اعلان کے بعد جپا جی سیتھیو پہلے شخص تھے جنھون نے ناجی راؤ کا ساتھ
چھوڑا تھا اور جنسے پہلا سرکاری معاہدہ ہوا تھا۔ سنہ ۱۸۱۷ء میں جپا جی رگھوناتھ نے
انتقال کیا اور آپ انکے جانشین ہوے۔ سنہ ۱۸۷۴ء مین آپ کو ریاست کا انتظام
سپرد ہوا۔ ریاست کا رقبہ ایک ہزار چارسو اکانوے مربع میل ہے۔ آبادی ایک لاکھ
پچپن ہزار چارسو اٹھاسی اور آمدنی چار لاکھ بائیس ہزار چارسو چھتیس ہے۔

اوندھ

پنت پرتندھی جاگیردار اوندھ۔ آپ برہمن ہین۔ اودھ کے سوالن
کا لقب پنت پرتندھی ہے جوسب سے پہلے پرسرام نے سنہ ۱۶۹۸ء میں اختیار کیا
تھا۔ یہ لقب راجہ رام مہاراجہ ستارہ کا دیا ہوا ہے۔ گورمنٹ نے پہلا معاہدہ
پرسرام پنڈت سے کیا تھا۔ پنت انگریزی سرکار کو مالگزاری کچھ نہین ادا کرتے مگر
آپ کے چند گاؤں پر چھ فیصدی یا ایک ہزار نوسو اٹھارہ مالگزاری مستحق ہے
جاگیر کی کل آمدنی تقریباً تین لاکھ روپیہ ہے۔ آبادی تقریباً پینسٹھ ہزار ہے
اور جاگیر کا رقبہ جسمیں مختلف ریاستیں ہین چارسو سینتالیس مربع میل ہے۔

جتھ

رام راؤ امرت راؤ عرف آبا صاحب ڈفلے جاگیردار جتھ۔ ریاست
جتھ کا بانی موضع دفلاپور کا پٹیل تھا اور اسیوجہ سے یہ خاندان ڈفلے کہلاتا
سنہ ۱۸۲۰ء مین سرکار انگریزی سے پہلا معاہدہ ہوا۔ امرت راؤ ڈفلے نے ۱۲
جنوری سنہ ۱۸۹۲ء کو انتقال فرمایا۔ آکے بعد آپ انکے جانشین ہوے۔ جانشینی
کے وقت آپ کی عمر چھ سال کی تھی۔ آپ برٹش گورمنٹ کو پچاس سوار کے معا

جاگیرداران ستارہ

اکلکوٹ

شری منت راجہ صاحب فتح سنگھ عرف بابو صاحب بھونسلے جاگیردار اکلکوٹ
تاریخ ولادت ۱۸۹۴ء۔ اٹھارھوین صدی کے شروع مین اکلکوٹ مسلمانون
کی سلطنت احمد نگر کا ایک جزو تھا۔ ۱۷۰۷ء مین جب ساہو پسر شیواجی والی ستارہ
اپنے حقوق کی واپسی کے لیے تارہ بائی سے سرگرم پیکار تھے تو ایک عورت نے
جسکا شوہر جنگ مین کام آیا تھا اپنے لڑکے کو راجہ کے آگے ڈال دیا اور کہا کہ
مین اسکو آپ پر تصدق کرتی ہون ساہو جی نے وہ بچہ لے لیا اور اپنی فتحمندی کی
یادگار مین اسکا نام فتح سنگھ بھونسلہ رکھا۔ ۱۷۰۷ء مین اس لڑکے کو اکلکوٹ
کی جاگیر اور راجہ کا خطاب دیا جسکو برٹش گورنمنٹ نے بھی تسلیم کیا۔ راجہ صاحب
حال اسی خاندان سے ہین ۱۸۴۹ء مین جب ستارہ پر برٹش گورنمنٹ نے تسلط کیا تو راجہ
اکلکوٹ برٹش گورنمنٹ کے باجگذار ہوے۔ شری منت راجہ صاحب فتح سنگھ
ابھی زیر تعلیم ہین۔ ۱۸۹۸ء مین گدی پر بیٹھے تھے۔ ریاست کا انتظام گورنمنٹ
کے سپرد ہے۔ ریاست اکلکوٹ کی آمدنی تقریباً سوا دو لاکھ ہے۔ رقبہ چارسو ننانوے
مربع میل اور آبادی ۱۹۰۱ء کے مطابق بیاسی ہزار ہے۔ آپ فی الحال کرکی
واقع پونا مین سکونت رکھتے ہین۔

بھور

شنکر راو چمناجی پنت سچیو جاگیردار بھور۔ ولادت ۱۸۵۴ء۔ بھور کے
پنت سچیو قدیم مرہٹہ سلطنت کی آٹھ پشتینی زرا مین ہین۔ ۱۱۔ فروری ۱۸۱۸ء کے

سورت ایجنسی

جوہر

راجہ پٹنگ شاہ چہارم والی جوہر- ولادت ۳۰-اپریل ۱۸۵۳ء-آپ راجہ وکرم شاہ چہارم کے فرزند ہیں- آپ نے ہائی اسکول میں تعلیم پائی ہے- آپ نے برٹش عدالتوں کی کارروائی سیکھنے کے لیے پونا کی محی میں کام کیا ہے- ۲-اپریل ۱۸۶۸ء کو آپکی شادی کلسٹا کے ٹپل کی دختر سے ہوئی جو آگت پوری کے متصل واقع ہے-۲۴-جولائی ۱۸۶۵ء کو آپ گدی نشیں ہوے- خانداں جوہر کی ترقی کا کوئی صحیح حال دستیاب نہیں ہوتا مگر یہ امر قابل یقیں ہے کہ مسلمانوں کے حملہ کے زمانہ تک اور کچھ اسکے بعد تک شمالی کوکن کا بڑا حصہ سرداراں کولی یا پلیگروں کے قبضہ میں رہا- ان میں جیا ملولی سے ممتاز تھے آکے صاحبزادے نیم شاہ کو حکی ریاست میں تخمیناً ائیس قلعہ اور آمدنی ۹ لاکھ روپیہ تھی- شہنشاہ دہلی نے ۱۳۴۱ء میں انکو راجہ جوہر تسلیم کیا- یہ بات یقیں کیجاتی ہے کہ رئیس حال انہیں کی نسل سے ہیں ۱۲۹۴ء تک انکی ریاست مین کوئی مداخلت نہیں ہوئی مگر اسکے بعد پیشوائی گورنمنٹ نے جوہر کے زرخیز حصوں کو اپنی ریاست میں شامل کرنا شروع کیا نتیجہ یہ ہوا کہ ۱۷۸۲ء میں اسوقت کے راجہ ٹپنگ شاہ کو اس شرط پر کہ وہ ایک ہزار روپیہ سالانہ خراج اور ہر جدید راجہ کی مسند نشینی کے وقت مدرانہ دیا کریں میں ہزار روپیہ کی آمدنی کی جائداد پر قبضہ دیا گیا- ریاست کا رقبہ ۳۱۰ مربع میل اور آبادی سینتالیس ہزار پانچ سو اٹھتیس ہے ریاست کی آمدنی کے ذرائع مین اراضی جنگلات آبکاری اور رجسٹری شامل ہیں- راجہ صاحب حال نے کئی مدرسے اور ایک شفاخانہ بھی کھولا ہے اور جوہر مین سڑکین نکالی ہیں اور ایک تالاب تعمیر کروایا ہے- آپ کے دو صاحبزادے ہین- سکونت جوہر

نام ریاست	نام یا لقب رئیس	ذات	رقبہ مربع میل	آمدنی	کیفیت
پوئیچا	رانا	۰	۳	۲۸۴۶	۰
اٹوار	۰	راٹھور	۴ ۱/۴	۲۰۵۶	۰
دہری	۰	سولنکی	۲ ۳/۴	۲۶۴۳	۰
سوکا پگینو مواڈ	۰	پاگی	۵/۹	۴۵۹	۰
امراپورہ	۰	بریا	۱ ۳/۴	۷۳۶	۰
جیتر گوہڑا	۰	پاگی	۱ ۱/۴	۱۱۹۷	۰
جیر	۰	پاگی	۱ ۱/۴	۴۸۹	۰
کسلا پگینو مواڈ	۰	پاگی	۱ ۱/۴	۱۲۰	۰
ورنول موٹی	۰	راٹھور	۳/۴	۵۱۸	۰
راجپور	راول	۰	۱	۵۹۶	۰
ورنول مال	۰	بریا	۲	۷۱۷	۰
جمکھا	۰	بریا	۳/۴	۸۴۹	۰
بجنتاپور	راول	۰	۱	۷۸۸	۰
نہارا	۰	بریا	۱ ۳/۴	۱۸۸	۰
گوتاردی	۰	پاگی	۱ ۵/۸	۸۴۰	۰
ورنولی نہنی	۰	راٹھور	۱/۲	۳۶۷	۰
انگھڈ	گوہل	۰	۲	۶۴۶۳	۰
رانکا	۰	۰	۲ ۱/۲	۳۵۰۰	۰
دودکا	ٹپیل	۰	۲ ۳/۴	۲۷۶۲	۰

نام ریاست	نام یا لقب رئیس	ذات	رقبہ مربع میل	آمدنی	کیفیت
الوا	خاں	چوہان مسلماں	۳	۶۶۷۴	
ویرم پورا	خاں	پٹھاں	۱/۲	۷۰	•
ملیا	خاں	چوری مسلمان	۱/۲	۵۴۷	•
اگر	خاں	چوہان مسلماں	۹	۱۲۴۹	
دہورا		راٹھور	۲	۷۹۷	•
دہسیا		چوہان	۵	۴۹۲	•
سدحیاپورہ	•	چوہان	۲ ۱/۲	۲۵	•
دودھ پور		راٹھور	۳/۸	۷۹۲	
چورنگلہ		چوہان	۳ ۳/۴	۳۷۵۲	
سیہورہ	خاں	راٹھور مسلماں	۳/۴	۱۴۶۶	•
رمپورہ	•	چورا	۲ ۱/۲	۶۱۱۵	
پیپلاڈوری	خاں		۶ ۱/۲	۸	
گردول	•				یہ ریاست بیع محال کلہ منتقل کردی گئی ہے
بروکوٹ		بریا	۴۷	۱۱۴۹۴	
پنڈو	خاں	پٹھاں	۹ ۱/۴	۷۴۴۰	
میولی		باگی	۶	۲۳۶۳	•
چھالیار		راول	۹	۱۱۷۶۶	
سیہورا	•	سودایرمار	۱۴	۲۲۱۲۸	
کمورا		برنا	۲ ۳/۴	۲۹۷۹	

ریواکانٹا ایجنسی کی باقی ریاستین

نام ریاست	نام یا لقب رئیس	ذات	رقبہ مربع میل	آمدنی	کیفیت
کدرانا	پنوار	چھتری	۱۳۰	۲۲۲۵۶	۰
سنجیلی	۰	چوہان راجپوت	۳۳ ½	۱۸۱۳۹	۰
گاد	۰	چوہان راجپوت	۱۳۴	۱۲۶۶۹	۰
بھدروا	رانا	راجپوت	۲۷	۲۹۰۶۶	۰
اُمیٹھا	بریا		۳۶ ½	۴۲۴۶۷	۰
وچیریا	۰	موسلم راٹھور	۱۰	۳۷۹۰۰	۰
شنور	۰	چوہان راجپوت	¾	۱۶۳۳۲	۰
نسوادی	۰	سولنکی راجپوت	۸	۸۱۹۵	۰
پلسنی	۰	پرمار راجپوت	۵ ½	۶۴۷۳	۰
بھیلوڑیا	چورا	۰	۵	۱۳۰۹۱	کئی حصہ دارین
اچاو	دیما	۰	۴	۱۰۰۸۸	۰
ننگم	خان	راٹھور مسلمان	۱ ¾	۲۲۴۷	۰
وسن ویرپور	دیما	۰	۷ ½	۱۶۰۶۷	۰
وسن سیوادا	۰	راٹھور	۳ ¼	۵۴۹۲	۰
چودیسر	خان	غوری مسلمان	۱ ½	۲۰۳۷	۰
رنگین	دیما	۰	¾	۹۶۴	۰
کمسوئی موٹی کمسوئی ننی	خان	غوری مسلمان	۳	۴۹۸۶	۰

نام ریاست	نام یا لقب رئیس	ذات	رقبہ مربع میل	آبادی	کیفیت
جیدپ				۱۴۲۲	آمدنی ۱۲۵ روپیہ
جھیرملی		.	۱۵	۶۳۷۴	〃 ۹ ۵۹ 〃
رواداوبیسی	.		۷۰۲	۴۰۰۷۸	〃 ۳۳ ۴۶ 〃

ریواکانٹاایجنسی

منڈوا

مہارانا سری جیت سنگھ جی کھمان سنگھ جی ٹھاکر صاحب منڈوا۔ ولادت ۱۲۔ اگست ۱۸۶۷ء۔ مسند نشینی ۱۹ اکتوبر ۱۸۹۶ء۔ آپ پرتھی راج کی نسل سے چوہان راجپوت ہیں آپ نے راجکمار کالج راجکوٹ میں تعلیم پائی ہے۔ تعلیم سے فراغت پانے کے بعد آپ نے ملاد ہندوستان کی سیاحت کی۔ آپ علمی مذاق رکھتے ہیں اور اب بھی مطالعہ کتب جاری رہتا ہے۔ آپ کو اپنی رعایا کی حالت پر بہت توجہ رہتی ہے اور آپکی طبیعت میں شگفتہ مزاجی خلقی ہے اور اسی وجہ سے آپ اپنی رعایا کے محبوب ہیں۔ آپ کی ریاست دریائے نربدا اور دریائے اورکے سنگم پر واقع ہے اور منڈوا چیدود اور کرنالی کے مقدس شہروں کے پاس ہے۔ ہندو لوگ اس شہر کے جاترا کو جایا کرتے ہیں اور ہزارہا اشخاص متبرک دریاؤں کے نہاں کے لیے جمع ہوا کرتے ہیں۔ منڈوا کی آب وہوا نہایت صحت بخش سمجھی جاتی ہے۔ ریاست کا رقبہ سات مربع میل۔ آمدنی بیتیس ہزار سات سو روپیہ ہے۔ آپ دو ہزار دو سو پندرہ روپیہ خراج دیتے ہیں۔

نام ریاست	نام یا لقب رئیس	ذات	رقبہ مربع میل	آبادی	کیفیت
ہپا	ٹھاکر	پرمار کولی	۹	۱۴۴۵	آمدنی ۵۱۲۰ روپیہ
ستلسنا و بھلوسنا	ٹھاکر	چوہان راجپوت	۱۰۹	۹۳۰۷	〃 ۴۰۷۱ 〃
ہرول	ٹھاکر	چندر کولی	۳۰	۴۱۱۱	〃 ۴۴۳۱ 〃
مکونا و تیج پورہ	ٹھاکران	مکونا کولی	۰	۰	تین حصہ دار ہیں
ویرسوڑا	ٹھاکر	مکونا کولی	۰	۱۰۴۳	آمدنی ۱۶۳۰ روپیہ
پلاج	ٹھاکر	مکونا کولی	۰	۱۵۸۶	〃 ۸۰۲۰ 〃
دیلولی	ٹھاکر	مکونا کولی	۰	۱۰۶۳	〃 ۳۶۹۱ 〃
کسلپورہ	ٹھاکر	مکونا کولی	۰	۴۵۰	〃 ۳۵۰۰ 〃
محمد پورہ	ٹھاکر	مکونا کولی	۰	۶۳۶	〃 ۱۶۷۵ 〃
امبچپورہ	ٹھاکر	مکونا کولی	۰	۴۲۱	〃 ۴۱۰۰ 〃
رمپورہ	ٹھاکر	مکونا کولی	۰	۵۳۹	〃 ۱۲۰۰ 〃
رانی پورہ	ٹھاکر	مکونا کولی	۰	۲۱۷	〃 ۱۳۰۰ 〃
گبات	ٹھاکر	مکونا کولی	۱۵	۱۶۶۲	〃 ۳۴۳۱ 〃
ٹمبا	ٹھاکر	چندر کولی	۰	۲۰۳۵	〃 ۸۰۰ 〃
اُماری	ٹھاکر	چندر کولی	۰	۱۴۵۳	〃 ۱۱۰۰ 〃
موٹا کٹھرنا	جاگیردار	چندر کولی	۰	۶۷۲	〃 ۱۶۱ 〃
سنتھال	۰	۰	۰	۲۵۸۷	۰
گوکل پورہ	۰	۰	۰	۳۲۷	۰
ملاجنا پورہ	۰	۰	۰	۲۲۳	۰

نام ریاست	نام یا لقب رئیس	ذات	رقبہ مربع میل	آبادی	کیفیت
وَلَسنا	ٹھاکر	راٹھور راجپوت	۲۵	۴۵۷۷	آمدنی ۱۴۱۴۶ روپیہ
ڈہا	میاں	مسلمان کوناکولی	۱	۱۹۹۵	۵ 〃
واسا	ٹھاکر	راٹھور راجپوت	۹	۵۷۴۱	۱۶۸۵۳ 〃
سوداسنا	ٹھاکر	بارور راجپوت	۴	۶۷۶۷	۸۱۴۲ 〃
روپل	ٹھاکر	رکھوڑ راجپوت	۱۷	۳۲۷۰	۴۱۸ 〃
ودھیلنا	ٹھاکر	سسودیہ راجپوت	۲۵	۴۵۶۲	۴۱۱ 〃
گمودی	ٹھاکر	راٹھور راجپوت	۲۵	۳۸۱۸	۸۹۷۸ 〃
ورالگم	ٹھاکر	رکھوڑ راجپوت	۳۵	۳۹۲۹	۸ 〃
ستمبا	ٹھاکر	بڑناکولی	۲	۴۷۹۹	۷۱۲۵ 〃
راماس	میاں	مسلمان کوناکولی	۱	۱۸۰۶	۲۸۵۱ 〃
بولندرہ	ٹھاکر	راٹھور راجپوت	۷	۱۱۶۳	۱۵۵ 〃
لیکھی	ٹھاکر	چوہان کولی	۳۰	۱۵	۳۴۲۶ 〃
ڈیرول	ٹھاکر	کوناکولی	۱۰ ۱/۸	۱۳۷۵	۲۶۷۷ 〃
کھیرٹواڑا	ٹھاکر	کوناکولی	۲۷	۲۱۶۲	۴۱۹۹ 〃
گردلی	ٹھاکر	کوناکولی	۱۱ ۳/۴	۱۶۸۸	۳۱۸۲ 〃
وکناپور	ٹھاکر	کوناکولی	۳۱ ۱/۴	۲۵۵۱	۵۸۱۳ 〃
پریم پور	ٹھاکر	کوناکولی	۲۰ ۱/۴	۱۸۲۸	۳۰۳۵ 〃
ڈلوہرونا	ٹھاکر	کوناکولی	۱۰ ۱/۸	۱۲۲۵	۳ ۵۷ 〃
تاجپوری	ٹھاکر	پرمارکولی	۱۶ ۳/۴	۲۲۳۸	۳۷۴۰ 〃

اپنے بھائی بندون کے ساتھ کھانے پینے سے انکار کردیا ہے اسلیے یہ لوگ راجپوت خاندانون مین شادی کرسکتے ہین۔ ریاست کا رقبہ پانسو بیس مربع میل۔ آبادی تخمیناً پینتالیس ہزار ایک سو چوسٹھ اور آمدنی چونتیس ہزار روپیہ ہے۔

ماہی کانٹا ایجنسی کی چھوٹی ریاستین

نام ریاست	نام یا لقب رئیس	ذات	رقبہ مربع میل	آبادی	کیفیت
پول	راؤ	راٹھور راجپوت	۱۴۰	۵۲۴۸	آمدنی ۱۱۸۰۳ روپیہ
دانتا	مہارانا	پرمار راجپوت	۴۵۰	۲۱۷۳۶	〃 ۵۰۰۱ روپیہ
مالپور	راول	راٹھور راجپوت	۷۵	۱۷۱۲۵	〃 ۱۸۷۵۱ 〃
مانسا	راولوجی	چوڑا راجپوت	۲۷	۱۴۹۲۶	〃 ۵۵۳۴۹ 〃
موہن پور	ٹھاکر	ریہوڑ راجپوت	۵۰	۱۶۳۸۰	〃 ۲۶۶۲۱ 〃
گڈوسن	ٹھاکر	مکوناکولی	۲۰	۷۴۲۶	〃 ۲۱۱۹۰ 〃
ایلال	ٹھاکر	مکوناکولی	۱۰	۵۰۰۹	〃 ۲۱۹۹۹ 〃
ورسودا	ٹھاکر	چوہان راجپوت	۱۵	۴۱۲۲	〃 ۱۴۹۸۸ 〃
پھیتاپور	ٹھاکر	گمھیلا راجپوت	۱۰	۷۳۳۵	〃 ۱۸۶۰۰ 〃
رناسن	ٹھاکر	ریہوڑ راجپوت	۵۰	۵۵۴۴	〃 ۱۰۰۰۷ 〃
پنادز	میان	مسلمان مکوناکولی	۲۰	۴۳۲۱	〃 ۱۴۸۹۴ 〃
کھرال	میان	مسلمان مکوناکولی	۱۰	۳۱۷۰	〃 ۲۰۳۵۳ 〃
گھُراسر	ٹھاکر	ڈبھی کولی	۱۲	۸۴۴۴	〃 ۳۹۷۱۰ 〃
املیارا	ٹھاکر	کنٹ کولی	۸۰	۱۲۵۸۸	〃 ۳۳۴۵۳ 〃

ریاست کا رقبہ اسی مربع میل ہے۔ آمدنی دو ہزار پانسو روپیہ ہے۔ آبادی تخمیناً سات ہزار دو سو اکیس ہے۔

سنتال پور وچھوڑ جات

ٹھاکر۔ ان ریاستوں کے رؤساجاریجہ راجپوت ہیں۔ رؤسا حال کا خاندانی سلسلہ راؤ کچھ سے ملتا ہے جنھوں نے چار سو برس پہلے اس ملک کو فتح کیا تھا۔ فرزند اکبر ریاست کا وارث ہوتا ہے۔ یہ ریاستین پالنپور گجرات ایجنسی کی ماتحت ہیں۔ ان ریاستوں کا رقبہ چار سو چالیس مربع میل ہے۔ آمدنی اکیس ہزار روپیہ ہے۔ آمدنی تخمیناً بیس ہزار چار سو چھیاسٹھ ہے۔

ورئی یا وراہی

ملک۔ آپ جاٹ مسلمان ہیں۔ یہ ریاست پولیٹیکل سپرنٹنڈنٹ پالن پور کی ماتحت ہے۔ چار سو پچیس سال کے قریب ہوئے کہ ملک عیسی جان نے سندھ سے آکر روما مسلمانوں کو خارج کر کے ریاست کو قائم کیا تھا۔ ریاست کا رقبہ تین سو تیس مربع میل ہے۔ آمدنی سرسٹھ ہزار روپیہ اور آبادی تخمیناً اکیس ہزار تین سو چھہتر ہے۔

کانکریج

یہ ریاست پالنپور ایجنسی گجرات کی ماتحتی میں چند ریاستوں کا مجموعہ ہے سنہ ۱۸۰۹ء میں برٹش گورنمنٹ سے تعلقات پیدا ہوئے۔ اسمیں پچیس مختلف ریاستیں ہیں۔ انکے مالک زیادہ تر وہ راجپوت ہیں جنھوں نے قوم کولی عورتوں سے شادی کی ہے سب سے زیادہ مشہور اور بڑا علاقہ تھارہ ہے جسکے مالک کولی راجپوت ہیں۔ چونکہ ان لوگوں نے

دیو دار

ٹھاکر - یہ ریاست پالنپور گجرات کی پولیٹکل ایجنسی کے ماتحت ہے سنہ ۱۸۱۹ء مین برٹش گورنمنٹ سے اول مرتبہ تعلق ہوا - ریاست کی حفاظت برٹش گورنمنٹ کے اختیار مین ہے مگر اسکے اندرونی انتظامات آمدنی وغیرہ ریاست کے ہاتھ مین ہین - رئیس کو مجسٹریٹ درجۂ سوم کے اختیارات حاصل ہین - ریاست کو تبنیت کی سند نہین ملتی نہ یہان فرزند اکبر کے وارث ریاست ہونے کا قاعدہ مروج ہے - ریاست کا رقبہ چارسو چالیس مربع میل ہے - آبادی تخمیناً چوبیس ہزار اکسٹھ ہے - آمدنی پچیس ہزار روپیہ -

تروارہ

ٹھاکر مسلمان - یہ ریاست پالنپور کے ماتحت ہے - یہ ریاست سابق مین نواب رادھنپور کی ملکیت تھی جو نواب کمال الدین خان نے سنہ ۱۷۱۵ء مین دھگیلا راجپوتون سے زبردستی لیلی تھی - رئیس حال کے آبا و اجداد سندھ سے آئے تھے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے یہ لوگ نواب رادھنپور کی سرکار مین سوارون مین ملازم تھے سنہ ۱۸۲۲ء مین چونکہ نواب رادھنپور پولیٹکل سپرنٹنڈنٹ پالنپور کی خدمتمین اپنا حق ثابت کرنے نہین آئے اسلیے ریاست پر بلوچ خان کے قبضہ کی تصدیق کی گئی - ریاست کا رقبہ ایکسوپچیس مربع میل - آبادی تخمیناً آٹھ ہزار آٹھ سو چھیالیس - آمدنی بارہ ہزار روپیہ ہے -

بھابھر

ٹھاکر - آپ ایک راجپوت خاندان سے تعلق رکھتے ہین - ریاست پالنپور ایجنسی گجرات کی ماتحت ہے سنہ ۱۸۲۶ء مین خراج معاف کردیا گیا تھا سنہ ۱۸۲۰ء مین سرکار انگریزی کے ساتھ تعلقات پیدا ہوے - یہان نکاسی مال پر محصول لگایا جاتا ہے -

داؤ

رانا۔آپ چوہان راجپوت ہیں۔آپکے مورث اعلیٰ سمھور اور سدول مارواڑ سے آئے تھے اور دہلی کے چوہان راجہ پرتھی راج کے خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔بمقتضائے انقلابات زمانہ دیدہ رائے سدول سے بھاگ کر تھراؤ پر قابض ہوئے جو اسوقت اُس راجپوت خاندان کے ماتحت تھا جو ٹیں میں فرمانروائی کرتا تھا۔رانا پوبحا جو دیدہ رائے کی ساتویں پشت میں تھے ایک لڑائی میں مقتول ہوئے اور اس طرح ریاست چوہان کے ہاتھ سے نکل گئی۔رانا ورا خلف پوبحا نے قصبۂ داؤ آباد کیا۔اِس ریاست میں فرزند اکبر وارث ہوتا ہے۔ریاست کا رقبہ تین سواسی مربع میل اور آبادی تقریباً ستائیس ہزار سات سو پینتیس۔آمدنی ستاون ہزار روپیہ ہے۔

سوئیگم

ٹھاکر۔آپ چوہان راجپوت ہیں۔رانا داؤ کی طرح آپ کا خاندانی سلسلہ بھی راجہ پرتھی راج دہلی سے ملتا ہے۔چار سو بیس سال کا عرصہ ہوا کہ یہ ریاست پنچھی رانا سانگاجی کے سب سے چھوٹے فرزند کو مرحمت ہوئی تھی۔یہ ریاست مختلف خودمختار سرداروں میں منقسم ہے۔سوئیگم کے سردار تیراندازی میں یکتائے زمانہ تھے۔گزشتہ صدی کے آغاز میں انھوں نے کھوسیس لٹیروں کو بہت بڑی مدد دی مگر جب ۱۸۲۶ء میں کرنل مالس صاحب نے معاہدہ کیا تو یہ لوگ ضلع کس کا کاشتکاروں کی طرح رہنے لگے۔ریاست کا مالک فرزند اکبر ہوا کرتا ہے۔ریاست کا رقبہ دو سو بیس مربع میل ہے۔آمدنی دس ہزار روپیہ ہے۔آبادی تخمیناً گیارہ ہزار پانسو اکیس ہے۔

ریاست ہذا برٹش گورنمنٹ گیکواڑ برودہ اور نواب جونا گڈھ کو خراج دیتی ہے۔

پتری

ویسائی سورج مل جی نرور آور سنگھ جی۔ ولادت ۱۸۴۷ء۔ مسند نشینی ۱۸۸۴ء۔ آپ قوم کے کنبی ہین۔ ریاست کا رقبہ چالیس مربع میل ہے جسمین سات مواضع ہین۔ آمدنی پندرہ ہزار اور آبادی چار ہزار چار سو اڑتیس ہے

گدار

مالک ریاست بابی مسلمان ہین۔ گدار چوتھے درجہ کی ریاست ہے جسمین تیرہ مواضع ہین۔ اسکی آمدنی ایک لاکھ چودہ ہزار تین سو ہے۔ اسکی آبادی ٹینوا کی آبادی مین شامل ہے۔

پالنپور ایجنسی

تھرادو مرواڑا
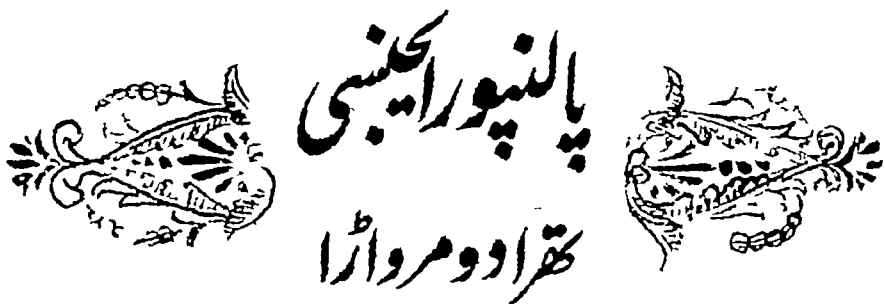
ٹھاکر۔ آپ بگھیلا راجپوت ہین۔ ۱۸۱۹ء مین تھراؤ کے سردار نے کھوسیس اور دیگر لٹیرون کے حملون سے تنگ آکر سرکار انگلشیہ سے اعانت کی درخواست کی آپ کی ریاست کا رقبہ نو سو چالیس مربع میل اور آبادی پینسٹھ ہزار چار سو چورانوے اور آمدنی ترانوے ہزار روپیہ ہے۔ فرزند اکبر وارث ریاست ہوتا ہے۔ سکونت تھراؤ۔

مواضع ہیں۔ آمدنی تقریباً ایک لاکھ روپیہ اور آبادی سولہ ہزار ستائیس ہے۔ آپ گورنمنٹ کو سات سو اٹھانوے روپیہ خراج دیتے ہیں۔ فرزند اکبر جانشیں ریاست ہوتا ہے۔ تبنیت کی کوئی سند آپکے خاندان میں نہیں ہے۔

ویرپور

ٹھاکر سورا جی۔ آپ جاریجہ راجپوت ہیں۔ ویرپور چوتھے درجہ کی ریاست ہے۔ ریاست کا رقبہ اٹھتیس میل مربع ہے جسمیں تیرہ گاؤں ہیں۔ ریاست کی آمدنی تقریباً اکتالیس ہزار روپیہ ہے۔ آبادی سات ہزار تین سو چھ ہے اور آپ برٹش گورنمنٹ اور نواب جوناگڈھ دونوں کو خراج دیتے ہیں۔ خاندان میں فرزند اکبر کی جانشینی کا دستور ہے۔ سند تبنیت نہین ہے۔

کوٹڑا سانگنی

ٹھاکر ملواجی۔ ولادت ۱۸۶۳ء۔ مسند نشینی ۱۸۸۶ء۔ آپ جاریجہ راجپوت ہیں۔ سب سے اول ۱۸۰۷ء مین برٹش گورنمنٹ اور ریاست کے مابین معاہدہ ہوا۔ ریاست کا رقبہ چوہتر مربع میل ہے۔ آمدنی تقریباً بچاوے ہزار اور آبادی دس ہزار دو سو اکیس ہے۔

جیت پور

اس ریاست میں ستر حصہ دار ہیں جو جدا جدا خراج دیتے ہیں اس ریاست کا رقبہ سات سو چونتیس مربع میل ہے جسمیں ایک سو چوالیس مواضع ہیں۔ آمدنی سات لاکھ بیاسی ہزار اور آبادی ایک لاکھ گیارہ ہزار پانسو انچاس ہے۔

زبان کا مدرسہ - ایک زنانہ مدرسہ - ایک خیراتی دواخانہ بزیر نگرانی ایک قابل معالج کے اور ایک کتب خانۂ عام موجود ہے - اور ایک کارخانہ دھاگا بٹنے کا کھلا ہوا ہے جس سے بیکارون کے واسطے وجہ معاش کی صورت نکل آئی ہے اور رفاہ عامہ کے دیگر کامون سے ریاست کو بہت بڑا فروغ حاصل ہے - آپکی ہمہ تن توجہ معدلت پسندی اور اداے فرائض ملک داری پر ہے اور اس سے آپ بہت ہردلعزیز ہین - اس ریاست کا رقبہ بیالیس میل مربع ہے جو چودہ مواضع مین تقسیم ہے - اسکی آبادی آٹھ ہزار ہے اور محاصل سالانہ ڈیڑھ لاکھ روپیہ - ریاست کے اندر سے ریلین نکلی ہوئی ہین - ٹھاکر صاحب کو چوتھے درجہ کے رئیس کے اختیارات حاصل ہین - فوجداری مین پانچہزار روپیہ تک جرمانہ اور تین برس کی قید اور دیوانی مین دس ہزار تک کی مالیت کے مقدمات سُننے کی اجازت ہے

مسولی

ٹھاکر سُلطان سنگھ جی پرمار - ولادت سنہ ۱۸۳۴ء مسندنشینی

سنہ ۱۸۷۰ء - آپ پرمار راجپوت ہین میسولی چوتھے درجہ کی ریاست ہے - ریاست مین متعدد حصہ دار ہین - ریاست کا رقبہ ایک سو تینتیس مربع میل ہے جسمین اُنیس گانون ہین - آمدنی تقریباً ایک لاکھ روپیہ ہے اور آبادی سولہ ہزار سات سو ترسٹھ ہے - آپ نواب صاحب جوناگڈھ اور برٹش گورنمنٹ دونوکو خراج دیتے ہین - فرزند اکبر جانشین ریاست ہوتا ہے - تبنیت کی سند نہین حاصل ہے -

بجانا

ملک بجانا - آپ مسلمان ہین یہ ریاست چوتھے درجہ کی شمار کی جاتی ہے - سنہ ۱۸۰۷ء مین برٹش گورنمنٹ سے اوّل مرتبہ معاہدہ ہوا - اس ریاست مین ستائیس

جو ناگڈھ کی باجگزار ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ ایک نہایت قدیم ریاست ہے جسدان
تیسرے درجہ کی ریاست ہے۔ پہلی بار ۱۸۰۷ء میں برٹش گورنمنٹ اور رئیس جسدان
کے مابین معاہدہ ہوا۔ ریاست کا رقبہ دوسو تراسی مربع میل ہے جسمیں ساٹھ گانوں
ہیں آمدنی تقریباً ایک لاکھ روپیہ اور آبادی تینتیس ہزار ستاون ہے۔ ۱۸۹۵ء
میں آپ کو سی۔ ایس۔ آئی کا خطاب عطا ہوا تھا۔ سکونت جسدان۔

لاٹھی

ٹھاکر سُور سنگھ جی بخت سنگھ جی۔ ولادت ۱۸۷۵ء مسند نشینی

۱۸۷۸ء۔ آپ سارنگ جی کی اولاد میں ہیں جنھوں نے لاٹھی کے گھرانے کی بنیاد ڈالی
اور جو گوہیل سجاکجی کے ایک بیٹے تھے۔ گوہیل سجاکجی ہی کی نسل سے بھاونگر، پالیتانہ
اور لاٹھی کے حکمراں خاندان ہیں اور انھیں کی وجہ سے گوہیل راجپوتوں نے مارواڑ کو
چھوڑ کر پہلے پہل سرزمین مارو میں توطن اختیار کیا۔ سجاکجی کے چار بیٹے تھے جنمیں سے
دوسرے بیٹے سارنگ جی کی اولاد نے لاٹھی میں حکومت قائم کی اور اُس کی اولاد
کی میسویں پشت میں بخت سنگھ جی ہوئے جو امر سنگھ کے لاولد فوت ہونے پر مالک و
قابض ریاست ہوئے لیکن اُنھوں نے بھی دو بیٹے چھوڑ کر قضا کی۔ اُسکے بعد اُنکے صاحبزادے
ٹھاکر صاحب حال جانشین ہوئے آپ نے راجکمار کالج راجکوٹ میں تعلیم حاصل کی
اور کالج سے نکل کے آپ نے ہندوستان کی سیاحت کی اور اپنے اہل ملک کے حالات
معاشرت اور اُنکے خصائل و عادات کا علم حاصل کیا۔ ۱۸۹۵ء مین گورنمنٹ نے یہ
مناسب سمجھا کہ آپ اختیارات کامل کے ساتھ مسند ریاست پر متمکن کیے جائیں چنانچہ
آپ اپنی مسند آبائی و موروثی پر جلوہ فرما ہوئے۔ آپ نے اپنے زمانۂ حکومت مین
ریاست کے ہر صیغہ میں بہت کچھ ترقی کی ہے۔ آپ کی ریاست مین ایک دیسی

کو خراج دیتے ہین۔ خاندان مین فرزند اکبر کی جانشینی کا دستور ہے۔ تبنیت کا اختیار نہین ہے۔

چورا

ٹھاکر بیچر سنگھ جی راے سنگھ جی۔ ولادت ۱۸۴۰ء مسند نشینی ۱۸۴۴ء۔ آپ جھالا راجپوت ہین۔ یہ تیسرے درجہ کی ریاست ہے۔ ۱۸۰۷ء عیسوی مین برٹش گورنمنٹ سے اول مرتبہ معاہدہ ہوا تھا۔ آپ برٹش گورنمنٹ اور نواب صاحب جوناگڈھ کو خراج دیتے ہین۔ ریاست مین چودہ مواضع ہین۔ آمدنی تقریباً چھبیس ہزار روپیہ ہے۔ آبادی تیرہ ہزار ایک سو تیئیس ہے۔

بنٹوا

بابی فتح دین خان جی۔ آپ مسلمان ہین اور نواب جوناگڈھ کے ایک چھوٹے بھائی کی نسل سے ہین جنکو بنٹوا کا علاقہ ۱۷۴۰ء مین دیا گیا تھا۔ برٹش گورنمنٹ نے ۱۸۰۷ء مین معاہدہ کیا تھا۔ آپکے پاس کوئی سند تبنیت نہین ہے اور نہ فرزند اکبر کی جانشینی کا قاعدہ ہے۔ ریاست کی آمدنی تقریباً دو لاکھ اکیاون ہزار ہے اور آبادی بیالیس ہزار ایک سو پانچ ہے۔ اِس ریاست کے دو حصہ دار اور ہین اور دونون کا لقب بابی ہے۔

جسدان

کھچار الا چیلا۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ ولادت ۱۸۳۳ء۔ آپ ۱۸۵۲ء مین گدی نشین ہوے۔ آپ کا تعلق کاٹھی قوم سے ہے۔ ریاست جسدان برودہ اور
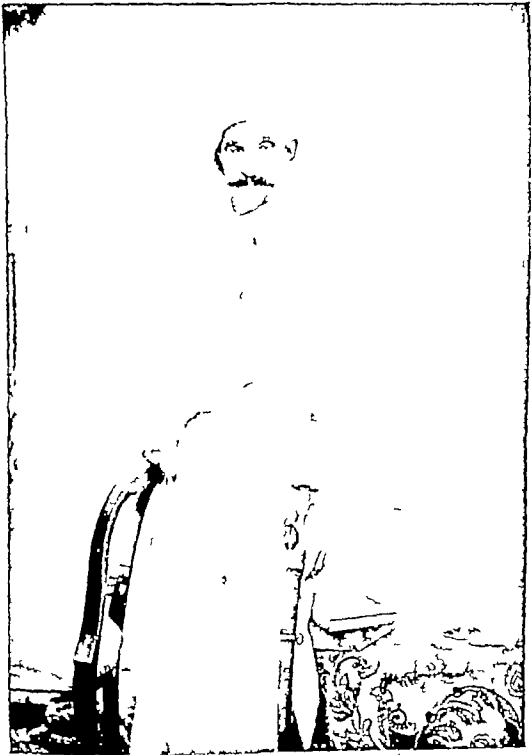
راجہ کچھارالا چھلا سی-ایس-آئی-راجہ جسدان

لکھتر

لکھتر ایک تیسرے درجہ کی ریاست ہے۔ برٹش گورنمنٹ سے اول مرتبہ ۱۸۰۷ء
مین معاہدہ ہوا۔ ٹھاکر صاحب جھالا راجپوت ہیں۔ ریاست کی آمدنی تقریباً اسی ہزار
روپیہ ہے۔ آبادی پچیس ہزار دو سو تیس ہے۔ اس خاندان میں تبنیت کی کوئی سند ہیں
ہے۔ فرزند اکبر جانشین ہوتا ہے۔

سیالا

ٹھاکر بخت سنگھ جی کیسری سنگھ جی ۔ ولادت ۱۸۴۶ء عیسوی

گدی نشینی ۱۸۸۱ء۔ آپ جھالا راجپوت ہیں۔ سیالا کاٹھیاوار میں تیسرے درجہ کی ریاست
ہے گورنمنٹ سے ۱۸۰۷ء میں معمولی معاہدہ ہوا تھا۔ ریاست کا رقبہ ۲۲۲ مربع میل
ہے آمدنی تقریباً پینسٹھ ہزار روپیہ سالانہ ہے۔ آبادی پندرہ ہزار آٹھ سو اکانوے ہے
خاندان میں فرزند اکبر کی وراثت کا دستور ہے اختیار تبنیت کی کوئی سند نہین ہے۔

والا

ٹھاکر بخت سنگھ راول ۔ ولادت ۱۸۶۴ء مسند نشینی ۱۸۷۵ء

والا کا قدیم نام ولبھی پور ہے اور اسی مقام سے گپتوں کے سیناپتی کی نسل نے تین سو برس
تک جزیرۂ کاٹھیاوار پر حکومت کی ہے۔ والا تیسرے درجہ کی ریاست ہے۔ اسکے
فرمانروا نے پہلی مرتبہ ۱۸۰۷ء میں برٹش گورنمنٹ سے معاہدہ کیا تھا۔ آپ گوہل
راجپوت ہیں اور راج کمار کالج راجکوٹ میں تعلیم پائی ہے۔ ریاست کا رقبہ ۱۰۹ میل مربع
ہے اور آمدنی تقریباً ایک لاکھ پچاس ہزار روپیہ ہے۔ آپ گیکوار بڑودہ اور برٹش گورنمنٹ

ریاستہاے مغربی ہند

حصۂ دوم

کاٹھیاوار ایجنسی

جعفر آباد

جعفر آباد جو مظفر آباد بھی کہلاتا ہے نواب جنجیرہ کے علاقہ کا ایک حصہ ہے۔ نواب جنجیرہ سیدی یا افریقی النسل ہین اور برٹش گورنمنٹ یا گیکوار کسی کو خراج نہین دیتے سیدی مغلون کے بیڑہ جہازات کے امیر البحر تھے۔ سنہ ۱۷۶۱ع مین جعفر آباد کے سیدی ہلال اور گورنمنٹ کے مابین ایک تجارتی معاہدہ ہوا تھا۔ نواب جنجیرہ کے مفصل حالات جنجیرہ کے تذکرہ مین ملین گے۔ اِس ریاست مین بارہ گاؤن ہین۔ اسکی کل آمدنی تقریباً ساٹھ ہزار روپیہ ہے اور رقبہ ۴۲ مربع میل اور آبادی بارہ ہزار تین سو نواسی ہے۔

ملیا

ٹھاکر موددھ جی مالوجی۔ ولادت سنہ ۱۸۴۶ع۔ مسند نشینی ۲۲ جون سنہ ۱۸۵۸ع۔ موجودہ رئیس جاریجہ راجپوت ہین۔ ملیا چوتھے درجہ کی ریاست ہے جسمین بارہ گاؤن ہین۔ اسکا رقبہ ۱۰۲ مربع میل ہے۔ آمدنی تقریباً ساٹھ ہزار روپیہ ہے اور آبادی تیرہ ہزار پانسو نواسی ہے۔

سے پور و جودھپور کی جنگ کے وقت اس ریاست کو فتح کر لیا تھا لیکن سنہ ۱۸۶۷ء میں ٹونک
سے قطع تعلق ہوا اور یہ ریاست براہ راست برٹش گورنمنٹ کے سایہ حمایت میں آئی۔ اس
کا رقبہ انیس مربع میل اور آبادی تقریباً پچیس ہزار ہے جسمیں زیادہ تر اہل ہنود ہیں۔

ریاستہاے راجپوتانہ

حصہ دوم

شاہ پورہ

راجہ دھراج ناہر سنگھ راجہ شاہ پورہ - ولادت ۱۸۵۵ع - آپ ۲- نومبر ۱۸۶۹ع کو مسند نشین ہوے - آپ سیسودیا راجپوتون کے خاندان سے تعلق رکھتے ہین اور سورج مل کی اولاد مین ہین جو مہا رانا اودے پور کے خلف اصغر تھے اور جنکی گیارھوین پشت مین حال رئیس شاہ پورہ ہین - سورج مل نے اپنے حصہ مین اودے پور مین کھیرار کا پرگنہ حاصل کیا اور اُنکے بیٹے سنے شاہجہان شہنشاہ دہلی سے فوجی خدمات کے وعدہ پر اجمیر کی شاہی اراضی کے ایک حصہ کی معافی پائی - اب راجۂ شاہ پورہ ہز ہائینس مہا رانا اودے پور اور گورنمنٹ ہند دونون سکے باجگزار ہین - اس ریاست کا رقبہ چار سو پانچ مربع میل اور آبادی تقریباً پچاس ہزار ہے جسمین زیادہ تر ہندو ہین - راجہ کی فوجی قوت مین دو سو پینسٹھ سوار - دو سو چالیس پیدل اور بیالیس توپین ہین -

لاوا

ٹھاکر - آپ کچھواہہ راجپوت ہین - آپ کا سلسلۂ نسب جے پور کے حکمران خاندان سے ملتا ہے - ریاست لاوا پہلے ریاست جے پور مین شامل تھی - لیکن جب مہاراجہ جے پور نے اُسے اپنے خاندان کے ایک رکن کو عطا کیا تو اُس سے علحدہ ہوگئی - امیر خان نے

راوت اونکار سنگھ رئیس پٹاری

ٹپاری

راوت اونکار سنگھ رئیس ٹپاری - ولادت سمت ۱۹۴۸ بکرمی - آپ سمت ۱۹۵۱ بکرمی
میں گدی نشین ہوئے - اب آپکی عمر اٹھارہ سال کی ہے - آپ کو علوم ہندی فارسی
و انگریزی میں دستگاہ ہے - آپ چاوڑہ پوار راجپوت خاندان سے تعلق رکھتے ہیں -
خاندانی تاریخ کے مطابق آپ کے آبا و اجداد گجرات پٹن میں حکمراں تھے سمت ۱۲۰۳ بکرمی
میں عالم دیو جی تیرتھ یاترا کی غرض سے الہ آباد و اوجین گئے - اوجین میں سرج لال جس
سے ملاقات ہوئی جو سلاطین غوری کی جانب سے مالوہ کے ناظم تھے - سرج لال اور
عالم دیو جی میں اتحاد و ارتباط بڑھا اور وہ انکو اپنے ہمراہ نگر ناگدہ لے گئے - اسی اثنا میں
سرج لال بیمار ہو گئے اور شاہی فرمان عالم دیو جی کی جمعیت کے ساتھ دہلی میں روانہ کیا گیا
جہاں پہونچکر انکو شاہی ملاقات کی عزت حاصل ہوئی اور شہنشاہ دہلی انسے ملکر بہت خوش ہوئے
جب سرج لال جی کے انتقال کی خبر پہونچی تو بادشاہ نے عالم دیو جی کو ناظم مالوہ مقرر کیا
اور خطاب راوت و جاگیر علاقہ رونڈی عطا فرمائی - عالم دیو جی نے رونڈی میں توطن اختیار
کیا مگر انکے بیٹے کے زمانہ میں دار الحکومت انکے قبضہ سے نکل گیا - اسوقت انکے پوتے
بھیم سنگھ جی و دیپ سنگھ جی ٹونک ضلع شاجاپور مالوہ واوچور میں مقیم ہوئے - دیپ سنگھ جی
کے پوتے راوت پرتھی سنگھ جی تھے جنھوں نے سمت ۱۷۰۵ بکرمی میں قصبۂ ٹپاری کو آباد کیا اور
وہاں بودوباش اختیار کی - آپ پرتھی سنگھ جی کی چھٹی پشت میں ہیں - ریاست ٹپاری اندور
سے جانب مشرق بارہ کوس کے فاصلہ پر واقع ہے - رقبہ میں مربع میل اور آبادی تعداد
ایک ہزار چار سو چھتیس ہے -

اندور ایجنسی کی باقی ریاستین

نام ریاست	نام یا لقب رئیس	ذات	رقبہ مربع میل	آبادی	کیفیت
کرودیا	ٹھاکر	راجپوت	۱۰½	۱۴۶۹	اس ریاست مین دو شرکا ہین۔
اونی	٠	٠	۵	۴۹۴	
		مالوہ ایجنسی			
بڑیلا	..	..	..	۱۴۰	
بھٹکھیڑی	..	..	۷	۱۸۷۸	
جواسیا	ٹھاکر	راجپوت	..	۴۱۸	
کلوکھیڑہ	راؤ	؍؍	۱½	۹۳۲	
لال گڑھ	ٹھاکر	؍؍	۱۴	۱۸۳۸	
نروڑ	؍؍	؍؍	۱۶	۱۴۰۵	
پنت پپلودا	..	برہمن	۵۲	۳۵۴۴	
پپلودا	ٹھاکر	راجپوت		۹۵۲۹	

راجہ رنجیت سنگھ بہادر۔ راجہ باگلی

نام ریاست	نام یالقب رئیس	ذات	رقبہ مربع میل	آبادی	کیفیت
گورسر	راؤبہادرجاگیردار	تیواری برہمن	۷۳	۷۷۲	
جگنی	راؤبہادرجاگیردار	″	۲۲	۳۸۳۸	
لوگھاسی	راؤبہادرجاگیردار	″	۴۴	۶۲۸۵	
بیگانوں رائی	کنور	دیوااہیر	۷	۲۴۹۷	
سریلا	راجہ بہادر	بندیلہ راجپوت	۳۲	۶۲۹۸	
ٹوری مع پور	راؤبہادرجاگیردار	″	۳۶	۷ ۹۹	

اندور ایجنسی

باگلی

راجہ رنجیت سنگھ جی بہادر راجہ باگلی - آپ ۱۸۹۷ء میں راجہ رگھناتھ سنگھ کے انتقال کے بعد بحالت نابالغی مسند نشین ریاست ہوئے - انتظام ریاست سپرد گورنمنٹ ہند ایک سپرنٹنڈنٹ کے سپرد ہے - آپ کے مورث اعلیٰ راجہ گوکل داس جی راٹھور تھے جنہوں نے ڈیڑھ سو سال کا عرصہ ہوا ریاست باگلی کے پُر فضا خطہ کو بزور شمشیر فتح کیا تھا - اب آپ کی عمر اکیس برس کی ہے اور ڈیلی کالج اندور کے آپ ایک ممتاز طالب العلم ہیں - علمی قابلیت کے علاوہ آپکو فنون سپہ گری میں کمال حاصل ہے - آپکو امور رفاہ عام میں بہت بڑی دلچسپی ہے - یہ ریاست اندور سے جانب مشرق چھتیس میل کے فاصلہ پر واقع ہے - ریاست کا رقبہ تین سو چھ مربع میل - آبادی چودہ ہزار اکانوے اور سالانہ آمدنی ایک لاکھ پندرہ ہزار روپیہ ہے - آپکی ریاست میں باقاعدہ فوج کی تعداد تین سو نفر سوار و پیادہ اور چھ توپیں ہیں -

امور رفاہ عام مین نہایت دلچسپی ہے - آپ کو بطور ذاتی امتیاز کے دہلی کے دربار قیصری سنہ ۱۸۷۷ع مین خطاب راؤ بہادر مرحمت ہوا - جب سنہ ۱۸۸۷ع مین جناب ملکۂ معظمہ قیصرۂ ہند مرحومہ کی جوبلی ہوئی تو آپ کو - سی - ایس - آئی - کا خطاب عطا ہوا - آپ کے عہد مین سررشتۂ تعلیم کو بہت بڑی ترقی ہوئی - مدارس اور پختہ سڑکین تعمیر ہوئی ہین - آپ کے خلف اکبر اور ولیعہد ہرپال سنگھ ہین جو ۱۲ - اگست سنہ ۱۸۸۲ع کو پیدا ہوے تھے - آپنے اعلیٰ حضرت ملک معظم قیصر ہند کی تاجپوشی کی خوشی مین اپنی رعایا کو سنین ماضیہ کی بقایا جسکی تعداد پینتالیس ہزار روپیہ تھی معاف کردی ہے - آپ دربار تاجپوشی دہلی مین مدعو ہوے ہین - ریاست کا رقبہ چوراسی مربع میل - آبادی چودہ ہزار پانچسو بانوے ہے - فوجی قوت مین تین توپین پانچ گولنداز - دس سوار - ایک سو سینتھ پیادہ اور پچیس پولیس مین ہین -

بندیلکھنڈ ایجنسی کی باقی ریاستین

نام ریاست	نام یا لقب رئیس	ذات	رقبہ مربع میل	آبادی	کیفیت
بنکا پہاڑی	دیوان جاگیردار	بندیلہ راجپوت	۵	۱۰۵۶	
بیھٹ	راؤ جاگیردار	//	۱۶	۳۹۸۴	
بلھری	..	..	۴	۳۰۷۳	
بیری	راؤ جاگیردار	پنوار راجپوت	۳۲	۴۲۷۹	
بجنا	دیوان جاگیردار	بندیلہ راجپوت	۲۷	۱۵۷۸	
دھرونی	دیوان جاگیردار	//	۱۸	۱۸۲۶	
گردلی	دیوان بہادر جاگیردار	//	۳۶	۵۲۳۱	

راؤ بہادر چھترپتی جو دیو - سی ایس - آئی - والی علی پورہ

نام ریاست	نام یا لقب رئیس	ذات	تعداد مواضع	آبادی	کیفیت
کاٹھیادادا	ٹھاکر	راجپوت	۴۸	۳۴۲۵	
کوٹھی ڈیہہ	بھومیا	بھلالہ	۸	۳۲۴	
ماتھواڑ	رانا	بھلالہ	۱۲	۱۲۲	
ملتھان	ٹھاکر	راجپوت	۲۵	۷۶۴۴	
نیم کھیڑہ	بھومیا	بھلالہ	۶۵	۱۴۶۴	
راکھگڑھ	"	"	۹	۶۰۲	
رتن ل	ٹھاکر	راجپوت	۱۴	۱۲	

بندیلکھنڈ ایجنسی

علیپورہ

راؤ بہادر چھتر پتی جو دیو- سی- ایس- آئی- رئیس علیپورہ- ولادت ۱۸۵۳ء- مسند نشینی ۳- نومبر ۱۸۷۱ء- آپ پریہار قوم کے راجپوت ہیں- آپ کے ماداں اور علیپور وغیرہ سے ازدواجی تعلقات ہیں- آپ راؤ ہندو پت کے فرزند اور دیوان دولت سنگھ کے پوتے ہیں آپکے مورث اعلیٰ دیوان اچل سنگھ ریاست علیپورہ کے بانی ہیں- اُنکے بیٹے دیوان پرتاب سنگھ کے عہد حکومت میں برٹش گورنمنٹ ملک بندیلکھنڈ پر مسلط ہوئی- پرتاب سنگھ نے یکم فروری ۱۸۰۸ء کو سند سری ۹، حاصل کی- آپ کے والد راؤ ہندو پت نے یکم نومبر ۱۸۷۱ء کو رحلت کی- انھوں نے غدر ۱۸۵۷ء میں برٹش گورنمنٹ کے ساتھ جاں نثارانہ خدمات انجام دی تھیں جسکے صلہ میں انکو سند تبنیت اور ایک خلعت فاخرہ اور ایک ضرب توپ مرحمت ہوئی- آپ کو

نام ریاست	نام یا لقب رئیس	ذات	رقبہ مربع میل	آبادی	کیفیت
کمال پور	ٹھاکر	راجپوت		۵۸۹	
کھجوری	میان	مسلمان		۵۲۰	
کھیری رضاپور	..	..		۶۳۰	
پٹھریا	..	..		۴۴۱	
پیلیانگر	..	مسلمان		۷۰۱	
ٹپیا	ٹھاکر	راجپوت		۸۸۲	

بھویاور ایجنسی

نام ریاست	نام یا لقب رئیس	ذات	رقبہ مربع میل	آبادی	کیفیت
جوبٹ	رانا	راجپوت	۹۱۰۷ ۱۳ [illegible]	۹۴۰۳	
بخت گڑھ	ٹھاکر	راجپوت	۷۴	۹۷۷۴	[illegible]
برکھیڑا کلاں	بھومیا	بھلالہ	۲۶	۶۰۲۷	ب -
برکھیڑا خورد	،،	،،	۱۴	۱۹۲۹	
پڑوپورد	،،	،،	۱۵	۱۲۵۹	
چکتیابر	...	...	۱	۲۸۳	
ڈونگریا	ٹھاکر	راجپوت	۲۷	۳۰۴۰	
کڑھی	بھومیا	بھلالہ	۴	۵۴۳	
پٹھنیا	،،	،،	۱۵	۲۰۰۰	
جھی برودہ	ٹھاکر	راجپوت	۶۱	۲۰۹۳	
جال پانی	بھومیا	بھلالہ	۱	[illegible]	

مواقع پر ست شری گر موتی کے ساتھ حیدرے عنایت کیے ہیں۔ رؤسا رسوٹھالیہ پہلے ریاست بھوپال کو تین ہزار چار سو بھوپالی روپیہ خراج دیتے تھے لیکن ۱۸۲۵ء سے منظوری پولیٹکل ایجنٹ ریاست راجگڈھ کو دیتے ہیں۔ ریاست کی آبادی چار ہزار چھ سو اٹھائیس اور آمدنی مس ہزار روپیہ ہے

بھوپال ایجنسی

نام ریاست	نام یا لقب رئیس	ذات	رقبہ مربع میل	آبادی	کیفیت
کروائی	نواب	پٹھان	۱۴۴	۱۳۶۳۴	
مقصود گڑھ	راجہ	کھیچی راجپوت	۸۱	۱۴۲۸۴	
محمد گڑھ	نواب	پٹھان	۲۹	۲۹۴۴	
باسودہ	"	"	۴	۴۸۹۷	
پٹھاری	"	"	۳	۲۷۰۴	
دریاکھیری	ٹھاکر	راجپوت	۱۹ مربع میل ان ریاستوں کا	۴۴۲	
ڈھلادھیر	"	"		۱۷۷۸	
ڈھلاگھوسی	"	"		۶۶۸	
ڈگری	میاں	مسلمان		۱۴۴	
ہیراپور	راو	راجپوت		۴۴۸	
حسن پاکھیل	جاگیردار	مسلمان		۹۳	

نام ریاست	نام یا لقب رئیس	ذات	رقبہ مربع میل	آبادی	کیفیت
پھارا	جاگیردار	برہمن چوبے	۱۰،۱	۳۵۳۵	
پلدیو	راؤبہادر۔جاگیردار	″	۲۸	۸۵۹۸	
تراؤن	جاگیردار	″	۱۴،۵	۳۱۷۸	
سہاول	راجہ	راجپوت	۲۱۲،۹	۳۷۲۱۶	

بھوپال ایجنسی

سوٹھالیہ

مہاراج شمبھو سنگھ جی سردار سوٹھالیہ۔ ولادت ۵۔مارچ ۱۸۷۹ء۔آپ مادھو سنگھ جی رئیس سوٹھالیہ کے فرزند ارجمند اور شیو دان سنگھ جی کے پوتے ہین جو ۱۸۳۹ء مین اپنے چچا بلونت سنگھ کے جانشین ہوے تھے۔آپ اگست ۱۸۸۶ء مین اپنے والد ماجد کے انتقال کے بعد مسند نشین ریاست ہوے۔آپ کا سلسلۂ نسب راجہ بیر بکرماجیت اگنی نبس سے ملتا ہے اور مثل روساء راجگڈھ ونرسنگھ گڈھ کے آپ بھی اومٹ پنوار راجپوت ہین۔آپ کے مورث اعلی راوت موہن سنگھ رئیس راجگڈھ تھے جنکے دوسرے بیٹے صورت سنگھ بانی ریاست سوٹھالیہ ہوے۔آپ کا خاندان ہر زمانہ مین ممتاز رہا ہے۔بلونت سنگھ نے دختر کشی کا انسداد کیا اور گورنمنٹ ہند نے بہ عطاے انعام وخلعت اُنکی خدمات کی داد دی۔چونکہ آپ نابالغی کیحالت مین گدی نشین ہوے اسلیے ستمبر ۱۸۹۶ء تک آپکی دادی صاحبہ بمنظوری گورنمنٹ حالیہ منتظم ریاست رہین۔آپنے چھاؤنی سیہور کے ہائی اسکول مین تعلیم پائی ہے۔آپکو علوم انگریزی وسنسکرت وفارسی ادر نجوم مین دستگاہ کامل ہے۔۲۰۔جنوری ۱۸۹۶ء کو آپنے مقام چوکڑی واقع ریاست جیپور کے ایک شنجادت راجپوت خاندان مین شادی کی۔آپ رفاہ عام کے کامون مین نہایت دلچسپی ظاہر کرتے ہین۔آپنے اکثر

مہاراج تسھوسنگھ جی سردار سوٹھالیہ

گوالیار رزیڈنسی کی باقی ریاستیں

نام ریاست	نام یا لقب رئیس	ذات	رقبہ مربع میل	آبادی	کیفیت
اگرہ برکھیڑا	ٹھاکر	راجپوت گراسیا		۵۲۵۸	
بھدورا	راجہ	" سیسودیا		۲۲۷۵	
دھربودا	ٹھاکر	" کھیچی چوہاں		۴۳۲۵	
گترہ	راجہ	" "		۹۴۸۱	
کھیادھا	راجہ	" بندیلہ		۱۵۵۲۸	
کٹھول				۳۵۵	
کھیودا				۸۵۔	
پرول	راجہ	راجپوت۔کچھوائی		۵۵۵۷	
رانگڑھ	راجہ	" کھیچی چوہاں		۱۹۴۴۶	
سرسی	دیواں	" چوہاں		۵۴۴۸	

بگھیلکھنڈ ایجنسی

نام ریاست	نام یا لقب رئیس	ذات	رقبہ مربع میل	آبادی	کیفیت
بھیسونڈا	چوبے جاگیردار	برہمن	۱۲	۴۱۲۸	
جسو	دیواں بہادر جاگیردار	راجپوت بندیلہ	۷۲/۱	۷۲۹	
کمتارجولا	راؤ۔جاگیردار	کالیسھ	۴	۱۲۳۲	
کوٹھی	رئیس	راجپوت۔بگھیلہ	۱۶۸/۸	۱۹۱۱۲	

ریاستہاے وسط ہند

حصۂ دوم

گوالیار رزیڈنسی

امری معروف بہ امرپور

راجہ پرتھوی سنگھ بہادر راجہ اُمری - ولادت ۴ جنوری سنہ ۱۸۷۲ء - آپ سورج بنسی سیسودیا سگرادت راجپوت ہین - آپ کا سلسلۂ نسب رانا اودے سنگھ جی رئیس اودے پور (راجپوتانہ) سے ملتا ہے جنسے اسوقت تک دس پشتین گزری ہین - سنہ ۱۸۹۰ء مین آپ کی پہلی شادی کویلہ راج کوٹہ کے ہاڑا اگن بنسی خاندان مین ہوئی - سنہ ۱۹۰۰ء مین آپکی دوسری شادی آنبہ ملک مالوہ کے رتنوت راٹھور خاندان مین ہوئی - آپ کو انگریزی اُردو وناگری سے واقفیت تامہ حاصل ہے - آپ کچھ سنسکرت بھی جانتے ہین - راجہ کا موروثی خطاب شاہی زمانہ سے چلا آتا ہے - آپ مہاراج کنور رندھیر سنگھ صاحب مرحوم کے صاحبزادہ اور اپنے دادا راجہ محکم سنگھ جی کے جانشین ہین جنھون نے سنہ ۱۸۸۰ء مین انتقال کیا - ۲۰ - فروری سنہ ۱۸۸۲ء کو بمقام امری آپ کی رسم گدی نشینی ادا ہوئی - روسا دسوٹھالیا و رقرولی وغیرہ سے آپ کی رشتہ داری ہے - رئیس اُمری کو حکومت دعدالت کے اختیارات حاصل ہین - اس ریاست مین چھبیس مواضع ہین - آبادی دو ہزار چار سو اُنھتر ہے -

راجہ پرتھوی سنگھ بہادر۔ راجہ اُڑی

خطاب ملا اور ۱۸۹۵ء میں کے۔سی۔آئی۔ای کے خطاب سے ممتاز کیے گئے۔
آپ کو ۱۸۶۵ء میں تبنیت کی سند بھی ملی۔ امرا کا رقبہ تخمیناً ایک ہزار نو سو اٹھاسی مربع میل
ہے۔ آبادی تخمیناً دس ہزار تین سو سرسٹھ۔ آمدنی تقریباً اُنچاس ہزار پانچسو سرسٹھ اور خراج
ایکہزار پانچسو روپیہ ہے۔

سونپور

راجہ بیر مترو دیا سنگھ۔ یہ خاندان راجگان سنبھلپور کے مشہور چوہان خاندان
کی ایک شاخ ہے اور سنبھلپور کی تمام ریاستوں میں یہ ریاست نہایت سرسبز و شاداب
ہے۔ راجہ ملدھر سنگھ نے ۱۱ ستمبر ۱۸۹۱ء میں انتقال فرمایا اب راجہ بیر مترو دیا سنگھ
مالک ریاست ہیں۔ سونپور کا رقبہ تخمیناً نو سو چھ مربع میل ہے۔ اسکی آبادی تخمیناً
ایک لاکھ پچانوے ہزار دو سو سینتالیس اور آمدنی تقریباً جہتر ہزار تین سو چھیالیس روپیہ
ہے۔ نو ہزار روپیہ خراج ادا کیا جاتا ہے۔

پٹنہ

مہاراجہ دلگنجن سنگھ دیو۔ ولادت ۱۸۵۷ء۔ آپ ۵ ستمبر ۱۸۹۵ء کو مسند نشین
ہوئے۔ آپ چوہان راجپوت ہیں۔ ریاست پٹنہ کا رقبہ دو ہزار تین سو ستانوے مربع میل
ہے۔ آبادی تخمیناً تین لاکھ تیس ہزار ایکسو ستانوے ہے۔ آمدنی تقریباً اکانوے ہزار
دو سو تیس روپیہ ہے اور آٹھ ہزار پانچسو روپیہ خراج مقرر ہے۔

سکتی

راجہ روپ نرائن سنگھ - یہ ریاست پہلے سنبھلپور کی باجگزار ریاست تھی - فروری ۱۸۹۲ء مین برٹش گورنمنٹ نے سابق راجہ کے صاحبزادے روپ نرائن سنگھ کو گدی نشین کیا اور ایک دیوان اُنکے مشورہ کے لیے مقرر کیا - رقبہ ایک سواڑتیس مربع میل ہے اور آبادی پچیس ہزار تین سو چوہتر اور آمدنی تخمیناً چوبیس ہزار چارسو باٹھ روپیہ ہے - ایکہزار تین سو روپیہ خراج ادا کیا جاتا ہے -

سارنگڑھ

راجہ لال جواہر سنگھ - ولادت ۱۸۸۸ء - آپ ۲ - اکتوبر ۱۸۹۰ء کو مسند نشین ہوے - سابق راجہ بھوانی پرشاد نے ۱۸۸۹ء مین قضا کی اور لال رگھوبر سنگھ اُنکے جانشین ہوے - ۱۸۹۰ء مین اُنکا بھی انتقال ہوگیا اور اُنکے نابالغ صاحبزادے لال جواہر سنگھ جانشین ہوے - آپ کی نابالغی کے زمانے مین ریاست کا انتظام ایک سپرنٹنڈنٹ کرتا تھا - سارنگڑھ کا رقبہ پانچسو اکتالیس مربع میل ہے - آبادی تقریباً تراسی ہزار دوسو دس - آمدنی تخمیناً چھیالیس ہزار نوسو اڑسٹھ اور خراج تین ہزار پانچسو ہے -

بامرا

راجہ سر سُدھال دیو کے - سی - آئی - ای - والی بامرا - آپ ۱۲ - مئی ۱۸۶۹ء کو مسند نشین ہوے - آپ گنگا بنسی راجپوت ہین - تربھون سنگھ سردار بامرا کا مئی ۱۸۶۹ء مین انتقال ہوگیا اُنکے بھتیجے راجہ سدھال دیو موجودہ سردار جو ۱۸۴۹ء مین پیدا ہوے تھے اُنکے جانشین ہوے - ۱۸۸۹ء مین آپ کو سی - آئی - ای - کا

آٹھ سو تیرہ اور مالگزاری تخمیناً ترانوے ہزار روپیہ ہے۔

بستر

راجہ رودر پرتاپ دیو۔ چودھویں صدی کے آغاز میں یہ خاندان ورنگل سے مسلمانوں کی دست درازیوں کی وجہ سے یہاں آیا۔ راجہ بھیرم دیو کا انتقال ۱۸۹۱ء میں ہوگیا۔ گورنمنٹ نے اُنکے صغیر سن صاحبزادے رودر پرتاپ دیو کو اُنکا جانشین تسلیم کیا۔ ۱۸۹۲ء میں ریاست کا انتظام ایک سپرنٹنڈنٹ کے سپرد ہوا۔ ریاست کا رقبہ تیرہ ہزار ساٹھ مربع میل اور آبادی تقریباً تین لاکھ دس ہزار آٹھ سو چوراسی ہے ۱۹۰۹-۱۰ء میں آمدنی تخمیناً ایک لاکھ اٹھتر ہزار دو سو اٹھتر تھی۔ خراج سترہ ہزار روپیہ ہے۔

کنکیر

مہاراج ادھیراج نرہردیو مہاراجۂ کنکیر۔ ولادت ۱۸۵۰ء۔ آپ ۱۸۵۳ء میں جانشین ہوئے۔ ریاست کا انتظام گورنمنٹ کرتی ہے۔ کنکیر کا رقبہ ایک ہزار چار سو انتیس مربع میل ہے۔ اسکی آبادی تقریباً بیاسی ہزار تین سو اکاسی ہے اور ۱۹۰۹-۱۰ء میں کل محاصلات تخمیناً پینسٹھ ہزار سات سو اٹھاسی روپیہ تھے۔

مکرئی

راجہ مکرئی۔ مکرئی کا رقبہ تخمیناً ایک سو پچیس مربع میل اور آمدنی تخمیناً اکیس ہزار سات سو روپیہ اور آبادی تقریباً اٹھارہ ہزار ایک سو سینتالیس ہے۔ ریاست گورنمنٹ کو کوئی خراج نہیں دیتی۔

سکتی

راجہ روپ نرائن سنگھ - یہ ریاست پہلے سنبھلپور کی باجگزار ریاست تھی - فروری ۱۸۹۲ء مین برٹش گورنمنٹ نے سابق راجہ کے صاحبزادے روپ نرائن سنگھ کو گدی نشین کیا اور ایک دیوان اُنکے مشورہ کے لیے مقرر کیا - رقبہ ایک سواڑتیس مربع میل ہے اور آبادی پچیس ہزار تین سو چوہتر اور آمدنی تخمیناً چوبیس ہزار چار سو باٹھ روپیہ ہے - ایکہزار تین سو روپیہ خراج ادا کیا جاتا ہے -

سارنگڑھ

راجہ لال جواہر سنگھ - ولادت ۱۸۸۸ء - آپ ۲ - اکتوبر ۱۸۹۰ء کو مسند نشین ہوے - سابق راجہ بھوانی پرشاد نے ۱۸۸۹ء مین قضا کی اور لال رگھوبر سنگھ اُنکے جانشین ہوے - ۱۸۹۰ء مین اُنکا بھی انتقال ہوگیا اور اُنکے نابالغ صاحبزادے لال جواہر سنگھ جانشین ہوے - آپ کی نابالغی کے زمانے مین ریاست کا انتظام ایک سپرنٹنڈنٹ کرتا تھا - سارنگڑھ کا رقبہ پانچسو اکتالیس مربع میل ہے - آبادی تقریباً اَٹراسی ہزار دوسو دس - آمدنی تخمیناً چھیالیس ہزار نوسو اڑسٹھ اور خراج تین ہزار پانچسو ہے -

بامرا

راجہ سر سُدھال دیو کے - سی - آئی - ای - والی بامرا - آپ ۱۲ - مئی ۱۸۶۹ء کو مسند نشین ہوے - آپ گنگا بنسی راجپوت ہین - تربھون سنگھ سردار بامرا کا مئی ۱۸۶۹ء مین انتقال ہوگیا اُنکے بھتیجے راجہ سدھال دیو موجودہ سردار جو ۱۸۴۹ء مین پیدا ہوے تھے اُنکے جانشین ہوے - ۱۸۸۹ء مین آپ کو - سی - آئی - ای - کا

آٹھ سو تیرہ اور مالگزاری تخمیناً ترانوے ہزار روپیہ ہے -

بستر

راجہ رودر پرتاب دیو - چودھویں صدی کے آغاز میں یہ خاندان ورنگل سے مسلمانوں کی دست درازیوں کی وجہ سے یہاں آیا - راجہ بھیرم دیو کا انتقال ۱۸۹۱ء میں ہوگیا گورنمنٹ نے اُنکے صغیر سن صاحبزادے رودر پرتاب دیو کو اُنکا جانشین تسلیم کیا ۱۸۹۲ء میں ریاست کا انتظام ایک سپرنٹنڈنٹ کے سپرد ہوا - ریاست کا رقبہ تیرہ ہزار باسٹھ مربع میل اور آبادی تقریباً تین لاکھ دس ہزار آٹھ سو چوراسی ہے ۱۹۰۳ء میں آمدنی تخمیناً ایک لاکھ اڑسٹھ ہزار دو سو اڑسٹھ تھی - خراج سترہ ہزار روپیہ ہے -

کنکیر

مہاراج ادھراج نرہر دیو مہا راجہ کنکیر - ولادت ۱۸۵۰ء آپ ۱۸۵۳ء میں جانشین ہوے - ریاست کا انتظام گورنمنٹ کرتی ہے - کنکیر کا رقبہ ایک ہزار چار سو انتیس مربع میل ہے اسکی آبادی تقریباً بیاسی ہزار تین سو اُناسی ہے اور ۱۹۰۰ء میں کل محاصلات تخمیناً پینسٹھ ہزار سات سو اٹھاسی روپیہ تھے -

مکرئی

راجہ مکرئی - مکرئی کا رقبہ تخمیناً ایک سو چھپن مربع میل اور آمدنی تخمیناً اکتیس ہزار سات سو روپیہ اور آبادی تقریباً اٹھارہ ہزار ایک سو سینتالیس ہے - ریاست گورنمنٹ کو کوئی خراج نہیں دیتی -

کوندکا

مہنت دبگیجے کشور داس یہان کی سرداری بھی ایک مذہبی خاندان سے متعلق ہے جو سنہ ۱۷۵۰ء مین مادھوجی بھونسلا نے روپ داس کو عنایت کی تھی - اس خاندان کے فرقہ مین شادی کی اجازت ہے - موجودہ سردار مہنت شیام کشور داس کی وفات کے بعد ریاست کوندکا کے وارث ہوے جو چوکھیان کے نام سے مشہور ہے اس خاندان کو سنہ ۱۸۶۵ء مین سند متبنیت عطا ہوئی تھی - ریاست کا رقبہ تخمیناً ایک سو چون مربع میل ہے آبادی تقریباً چھتیس ہزار دوسو اٹھاسی ہے - کُل آمدنی تخمیناً ستاون ہزار اور خراج پندرہ ہزار روپیہ ہے -

کوردھا

ٹھاکر تپال سنگھ کوردھا پنڈاری خاندان کی ایک شاخ کے قبضہ مین ہے جسکو رگھوجی بھونسلا نے فوجی امور کے لیے عطا کیا تھا - کوردھا کے خاندان کی پہلی شاخ پنڈاری کے زمینداری کی مالک ہے جسمین بڑی بیوی کا لڑکا مالک ہوتا ہے - اس رواج کے موافق رام سنگھ جو بڑی بیوی کے لڑکے اور چھوٹی بیوی کے بڑے لڑکے سے چھوٹے تھے پنڈاری کے زمیندار ہوے - سنہ ۱۸۶۳ء مین چھوٹے خاندان کی کوردھا شاخ کے ختم ہوجانے سے رام سنگھ کے بڑے بھائی بہادر سنگھ کوردھا کے سردار تسلیم کیے گئے مگر تھوڑے ہی عرصہ مین اُنکا انتقال ہوگیا اور رام سنگھ کی چھوٹی بیوی کے بڑے صاحبزادے رجپال سنگھ جنکی ولادت سنہ ۱۸۴۹ء مین واقع ہوئی تھی جانشین ہوے - ۲۱ - دسمبر سنہ ۱۸۹۱ء مین ٹھاکر رجپال سنگھ کا انتقال ہوگیا اور اُنکے بھتیجے کرتپال سنگھ اُنکے جانشین ہوے - کوردھا کا رقبہ سات سو اٹھانوے مربع میل اور اُسکی آبادی تقریباً اکانوے ہزار

راجہ گوری چرن سنگھ دیو۔ راجہ ریرہ کھول

جاری ہوا لیکن بعد چندے یہ اصول قائم نہیں رہا۔ سردار گھاسی داس نے ادھیر عمر میں اپنا پایاہ کیا اور اپنے بیٹے کی شادی اوائل عمر میں کی۔ ۱۸۷۹ء میں جب انھوں نے گورنمنٹ کی خدمت میں اس معاملہ کے متعلق درخواست بھیجی تو اُسے آپکو یقین دلایا کہ شادی وراثت کے لیے جائز ہے۔ گھاسی داس کا ۱۸۸۳ء میں انتقال ہوگیا اور اُنکے خلف لرام داس جو ۱۸۶۶ء میں پیدا ہوے تھے اُنکے جانشین ہوے جب تک لرام داس ۲۱ سال کی عمر کو نہ پہونچے ریاست کا انتظام اُنکی والدہ کے سپرد رہا اور ایک دیوان اُنکی مدد کے لیے مقرر ہوا۔ ۱۸۸۷ء میں اُنکو راجہ کا خطاب بطور ذاتی اعزاز کے دیا گیا۔ اسکے بعد راجہ صاحب حال راجہ بلرام داس کی جگہ مسند نشین ریاست ہوے آپکی عمر اسوقت آٹھ سال ہے سد گانوں کا رقبہ آٹھ سو اکتر مربع میل ہے اور آبادی ۱۸۹۱ء میں ایک لاکھ تریسی ہزار آٹھ سو چھیاسٹھ تھی۔ ریاست کی کل آمدنی تخمیناً تین لاکھ روپیہ اور خراج ستر ہزار روپیہ ہے

پیرہ کھول

راجہ گوری چرن سنگھ دیو۔ اس ریاست کے سابق راجہ بش حیدر تھے جو ۱۸۲۵ء میں جانشین ہوے تھے۔ بصارت معدوم ہوجانے اور اکلوتے بیٹے کی وفات کیوجہ سے اُنکی ریاست میں بہت بڑی بدنظمی ہوئی اسلیے ۱۸۸۹ء میں یہ فیصلہ ہوا کہ راجہ چیف کمشنر کی منظوری سے ایک لائق دیوان مقرر کریں۔ چنانچہ گورنمنٹ آف انڈیا کی منظوری سے ایک شخص مقرر ہوا۔ اُنکی وفات پر راجہ صاحب حال مسند نشین ہوے۔ پیرہ کھول کا رقبہ تخمیناً آٹھ سو چیتیس مربع میل۔ آبادی میں ہزار تین سو چھتیس۔ آمدنی تقریباً چودہ ہزار تین سو اُنتیس روپیہ اور خراج آٹھ سو روپیہ ہے۔

سنہ ۱۸۹۴ء مین مسند نشین ریاست ہوے - آپ نے ٹھاکر مدھکر شاہ زمیندار چھورا کی دختر سے شادی کی ہے - آپ کا سلسلۂ نسب بیراگڑھ واقع چاندہ کے گونڈ خاندان سے ملتا ہے - آپ کے مورث اعلیٰ مادھو سنگھ نے اُس ریاست کی بنیاد ڈالی - مادھو سنگھ کے جانشین تخت سنگھ ہوے جنکی وفات پر بیت سنگھ اور پھر درپ سنگھ مسند نشین ہوے - درپ سنگھ کے بڑے بیٹے راجہ جوجھار سنگھ تھے جو سرکار کمپنی کے ہمیشہ خیرخواہ رہے - اُنکے انتقال پر اُنکے بیٹے راجہ دیوناتھ سنگھ جانشین ہوے جنکو سنہ ۱۸۳۳ء مین زمینداری برگڑھ عطا ہوئی - یہ زمینداری اصل مین ٹھاکر اجیت سنگھ کی ملک تھی لیکن چونکہ اُنھون نے گورنمنٹ انگریزی اور رانی موہن کنور والی سنبھل پور کی مخالفت اختیار کی تھی اسلیے ضبط ہوگئی اور رئیس راے گڑھ کو عطا ہوئی - راجہ دیوناتھ سنگھ نے اپنی ریاست کو بہت بڑی ترقی دی - اُنھون نے سنہ ۱۸۶۲ء مین انتقال کیا اور گھنشیام سنگھ جانشین ہوے جنکو سنہ ۱۸۶۵ء مین سند تبنیت عطا ہوئی اور جو سنہ ۱۸۶۷ء مین ایک اور سند کے ذریعہ سے باجگزار سردار تسلیم کیے گئے - آپ راجہ گھنشیام سنگھ کے خلف اکبر ہین اور اپنے والد کے انتقال کے کئی سال کے بعد جانشین ریاست ہوے - اس ریاست کا رقبہ ایکہزار چار سو چھیاسی مربع میل اور آبادی ایک لاکھ چوہتر ہزار نو سو گیارہ ہے - آمدنی تخمیناً دو لاکھ روپیہ سالانہ ہے - آپ کے عہد مین اس ریاست مین بہت سی عمارتین - مدارس - اسپتال اور سڑکین تیار ہوئی ہین - تجارت کو فروغ ہے - دیسی تعلیم کو ترقی دیگئی ہے اور انگریزی تعلیم جاری ہوئی ہے - افادۂ عام کے لیے بہت سے انبارخانہ قائم ہین - آپ کے اکلوتے بیٹے کا نام لال نٹ ہر سنگھ ہے - سکونت راے گڑھ -

نندگانون

راجہ سنہ ۱۷۲۳ء مین رگھوجی بھونسلا نے رامداس بیراگی کو نندگانون کی سرداری عنایت کی - چونکہ رام داس کے فرقہ مین تاہل ممنوع تھا اسلیے تبنیت کے ذریعہ سے سلسلۂ وراثت

راجہ بھوپ دیو سنگھ۔ راجہ راے گڈھ

نے نومبر ۱۸۹۰ء میں انتقال کیا اور آپ ۲۳ برس کی عمر میں مسند نشین ریاست ہوئے۔ آپ کی
مدد کے واسطے گورنمنٹ نے مارچ ۱۸۹۲ء میں مولوی سید محمد حسین ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر
ملک متوسط کی خدمات آپ کے سپرد کیں اور مولوی صاحب بطور دیوان کے مقرر ہوئے۔
آپ کے وقت میں ریاست کا باضابطہ بندوبست ہوا۔ بہت سی سڑکیں بنائی گئیں۔ کھیراگڑھ
میں تار برقی جاری ہوا۔ متعدد پرائمری اسکول اور کھیراگڑھ خاص میں انگریزی ہائی اسکول
قائم ہوا۔ ڈونگرگڑھ اور کھیراگڑھ میں اسپتال جاری ہوئے۔ متعدد اعلیٰ درجے کی عمارات مثلاً
کچہریاں۔ مدارس۔ اسپتال اور سرائے عام عالمے کے واسطے تعمیر ہوئیں۔ ان خدمات پر
لحاظ کر کے گورنمنٹ نے ۱۸۹۶ء میں آپ کو راجہ کا خطاب اور آپ کے لائق دیوان کو
خان بہادر کا خطاب عطا فرمایا پھر ۱۸۹۸ء میں آپ کو راجہ کا خطاب ہیریڈیٹری (نسلاً بعد
نسل) مرحمت ہوا۔ قتل کے مقدمات میں آپ کے دیوان مجرم کی نسبت پھانسی کا حکم صادر
کر دیتے ہیں مسل چیف کمشنر کے پاس منظوری کو جاتی ہے۔ آپ نے راجکمار کالج جبلپور
میں تعلیم پائی ہے سنسکرت اور بھاشا میں خاص لیاقت ہے اور شاعری سے بہت بڑا تعلق
ہے۔ آپ کے دو صاحبزادے اور ایک صاحبزادی ہے۔ بڑے صاحبزادے لال بہادر سنگھ
ولیعہد کو اب پندرھواں سال ہے اور راجکمار کالج رائےپور میں تعلیم پا رہے ہیں۔ اس ریاست
کا رقبہ نو سو اکتیس میل مربع اور آبادی ایک لاکھ اکاسی ہزار ایک سو چوراسی ہے۔ ریاست کی
آمدنی تین لاکھ اور چار لاکھ کے درمیان ہے۔ اس ریاست کو گورنمنٹ نے بطور عنایت
تبنیت کی سند بھی عطا کی ہے۔

رائے گڑھ

راجہ بھوپ دیو سنگھ۔ آپ اپریل ۱۸۶۶ء میں متولد ہوئے۔ آپ کی تعلیم ع
کے طور پر ہوئی ہے۔ آپ کو انگریزی اور ہندی میں واقفیت تامہ حاصل ہے۔ آپ جوری

ریاستہاے ملک متوسط

حصۂ دوم

کھیراگڑھ

راجہ کمل نرائن سنگھ بہادر والی ریاست کھیراگڑھ - آپ ناگ بنسی چھتری ہین اور آپ کے مورث اعلیٰ لکھشمی ندھ جو مہاراجہ چھوٹاناگپور کے خاندان سے تھے کھلوا مین (جو اس ریاست کا اب ایک پرگنہ ہے) آئے اور گونڈ مہاراجہ منڈلا کے تحت مین ریاست قائم کی - ۱۷۴۰ع مین رگھوجی اول مہاراجہ بھونسلا نے جب راجہ منڈلا کو زیر کیا تو آپ کے جدامجد کھڑگ راے کو راجہ تسلیم کیا اور راجگی کا خلعت مع چنور اور نشان کے مرحمت فرمایا - کھڑگ راے نے کھلوا سے کھیراگڑھ مین دارالحکومت منتقل کیا اور دریاے پیرپا اور دریاے آمینر پر قلعے تعمیر کرائے - کھڑگ راے نے ۱۷۵۹ع مین انتقال کیا اور اُنکے جانشین ٹکیت راے ہوے جنھون نے ۱۷۹۵ع مین کھریا کا پرگنہ حاصل کیا اور ۱۸۰۰ع مین ڈونگرگڑھ کو فتح کر کے راج مین شامل کیا اور راجہ بھونسلا نے اُنکو کھیراگڑھ اور ڈونگرگڑھ کا راجہ تسلیم کیا - جب برٹش گورنمنٹ کی عملداری ہوئی تو آپ کے دادا لال فتح سنگھ فیوڈیٹری چیف تسلیم کیے گئے اور ۱۸۶۵ع مین سر رچرڈ ٹمپل صاحب (اُسوقت کے چیف کمشنر) نے گورنمنٹ آف انڈیا کی طرف سے سند عطا فرمائی - ۱۸۷۴ع مین لال فتح سنگھ کے انتقال کے بعد لال اُمراؤ سنگھ آپ کے والد مسند نشین ہوے اور ۱۸۹۰ع مین گورنمنٹ سے تاحیات راجہ کا خطاب ملا - راجہ امراؤ سنگھ

راجہ کمل رائں سنگھ بہادر والی کھیراگڈھ

ممدوت

نواب قطب الدین خان نواب ممدوت۔ مہم ستلج کے زمانہ میں ممدوٹ کنٹنجنٹ سکھ فوج کی طرف سے لڑتی مگر اختتام جنگ کے قریب جمال الدین خان برٹش کے خیرخواہ ہو گئے اور عمدہ خدمات انجام دیں جسکے صلے میں اُن کو نواب کا خطاب عطا ہوا مگر ۱۸۵۶ء میں بعض ناشدنی وجوہ سے برٹش گورنمنٹ نے اُنکو معزول کردیا نواب صاحب لاہور میں لائے گئے جہاں اُنکو انتظامی مصارف کی منہائی کے بعد ممدوت کی توفیر ملتی رہی۔ ۱۸۶۳ء میں نواب صاحب نے انتقال کیا اور سرکار عالیہ نے ازراہ خوشنودی و مراحم خسروانہ اُنکے بھائی جلال الدین کے نام جاگیر بحال کردی اور اُنکو نواب ممدوت تسلیم کیا۔ نواب جلال الدین خان نے ۱۸۷۵ء میں قضا کی اور گورنمنٹ نے اُنکے بیٹے نظام الدین خان کو اُنکا جانشین تسلیم کیا۔ نواب نظام الدین خان نے ۱۸۹۱ء میں قضا کی اور نواب صاحب حال بجائے اُنکے نواب تسلیم کیے گئے۔

دو ہزار روپیہ سالانہ ہے۔

کھوند

ٹھاکر صاحب کھوند۔ آپ راجپوت ہین۔ آپ کے مورث اعلیٰ ٹھاکر رام داس تھے اور ریاست کیونتھل کی ذیلدار رہے۔ اس کا رقبہ تین مربع میل۔ آبادی دو ہزار اور آمدنی دو ہزار روپیہ ہے۔

رتیش

ٹھاکر صاحب رتیش۔ آپ راجپوت ہین آپ کے مورث اعلیٰ سرمور سے آئے تھے یہ رتیش ریاست کیونتھل کی باج گزار ہے۔ ریاست کا رقبہ نو مربع میل آبادی چار سو اُنچاس اور آمدنی چھ سو روپیہ سالانہ ہے۔

راون

ٹھاکر صاحب راون۔ یہ ریاست جوبل کی باجگزار تھی۔ اِسکی آبادی آٹھ سو تیئیس اور آمدنی تین ہزار روپیہ سالانہ ہے۔

دہدی

ٹھاکر صاحب۔ یہ ریاست جوبل کی باجگزار ہے۔ اِسکی آبادی دو سو سینتالیس اور آمدنی چودہ سو روپیہ ہے۔

نوٹ ذیل کی ریاستین بتھراور کیونتھل کی ذیلدار ہیں مگر اُنکو اپنے علاقہ مین سزادہی کے اختیارات ہین جو اُنکے بالادست سردارون کو حاصل ہین۔

کانیتی

ٹھاکر صاحب کانیتی۔ آپ بتھر کے ذیلدار ہیں اور نوسو روپیہ سالانہ اس ریاست کو خراج دیتے ہیں۔ ریاست کی آبادی تقریباً اڑھائی ہزار۔ اور آمدنی چار ہزار روپیہ ہے۔

کوٹی

رانا صاحب کوٹی۔ آپ راجپوت ہیں اور آپ کا تعلق کیونتھل بلاسپور کے خاندان سے ہے۔ آپ ریاست کیونتھل کے ذیلدار ہین۔ ریاست کا رقبہ ۳۶ مربع میل آبادی سات ہزار نوسو اور آمدنی پچیس ہزار روپیہ سالانہ ہے۔

تھیوگ

ٹھاکر صاحب۔ آپ بھی بلاسپور کے خاندان سے ہیں اور ریاست کیونتھل معروف بہ بلاسپور کے ذیلدار ہیں۔ ریاست کا رقبہ دس مربع میل۔ آبادی چھ ہزار اور آمدنی تقریباً پانچ ہزار روپیہ ہے۔

مدہن

ٹھاکر صاحب مدہن۔ آپ بھی راجپوت ہین اور ریاست کیونتھل کے ذیلدار ہین۔ ریاست کا رقبہ تیرہ مربع میل آبادی تقریباً چار ہزار اور آمدنی

تروچ

ٹھاکر کدار سنگھ والی تروچ - یہ ریاست سابق مین ریاست سرمور کا ایک جزو تھی اور چوبیس پشت پہلے ٹھاکر صاحب حال کے مورث اعلی کو بطور عطیہ دی گئی تھی - جب کوہستانی اضلاع گورنمنٹ انگریزی مین داخل ہوے تو کرم سنگھ براے نام رئیس تھے اور ریاست کا کاروبار اُنکے بھائی میان جھبو سنگھ کے سپرد تھا - کرم سنگھ کی وفات کے بعد میان جھبو سنگھ ریاست پر قابض ہو گئے من بعد ٹھاکر رنجیت سنگھ نے دعوے کیا - گورنمنٹ سے طولانی مراسلت کے بعد پہلے شام سنگھ ولد جھبو سنگھ اور من بعد رنجیت سنگھ برسر حکومت ہوے - ۱۸۴۳ء مین رنجیت سنگھ کا دعوی تسلیم ہوا - اور اُنکے اور اُن کے ورثا کے حق مین ایک دوامی سند عطا ہوئی - والیان ریاست تروچ پہلے رانا کے لقب سے ملقب تھے مگر ضلع شملہ مین داخل ہونے کے بعد ٹھاکر کا خطاب معین ہوا - ریاست کا رقبہ ۷۰ مربع میل - آبادی چار ہزار اور محاصل چالیس ہزار روپیہ ہے -

سانگری

راے ہری سنگھ والی سانگری - آپ راجپوت قوم سے تعلق رکھتے ہین پہلے یہ ریاست راجگان کلو کی ملکیت تھی مگر بعد کو گورکھون نے اسپر قبضہ کر لیا تھا - سرکار انگلشیہ نے گورکھون سے لیکر ۱۸۱۵ء مین راجہ بکرماجیت کو واپس دی - رئیس سانگری کا خطاب راے موروثی ہے جو سرکار انگلشیہ نے عطا کیا ہے - ریاست کا رقبہ ۱۶ مربع میل - آبادی دو ہزار سات سو چوہتر اور آمدنی تقریباً دو ہزار چار سو روپیہ ہے -

راناجیت سنگھ کے فرزند ہیں۔ ریاست کا رقبہ ۱۴ مربع میل اور آبادی تقریباً بارہ سو اور آمدنی نو سو روپیہ ہے۔

بیجہ

ٹھاکر اودے چند والی بیجہ۔ آپ قوم کے راجپوت ہیں اس خاندان کے مورث اعلیٰ ٹھاکر جے چند جو اجین سے آئے تھے۔ پنجاب کی اور کوہستانی ریاستوں کی طرح یہ ریاست بھی ۱۸۱۵ء میں برٹش گورنمنٹ کی حمایت میں آئی اور اسی سال سند عطا ہوئی۔ ریاست کو ایک سو اسی روپیہ خراج دینا پڑتا ہے جس میں سو روپیہ اس اراضی کے معاوضہ کے طور پر واپس دیا جاتا ہے جو چھاؤنی کسولی کے لیے اس سے لی گئی ہے۔ ریاست کا رقبہ چار مربع میل آبادی تقریباً ایک ہزار ایک سو اور آمدنی پانچ سو روپیہ سالانہ ہے۔

درکوٹی

رام سرن سنگھ درکوٹی۔ اس ریاست کے بانی رانا ملرام تھے جو مارواڑ سے آئے تھے۔ مالک ریاست راجپوت خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ ایک حکم نامہ کے ذریعے سے خراج معاف ہے۔ ریاست کا رقبہ پانچ مربع میل آبادی تقریباً چھ سو اور آمدنی آٹھ سو روپیہ سالانہ ہے۔ آپ کو باستثنائے سزائے موت کے دیوانی اور فوجداری کے اختیارات حاصل ہیں۔

دلیتی

ٹھاکر صاحب دلیتی۔ آپ ستھر کے ریلدار ہیں اور ایک سو پچاس روپیہ ریاست ستھر کو خراج دیتے ہیں۔ ریاست کی آمدنی چھ سو روپیہ سالانہ ہے۔

دھمی

رانا ہیرا سنگھ والی ریاست - ولادت ۱۸۶۷ء - آپ راجپوت ہین - آپ کے مورث اعلیٰ راج پورہ واقع ضلع انبالہ کے باشندے تھے - زمانۂ غدر مین دھما رانا گوبردھن سنگھ نے حق وفاداری ادا کیا اُسکے جلدو مین اُنکی مدت العمر کے لیے نصف خراج معاف ہوا - اُنکے بعد رانا فتح سنگھ برسر حکومت ہوے اور ۱۸۶۰ء مین آن کو اپنی نصف مالگزاری کی معافی عطا کی گئی - اُنکی وفات پر رانا ہیرا سنگھ والی ریاست ہین - ریاست کا رقبہ اُنتیس مربع میل - آبادی چار ہزار پانچ سو پانچ - آمدنی پندرہ ہزار ہے -

کنہیار

ٹھاکر ٹیک سنگھ والی کنہیار - آپ راجپوت خاندان سے تعلق رکھتے ہین اور بھوج دیو کی اولاد مین ہین جنھون نے قدیم الایام مین جمون سے آکر اس قطعہ ملک کو فتح کیا تھا - اوائل صدی گذشتہ مین گورکھون نے اس ریاست پر حملہ کیا تھا مگر ۱۸۱۵ء مین اُنکے اخراج پر رائو پورن دیو کو جو اُس زمانہ مین ٹھاکر تھے گورنمنٹ کی جانب سے سند مرحمت ہوئی ریاست کا رقبہ سات مربع میل اور آبادی تقریبًا دو ہزار اور آمدنی چار ہزار روپیہ ہے

مانگل

رانا تلوک سنگھ والی ریاست مسند نشینی ۱۸۹۲ء آپ راجپوت خاندان سے تعلق رکھتے ہین - اس ریاست کے مورث رانا بہادر سنگھ تھے جنکے پرپوتے رانا صاحب حال ہین - یہ ریاست سابق مین کہلور کی باج گزار تھی مگر جب انگریزون نے ۱۸۱۵ء مین گورکھون کو نکال دیا تو ریاست مانگل سرکار انگریزی کے تحت مین آئی - رانا تلوک سنگھ

رانا جگجیت سنگھ والی کوٹھار

بلسن

رانا بیر سنگھ والی ریاست بلسن۔ ولادت ۱۸۶۱ء آپ راجپوت ہیں آپ کے مورث اعلیٰ سے سنگھ تھے اُنکے پوتے راجگراج سنگھ نے ایام غدر میں چند انگریزوں کو جو شملہ سے بخوف رحمت گورکھا متعینہ جتوگ چلے آئے تھے پناہ دی۔ صلہ میں وفاداری خطاب رانا اور گرانبہا خلعت منجانب سرکار عطا ہوا۔ رانا موصوف نے ستاسی برس کی عمر میں ۱۸۶۷ء میں وفات پائی اور اُن کے پوتے رانا جوب سنگھ جانشین ہوئے۔ اُنھوں نے ۱۸۹۴ء میں انتقال کیا اُسوقت سے اُن کے بیٹے رانا بیر سنگھ برسر حکومت ہیں۔ ریاست کا رقبہ ۵۱ مربع میل۔ آبادی تقریباً سات ہزار آمدنی نو ہزار ہے۔

کوٹھار

رانا جگجیت سنگھ والی ریاست کوٹھار۔ ولادت ۱۷ اپریل ۱۸۸۷ء

آپ راجپوت ہیں۔ آپ کے والد راجہ جیدیو ۱۸ اپریل ۱۸۹۶ء کو قضا کی۔ اسکے بعد آپ ۵ جون ۱۸۹۶ء کو مسند نشین ہوئے۔ آپ کے مورث اعلیٰ چند صدی قبل اجودھیا واقع جموں سے آکر یہاں آباد اور بانی ریاست ہوئے تھے۔ محاربہ گورکھا کے قبل یہ ریاست کیونتھل کی باجگذار تھی لیکن بعد کو گورنمنٹ کی حمایت میں آگئی۔ چونکہ آپ ابھی نابالغ ہیں اسلیے ریاست کا انتظام سردار گیان سنگھ کے سپرد ہے۔ ریاست کا رقبہ ۱۹ مربع میل۔ آبادی تقریباً چار ہزار اور آمدنی گیارہ ہزار ہے۔
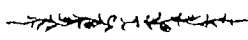
ریاست مرحمت کی۔ انقلابات عظیم کے بعد پورن چند نے اپنی ریاست گورنمنٹ کو دیدی
سنہ ۱۸۴۶ء مین ریاست پھر واگزار ہوئی مگر راجہ کا انتقال ہوچکا تھا اسکے بعد اُنکے فرزند
کرم چند سنہ ۱۸۵۴ء مین رانا مقرر ہوے۔ اُنکے بعد سنہ ۱۸۷۸ء مین رانا پدم چند اور اب
آپ فرمانروا ہین۔ ریاست کا رقبہ دوسو ستاون مربع میل۔ آبادی تقریبا بیس ہزار اور
آمدنی ایک لاکھ باون ہزار روپیہ اور خراج دو ہزار پانسو بیس روپیہ ہے۔

بھجی

رانا درگا سنگھ والی ریاست بھجی۔ ولادت سنہ ۱۸۴۲ء۔ آپ راجپوت ہین
سند ریاست آپ کے دادا رانا رودر مل کو منجانب سرکار انگریزی سنہ ۱۸۱۵ء مین مرحمت
ہوئی تھی۔ خاندان کے بانی نے کانگڑہ سے آکر اس ریاست کو بزور شمشیر فتح کیا تھا۔ رقبہ
چورانوے مربع میل آبادی تخمینا تیرہ ہزار اور آمدنی تخمینا پچیس ہزار ہے۔

کمھارسین

رانا ہیرا سنگھ والی ریاست کمھارسین۔ ولادت سنہ ۱۸۵۱ء۔ آپ
راجپوت ہین۔ اس خاندان کے بانی کرت سنگھ تھے جنھون نے سنہ ۱۰۰۰ء مین گیا سے
آکر بزور شمشیر اسپر قبضہ کیا تھا۔ پہلے یہ ریاست بشہر کی خراج گزار تھی مگر محاربۂ گورکھا
کے بعد گورنمنٹ برطانیہ کی جانب سے سند خود مختاری رانا کھیر سنگھ کو مرحمت ہوئی۔
رانا کھیر سنگھ کا اکلوتا لڑکا اُنکے زمانۂ حیات مین فوت ہوگیا اسلیے کھیر سنگھ کی وفات کے
بعد سنہ ۱۸۳۹ء مین ریاست پر سرکار انگریزی نے قبضہ کرلیا مگر اس واقعہ کے بعد رانا
پریتم سنگھ کو جو راجہ کھیر سنگھ کے دور کے یک جدی رشتہ دار تھے مع خطاب رانائی ریاست
مرحمت ہوئی۔ ریاست کا رقبہ چورانوے مربع میل۔ آبادی بارہ ہزار اور آمدنی پچیس ہزار ہے

کلسیہ

سردار رنجیت سنگھ والی کلسیہ - ولادت سنہ ۱۸۸۰ء اس خاندان کے مورث اعلیٰ سردار گربخش سنگھ قوم جاٹ (سکھ) کلسیہ کے باشندے تھے سردار گربخش سنگھ نے اس ریاست کو اٹھارھویں صدی عیسوی میں فتح کیا تھا - اُنکے بیٹے سردار جودھ سنگھ نے بہت سا ملک فتح کرکے اُس میں اضافہ کیا - جس سے ان ممالک پر سرکار انگریزی کا قبضہ ہوا سردار موصوف بھی انگریزی حمایت میں آئے - سردار جودھ سنگھ کے بیٹے سردار سوبھا سنگھ اپنے باپ کے بعد والی ریاست ہوئے انھوں نے سنہ ۱۸۵۸ عیسوی میں قضا کی - سردار سوبھا سنگھ اور اُنکے بیٹے سردار لہنا سنگھ نے زمانہ غدر میں سرکار انگریزی کے ساتھ حق وفاداری اور جاں نثاری ادا کیا تھا - سردار سوبھا سنگھ کے بعد سردار لہنا سنگھ گدی نشیں ہوئے انھوں نے سنہ ۱۸۶۹ء میں انتقال کیا اور اُنکی جگہ اُنکے بیٹے سردار بشن سنگھ صاحب ریاست ہوئے - سردار موصوف کی شادی راجہ جھیند متوفی کی لڑکی سے ہوئی ہے - والی حال سردار رنجیت سنگھ سردار بشن سنگھ کے بیٹے ہیں اور سنہ ۱۸۸۶ء میں اپنے والد کے انتقال پر گدی نشیں ہوئے - رقبہ ایکسو اٹھتر مربع میل - آبادی تقریباً ستر ہزار اور محاصل تقریباً دولاکھ روپیہ ہے -

جوبل

رانا گیان چند والی ریاست جوبل - ولادت سنہ ۱۸۶۳ء - آپ راجپوت ہیں اس خاندان کے راجہ اپنی نسل کو قدیم والیان سرمور کی طرف منسوب کرتے ہیں - یہ ریاست ایک زمانہ میں ریاست سرمور کی خراج گزار تھی - لیکن محاربہ گورکھا کے بعد برٹش گورمنٹ نے اس ریاست کو آزاد کردیا سنہ ۱۸۱۵ء میں لارڈ ماڈرا صاحب نے رانا پورن چند کو سند

بہت بڑے خیر خواہ تھے اور اُس جنگ مین جو سر ڈیوڈ اکٹرلونی اور بھگتا تھاپا کماندیر گورکھا کے مابین درہ رام شہر اور موہر گھاٹی مین ہوئی تھی شریک تھے جس مین گورکھا کماندیر مقتول ہوا مگر بعد ختم جنگ جو اضلاع راجہ موصوف نے خود فتح کیے تھے واپس دیے۔ ۱۸۱۵-۱۶ء مین سرکار انگریزی کی جانب سے سند راجگی مرحمت ہوئی۔ راجہ رام سرن سنگھ نے ساٹھ برس حکمرانی کرنیکے بعد چھیاسی برس کی عمر مین رحلت کی۔ انکے چار بیٹے تھے اولاد اکبر راجہ بجے سنگھ نے ۱۸۸۷ء مین لاولد انتقال کیا۔ اس واقعہ کے تین برس کے بعد راجہ اگر سنگھ راجہ رام سرن سنگھ کے تیسرے بیٹے گدی نشین ہوے۔ راجہ فتح سنگھ جو انسے بڑے تھے بوجہ فاتر العقل ہونے کے محروم رہے۔ راجہ ایشری سنگھ راجہ اگر سنگھ موصوف کے بیٹے ہین۔ رقبہ دو سو پچاس مربع میل۔ آبادی باون ہزار۔ محاصل تقریباً سوا لاکھ۔ آپ سالانہ پانچہزار روپیہ بطور خراج سرکار انگلشیہ کو دیتے ہین۔

کیونتھل

راجہ بجے سین والی ریاست کیونتھل۔ ولادت ۱۸۵۴ء۔ آپ راجپوت خاندان سے ہین۔ مدت دراز سے یہ ریاست نسلاً بعد نسلٍ اس خاندان مین چلی آتی ہے۔ مورث اعلی کا نام بھوپ سین تھا۔ اوائل صدی گذشتہ مین گورکھون کے حملہ کے سبب سے چند روز کے لیے ریاست ہاتھ سے نکل گئی تھی۔ چنانچہ راجہ سنسار سین والی حال کے پردادا مورث اعلی کے پوتے اسی زمانہ مین پیدا ہوے۔ مگر ۱۸۱۴ء مین سرکار انگریزی کی اعانت سے پھر موروثی راج پر قبضہ پایا۔ زمانہ غدر مین راجہ سنسار سین نے گورنمنٹ انگریزی کے ساتھ حق وفاداری ادا کیا۔ اکثر یوروپین لوگون کو جو شملہ سے بخوف بھاگ نکلے تھے پناہ دی۔ اسی کے صلہ مین خطاب راجگی مسلم ہوا۔ انکے بعد راجہ مہندر سین اور بلبیر سین کے بعد دیگرے گدی نشین ہوے اب آپ والی ریاست ہین۔ آبادی تقریباً بائیس ہزار اور آمدنی چھیاسٹھ ہزار ہے۔ رقبہ دو سو چھیاسی مربع میل۔

محمد مختار حسین علی خاں مالک ریاست ہوئے۔ نواب مختار حسین خاں نے ۱۸۷۸ء میں انتقال کیا۔ اُنکے بعد نواب محمد ممتاز حسین علی خاں جانشین ہوئے اور اُنکی وفات کے بعد اب آپ والی ریاست ہیں۔ ریاست کا رقبہ ترپن مربع میل۔ آبادی بائیس ہزار اور آمدنی کاسی ہزار

بشہر

راجہ شمشیر سنگھ والی بشہر۔ ولادت ۱۸۳۹ء۔ آپ خود کو سری کرشن جی کی نسل سے منسوب کرتے ہیں جسے والی حال تک ایکسو بیس پشتیں گذری ہیں۔ اوائل صدی گذشتہ میں بشہر پر گورکھوں نے قبضہ کر لیا تھا۔ سرکار انگریزی نے دخیل ہو کر گورکھوں کو ملک سے نکالدیا۔ یہ تنازعات ۱۸۰۳ء سے ۱۸۱۵ء تک قائم رہے۔ آخر کار سرکار انگریزی نے سند ریاست راجہ مہندر سنگھ پدر راجہ شمشیر سنگھ کو عطا کی۔ راجہ شمشیر سنگھ کی دوسری رانی کے بطن سے ٹیکا رگھناتھ سنگھ ہیں جو ۱۸۶۵ء میں پیدا ہوئے اور ۱۸۸۶ء میں سن بلوغ کو پہنچے اور حسب صوابدید سرکار انگریزی حکومت کرتے ہیں۔ یہ ریاست باعتبار وسعت رقبہ جملہ ریاستہائے ستلج سے بڑی ہے۔ رقبہ تین ہزار پانچ سو مربع میل۔ محاصل تقریباً پچاسی ہزار روپیہ اور آبادی تقریباً اسی ہزار ہے جس میں زیادہ تر ہندو ہیں۔

ہنڈور یا نالاگڈھ

راجہ ایشری سنگھ آپ چندیل راجپوت اور خاندان کہلور کی چھوٹی شاخ سے ہیں اسکا اصلی وطن گڈھ چندیری تھا۔ قلعہ رام شہر جو ایک جانب سے لدھیانہ اور ہوشیارپور کے میدان اور دوسری جانب سے چنبہ کی کوہستانی چوٹیوں کے محاذات میں ہے اُس زمانہ کا بنا ہوا ہے جب یہ دونوں خاندان متحد تھے۔ ریاست ہنڈور کے بانی اجے سنگھ تھے۔ اُنکے بیٹے راجہ رام سرن سنگھ بڑے بہادر اور سرکار انگریزی کے

پاٹودی

نواب محمد مظفر علی خان والی پاٹودی - ولادت ۱۸۶۰ء عیسوی

اس خاندان کے مورث اعلیٰ شہنشاہ اکبر کے عہد دولت مین ہندوستان مین آئے تھے
انکی ساتوین پشت مین الف خان مرتضیٰ خان فوجی خدمت مین جوڑی دار تھے -
مرتضیٰ خان کے بیٹے نجابت علی جھجھر کے نواب ہوے - الف خان چند سال تک
شجاع الدولہ نواب اودھ کے ملازم رہے بعدہ شاہ عالم بادشاہ دہلی کی جانب سے
اعلیٰ درجہ کی فوجی ملازمت پر ممتاز ہوے - الف خان کے بیٹے فیض طلب خان کی شادی
مرتضیٰ خان کی لڑکی سے ہوئی - فیض طلب خان پہلے مرہٹہ کی فوج مین سردار تھے - انکو
دولت راؤ سیندھیہ نے بجلدوے حسن خدمت پرگنہ رہتک کی سند عطا کی تھی - اسی زمانہ
مین انکے بھائی نجابت علی جھجھر کے نواب تھے جب ۱۸۰۳ء مین مرہٹون کا استیصال
ہوا تو فیض طلب خان نے شاہ عالم شہنشاہ دہلی کی ملازمت اختیار کی شہنشاہ موصوف
نے دربار عام مین فیض طلب خان کو لارڈ لیک صاحب کے سپرد کیا - لارڈ لیک صاحب
نے انکو مہاراجہ ہلکر کے مقابلہ کے لیے چمبل گھاٹ کو روانہ کیا - فیض طلب خان اکثر معرکون
مین کمال مردانگی اور جانفشانی سے لڑتے رہے اور جنگ بھان پور مین سخت زخمی ہوکر
مہاراجہ ہلکر کی فوج مین مقید ہوے - مہاراجہ ہلکر سردار موصوف کی شجاعت سے ایسے
خوش ہوے کہ انکو مہبت سے تحفہ و تحائف دیکر جنرل لیک صاحب کے پاس بھیج دیا -
جنرل لیک نے انکو ۱۸۰۶ء مین پاٹودی کی والئی سند جاگیر عطا کی - فیض طلب خان کے
انتقال کے بعد ۱۸۲۹ء مین انکے بیٹے محمد اکبر علی خان جانشین ہوے اور انھون نے
۱۸۶۲ء تک حکومت کی غدر کے زمانہ مین سرکار انگریزی کے ساتھ وفادارانہ شرکت
کی انکی وفات پر انکے بیٹے علی تقی خان جانشین ہوے اور انکی وفات کے بعد نواب

کے چار فرزند اور چار لڑکیاں ہیں ٹیکا کرم سنگھ جنکی عمر دس برس کی ہے اور انگریزی اُردو اور سنسکرت پڑھتے ہیں ولیعہد ہیں۔ راجہ صاحب کا مستقرار کی ہے۔

بگھاٹ

رانا دلیپ سنگھ سی۔ آئی۔ ای۔ ولادت ۱۸۶۰ء آپ راجپوت ہیں اس خاندان کے مورث اعلیٰ دھارا نگری ملک دکن کے باشندے تھے۔ جنھوں نے یہ ریاست بزور شمشیر فتح کی۔ چونکہ گورکھوں کی جنگ کے زمانہ میں راجہ مہندر سنگھ بگھاٹ کا برتاو دوستانہ تھا اسلیئے گورکھوں کے اخراج پر ۱۸۱۵ء ریاست پٹیالہ کے ہاتھ فروخت کردیگئی اور باقی ماندہ حصہ رانا مہندر سنگھ اور اُنکے ورثا کو دیدیا گیا ایک عرصۂ دراز کی حکومت کے بعد جب رانا مہندر سنگھ نے ۱۸۳۹ء میں لاولد قضا کی تو ریاست ابتدا منتقل قرار دی گئی لیکن ۱۸۴۲ء میں لارڈ ایلنبرا صاحب نے رانا بجے سنگھ برادر مہندر سنگھ کو واپس دیدی اُنھوں نے ۱۸۴۹ء میں قضا کی اور ریاست ایک دفعہ پھر منتقل سمجھی گئی۔ لیکن ۱۸۶۱ء میں لارڈ کیننگ صاحب نے سابق مہارانا کے حقیقی بھائی امید سنگھ کو جیرخواہانہ برتاؤ کے صلہ میں ہمیشہ کے لیے دیدی۔ لیکن قبل اسکے کہ سند عطاے جاگیر تیار ہو اُنھوں نے بھی انتقال کیا۔ اور اُنکی وصیت کے موافق رانا دلیپ سنگھ اُنکے جانشین قرار دیے گئے۔ آپ ایک تعلیم یافتہ رئیس ہیں اور آپ کا انتظام بہت عمدہ ہے۔ آپ کو ۱۸۹۶ء میں سی۔ آئی۔ ای۔ کا خطاب مرحمت ہوا۔ آپ کی پہلی شادی رانا دھمی کی لڑکی سے ہوئی تھی اُنھوں نے انتقال کیا۔ دوسری شادی رانا ہانگل کی دو پوتیوں سے ہوئی ہے۔ ریاست کا رقبہ تینتیس ۳۳ مربع میل اور مردم شماری تقریباً نو ہزار اور آمدنی تیس ہزار روپیہ ہے۔ اس میں آپکو چھ سو تیں روپیہ خراج دینا پڑتا ہے۔

اُنکے قبضہ مین نہ رہ سکی- آخرکار علاقہ وہرانہ اور دوجانہ پر اکتفا کی- عبد الصمد خان کے بعد ۱۸۲۶ء مین اُنکے بیٹے محمد دوندے خان مالک ریاست ہوے- ایام غدر مین نواب دوندے خان کے بیٹے نواب حسن علی خان برسر حکومت تھے اُنکے بعد اُنکے بیٹے نواب سعادت علی خان اور اُنکے بعد اُنکے بیٹے نواب ممتاز علی خان وارث ہوے- ریاست کا رقبہ ۹۸ مربع میل ہے- آبادی تقریبا پچیس ہزار ہے اور آمدنی اٹھتر ہزار ہے-

باگھل

راجہ دھیان سنگھ بہادر راجہ باگھل- ولادت ۱۸۴۱ء آپ ۲۶- جولائی ۱۸۷۵ء کو مسند نشین ہوے- آپ راجپوتون کے فرقہ پریار سے تعلق رکھتے ہین اور جگدیو کی نسل سے ہین جنھون نے اُجین سے آکر باگھل کو فتح کیا تھا- ۱۸۱۵ء مین ریاست باگھل پر گورکھون نے حملہ کیا لیکن دوسرے سال وہ نکال دیے گئے اور گورنمنٹ نے جگت سنگھ کو راجہ تسلیم کیا- غدر کے زمانہ مین راجہ کشن سنگھ برسر حکومت تھے اُنھون نے سرکار انگریزی کو اس نازک وقت مین نہایت قیمتی مدد دی جسکے صلہ مین اُنکو راجہ بہادر کا خطاب مرحمت ہوا- اُنھون نے ۲۳- جولائی ۱۸۷۴ء کو انتقال کیا اور اُنکے خرد سال فرزند موتی سنگھ مسند نشین ہوے- راجہ موتی سنگھ نے ۱۲- اکتوبر ۱۸۷۵ء کو وفات پائی اور موجودہ راجہ جو جگدیو کے یک جدی رشتہ دار ہین جانشین ہوے- راجہ دھیان سنگھ خاندانہاے سکیت مدھن- اور کیونتھل سے قرابت رکھتے ہین- ریاست کا رقبہ ۱۲۴ مربع میل- آبادی پچیس ہزار چھ سو چورانوے ہے جس مین چھ ہزار باہر کے لوگ شامل نہین ہین- ریاست کی سالانہ آمدنی ایک لاکھ روپیہ سے زیادہ ہے- راجہ صاحب کی فوجی قوت مین ۱۵۰ پیدل اور ایک توپ ہے راجہ صاحب نے شملہ کانگڑہ کی سڑک پر بہت سے دھرم سالے بنوا دیے ہین اور ریاست کا انتظام بمدد اپنے بھائی میان اود ھب سنگھ کے نہایت عمدگی سے سرانجام کرتے ہین- راجہ صاحب

مین الدین احمد خاں و نواب ضیاء الدین احمد خاں کے تحت حکومت رہا مگر بعد باہم نااتفاقی ہوئی ضیاء الدین احمد خاں کو اٹھارہ ہزار روپیہ سالانہ کا گذارہ دیکر سرکار نے ریاست سے علیحدہ کر دیا۔ نواب امین الدین احمد خاں ۱۸۲۷ء میں اپنے والد کے جانشین ہوئے اور ۱۸۶۹ء تک انھوں نے حکومت کی۔ نواب امین احمد خاں نے ۱۸۶۹ء میں انتقال کیا انکے بعد اُنکے بیٹے نواب علاؤالدین احمد خاں جانشین ہوئے ۱۸۷۷ء میں ارل نارتھ بروک صاحب نے خطاب نوابی عطا کیا اور اسکے ساتھ ہی خطابات فخرالدولہ دلاور الملک رستم جنگ بھی تسلیم کیے گئے۔ نواب علاؤالدین خاں نے ۱۸۸۴ء میں انتقال کیا اور ۱۸۸۵ء میں آپ باجلاس فرمانروا تسلیم کیے گئے۔ آپ کے حسن انتظام اور اعلیٰ قابلیت کی قدردانی میں گورنمنٹ نے آپ کو ۲۲۔ جون ۱۸۹۵ء کو کے سی۔ آئی۔ ای۔ کا خطاب مرحمت فرمایا۔ آپ نے ویسرنگل کونسل اور پنجاب لیجسلیٹیو کونسل کی ممبری کی کرسی کو بھی زینت دی ہے۔ نواب صاحب بہادر دربار دہلی میں شریک ہونے کے لیے مدعو ہوئے ہیں اور آپ کا کیمپ پنجاب کے رؤسا کے کیمپ میں ہوگا۔ آبادی ریاست پندرہ ہزار اور محاصل بہتر ہزار روپیہ سالانہ ہے۔

دوجانہ

نواب ممتاز علی خان بہادر جلال الدولہ مستقل جنگ رئیس دوجانہ

ولادت ۱۸۶۴ء مسند نشینی ۱۸۹۰ء۔ یہ خاندان نہایت قدیم ہے اس خاندان کے مورث اعلیٰ ملک رحمت قوم پٹھان باشندے سوامیر تیمور کے ہمراہ ہندوستان میں آئے اور بعض اتفاقات کے سبب سے موضع مبارک آباد میں جو جھجر کے متصل ہے سکونت اختیار کی آپکے مورث اعلیٰ عبدالصمد خاں دوجانہ کے پہلے نواب ہوئے انکو اور انکے بیٹوں کو لارڈ لیک صاحب نے جنگ بھرت پور کی نمایاں خدمات کے صلہ میں بہت بڑی جاگیر عطا کی اور نوابی کا خطاب پایا ۱۸۰۶ء میں یہ جاگیر موروثی قرار دی گئی مگر وہ ریاست رعایا کی مخالفت کی وجہ سے

میلوگ

ٹھاکر رگھوناتھ چند والی ریاست۔ ولادت ۱۸۶۲ء۔ آپ راجپوت ہین۔ خاندان کے بانی رانا ہری چند نے بزور شمشیر ریاست کی بنیاد ڈالی تھی۔ آپ ریاست کے کام مین نہایت دلچسپی ظاہر کرتے ہین۔ ریاست کا رقبہ ترپن مربع میل اور آبادی تقریباً دس ہزار ہے

لوہارو

آنریبل نواب سر امیر الدین احمد خان بہادر فخر الدولہ کے سی۔ آئی۔ ای

نواب لوہارو۔ ولادت ۱۸۶۰ء۔ اس خاندان کے بانی نواب احمد بخش خان تھے جو مرزا عارف جان بیگ بخاری مغل کے بیٹے تھے مرزا عارف جان بیگ شاہ عالم بادشاہ کے عہد سلطنت مین ہندوستان آئے اور شاہی ملازمت مین داخل ہوے۔ اُنکی شادی مرزا محمد بیگ صوبہ دار اٹک کی لڑکی سے ہوئی اور یہ بھی سُنا گیا ہے کہ وہ اپنے خسر کے قائم مقام بھی ہوگئے تھے۔ نواب احمد بخش خان نے چند سال تک مرہٹون کی ملازمت کرنے کے بعد راجہ الور کی رفاقت اختیار کی۔ راجہ موصوف نے اُنکو علاقہ لوہارو عطا کیا اور لارڈ لیک کے یہان سفیر مقرر کر کے بھیجدیا۔ نواب احمد بخش کمانڈران چیف موصوف کے ساتھ اکثر معرکون مین شریک رہے اور انکی شجاعانہ کارروائی اور اعلیٰ خدمات خصوصاً معاملہ عہدنامہ الور کے صلہ مین ضلع فیروزپور مین پانچ محال کی جاگیر مع سند اُنکو عطا ہوئی مرزا احمد بخش خان کو خطاب فخر الدولہ دلاور الملک رستم جنگ بھی عطا ہوا تھا۔ اُنھون نے ۱۸۲۷ء مین انتقال کیا اور قطب مینار دلی کے قریب مدفون ہوے۔ اُنکے بعد اُنکے بیٹے نواب شمس الدین خان اُنکے جانشین ہوے مگر بدقسمتی سے فیروزپور والی جاگیر ضبط ہوگئی صرف لوہارو جو راجہ الور کی طرف سے ملا تھا اس خاندان کے قبضہ مین رہگیا۔ وہ لاولد فوت ہوے۔ اُنکے بعد لوہارو نواب

آنریبل نواب سر امیر الدین احمد خاں بہادر۔ کے ۔سی۔ آئی ۔ای ۔نواب لوہارو

غریب پرور۔ شریف لوار۔ خوش اخلاق صالح متشرع۔ رحم دل بیاص رئیس ہیں۔ آپ کے مشیر و مصاحب بھی نہایت عمدہ اوصاف سے متصف ہیں۔ اور آپ اہل علم و اہل ہنر کی بڑی قدر کرتے ہیں۔ آپ نے اٹھ لڑائیاں لڑی ہیں آپ کا انصاف ضرب المثل ہے۔ آپکی تعداد دار فوج میں تین ہزار پیادہ اور آٹھ سو سوار ہیں جو شاہ یسد خان کی زیر کمان ہیں۔ آپ کے پانچ صاحبزادہ ہیں۔ ولیعہد کا نام نامی محمد اورنگ زیب عرف بادشاہ خان ہے جو سب سے بڑے بیٹے ہیں۔ دوسرے بیٹے شاہ روان خان ہیں جو قلعہ منڈہ اور اسکے مضافات کے حاکم ہیں۔ یہ دونوں صاحب نہایت نیک چلن اور اپنے والد بزرگوار کے بہت بڑے فرمانبردار و مطیع ہیں۔ تین اور خورد سال صاحبزادے ہیں جو مادری تعلق سے جدا ہیں اُنکے لیے حسب حیثیت جاگیریں مقرر ہیں۔

خاران

سر نوروز خان نوشیروانی کے۔ سی۔ آئی۔ ای۔ ولادت ۱۸۵۹ء۔ آپ بعد وفات اپنے والد میر آزاد خان کے ۱۸۸۶ء میں مسند آرائے حکومت ہوئے۔ آپ بلند بالا وجیہ امیر ہیں اور سپاہیانہ طبیعت پائی ہے۔ قلعہ خاراں کشتک سے چھتر میل سمت جنوب و مغرب میں واقع ہے اور اس ریاست کا صدر مقام ہے۔ والی ریاست کو سرکار انگریزی سے چھ ہزار روپیہ سالانہ ملتے ہیں۔ قبیلہ نوشیروانی جس کے آپ سردار ہیں اپنے کو قدیم کیاں خاندان سے منسوب کرتے ہیں۔ لیکن ابراہیم خان سے تین پشت پیشتر کا سلسلۂ نسب نہیں معلوم ہوتا ہے۔ ابراہیم خان نے ۱۶۹۰ء میں سلطان حسین خان کی ملازمت اختیار کی۔ اسکے دادا کا نام نوشیروان تھا اور غالباً یہی وہ بزرگ ہیں جنکے نام سے یہ قبیلہ موسوم ہے۔ ریاست خاراں کا رقبہ سولہ ہزار مربع میل۔ آبادی پینتالیس ہزار اور آمدنی تقریباً ایک لاکھ روپیہ ہے۔

فوج کشی کی تو آپ پھر اپنے آبائی علاقہ پر قابض ہوگئے۔ اسوقت آپ نے گورنمنٹ ہند کو
قابل قدر مدد دی۔ آپ نے چترال کو کمک روانہ کی اور سرکاری افواج کے لیے اپنے مصارف
سے سامان رسد فراہم کیا اور اسکی کوئی قیمت نہین لی۔ آپ گورنمنٹ انگلشیہ کے بہت
بڑے وفادار دوست ہین۔ آپ کی اجازت سے ملکنڈ سے چترال تک ایک خام سڑک تعمیر
ہوئی ہی جو آپ کے علاقہ مین ہوکر گذری ہے جسکی حفاظت اور ڈاک کا اہتمام آپکی معرفت
ہوتا ہے اور آپ اُسکے نگران اور محافظ ہین۔ اسکے عوض مین گورنمنٹ ہند آپ کو پچیس ہزار
روپیہ سالانہ سے مدد دیتی ہے۔ جن امور مین آپ کو سرکاری صلاح کی ضرورت ہوتی ہے
وہ پولٹیکل ایجنٹ مقیم ملکنڈ کی معرفت طے ہوتے ہین۔ گورنمنٹ نے آپ کو نواب کا خطاب عنایت
فرمایا ہے اور یہ خطاب آپ کو اور آپ کے والد ماجد کو دربار کابل سے ملا تھا۔ آپ کے
مدار المہام مولوی محمد قریب اللہ ہین جو پیشتر ایبورو ڈ راجپوتانہ کے مجسٹریٹ اور سب جج
تھے۔ میان بہاءالدین آپ کے سررشتہ دار خاص ہین۔ ریاست کا انتظام ہر طرح قابل تعریف
ہے۔ علاقہ مین انفصال مقدمات کے لیے قاضی مقرر ہین۔ صوات کے دیوانی۔ فوجداری اور
مالی انتظام معاہد خان و عبد الرحیم خان کو مفوض ہین۔ عبد الکریم خان آپ کے رضاعی
بھائی منتظم امور خانگی و حاکم کوہستان ہین۔ سید احمد خان قلعہ باڑدہ جنڈول سے ازدواجی
تعلقات ہین۔ سرور خان حاکم قلعہ رباط آپ کے ماموں ہین۔ علاوہ انکے اور بہت سے
معزز خوانین آپ کے زیر فرمان و احسانمند ہین۔ آپ کے علاقہ مین کل چھیالیس قلعہ ہین
جنمین فوج کی ایک معتد بہ تعداد اور سامان جنگ ہمیشہ موجود رہتا ہے۔ ریاست عام
زمینداروں سے شرعی عشر لیتی ہے۔ سادات علماء مدرسین۔ اماماں مسجد اولاد بزرگان دین
اور معتبر خوانین اقوام کی اراضیات پر محصول معاف ہے۔ افغانستان کی طرح یہان بھی یہ
قدیم رواج ہے کہ ہر متنفس مسلح اور فنون جنگ سے واقف ہے۔ آپ میدان جنگ مین پچیس
ہزار جوان فراہم کرسکتے ہین۔ آپ علاوہ مدبر شجاع و منتظم ہونے کے نہایت اولوالعزم عالی حوصلہ

نواب محمد شریف خان بہادر والی دیر وصوات مع فرزند ثانی

بانی خاندان سے چوتھی پشت میں ہیں۔ حام سالی حال تالی کی وفات پر ۲۴ جنوری ۱۹۰۶ء کو واقع ہوئی آپ حکمران ریاست قرار پائے۔ آپ نے جب سے زمام سلطنت اپنے ہاتھ میں لی ہے ریاست میں بہت سے اسکول قائم ہوئے ہیں جو ڈیتیل کارروائیاں اور دفتر کا انتظام انگریزی طرز پر آتا جاتا ہے۔ محصول چنگی کی شرح میں مناسب تخفیف عمل میں آئی ہے۔ جملہ مقامات پر آرام گاہیں بنائی گئی ہیں اور بہت سے میلے بلوچی قسم کے تھے اب جدید طرز کے پختہ ہو گئے ہیں۔ ریاست کا رقبہ بارہ ہزار مربع میل ہے۔ آبادی چھتیس ہزار ایک سو ہے۔ آمدنی تقریباً تین لاکھ سالانہ مقامی فوج دو سو نفر ہے ملیٹری پولس میں ایک سو پچاس جوان ہیں اور انکے علاوہ چھتیس سوار رسالہ اور پانچ توپیں ہیں۔

دیر وصوات

نواب محمد شریف خان صاحب بہادر والی دیر وصوات وجنڈول

آپ ۱۲۶۶ھ میں پیدا ہوئے اور افغانستان کے سرحدی حصہ شرقی وشمالی میں ایک خود مختار وحکمران والی ملک ہیں اور قوم افغان کے سری یوسف زئی قبیلہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ کے والد بزرگوار نواب رحمت اللہ خان مرحوم محمد غلام خان بانی ریاست کی چوتھی پشت میں تھے۔ آپ کے چار حقیقی بھائی اور تھے لیکن آپ اُن سب سے بڑے ہیں۔ ۱۳۰۲ھ میں جب آپ کے والد ماجد نے سفر آخرت اختیار کیا تو آپ اُنکے جانشین ہوئے ہر چند آپ اپنی لیاقت وشجاعت کے جوہر ولیعہدی ہی کے زمانہ میں دکھا چکے تھے مگر مسند نشینی کے بعد دشمنوں نے چاروں طرف سے نرغہ کیا جس میں خان جندول وخان ناوگی وخان خار وخان پشت وخان اسمار ومہتر چترال اور آپ کے دو مخالف بھائی محمد ور خان ومحمد اشرف خان بھی شریک تھے مگر آپ نہایت جوانمردی اور دلیری سے اُنکا مقابلہ کرتے رہے اور جب ۱۳۱۳ھ میں گورنمنٹ برطانیہ نے ملک چترال پر [illegible]

ریاستہاے سرحد و پنجاب

حصۂ دوم
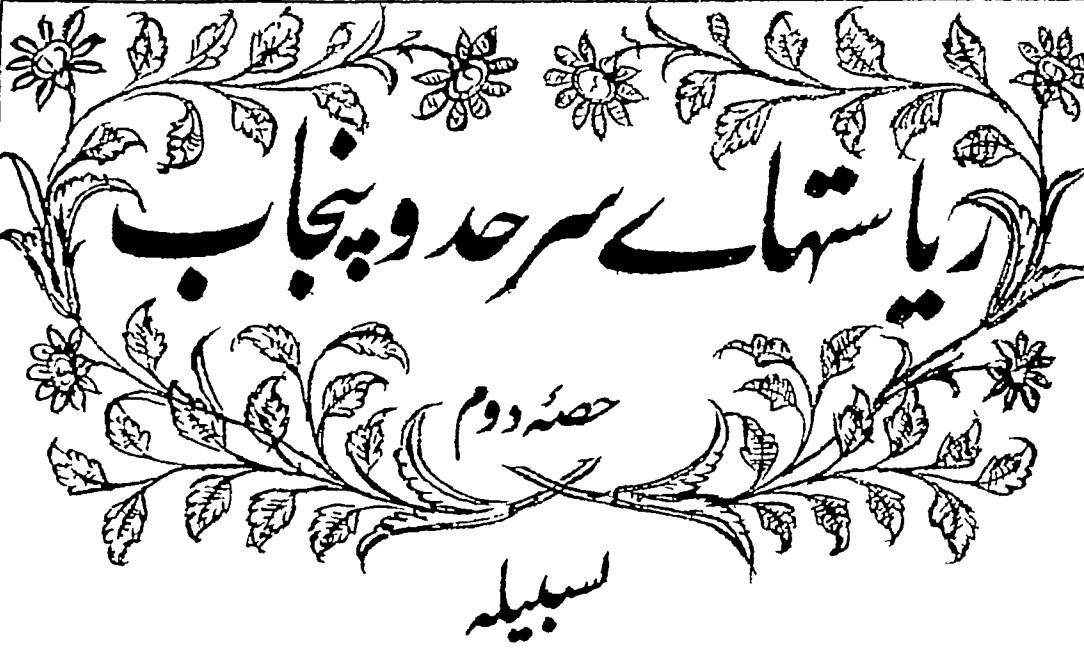
لسبیلہ

جام میر کمال خان صاحب بہادر والی لسبیلہ۔ آپ ۱۸۶۹ء
مین پیدا ہوے اور ۱۶ مئی ۱۸۹۶ء کو مسند نشین ہوے۔ خاندان لسبیلہ کا سلسلہ نسب
عبدالمناف سے ملتا ہے جنکی آٹھوین پشت مین بھاگیرت مکہ سے ہندوستان مین آئے
اور جام نگر پر قبضہ کیا بھاگیرت کی نسل مین اجپال دسرت بھرت بھیم جام ہوے ہین
بھیم کے بیٹے مہران نے اسلام قبول کیا اور سندھ کو چلے آئے۔ اُنکے پوتے جام جورو
نے سومرا راجپوتون سے جنگ کرکے سندھ فتح کرلیا جو کئی پشتون تک اُنکی اولاد کے
قبضہ مین رہا مگر جام ارادین چوبیسوین حکمران کو نورالدین جہانگیر شہنشاہ مغلیہ نے
شکست دی اور اُنھون نے بھاگ کر کنھراج واقع لسبیلہ مین سکونت اختیار کی۔
اُنکی ایک اولاد عالی کھتو ریہ نوین جام نے قوم رونجہ سے انتقام لینے کے لیے جنھون
نے اُنکے چھوٹے بھائی کو ہلاک کرڈالا تھا لسبیلہ پر حملہ کیا اور اُسکو فتح کرکے علاقۂ لسبیلہ
قوم برفت سے چھین لیا۔ اُس زمانہ سے ریاست لسبیلہ اس خاندان کے قبضہ مین ہے اور
فرمانروایان لسبیلہ جام کہلاتے ہین۔ یہ لقب غالباً اُس زمانہ مین اختیار کیا گیا تھا جب
اس خاندان کے مورث نے ہندوستان مین جاکر جام نگر پر قبضہ کیا تھا۔ جام میر کمال خان

ریاستہائے وسط ہند

ریاستہائے مغربی ہند

انڈکس
ریاستہائے ہندوستان
حصۂ دوم

ریاستہاے ہندوستان
حصۂ دوم
NATIVE STATES OF INDIA
PART II.
نولکشور پریس لکھنؤ
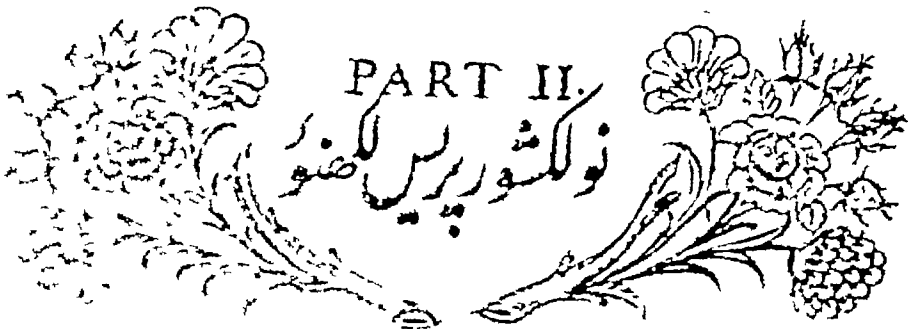
صحیفۂ زریں

نولکشور پریس لکھنؤ

سنہ ۱۹۰۲ع

RAJASTHAN UNIVERSITY LIBRARY
Call No.
نولکشور پریس لکھنؤ
سنہ ۱۹۰۲ع